اس کتاب
سبکو سمجھاؤ
CHECKED

اب جاننا چاہیے کہ حضرت محمدؐ اللہ اونپر درود بھیجی اونپر جو اللہ نی اپنا کلام اوتارا
اوسی سی ہمنی اللہ کو پہچانا اور جو پیغمبر اللہ نی حضرت محمدؐ سی پہلے بھیجی حضرت
سیٰ اور حضرت موسیٰ اور حضرت ابراہیم اور حضرت داؤد اور حضرت سلیمان
ر اُن کے سوا اور بھی بہت سی پیغمبر اللہ نی بھیجے اور اونپر کتابین اوتارین
یل پاک حضرت عیسیٰ پر اور توراۃ شریف حضرت موسیٰ پر اور زبور شریف
ضرت داؤد پر اور صحیفے حضرت ابراہیم پر اور بہت کتابین اور پیغمبرون پر
لہ ہمارے نبیؐ ا ر اون سب پر درود بھیجی اون پیغمبرون کو اور اون کتابونکو
بھی ہمنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بدولت اور قران کی بدولت خوب
پہچانا اور ا سی سچا جانا ... رت محمدؐ پر اللہ نی اوتارا اتبک باقی
ہی مگر ... سی قران پڑہنے والی اب دیکہنی مین آتی ہین جو نہین جانتی کہ
اسمین ... لکہا ہی بلکہ یہہ بہی نہین جانتی کہ یہہ کلام کسکا ہے اور کسپر اوترا
ہی ... ون سی پوچہو کہ قران کس پر اوترا ہی تو کہتی ہین مولویون پر اور
ون پر اوترا ہے اسکا باعث یہی خوب دیکہہ لیا کہ بہت سی پڑہے
ونکو اس بات کی خبر نہین دیتی اگر اون سی کہو کہ اپنی ساتہہ کی
دون اور عورتون اور لڑکون اور لڑکیون کو اس بات کی خبر کیون
ی کہ قران حضرت محمدؐ پر اوترا ہی اللہ اونپر درود بھیجی جب یہہ کہو
حیران ہو کر غصہ مین آکر کہتی ہین کہ یہہ بات تو ایسی مشہور ہی کہ اسکو
سلمان جانتی ہین اسکی بتلانی کی کچہہ حاجت نہین جب نادانون سی کہو
سی مسلمان ہو کہ یہہ بات تمکو معلوم نہین تو کہتی ہین ہمکو کسی نی یہہ بات

بتلای نہین بہلا ب بتلای ہم کیونکر جانتی یہہ مصیبت لکہنؤ ایسی بڑی شہرمین
اور بعضی بعضی شہرون مین بہت کثرت سی دیکہنی مین آئی اس زمانہ کی
جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نی پہلی سی خبر دی ہی اور فرمایا ہی کہ ایک وقت
آدیگا کہ اسلام کا فقط نام رہجادیگا اور قرآن کی فقط حرف رہجاینگی مسجدین
آباد ہون گی اور راہ بتانی سی ویران ہونگی جتنی لوگ آسمان کی نیچی ہین اون
سب سی بدتر اون کے علم والی ہونگے اونہین کی پاس سی فتنہ نکلیگا اور اونہین
مین پلٹ جایگا سو اسوقت کی بہت علم والی لوگ وہ باتین [illegible] ہین بتلاتی
جو ایمان کی جڑ ہین سارا قران پڑہا دیتی ہین مگر یہہ نہین بتلاتے کہ قران اللہ کا
کلام ہی اللہ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ [illegible] پاس بہیجا ہی ایک اور فرقہ
نی ایمان پڑہے لکہونکا پہیلا ہے وہ لوگ جناب محمد صلی اللہ علیہ [illegible] سوا اور
سب پیغمبرون کے منکر ہین خصوصا حضرت عیسیٰ کی نام سی اور انجیل کی
نام سی بہت جلتی ہین یا اللہ ہم تیری سب پیغمبرون پر اور تیری سب [illegible] پر
ایمان لائی یا اللہ یہی ایمان جو تو نی ہمکو قران مین بتلایا ہے اسی [illegible]
لکہو آ مین ایک اور فرقہ نی ایمان پڑہے لکہونکا پیدا ہوا ہے وہ فرشتو
ین سے کہتے ہین آدمی مین جو اچہی خصلتین ہین انہین اچہی خصلتون کا نام
ہی کہتی ہین اور کوئی فرشتہ نہین نہ آسمان مین نہ زمین مین بہشت او
کی ہی وہ لوگ منکر ہین جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی معراج کی بہی منکر
ہین کہ آپ کا دہیان اللہ کے عرش تلک پہونچا خود آپ نہین پہونچی یا اللہ ہم
سب فرشتون پر ایمان لائی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی معراج پر بہی ہم ایمان

اور قیامت پر بھی ہم ایمان لائی تو سب کو زندہ کرکے حساب لیگا ایمان والون
کو بہشت مین اور بے ایمانون کو آگ مین رکھیگا یا اللہ اسی محمدی ایمان پر ہمکو
قایم رکھیو آمین ای ایمان والو اب یہہ کتاب اس بیان مین لکھی جاتی ہی کہ حضرت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن اسطرح اوترا اور حضرت جبریل اون کی پاس
اس طرح آیا کرتی تھی اور اللہ کی پیغام لایا کرتی تھی اور آپ نی اللہ کی پیغام لوگون
کو یون پہونچائی اور ایمان کی باتین یون سکھلائین اور اللہ کی فرشتون اور
پیغمبرون کا اور اللہ کی سب کتابون کا برحق ہونا سب پر روشن کردیا اور تعظیم اور
ادب اللہ کی کتابون کا اور اللہ کی پیغمبرون کا اور اللہ کی فرشتون کا سبکو سکھایا
اور نور ایمان کا ساری جہان مین پہیلایا نام اس کتاب کا پیغام محمدی رکھا
ہی اسمین اول سی آخر تک یہی حال لکہا ہے کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ
نی قرآن اس طرح اوتارا اور معراج مین اسطرح آپ کو ساتون آسمانون کی اوپر
اپنی عرش تک بلایا اور آپ سی خود باتین کین اور پانچون وقت کی نماز کا حکم فرمایا
جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اللہ کی پیغام اس طرح آئی اور آپ نی اللہ
کی پیغام اس طرح پہونچائی جہان جہان مجمع لوگون کا دیکھا وہان جاکر اللہ کا حکم
پہونچایا اور قرآن سنایا اور کہین اپنی طرف سے اور لوگون کو بہیجا کہ اللہ کی
حکم لوگون کو پہونچائین اور ایمان کو پہیلاوین اور بڑی بڑی بادشاہون کو لکھہ
بہیجا کہ مین اللہ کا بندہ اور اوس کا پیغام پہونچانی والا ہون ایمان لاؤ اور اللہ
کا حکم مانو یا اللہ اوس رسول پاک پر لاکہون درودین اور رحمتین بہیج آمین یا اللہ
اس کتاب کو قبول کر اور محمدی نور بندہ والون کی دلون مین بہردی بی ایمانون

کو ایمان دار کر دی یہہ فتنہ اور فساد جو فسادی پڑے ہے لکھون مین پھیلای اونہین
مین جلد پلٹ جاوسے اور محمدی امت کا ایمان بچ جاوی آمین ای امت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اس کتاب کو جہان تک ہو سکی مردون اور عورتون کو
سناؤ اور نور ایمان کا دلونمین پھیلاؤ ۔ کسطرح اوترا محمدؐ پر قرآن ۔ اس کتاب
پاک مین یہہ ہی بیان ۔ صدق دل سی مومنو اسکو سنو
اور پڑہو ۔ اسکو مت رکھہ چہوڑو تم طاق پر ۔ ہی اگر اللہ کا
ذکر اس بات کا کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ پاک
کا پیغام کس طرح آتا تھا اور پہلی پہل سورہ اقرا کی اتری
پہر یا ایہا المدثر کی آئتین اللہ کی اتریں اوتارین اور آپ
نے چپکی چپکی لوگون کو اللہ کا حکم پہونچایا اور حضرت
خدیجہ اور حضرت علیؓ اور حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عثمانؓ
اور بہت لوگ ایمان لای اللہ اون سب سی راضی
رہے ۔ امام مالکؒ موطا مین روایت کرتی ہین ہشام کی زبانی
جو عروہ کی بیٹے ہین وہ اپنی باپ سی وہ حضرت عائشہ سی جو حضرت نبی کی بی بی
ہین اللہ اون پر درود اور سلامتی بہیجی کہ حارث جو ہشام کی بیٹے تھے اونہون
نی حضرت نبی سے اللہ اون پر درود اور سلامتی بہیجے پوچہا کہ آپ پر اللہ کا پیغام
کیونکر آتا ہی تب اللہ کی رسول نی اللہ اون پر درود اور سلامتی بہیجی یون فرمایا
کہ کبھی وقت آتا ہے میری پاس گھنٹے کی سی آواز مین اور اوسمین مجھپر بہت
زور پڑتا ہے پہر وہ موقوف ہوتا ہی اوس وقت مجھی یاد ہوتا ہی جو کچھ اوسنی کہا

اور کسیوقت مرد کی شکل بنکر فرشتہ میری پاس آتا ہے پہر مجہسے باتین کرتا ہی
پہر مین یاد رکہتا ہون جو کچہہ وہ کہتا ہی حضرت عائشہ نی فرمایا کہ مین نی بیشک
آپ کو دیکہا ہے کہ آپ پر اللہ کا پیغام اوترتا تہا شدت کی جاڑی کی دن مین
اور آپ کی پیشانی سے پسینا بہتا تہا۔ امام بخاری صحیح بخاری مین
فرماتی ہین کہ ہمسی کہا یحیی نی جو بکیر کے بیٹی ہین کہا کہ ہمکو خبر دی لیث نی
اونہون نی روایت کی عقیل کی زبانی اونہون نی ابن شہاب سی اونہون
نی عروہ سی جو زبیر کے بیٹی ہین اونہون نے حضرت عائشہ سی جو ماں
ہین ایمان والون کی اونہون نی فرمایا کہ پہلی جو اللہ کی رسول کو اللہ کا پیغام شروع
ہوا اللہ اون پر درود اور سلامتی بہیجے تو سوتی مین اچہا خواب شروع ہوا تو
آپ جو خواب دیکہتی تہی اوس کا ایسا ظہور ہوتا تہا جیسے صبح کی روشنی پہر اکیلی
بیٹہنے کی محبت آپ کی دل مین ڈال دی گئی اور آپ حرا کی غار مین اکیلی بیٹہتی
تہی اور اوسمین گنتی کی کئی راتون تک اللہ کی بندگی کیا کرتی تہی اس سی پہلے
کہ اپنی گہر کی لوگون پاس پلٹ کر آوین اور اس واسطے توشہ لیجاتی تہی
پہر حضرت خدیجہ کی پاس پلٹ کر آتی تہی پہر اوتنی راتون کی واسطے
توشہ لیجاتی تہی یہان تک کہ سچا کلام اونکے پاس آیا اور وہ حرا کی غار
مین تہے سو اون کی پاس فرشتہ آیا اور اوسنی کہا پڑہ آپ فرماتی ہین
کہ مین نی کہا مین پڑہنی والا نہین پہر اوسنی مجہکو پکڑا پہر مجہکو بہیچا یہان تک کہ
زور کو مجہپر پورا کیا پہر مجہکو چہوڑ دیا پہر کہا پڑہ پہر مین نی کہا مین پڑہنی والا نہین پہر
مجہکو پکڑا پہر مجہکو دوسری بار بہیچا یہان تک کہ زور کو مجہپر پورا کیا پہر مجہکو چہوڑ دیا

پہر کہا پڑہ پہر مین نی کہا مین پڑہنی والا نہین پہر مجہکو پکڑا پہر مجہکو تیسری بار
بہیجا پہر مجہکو چہوڑ دیا پہر کہا اقرأ باسم ربك الذی خلق خلق الانسان
من علق اقرأ وربك الاکرم یعنی پڑہ اپنی رب کی نام سی جس
نی بنایا بنایا انسان کو جمی خون سی پڑہ اور تیرا رب بڑا عزت والا ہی پہر
اسکی رسول صلی الله اونپر درود اور سلامتی بہیجی اوس وقت آپ کا دل
دہڑکتا تہا پہر حضرت خدیجہ جو خویلد کی بیٹی تہین اون کی پاس داخل
ہوئی اور فرمایا مجہکو اوڑہادو مجہکو اوڑہادو پہر اونہون نی آپ کو اوڑہادیا یہانتک
کہ دہشت اون پرسی جاتی رہی پہر آپ نی خدیجہ سی وہ خبر کہی اور اون
سی فرمایا کہ مجہکو اپنی جان پر خوف آیا خدیجہ بولین کوئی نہین قسم الله کی
الله آپ کو کبہی شرمندہ نہین کریگا آپ تو رشتہ جوڑتی ہین اور بوجہہ اوٹہا
لیتے ہین اور ان ہوئی چیز تلاش کر دیتی ہین اور مہمان کو کہانا دیتی ہین اور
حق والی معاملون پر مدد کرتی ہین پہر خدیجہ آپ کو لی چلین یہانتک
کہ ورقہ جو نوفل کی بیٹے تہی اور نوفل اسد کی بیٹے تہی اور ورقہ حضرت
خدیجہ کی چچا کے بیٹے تہی اون کی پاس آپ کو لائین اور وہ ایسے شخص تہے
کہ جہالت کی زمانی مین یعنی جس زمانے مین عرب کی ملک مین بت پرستی اور
جہالت پہیلی ہوئی تہی اوس زمانی مین اونہون نی حضرت عیسیٰ علیہ السلام
کا دین اختیار کیا تہا اور وہ عبرانی خط لکہتے تہی پہر انجیل مین سی عبرانی مین جسقدر
الله نی چاہا کہ وہ لکہین اوسقدر وہ لکہتی تہی اور وہ بہت بوڑہی تہی اندہی ہوگئے
تہی حضرت خدیجہ نی اون سی کہا اے میری چچا کی بیٹے سن اپنی بہائی کی

پڑہی سی تب ورقہ نی آپ سی کہا ای میری بہائی کی بیٹے تم کیا دیکہتی ہو تب
اللہ کی رسولؐ نی اللہ اون پر درود اور سلام بہیجے جو کچہہ دیکہا تہا اوسکی خبر
اونکو سنائی تب ورقہ نی آپ سی کہا یہہ وہ ناموس ہی یعنی وہ کلام ہی جو اوتارا
اللہ نی حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ای کاشکے مین اوسوقت نوجوان ہوتا ای
کاشکے مین اوس وقت تک زندہ رہتا جس وقت آپ کی قوم کے لوگ آپکو
یہان سی نکال دینگے تب اللہ کی رسولؐ نی اللہ اون پر درود اور سلام بہیجے
فرمایا کیا وہ مجہکو نکال دینی والی ہین ورقہ نی کہا ہان جب کبہی کوئی مرد اس طرح
کی بات لایا ہی جیسی آپ لائی ہین تب اوس سی دشمنی کی گئی ہی اور اگر آپ
کا دن مجہی پاویگا تو مین آپکی بڑی پکی مدد کرونگا پہر تہوڑی دنون مین ورقہ
مرگئی اور اللہ کی پیغام کا آنا کچہہ دنون موقوف رہا کہا ابن شہاب نی اور خبر
دی مجہکو ابوسلمہ نی جو عبد الرحمٰن کی بیٹی ہین کہ عبد اللہ کی بیٹی جابر انصاری
نی فرمایا اوس وقت وہ پیغام کی موقوف رہنی کی دنون کا حال بیان کرتی تہی
تہی اونہون نی اپنی بیان مین فرمایا یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا اس بیچ
کہ مین چلا جاتا تہا یکایک مین نی ایک آواز آسمان سی سنی تو مین نی اپنی نگاہ
اوٹہائی اور یکایک دیکہا کہ وہی فرشتہ جو میری پاس حرا مین آتا تہا وہ آسمان
اور زمین کی بیچ مین ایک کرسی پر بیٹہا ہے سو مین اوس سے دہشت مین آگیا
پہر مین پلٹا پہر مین نی کہا مجہکو اوڑہا دو مجہکو اوڑہا دو پہر اوتارا اللہ تعالیٰ نی یا ایہا المدثر
قم فانذر و ربک فکبر و ثیابک فطہر و الرجز فاہجر یعنی ای لحاف
مین لپٹنے والی اوٹہہ کہڑا ہو پہر ڈرسنا اور اپنی مالک کی بڑائی کر اور اپنی

کپڑون کو پاک کر اور پلیدی کو چھوڑ دی پہر گرم ہوا پیغام کا آنا اور لگا تار آنی لگا امام بخاری اس حدیث کو کتاب کی سری پر لائی ہین پہر اسی حدیث کو وہان لائی ہین جہان قرآن شریف کی آیتون کا مطلب حدیثون سی کہولا ہے وہان سورۂ اقرأ کی ذکر مین اس حدیث کو لائی ہین وہان اتنا لفظ زیادہ ہی اقرأ و ربک الاکرم یہان تک کہ علم الانسان ما لم یعلم اس روایت سی ثابت ہوا کہ پہلی پہل یہہ پانچ آیتین اوتری ہین الله فرماتا ہی اقرأ و ربک الاکرم الذی علم بالقلم علم الانسان ما لم یعلم یعنی پڑھ اور تیرا مالک بڑا عزت والا ہے جسنی علم سکہایا قلم سے سکہایا انسان کو جو وہ نہ جانتا تہا اور اس روایت مین یہہ ہی کہ ابو سلمہ نی کہا کہ الله نی جو فرمایا کہ پلیدی کو چھوڑ دی اسکا مطلب یہہ ہے کہ جہالت کی لوگ جو بتون کو پوجا کرتی تہی اونہین چھوڑ دی **فائدہ** قرآن کی اوترنی سی اور حضرت جبریل کے آنی سی پہلی ہی آپ کا دل بتون سی بیزار تہا بتون کو آپ ناپاک سمجھتے تہی اور بہت اون سی نفرت رکھتی تہی الله کو اکیلا جانتی تہی حدیثون مین جا بجا اس کا ذکر ہے اب الله نی اور زیادہ تاکید کر دی کہ بت ناپاک ہین ان کو چھوڑ دی یعنی اون کے پاس ہرگز مت جائیو اون سی ایسا دور رہنا جیسا اور ناپاک چیزون سی دور رہتے ہین **امام بخاری** نی اس دوسری جگہ پر ابن شہاب تک دو سندین پہونچائین پہلی کہا کہ ہمسی کہا یحییٰ نی جو بکیر کی بیٹی ہین اونہون نی کہا کہ ہمسی کہا لیث نی اونہون نی نقل کی عقیل سی اونہون نی ابن شہاب سی پہر بخاری دوسری سند

لکھتی ہین کہ مجھسی کہا سعید نی جو مروان کی بیٹے ہین بغداد کی رہنی والی اونہون
نی کہا کہ مجھسے کہا محمد نی جو عبد العزیز کے بیٹے ہین وہ ابو رزمہ کی بیٹے
اونہون نی کہا کہ ہمکو خبر دی ابو صالح سلموید نی اونہون نی کہا کہ مجھسی کہا
عبد اللہ نی اونہون نی نقل کی یونس سی جو یزید کی بیٹے ہین کہا کہ مجھکو
خبر دی ابن شہاب نی کہ زبیر کی بیٹے عروہ نی اون کو خبر دی کہ حضرت
عایشہ نی یون فرمایا آگی وہی حدیث ہے پہر اسی حدیث کو امام بخاری
نی کتاب کی اخیر مین خواب کی تعبیر کے بیان مین لکہا ہی وہان یون سند
پہونچائی کہ ہمسی کہا یحیی نی جو بکیر کی بیٹے ہین کہا کہ ہمسی کہا لیث نی
اونہون نی روایت کیے عقیل سی اونہون نی ابن شہاب سی پہر دوسری
سند یون پہونچائی کہ مجہسی کہا عبد اللہ نی جو محمد کے بیٹے ہین اونہون
نی کہا کہ ہمسی کہا عبد الرزاق نی کہا ہمکو خبر دی معمر نے کہ کہا زہری
نی کہ پہر مجہکو خبر دی عروہ نی اونہون نی روایت کی حضرت عایشہ سی الہی

اون لوگون پر اپنی رحمت کا مینہہ برسا جو تیری رسول پاک کی ایک ایک
بات کو کتنی کتنی سندون سی پکی پکی معتبر لوگون سی تحقیق کر کرکے لکھہ گئی
امام بخاری کی دوسری اور تیسری روایت مین یہہ لفظ ہین کہ ورقہ
لکہا کرتے تہی عربی خط سو لکہا کرتی تہی عربی مین انجیل مین سی جتنا اللہ نی
چاہا کہ وہ لکہین اور پہلی روایت مین یہہ لفظ تہا کہ عبرانی خط لکہا کرتی تہی حدیث
کی تحقیق کرنے والی لکھتے ہین کہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ عبرانی اور عربی دونون خط
لکہا کرتی تہی انجیل شریف کو عبرانی سی عربی مین ترجمہ کیا کرتی تہی اور

اس تیسری روایت مین اتنی بات زیادہ ہے کہ پیغام کا آنا کچھ دنون موقوف رہا یہانتک کہ
ہمکو خبر پہونچی ہے کہ حضرت بیحد غمگین ہوئے یہانتک کہ اتنا غم ہوا کہ کئی مرتبہ
چلے گئے کہ اونچے پہاڑون کی چوٹیون پر سے گر پڑون تو جسوقت آپ
کسی پہاڑ کی چوٹی پر پہونچے تھے اس لئے کہ اپنے تئین اوسپر سے گرا دیوین
جبرئیل اون کے سامنے ظاہر ہوجاتے تھے اور کہتے تھے اے محمد بیشک برحق تم
اللہ کے پیغامبر ہو پہر آپکا قرار ہو جاتا تہا اور جی کو قرار آجاتا تہا
اور پلٹ آتے تھے پہر جب پیغام نہ آنے کی بہت دن گذر جاتے تھے آپ ویسے
ہی ارادہ سے جاتے تھے پہر جب کسی پہاڑ کی چوٹی پر پہونچتے تھے جبرئیل
آپ کے سامنے ظاہر ہو جاتے تھے اور ویسے ہی اوسی طرح فرماتے تھے
امام مسلم فرماتے ہین کہ ہمسے فرمایا زہیر نے جو حرب کے بیٹے ہین کہا کہ
ہمسے فرمایا ولید نے جو مسلم کے بیٹے ہین کہا کہ ہمسے فرمایا اوزاعی نے
کہا مین نے سنا یحیی سے وہ ابو سلمہ سے وہ حضرت جابر سے جو عبداللہ
کے بیٹے اونہون نے کہا کہ سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان فرماتے تھے
مین مہینا بہر حرا مین بیٹہا رہا پہر جب مین اپنے بیٹھنے کی مدت تمام کر چکا
اوترا اور مین نالے کے بیچ مین آیا تو مجہکو آواز دی گئی پہر مین نے دیکہا
اپنے آگے اور اپنے پیچھے اور اپنے داہنے اور اپنے بائین سو مین نے کسیکو نہ دیکہا
پہر مجہکو آواز دی گئی پہر مین نے دیکہا تو کسیکو نہ دیکہا پہر مجہکو کسی نے پکارا
تو مین نے اپنا سر اوٹہایا تو ایکا ایک وہ یعنی جبرئیل علیہ السلام تخت
کے اوپر تھے ہوا مین سو مجہکو اون سے شدت کا لرزہ آیا پہر مین خدیجہ کے پاس

پاس آیا اور میں نے کہا مجھکو اوڑھا دو پھر اونھوں نے مجھکو اوڑھا دیا پھر اوسکو خوف
نے مجھپر پانی چھڑکا پھر اللہ نے یہ اوتارا یا ایھا المدثر قم فانذر تا والرجز فاھجر
وربک فکبر وثیابک فطہر مسلم کی دوسری روایت میں یوں تھا
کہ وہ بیٹھے تھے ایک تخت پر آسمان اور زمین کے بیچ۔ فائدہ صحیح مسلم میں ہی
کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ پیر کے دن روزہ رکھنا کیسا آپ
نے فرمایا یہ وہ دن ہے جسمیں میں پیدا ہوا ہوں اور اسی دن میں میری
اوپر پیغام اوتارا گیا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پہلے پہل جبکہ اللہ
کا پیغام آپ پر اوترا وہ دن پیر کا تھا اور آپ کی پیدا ہونے کا بھی یہی دن
ہے پیر کے دن اللہ کے واسطے روزہ رکھنا بہت بہتر ہے اس نیت سے کہ اللہ
نے اس دن میں ہمکو ایسی نعمت دی کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا
کیا اور اون پر اپنا کلام اوتارا۔ فائدہ اچھا ہو کہ امام مالکؒ اور امام بخاریؒ
اور امام مسلمؒ نے بڑی بڑی پکی معتبر لوگوں سے جو باتیں چلی آتی ہیں وہ لکھی
ہیں ان تینوں کتابوں کا بہت بڑا اعتبار ہے ان کی سب سندیں پکی ہیں
جب معلوم ہوا کہ یہ حدیث امام مالکؒ کی موطا میں یا صحیح بخاری یا صحیح مسلم
میں ہے پس اوسکی سند بہت مضبوط ہی بعد اون کی اور بھی بعض کتابیں ہیں
جن کی سب سندیں پکی ہیں جیسے ابن حبان اور حاکم کی مستدرک اور ضیاء
مقدسی کے مختارہ اور صحیح ابن خزیمہ اور صحیح ابی عوانہ اور صحیح ابن السکن
اور ابن الجارود کے منتقی مولانا جلال الدین سیوطی جمع الجوامع میں لکھتے
ہیں کہ جو حدیثیں ان کتابوں میں ہیں سب کی سندیں پکی ہیں مگر حاکم کے مستدرک

میں کہیں کہیں لوگون نے گفتگو کی ہے یعنی اوسمین بعض بعض سندیں کچی
ہیں اور جو حدیثیں اور کتابوں میں ہیں اونمین بہت سی ایسی ہیں کہ بڑی بڑی
معتبر لوگوں سے چلی آتی ہیں اور بعضی باتیں ایسی ہی ہیں کہ جن لوگون کا اعتبار
کم تھا یا اون کی یاد میں خلل تھا بات کو بھول جایا کرتے تھی ایسی لوگون سے جو
باتیں سنیں وہ بھی لکھیں پھر اگر وہ بات ایسی ہی کہ ایکہی شخص نے اوسکی
گواہی دی ہی اور وہ شخص معتبر نہیں ہے یا یاد میں کچا ہے تو وہ سند کچی ہے
اوس بات میں شبہ ہے کہ شاید یون ہی ہو یا کچھہ اور ہو اور اگر اور لوگون سے
بھی گواہی پہونچی شبہ نکل گیا حدیث کی تحقیق کرنے والوں نے ہر ہر حدیث کا
حال تحقیق کر دیا ہے اور جن لوگون کی زبانی حدیثیں چلی آتی ہیں اون کے احوال
میں بڑی بڑی کتابیں لکھی ہیں امام ترمذی نے خود اپنی کتاب میں ہر حدیث
کی سند کا حال لکھہ دیا ہے کہ کچی سند ہی یا پکی سند ہے اور امام نسائی
کی چھوٹی کتاب کی سب سندیں پکی ہیں اور امام ابو داؤد نے یہہ قاعدہ باندھا
ہے کہ جو سند کچی ہے اوس کا حال لکھہ دیا ہے اور جہان کچھہ نہیں لکھا ہے وہ
سند اگر پکی نہ ہو تو بہت کچی بھی نہیں اب سنو کہ محمد جو اسحاق کے بیٹے ہیں وہ
امام مالک کے وقت میں تھے اونہوں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے احوال میں کتاب لکھی ہے اوس کتاب میں اونہوں نے غار کا احوال یون
لکھا ہے کہ اللہ کے رسول نے اللہ اون پر درود اور سلامتی بھیجے یون فرمایا ہی
کہ میں سوتا تھا کہ ایک کپڑا ریشم کا ایک کتاب میں میرے پاس لائے پھر کہا پڑھ
میں نے کہا کہ میں کیا پڑھوں پھر مجھے بھینچا یہان تک کہ میں نے خیال کیا کہ یہہ موت

سے ہے پہر مجھکو چھوڑ دیا کہا پڑہ مین نی کہا کیا پڑہون پہر مجھکو بہنچایا یہانتک کہ مین
نے خیال کیا کہ یہہ موت ہے پہر کہا پڑہ مین نی کہا کیا پڑہون کہا اقرأ باسم
ربک الذی خلق خلق الانسان من علق اقرأ و ربک الا
کرم الذی علم بالقلم علم الانسان ما لم یعلم پہر مین نے اسکو
پڑہا پہر میرے پاس سے چلی گئی پہر گویا کہ مین جسنے اپنے دل مین ایک کتاب لکہ
لی پہر مین نکلا یہان تک کہ جب مین پہاڑ کے بیچ مین پہونچا مین نے ایک آواز
آسمان سے سنی کہ کہتا ہے ای محمد تم پیغام پہونچانے والے ہو اللہ کے اور مین
جبرئیل ہون پہر مین نے اپنا سر اوٹہایا آسمان کی طرف دیکھنے لگا تو ایکا ایک
جبرئیل ایک مرد کی صورت مین اپنی دونون قدمون کو برابر رکہے ہوئی ہین
آسمان کے کنارے مین کہتے ہین اے محمد تم اللہ کی پیغام پہونچانے والے ہو اور
مین جبرئیل ہون اور مین نے اون کی طرفسی آسمان کی کنارون مین اپنا منہہ پہیرنا
شروع کیا پہر مین جس طرف نظر کرتا تہا اونکو اوسی طرح دیکہتا تہا پہر مین وہین
کہڑا رہا نہ آگے بڑہتا تہا اور نہ پیچہے ہٹتا تہا یہان تک کہ خدیجہ نی میرے ڈہونڈنے
کے لئے لوگ بہیجے وہ مکہ تک پہونچے اور اوس کے پاس لوٹ گئے اور مین اپنی
جگہ پر کہڑا رہا پہر وہ میرے پاس سی چلے گئی اور مین پلٹ کر اپنی لوگون پاس چلا
آیا ابن سید الناس فرماتے ہین کہ اس روایت مین یون نہیہ ہے کہ جبرئیل خواب
مین آئے کیا عجب ہے کہ پہلے خواب مین آئی ہون پہر جاگتے مین آئی کیونکہ
جو خواب آپ دیکہتے تہی بعینہ اوسکا ظہور ہوتا تہا ابن اسحق نے کہا کہ مجہسی کہا
اسمعیل نے جو حکیم کے بیٹے ہین کہ اون سی بیان کیا گیا حضرت خدیجہ

کہا نبیؐ کہ اونہون نے اللہ کے رسولؐ سی کہا اللہ اون پر درود اور سلامتی
بھیجے کہ اسے میری چچا کے بیٹے بہلا تمسی ہو سکتا ہے کہ مجھکو خبر دو اپنی رفیق
کی جو تمھارے پاس آتی ہین جسوقت وہ آوین فرمایا ہان وہ بولین جب
وہ تمھارے پاس آوین تو مجھکو خبر کرنا پھر آپ کی پاس حضرت جبرئیل آئی
اسیطرح آیا کرتے تھے تب اللہ کے رسولؐ نے اللہ اون پر درود اور سلامتی بھیجی
حضرت خدیجہ سی کہا یہہ جبرئیل میرے پاس آئی وہ بولین آپ اوٹھئے
میرے بائین ران پر بیٹھئے تب اللہ کے رسولؐ اللہ اون پر درود اور سلامتی
بھیجے اوٹھکر اون کے اوپر بیٹھ گئے اونہون نی کہا آپ اون کو دیکھتے ہین
فرمایا ہان کہا جگہ بدلو میرے داہنی ران پر بیٹھو پھر بولین آپ اون کو دیکھ رہی
ہین فرمایا ہان کہا جگہ بدلو میری گود مین بیٹھو آپ اون کی گود مین بیٹھے وہ
بولین آپ اونکو دیکھتے ہین فرمایا ہان تب اونہون نے اپنی اوڑھنی اوتار
ڈالی اور اللہ کے رسول اللہ اون پر درود اور سلامتی بھیجے اون کی گود مین
بیٹھے رہی پھر وہ بولین بہلا آپ اون کو دیکھ رہی ہین فرمایا نہین وہ بولین اے
میرے چچا کے بیٹے مضبوط رہو اور خوش رہو قسم اللہ کی وہ فرشتہ ہی وہ شیطان
نہین ہے جانا چاہئی کہ ابن اسحق نے پہلی روایت مین یہہ نہین لکھا کہ مین
نے یہہ حدیث کس سی سنی اور دوسری روایت مین معلوم ہوا کہ اسمٰعیل
نی کس سے سنا وہ کون شخص ہے جسنی اسمٰعیل سی بیان کیا مگر معتبر
لوگون کی زبانی جو روایت پہونچی ظاہر ہی کہ اونہون نے سچی لوگونسے
سنا ہے تب تو بیان فرمایا ہے مگر جس سند مین ہر شخص کا صاف نام

تہا دیا اور اوسنے کالیا امام عبد الباقی زرقانی جو امام مالک کی موطا
کی شرح مین لکہتی ہین کہ سلیمان تیمی اور عقبہ کے بیٹی موسی کی کتاب
مین ہی کہ ورقہ پاس لیجانے سی پہلے حضرت خدیجہ عداس
کے پاس گئین جو خدیجہ کے چچا عتبہ کا غلام تہا اور نصرانی تہا نینوی
کے لوگون مین سی تہا حضرت خدیجہ نی اوس سی کہا کہ مین تجہکو الله
کی یاد دلاتی ہون کہ تو مجہکو خبر دے کہ تم لوگون کو کچہہ جبریل کا حال معلوم
ہے عداس بولا الله بڑا پاک ہے بڑا پاک ہے ای قریش کی عورتون
کے سردار جبریل کا کیا کام ہے جو اس زمین مین اون کا ذکر کیا جاوی
جہان کے لوگ بت پرست ہین حضرت خدیجہ نے فرمایا کہ تو مجہکو خبر دی
جو تجہکو اون کا حال معلوم ہو وہ بولا کہ وہ امانت دار ہین الله کے اوس کی بیچ
مین اور اوس کی نبیون کے بیچ مین اور وہی ساتہہ رہنے والے تہی موسی اور
عیسی کی پہر حضرت خدیجہ اوس کے پاس سی لوٹین امام زرقانی
لکہتی ہین کہ سلیمان تیمی طرخان کے بیٹی ہین بصرہ کے رہنی والی حضرت صلی الله
علیہ وسلم کے مدینہ مین تشریف لائے سے ایک سو تینتالیس برس گذری تہی
جب اون کو الله نے دنیا سی اوٹہا لیا اور اون کی ستانوی برس کی عمر ہوئی
اور وہ ثقہ تہے الله کے بندگی مین بہت مشغول رہتی تہی موسی جو عقبہ
کے بیٹے ہین امام مالک کے اوستاد ہین اونہون نے جو کتاب لڑائیون
کے حال مین لکہی ہے اوس کتاب کے حق مین امام مالک فرمایا کرتے تہی کہ
یہہ کتاب لڑائیون کی سب کتابون سی زیادہ معتبر ہے مولانا جلال الدین

سیوطی نی اتقان مین لکہا ہے کہ بیہقی نے دلایل مین اور واحدی نی
روایت کی ہے یونس تک سند پہونچائی ہے جو بکیر کے بیٹے ہین اونہون
نے روایت کی یونس سی جو عمرو کی بیٹے ہین اونہون سے نقل کی ہے
اپنی باپ سی اونہون نے ابو میسرہ عمرو سی جو شرحبیل کے بیٹے ہین کہ اللہ
کے رسول نے اللہ اون پر درود اور سلامتی بہیجے خدیجہ سی فرمایا کہ
مین جب اکیلا ہوتا ہون ایک آواز سنتا ہون سو قسم اللہ کی مجہکو خوف آیا
کہ یہہ کوئی امر نہو وہ بولین اللہ کی پناہ اللہ کبہی آپ سی ایسا معاملہ نہ کریگا قسم
اللہ کی آپ تو امانت ادا کرتے ہین اور رشتہ جوڑتے ہین اور سچی بات بولتی
ہین پہر جب ابو بکر آئے خدیجہ نے اس بات کا اون سی ذکر کیا اور کہا
محمد کے ساتہہ ورقہ پاس جاؤ وہ دونو چلے اور احوال اون سی کہا آپ
بولے کہ جب مین اکیلا ہوتا ہون اپنی پیچہے سی آواز سنتا ہون یا محمد یا
محمد پہر مین بہاگ چلتا ہون زمین مین اونہون نے کہا یہہ نکرو جب تمہاری
پاس آوے تو ٹہرے رہو یہان تک کہ سنو وہ کیا کہتا ہے پہر میرے
پاس آؤ اور مجہے خبر دو پہر جب آپ اکیلی ہوئے آپ کو پکارا یا محمد کہہ بسم اللہ
الرحمن الرحیم الحمد للہ رب العالمین یہان تک کہ ولا الضالین تلک پہونچی
معنی اس کے یہہ ہین کہ شروع اللہ کے نام سی جو بڑا مہربان بہت رحم والا
سب خوبی اللہ کو ہے جو مالک ساری جہان کا ہے بڑا مہربان بہت رحم
والا مالک انصاف کے دن کا تجہی کو پوجتے ہین ہم اور تجہی سی مدد مانگتی ہین چلا ہم
کو راہ سیدہی راہ اون لوگون کی کہ احسان کیا تو نی اون پر نہ اون

سکے کہ غصہ ہوا اوپنیر اور نہ جھکنے والوں کی مولانا لکھتے ہین کہ ابو ملیسرہ سنے
یہہ نہ کہا کہ مین نے کسو سے سُنا اور بیان کرنے والی مرد اسکی سب معتبر ہین
اور ابن ابی شیبہ نے مصنف مین لکھا ہے کہ ہمسے کہا عبید اللہ نے کہا کہ
ہمکو خبر دی اسرائیل نے اونہون نے روایت کی ابو اسحٰق سے اونہون نے
ابو ملیسرہ سے یہی قصہ جو ہو چکا پہر اوس مین یون ہے کہ پہر آپ ورقہ
پاس گئے اور اون سے اسکا ذکر کیا ورقہ نے آپ سے کہا خوش ہو جئے پہر خوش ہو جئے
پہر خوش ہو جئے کہ مین گواہی دیتا ہون کہ آپ وہی پیغمبر ہین جن کے عیسٰی نے خوشی
سُنائی کہ ایک پیغمبر میرے بعد آوینگے اون کا نام احمد ہے سو مین گواہی دیتا ہون
کہ آپہی احمد ہین اور مین گواہی دیتا ہون کہ آپ محمد ہین اور مین گواہی دیتا ہون کہ آپ
اللہ کے پیغام پہونچانے والی ہین اور نزدیک ہے وہ وقت کہ آپ کو لڑائی کا
حکم ہوگا اور اگر آپ کو لڑائی کا حکم ہوگا اور مین زندہ ہونگا البتہ آپ کے ساتھ ہوکر
لڑونگا پہر ورقہ مر گئے سو فرمایا اللہ کے رسول نے اللہ اون پر درود اور سلامتی
بہیجے کہ مین نے دیکہا اوس عالم کو جنت مین اوسکی اوپر سبز کپڑے تہی اور مولانا
جلال الدین سیوطی نے یہی روایت تفسیر درمنثور مین ابن ابی شیبہ
کی مصنف سے اور ابو نعیم اور بیہقی اور واحدی اور ثعلبی سے نقل کی
ہے اوسکی آخر مین یون ہے کہ پہر آپ ورقہ پاس آئے اون سے اس کا
ذکر کیا ورقہ نے کہا خوش ہو جئے پہر خوش ہو جئے کہ مین گواہی دیتا ہون
کہ آپ وہی ہین جن کی خوشی سنائی مریم کے بیٹے نے اور آپ اوس طرح کی
ناموس پر ہین جیسا موسٰی کو ملا تہا اور آپ نبی ہین بہیجے ہوئی جاننا چاہیے کہ ناموس

اگلی کتابون مین اللہ کے کلام کا اور اوسکی شریعت کا نام ہے اشعیا
نبی علیہ السلام کے صحیفہ مین ہے کہ اونہون نے یعنی یہودیون نے ناموس کو بدلا
یعنی شریعت کو بدل ڈالا سو ورقہ نے اوسی بولی کے موافق فرمایا کہ آپ اوس
طرح کی شریعت پر ہین جیسے حضرت موسیٰ کی شریعت تہی ورقہ کو اگلے
کتابون سے ثابت ہوچکا تہا کہ آخری پیغمبر کو ویسی شریعت ملیگی جیسی شریعت
حضرت موسیٰ کی ہے حضرت موسیٰ کو توراۃ مین جہاد کا حکم ہوا تہا اور بڑی
بڑے گناہ کرنے والون کے لئے اوس شریعت مین سزائین مقرر تہین زنا
کرنے والی کو پتہراؤ کرکے مار ڈالنا اور خون کا بدلا خون یعنے جو شخص کسی کو مار
ڈالی اوس کو مار ڈالنا جو کسیکی آنکہہ پہوڑے اوسکی آنکہہ پہوڑ ڈالنا اور جو کسی کا
دانت توڑے اوسکا دانت توڑنا اسیطرح گناہون کی سزائین مقرر تہین
حضرت عیسیٰ کی انجیل مین سزائین موقوف ہوگئین اوس وقت مین عالم
فاضل قاضی مفتی بہت بگڑ گئی تہے خود چہپکے چہپکے گناہ کرتے اور گنہگارون
پر سزا کا فتوے دیتی حق تعالی نے گنہگارون کو بغیر سزا کی توبہ سی بخشدیا
اور حکم ہوا کہ جو کوئی تمسی بدی کرے اوس سی نیکی کرو بدی کا بدلا نہ لو توراۃ
مین اور سب کتابون مین خبر دی ہی کہ آخری پیغمبر مانند موسیٰ کے جہاد کری
گی اور گنہگارون کو سزا دینگے اوسی کی موافق ورقہ نے فرمایا کہ آپ کو
حکم جہاد کا ہوگا ورقہ چونکہ اللہ کی کتابین پڑہی ہوئی تہی اس کلام کو سنکر
پہچان گئی کہ اللہ کا کلام ہے یہہ اللہ کی حکمت تہی کہ حضرت محمد کو اللہ اون
پر درود او سلامتی بہیجے چالیس برس کی عمر تک ان پڑہ رکہا آپ نی

نہ کبھی کوئی کتاب پڑھی نہ کوئی کتاب لکھی نہ کبھی پڑھی لکھوں سے کتابوں کی باتیں
سنیں اللہ نے ایکا ایک اپنا کلام جبریل کے ہاتھ بھیجا جو احوال گذر اتھا آپ نے
بیان کیا پڑھے لکھے گواہی دی کہ یہہ کلام اللہ کا ہے جب آپ نے پہچانا کہ یقین
جبریل ہیں اللہ کا کلام لاتے ہیں اللہ نے آپ کا شوق بڑھایا کتنی مدت پیغام کا بھیجا
موقوف رکھا ابن سید الناس نے عیون الاثر میں لکھا ہے کہ ابن اسحاق
نے کچھ مدت مقرر نہیں لکھی کہ کتنے دنوں تک پیغام کا آنا موقوف رہا ابو القاسم
سہیلی نے ذکر کیا ہے کہ بعض حدیثیں جنکی سند برابر پہونچی ہے اون میں یہہ
ہے کہ اڑہائی برس تک پیغام موقوف رہا آپ کو بڑا قلق رہا پہر اللہ نے یا ایہا المد
کی پانچ آیتیں بھیجیں اور حکم کیا کہ اوٹھہ کھڑا ہو اور کافروں کو اللہ کے عذاب
سے ڈرا اب آپ کو یہہ حکم ہوا کہ کافروں کو اللہ کا ڈر سناؤ اور اوس کے عذاب
سے ڈراؤ پہلے آپ نے چپکے چپکے لوگوں کو سمجھایا پہلی حضرت خدیجہ ایمان
لائیں پہر حضرت علی جو آپ کے چچا ابوطالب کی بیٹے تھے پہر حضرت ابوبکر اور
حضرت بلال اور حضرت زید جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
آزاد کئے ہوئے غلام تھے اور ام ایمن جنہوں نے آپ کو لڑکپن میں گود میں کھلا
تہا اور کہلایا تہا حاکم نے عبد الرحمن بن اسود تک سند پہونچائی اونہوں
نے محمد سے جو عبید اللہ کے بیٹے ہیں وہ ابو رافع کے بیٹے ہیں اونہوں نے اپنے
باپ یعنی عبید اللہ سے اونہوں نے ابو رافع سے کہ اللہ کے رسول نے
اللہ اون پر درود اور سلامتی بھیجے پیر کے دن نماز پڑھی اور آپ کی ساتھہ
حضرت خدیجہ نے نماز پڑھی اور منگل کے دن آپ نے حضرت علی کو

نماز کا حکم دیا وہ ایمان لائے اور بولی کہ ٹھہر جاؤ کہ مین ابو طالب سی نماز
کا حکم لے لون تب اللہ کے رسول نے اللہ اون پر درود اور سلامتی بھیجے
فرمایا کہ وہ تو امانت ہے یعنی چھپانے کی بات ہے تب حضرت علی
بولی کہ پھر تو مین نماز پڑھونگا پھر اونہون نے منگل کے دن اللہ کے رسول
کے ساتھہ نماز پڑھی حاکم نے کہا کہ اس کی سند صحیح ہے ابن اسحاق
لکھتی ہین کہ مجھسی کہا عبد اللہ نے جو ابو نجیح کے بیٹی ہین اونہون
نے روایت کی مجاہد سی اونہون نے کہا کہ اللہ نے جو جو احسان حضرت
علی پر کئے اور جو جو اون کے حق مین بھلائیان چاہین اون مین سے
ایک یہہ بات ہے کہ قریشیون پر بڑی تنگی پڑی اور ابو طالب پر بہت
لوگون کا خرچ تھا تو اللہ کے رسول نے اللہ اون پر درود اور سلامتی
بھیجے حضرت علی کو اون کے گھر سی لے لیا سو حضرت علی
اللہ کے رسول کے ساتھہ رہی یہان تک کہ اللہ نے آپ کو نبی کر کے بھیجا
سو حضرت علی آپ کی تابع ہوئے اور آپ پر ایمان لائی اور آپ
کو سچا جانا ابن اسحاق نی کہا کہ بعضے علم والون نے ذکر کیا ہے کہ
جب وقت نماز کا آتا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکی کی گھاٹیون
کی طرف نکل جاتی تھے اپنی چچا ابو طالب سی اور سب چچاؤن سی اور
سب قوم سے چھپ کر اور حضرت علی آپ کے ساتھہ نکلتے تھی اور
دونون وہان نماز پڑھتی تھے پھر جب شام ہو جاتی تھی لوٹ آتے تھی جب تک
اللہ کو منظور تھا اسی طرح گذری پھر ابو طالب نی ایک دن دونو کو نماز پڑھتے

دیکھہ لیا تب اللہ کے رسول نے اللہ اون پر درود بھیجے اور سلامت رکھی کہا کہ یہہ کیا دین ہے جسپر تمکو عمل کرتے دیکھتا ہون آپ نی فرمایا اے چچا یہہ دین ہے اللہ کا اور دین اوس کے فرشتون کا اور اوس کے پیغمبرون کا اور دین ہمارے باپ حضرت ابراہیم کا یا جسطرح آپ نی فرمایا ہو مجھکو بھیجا اللہ نے اس دین کے ساتھہ کہ پیغام پہونچاؤن بندون کو اور تم ای چچا سب سی زیادہ اس بات کی حقدار ہو کہ مین تمہاری خیرخواہی کرون اور ہدایت کی طرف بلاؤن اور سب سی زیادہ اس بات کے حقدار ہو کہ اس دین کو مجھسی قبول کرو اور اوسپر میری مدد کرو یا جس طرح آپ نے فرمایا ہو ابوطالب نے کہا ای میری بھائی کے بیٹے مین نہین چھوڑ سکتا ہون دین اپنی باپ دادون کا لیکن قسم اللہ کی جب تک مین زندہ رہون گا تمکو کچھہ ایذا نہین پہونچنے پاویگی اور ذکر کیا ہے لوگون نے کہ ابوطالب نی حضرت علی سی کہا یہہ کیا دین ہے جسپر تم ہو فرمایا ای باپ مین اللہ کے رسول پر ایمان لایا اللہ اونپر درود بھیجے اور سلامت رکھی اور ان کو سچا جانا اور جو کچھہ وہ لائے اوسکو سچا جانا اور اون کی ساتھہ مین نی اللہ کی واسطے نماز پڑہی اور مین تابع ہوا لوگ کہتی ہین کہ ابوطالب نی کہا کہ اونہون نے تمکو اچھی بات کی طرف بلایا ہے تم اون کے ساتھہ رہو محب طبری ذخایر العقبی مین لکھتی ہین کہ امام احمد نے عفیف کندی تک سند پہونچائی ہے اونہون نی کہا کہ مین سوداگر تھا سو مین حج کو آیا اور عباس جو عبد المطلب کی بیٹے ہین اون پاس آیا کہ اون سی کچھہ خریدون کہ وہ مرد سوداگر تھی سو قسم اللہ کی مین اون کے

پاس تھا ایکایک ایک مرد خیمے سے نکلی اور آسمان کی طرف دیکھا
اور نماز پڑھنے کھڑے ہوئی پھر ایک عورت اوسی خیمے سے نکلی اون کی پیچھے
کھڑی ہوئی اور نماز پڑھی پھر ایک لڑکا نکلا کہ جوانی کے قریب تہا وہ اون کے
ساتھہ کھڑا ہوکر نماز پڑھنے لگا میں نے عباس سے کہا یہہ کون ہیں کہا یہہ محمد
ہیں عبداللہ کے بیٹے وہ عبدالمطلب کی بیٹے یہہ میرے بھتیجے ہیں کہا یہہ عورت
کون ہے کہا اون کی بیبی خدیجہ خویلد کی بیٹی کہا یہہ جوان کون ہے کہا یہ اون کے
چچا کی بیٹے علی ہیں ابوطالب کی بیٹے میں نے کہا یہہ کیا کرتے ہیں کہا نماز
پڑھتے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ میں نبی ہوں اور اون کی راہ پر کوئی نہیں سوا ہی مگر
اون کی بیبی اور اون نے چچا کا بیٹا یہہ جوان اور وہ کہتے ہیں کہ اب مجھکو فتح ہوگی
خزانے فارس کے بادشاہ کی اور روم کی بادشاہ کی سو عفیف بیٹے قیس کے
بعد اوس کے ایمان لائی اور اچھی مسلمان ہوئی وہ کہتے ہیں کہ اگر اللہ مجھکو
اوس دن ایمان دیتا تو میں دوسرا ہوتا علی کی ساتھہ جو ابوطالب کی بیٹے ہیں
امام مسلم صحیح مسلم میں فرماتے ہیں کہ مجھسے کہا احمد نے جو جعفر کے بیٹے ہیں
اونہوں نے کہا کہ ہمسے کہا نضر نے جو محمد کے بیٹے کہا کہ ہمسے کہا عکرمہ
نے جو عمار کے بیٹے ہیں کہا کہ ہمسے کہا شداد نے جو عبداللہ کے بیٹے ہیں اور یحیی
نے جو ابو کثیر کے بیٹے ہیں اونہوں نے روایت کی ابو امامہ سے کہا عکرمہ نے
کہ شداد ملے ہیں ابو امامہ سے اور واثلہ سے اور ساتھہ رہے ہیں حضرت
انس کے ملک شام تک اور اون کی بزرگی اور بھلائی کی تعریف فرمائی اونہوں
نے روایت کی ابو امامہ سے اونہوں نے کہا کہ کہا عمرو نے جو عبسہ کی بیٹے ہیں

کہ میں جب جہالت میں تھا جب تو خیال رکھتا تھا کہ یہہ لوگ جو بت پوجتی ہیں
گمراہ ہیں اور اون کا دین کچھ نہیں پھر میں نی سنا کہ مکہ میں ایک مرد ہیں کہ خبریں
سناتے ہیں سو میں اپنی اونٹنی پر بیٹھا اور اون کے پاس آیا سو کیا دیکھتا ہوں
کہ اللہ کی پیغام پہونچانی والے اللہ اون پر درود اور سلامتی بہیجے چھپی ہوئی
ہیں اون کی قوم کا اون پر غلبہ ہے سو میں چپکی چھپ کر گیا یہان تک کہ مکہ میں آپ
کے پاس داخل ہوا میں نی کہا کہ آپ کون ہیں فرمایا میں نبی ہوں میں نی کہا
نبی کسی کہتے ہیں فرمایا مجھکو اللہ نی بہیجا ہی میں نی کہا آپ کو کس چیز کے ساتھہ
بہیجا ہے فرمایا مجھکو بہیجا ہی رشتوں کی جوڑنی کے لئی اور بتوں کے توڑنی کی
لئے اور اس لئی کہ اللہ اکیلا جانا جاوی اوس کی ساتھہ کوئی چیز شریک نہ کی
جاوی میں نی کہا کہ آپ کی ساتھہ اس بات پر کون ہے فرمایا ایک آزاد اور
ایک غلام اور آپ کی ساتھہ اون دنوں میں ابو بکر اور بلال تھے اون
لوگوں میں سی جو آپ پر ایمان لائی تھی میں نی کہا میں آپ کی ساتھہ رہونگا آپ
نے فرمایا ان دنوں میں تجھسے نہو سکیگا تو نہیں دیکھتا میرا حال اور لوگوں کا حال لیکن تو
اپنی لوگوں کی طرف پلٹ جا پھر جب تو سنی کہ میں نی غلبہ پایا تب تو میری پاس
آئیو عمرو کہتی ہیں کہ پہر میں اپنی لوگوں کی طرف چلا گیا اور اللہ کی رسول اللہ اون پہ
درود اور سلامتی بہیجے مدینہ میں تشریف لائی اور میں اپنے لوگوں میں تھا لوگوں سی
خبریں پوچھا کرتا تھا یہان تک کہ مدینہ کی کچھ لوگ میری پاس آئی میں نے اون سے
پوچھا کہ یہہ مرد جو مدینہ میں آئی ہیں اون کا کیا حال ہے وہ لوگ بولی کہ لوگ
جلدی جلدی اون کی طرف دوڑتی آتی ہیں اور اون کی قوم نی اون کا

کرنے کا ارادہ کیا تھا سو اون سی کچھ نہ ہو سکا تب مین مدینہ مین آیا اور
آپ کی پاس حاضر ہوا اور مین نے کہا ای پیغام پہونچانے والے اللہ
کے آپ مجھکو پہچانتے ہین فرمایا ہان تو وہی ہے جو مجھسے مکہ مین ملا تہا مین نے
کہا ہان ابن اسحاق لکھتے ہین کہ جب حضرت ابوبکر ایمان لاے
اونہون نے اپنے ایمان کو ظاہر کیا اور لوگون کو اللہ کی طرف اور اوس کے
رسول کی طرف بلایا اور ابوبکر ایسے شخص تھے کہ نرم دل تہی اون کی قوم
کے لوگ اون سے الفت و محبت رکھتے تہی سو حضرت ابوبکر کے پاس اون
کی قوم مین کے جو جو لوگ آیا کرتے تھے اور اون کی پاس بیٹھا کرتی تہی
اون مین جن لوگون پر اون کو بھروسا تہا اون کو اسلام کی طرف بلانا شروع
کیا سو اون کی بلانے سے ایمان لاے حضرت عثمان جو
عفان کے بیٹے تھے اور زبیر جو عوام کے بیٹے اور عبدالرحمن جو عوف کے
بیٹے اور سعد جو ابو وقاص کے بیٹے ہین اور طلحہ جو عبید اللہ کی بیٹے مین جس
وقت اونہون نی اونکا کہنا مان لیا اور ایمان لاے تو پہر حضرت
ابوبکر اون سب کو اللہ کے رسول کی پاس لی آئی اللہ اون پر درود و
سلامتی بہیجے اور ابن عبد البر نے استیعاب مین روایت کیا ہے کہ خالد
جو سعید کے بیٹے تھے وہ یون ایمان لائی کہ اونہون نی خواب مین دیکھا
کہ وہ کہڑے کئی گئے ہین دوزخ کے کنارے پر پہر اونہون نی اوس کی
کشادگی اسقدر بیان کی کہ اللہ ہی جانے کہ وہ کتنا کشادہ تہا اور گویا اونکا
باپ اون کو اوسمین دہکیلے دیتا ہے اور دیکہا کہ اللہ کی رسول اللہ

کافرون نی طرح طرح ستایا ایمان والون نی اللہ
کی خاطر سب مصیبتین قبول کین اللہ اون سے بہت ہی
راضی رہے

اب سنو کہ حضرت محمدؐ نی اللہ اون پر درود اور
رحمتین بہیجے اونہون نی پہلا پہل چپکے چپکے لوگون کو اللہ کے پیغام پہونچائے چپکے
چپکے بہت لوگ ایمان لائی بعد اوسکی اللہ تعالی نے یہہ آیت بہیجا فاصدع
بما تؤمر واعرض عن المشرکین یعنی شیشہ پہوڑ دے اوس
بات کا جس کا تجہکو حکم کیا جاتا ہے اور منہہ پہیر لے شریک ٹہرانی والون سے
سبحان اللہ قرآن شریف کی لفظین تہوڑی ہین پر مطلب بہت سا
ہی شیشہ پہوڑنے مین کیسی جہنکار ہوتی ہے اور ٹکری اوڑ اوڑ کر طرف
پہیلتے ہین مطلب یہہ ہے کہ اللہ کا پیغام اچہی طرح بی دہڑک سب کی سامنی
سنا اور کسی سی مت چہپا کر جب یہہ حکم اوترا آپ نی کہلم کہلا سب کے سامنے
کہنا شروع کیا کہ اللہ کے سوا کوئی مالک نہین اوسکی سوا کسی کو نہ پوجو مکہ کے
بت پوجنی والون نی آپ کو بہت ستایا ہر طرح سی تنگ کیا اور دہمکایا مگر آپ
نی اللہ کے سوا کسی کا ڈر نہ مانا اللہ اللہ یہہ آپ ہی کا دل اور جگر تہا اوس وقت
مین ساری دنیا مین کفر پہیلا ہوا تہا جو لوگ حضرت عیسیٰ اور حضرت موسیٰ
اور حضرت ابراہیم کی راہ پر تہے وہ چپکے دم بخود بیٹہے تہی کچہہ بول نہ سکتی تہی
مولانا جلال الدین سیوطی درمنثور مین لکہتی ہین کہ امام احمد نی اور امام
بخاری نے ادب المفرد مین اور ابن جریر نے اور ابن ابی حاتم نی اور طبرانی
نی اور ابن مردویہ نی اور ابو نعیم نے حلیہ مین حضرت مقداد کی سند سے پہونچائی

سو اسود کے بیٹی تھی اونہون نی فرمایا کہ اس حضرت نبی کو اللہ اوُن پر درود اور سلامتی
بھیجے بہت بڑی مشکل کی وقت مین دین کی سستی اور جہالت کی زمانہ مین بھیجا
لوگ جانتی تہی کہ بت پوجنی سی بہتر کوئی بات نہین سو آپ فرقان یعنی قرآن لای
کہ اوس کے باعث سی سچ کو جہوٹ سی الگ کر دیا اور اوس کی باعث
سی باپ کو اوسکے بیٹی سی جدا کر دیا تہا تنک کہ مرد دیکہتا تہا کہ اوس کا باپ
اور بیٹا یا بہائی کافر ہے اور اللہ نی اوس کی دل کا قفل ایمان کے ساتہہ کہول
دیا وہ جانتا تہا کہ اگر یہہ مر جائیگا تو آگ مین جائیگا تو اوسکی آنکہہ مین ٹہنڈک نہ پڑتی تہی کہ وہ
جانتا تہا کہ میرے پیارا آگ مین جائیگا اسی بات مین اللہ تعالی نے فرمایا ہے
والذین یقولون ربنا ھب لنا من ازواجنا وذریاتنا قرۃ اعین
یعنی وہ لوگ جو کہتی ہین ای رب ہماری دی ہمکو ہماری بی بیون اور ہماری
اولاد سی آنکہہ کی ٹہنڈک یعنی وہ لوگ اللہ سی مانگتی تہے کہ ہماری بی بیون
اور اولاد کو بہی ایمان دی امام ابو بکر جو ابو شیبہ کے بیٹی ہین مصنف مین فرماتے
ہین کہ ہمسی کہا عبد اللہ نی جو نمیر کے بیٹے ہین اونہون نی کہا آپ ہمسے کہا یزید
نی جو زیاد کے بیٹی ہین اونہون نی کہا کہ ہمسی کہا صخرہ کے باپ جامع نے
جو شداد کی بیٹے ہین اونہون نی طارق محاربی سی اونہون نی کہا کہ ذو المجاز
کے بازار مین مین کچہہ بیچ رہا تہا اللہ کی رسول اللہ اون پر درود اور سلامتی بہیجی
وہان گذرے اور آپ کے اوپر ایک سرخ جبہ تہا اور آپ بہت بلند آواز سی
پکارتی تہے ایھا الناس قولوا لا الہ الا اللہ تفلحوا یعنے ای لوگو کہو
کہ نہین کوئی مالک سوا اللہ کے تم مراد کو پہونچو گی اور ایک مرد آپ کی پیچہے

[illegible] اور یہ نیا دین اور گمراہی اسنی نکالی ہے اوس کی
طرف تمہین بلاتا ہے سو تم اوسکی بات سنو اور اوس کا کہنا نہ مانو مین
نے پوچھا یہ کون ہے کہا اون کا چچا ابولہب امام احمد کی مسند
مین ہے کہ مکہ [illegible] تک آپ کا یہہ دستور رہا کہ عکاظ مین اور مجنہ مین اور
منیٰ اور موسمون مین لوگون کی اوترنے کی جگہون مین جایا کرتی تہی اور فرماتی
تہی کون ہے جو مجہکو جگہ دی کون ہے جو میری مدد کرے یہان تک کہ مین
اپنے رب کا پیغام پہونچاؤن اور اوسکی واسطے جنت ہے آخر کو مدینہ کی
لوگ آئی ایمان لائی پہر آپ مدینہ مین تشریف لائی صحیح بخاری مین
ہے کہ ایک بار عقبہ جو ابی معیط کا بیٹا تہا اللہ کی نبی کی طرف آیا اور آپ کعبہ
کے پاس نماز پڑہتی تہی چادر کو آپ کی گلے مین ڈال کر زور سی گلا گہونٹا
حضرت ابوبکر نے آن کر اوس کے کندہی پکڑ کر اوسکو ڈہکیل دیا اور کہا کیا ایک
مرد کو اس بات پر مار ڈالوگے کہ وہ کہتا ہے میرا مالک اللہ ہی اور وہ لایا
ہے تمہارے پاس [illegible] نشانیان تمہارے رب کی طرف سی امام
زرقانی [illegible] بخاری [illegible] اور ابویعلی اور
ابن حبان نی عمرو تک سند پہونچائی [illegible] اونہون نی بہی حال
بیان کیا اوسمین اتنا زیادہ ہے کہ پہر جب آپ نماز پڑہ چکی اون کی اوپر
گذرے اور فرمایا کہ قسم اوس کی [illegible] جس کی ہاتہ مین ہے
مین بہیجا گیا ہون تمہاری طرف ذبح کے ساتہ ابوجہل بولا ای محمد تم نادان
نہین تہی ہون آپ نی فرمایا تو [illegible] نہین مین [illegible] امام زرقانی لکہتے ہین کہ

جب حضرت ابوبکر نے اون کو ہٹا دیا آپ سے فرمایا او نکو چھوڑ دی اسے
ابوبکر قسم اوس شخص کی کہ میری جان اوس کی ہاتھ مین ہے مین تو بھیجا
گیا ہون اون کی طرف ذبح کی ساتھہ تب وہ لوگ آپ کے پاس سے
ہٹ گئے ابن عبد البر نے استیعاب مین اسما تک سند پہونچائی
ہے جو حضرت ابوبکر کی بیٹی ہین کہ کافرون نی جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سی
کہا کہ کیا آپ ہماری ٹھاکرون کو ایسا ایسا نہین کہتے ہین آپ نی فرمایا
ہان وہ سب کی سب آپ کو لپٹ گئی حضرت ابوبکر کو خبر پہونچی وہ آئی اور دیکھا
کہ لوگ آپ پہ جمع ہین فرمایا کہ خرابی تمہاری کیا مار ڈالوگے ایک مرد کو اس بات پر کہ وہ
کہتا ہے میرا مالک اللہ ہے اور وہ تمہارے پاس کہلی باتین لایا ہے تمہارے
رب کی طرف سی تب وہ لوگ حضرت ابوبکر کو مارنی لگے اسما کہتی ہین کہ
پہر ابوبکر ہمارے پاس آئی اور وہ کہتی تھے تبارکت یاذا الجلال والاکرام
بڑی خوبیون والا ہے تو اسے بزرگی اور عزت والی ابن سید الناس
نے عیون الاثر مین بکار کے بیٹی زبیر سی ایک روایت نقل کی ہے کہ حضرت
عثمان نی فرمایا کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے آس پاس پہر رہی تہی
ابو جہل بولا واللہ ہم تجہسے صلح نہین کرنے کی تو منع کرتا ہے اوس چیز کے پوجنی
سے جسکو ہماری باپ دادے پوجتے تہی آپ نی فرمایا کہ مین وہی ہون
پہر آپ نی فرمایا واللہ تم نہین باز آؤگے یہان تک کہ تمپر اوسکا عذاب جلدی
اوترے پہر اون مین سی ہر شخص کانپنے لگا اور آپ فرمانی لگے تم بری
لوگ ہو اپنے نبی کی حق مین پہر آپ اپنی گہر کی طرف چلی ہم بہی آپ کے پیچہی

چلے یہانتک کہ اپنی گہر کے دروازے پر پہونچی اور چوکہٹ پر کہڑی
ہوئی ہماری طرف دیکہا اور فرمایا خوش رہو اللہ اپنی دین کو غالب کریگا
اور اپنی بات کو پورا کرے گا اور اپنی نبی کی مدد کرے گا یہ لوگ جو تم
دیکہتی ہو اون مین سی ہین جنکو اللہ جلد تمہارے ہاتہون ذبح کریگا پہر
واللہ ہمنے دیکہا کہ اللہ نے اون کو ہماری ہاتہون ذبح کیا امام
ابن ماجہ سنن مین فرماتی ہین کہ ہمسی کہا احمد اسی نے جو سعید کی
بیٹی ہین کہا کہ ہمسی کہا تحیٰی نے جو ابوبکر کے بیٹی ہین کہا کہ ہمسی کہا زایدہ نی
جو قدامہ کے بیٹی ہین اونہون نی روایت کی عاصم سی جو ابو النجود کی بیٹی
اونہون نے زِرّ سی جو حُبیش کی بیٹے اونہون نی عبد اللہ سی جو مسعود کے
بیٹے ہین اونہون نی کہا کہ اول سب سی سات آدمیون نے اسلام کو ظاہر
کیا اللہ کے رسول نے اللہ اون پر درود اور سلامتی بہیجے اور ابوبکر نی
اور عمار نے اور اون کی مان سمیّہ نی اور صہیب نی اور بلال نے
اور مِقداد نی سو اللہ کے رسول اللہ اون پر درود اور سلامتی بہیجے اونکو
اللہ نے بچایا اون کے چچا ابو طالب کے باعث سی اور ابوبکر کو اللہ
نے بچایا اون کی قوم کی سبب سی اور باقی جو تہے اون کو کافرون نی
پکڑا اور لوہی کی کرتی پہنائی اور اون کو دہوپ مین پگہلایا اور بہونچایا اون
کہلوالیا مگر ایک حضرت بلال کہ اونہون نی اللہ کی راہ مین اپنی جان کو بی
قدر سمجہا اور اون کی قوم نی بہی اون کے قدر نکی فرزندون نے اونکو پکڑا اور لڑکون
کے حوالی کر دیا لڑکے اون کو مکے کی گہاٹیون مین لیئے پہرتی تہے اور وہ احد

احد سے کہتے تھی یعنی اللہ اکیلا ہے اکیلا ہے استیعاب میں ہے کہ حضرت
ابو بکر نی سات شخصون کو آزاد کیا جو اللہ کی راہ مین عذاب اوٹھا رہی
تھے اون مین سے ہین بلال اور عامر جو فہیرہ کی بیٹی مواہب لدنیہ مین
ہے کہ امام بیہقی نی عروہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو بکر نے سات
شخصون کو آزاد کیا جو اللہ کی راہ مین عذاب دئی جاتی تھی اونہین مین
سے زنیرہ تھین سو اون کی بینائی جاتی رہی اون کو اللہ کی راہ مین عذاب
دیا جاتا تھا وہ کبھی نہین مین اسلام کو نچھوڑ تیں کافرون نی کہا اون کی
آنکھہ تو لات اور عزے نی کھوئی ہین وہ بولین ہرگز نہین قسم اللہ کی یہہ
بات نہین ہے پہر اللہ نی اون کی آنکھہ پہر دی دی ابن ماجہ فرماتی
ہین کہ ہمسی کہا علی نی جو محمد کی بیٹے ہین اور عمرو نے جو عبد اللہ کے بیٹی
اون دونون نی کہا کہ ہمسی کہا وکیع نے کہ ہمسی کہا سفیان نی اونہون
نے ابو اسحاق سے اونہون نی ابو لیلی کندی سے کہا کہ آئی جناب حضرت
عمر کے پاس آپ نی کہا نزدیک آو تمسی زیادہ کوئی اس جگہہ بیٹھنے کے
لائق نہین مگر عمار پہر حضرت خباب نے اپنی پیٹھہ پر کے نشان کہول کر دکھانی
لگے کافرون نی جو اون کو عذاب دیا تہا امام زرقانی لکھتی ہین
کہ ابن عبد البر نے ابن مسعود سے روایت کی کہ ابو جہل نی نیزہ ہونکا سمیہ کی
ران مین جو عمار کی مان تہین وہ مر گئین عمار نی عرض کیا ای پیغام پہونچانے
والے اللہ کی ہماری اوپر عذاب انتہا کو پہونچا آپ نی فرمایا صبر کرو ای
یقظان کی باپ یا اللہ مت عذاب دی یاسر کی اولاد مین سے کسی کو آگ

کہا ابن سعد نے صحیح سند مجاہد تک پہونچائی کہ سمیہ تب مسلمانوں میں اول
شہید ہیں امام مسلم صحیح مسلم میں فرماتے ہیں کہ ہمسے کہا کریب
کے باپ محمد نے جو علا کے بیٹے ہیں اونہوں نے کہا کہ ہمسے کہا ابواسامہ
نے اونہوں نے روایت کی اعمش سے اونہوں نے عمرو سے جو مرہ کے بیٹے
ہیں انہوں نے سعید سے جو جبیر کے بیٹے ہیں انہوں نے حضرت ابن عباسؓ سے
انہوں نے فرمایا کہ جب اوتری یہ آیت وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَکَ الْاَقْرَبِیْنَ
وَرَھْطَکَ مِنْھُمُ الْمُخْلَصِیْنَ یعنی اور ڈرا اپنی قوم کو جو بہت نزدیک ہیں
رشتہ میں اور اپنی لوگوں کو اون میں سے جو چنی ہوئی ہیں نکلے اللہ کی پیغام
پہونچانے والے اللہ اون پر درود اور سلام بھیجے یہانتک کہ صفا پہاڑ
پر چڑھے اور چلا کر آواز دی یا صباحاہ یعنی اے لوگو جمع ہو جاؤ لوگوں نے کہا
کہ کون ہے جو آواز دیتا ہے لوگوں نے کہا محمدؐ ہیں سب لوگ آپ کی پاس
جمع ہو گئے تب فرمایا اے اولاد فلانے شخص کی اے اولاد فلانے شخص کے اے اولاد فلانے شخص کی اے اولاد عبد مناف
کی اے اولاد عبد المطلب کی تب وہ آپ کی پاس اکھٹی ہوئی فرمایا بھلا دیکھو
تو اگر میں تمکو خبر دوں کہ اس پہاڑ کے نیچے ایک فوج نکلتی ہے بھلا تم مجھکو
سچا جانوگی وہ لوگ بولے ہمنے تمہاری کوئی بات جھوٹی نہیں پائی تب
آپ نے فرمایا پھر میں تو ڈرانے والا ہوں تمہارا برے سے سخت عذاب سے
پہلے ابولہب بولا تیرا برا ہو تو نے فقط اسی لئے ہمکو جمع کیا پھر یہ سورہ
اوتری تبت یدا ابی لہب وقد تب یعنی ٹوٹ جائیں دونوں ہاتھ ابولہب
کے اور ہلاک ہو گیا وہ خود [illegible] آخر سورہ تک جانا

چاہیئے کہ اللہ تعالی نے پہلی بعض لفظین قرآن مین اوتاری تہین کہ مطلب
کو لوگ خوب سمجہہ جاوین پہر اللہ تعالے نی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اون
لفظون کے نکال ڈالنی کا حکم دیا خلاصہ مطلب جو تہا وہ باقی رکہا وہ مالک
ہے جو چاہے سو کرے ورہطك منہم المخلصین پہلے اوترا تہا پہر
اللہ تعالے نی یہہ لفظین موقوف کر دین اور وقد تب مین سی قد نکال
ڈالا اب یون پڑہا جاتا ہے تبت یدا ابی لہب وتب اس سورہ
مین اللہ نے فرمایا کہ ابو لہب اور اوس کی جورو آگ مین جاوین گے
اوس کو مال اور دولت کچہ کام نہ آویگا امام مسلم فرماتے ہین کہ ہمسی
کہا حرملہ نی جو یحیی کے بیٹی ہین اونہون نی کہا کہ ہمکو خبر دی وہب کی بیٹی
نے کہا مجہکو خبر دی یونس نے اونہون نی روایت کی ابن شہاب سی
کہا مجہکو خبر دی ابن مسیب نی اور ابو سلمہ عبد الرحمن کے بیٹی نی کہ حضرت
ابو ہریرہ نے کہا کہ جس وقت اللہ کے رسول پر یہہ آیت اوتری وانذر
عشیرتك الاقربین یعنی ڈر سنا دی اپنے نزدیکی رشتہ دارون کو
آپ نے فرمایا ای لوگو قریش کی خرید و اپنی جان کو اللہ سی مین نہین کام
آونگا تمکو اللہ کے سامنی کچہہ اسے اولاد عبد المطلب کی مین نہین کام آونگا
تمکو اللہ کے سامنی کچہہ ای عباس بیٹی عبد المطلب کی مین نہین کام آونگا
تجہکو اللہ کے سامنی کچہہ ای صفیہ اللہ کے رسول کی پہپی مین نہین کام آونگا
تجہکو اللہ کے سامنے کچہہ ای فاطمہ بیٹی محمد کی مالک مجہسی جو چاہے تو مین نہین
کام آونگا تجہکو اللہ کے سامنی کچہہ امام مسلم فرماتی ہین کہ ہمسی کہا

قتیبہ نے جو سعید کے بیٹے ہین اور زہیر نے جو حرب کے بیٹے ہین دونون نے کہا کہ ہمسے کہا جریر نے اونہون نے روایت کی عبد الملک سے جو عمیر کے بیٹے ہین اونہون نے موسی سے جو طلحہ کے بیٹے ہین اونہون نے حضرت ابو ہریرہ سے اونہون نے فرمایا کہ جب اوتری یہہ آیت وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ یعنی ڈر سنا دے اپنی نزدیک ناطے والون کو پکارا اللہ کے رسول نے اللہ اون پر درود اور سلامتی بہیجے قریش کو تب وہ سب جمع ہوئے پہر سب کو ملاکر پکارا اللہ کے رسول نے اور خاص خاص کو بہی پکارا فرمایا اے اولاد کعب کی جو لوی کا بیٹا ہے تم چہڑاؤ اپنی جانون کو آگ سے اے اولاد مرہ کی جو کعب کا بیٹا ہے تم چہڑاؤ اپنی جانون کو آگ سے اے اولاد عبد شمس کی تم چہڑاؤ اپنی جانون کو آگ سے اے اولاد عبد مناف کی تم چہڑاؤ اپنی جانون کو آگ سے اے اولاد ہاشم کی تم چہڑاؤ اپنی جانون کو آگ سے اے اولاد عبد المطلب کی تم چہڑاؤ اپنی جانون کو آگ سے اے فاطمہ تو چہڑا اپنی جان کو آگ سے کہ مین نہین اختیار رکہتا ہون تمہارے واسطے اللہ کے سامنے کچہہ اس کے سوا کہ تمسے رشتہ ہے آپ مین اوسکو تر کرونگا اوس کی طراوت **امام بخاری** نے نسب نامہ آپ کا یون لکہا ہے کہ حضرت محمد اللہ اون پر درود اور سلامتی بہیجے بیٹے ہین عبد اللہ کے وہ بیٹے ہین عبد المطلب کے وہ بیٹے ہاشم کے وہ بیٹے عبد مناف کے وہ بیٹے قصی کے وہ بیٹے کلاب کے وہ بیٹے مرہ کے وہ بیٹے کعب کے وہ بیٹے لوی کے وہ بیٹے غالب کے وہ بیٹے فہر کے وہ بیٹے مالک کے وہ بیٹے نضر کے وہ بیٹے کنانہ کے وہ بیٹے خزیمہ کے وہ بیٹے مدرکہ کے وہ بیٹے الیاس کے

وہ بیٹے مضر کے وہ بیٹے نزار کی وہ بیٹے معد کی وہ بیٹے عدنان کے اور عدنان
کا نسب نامہ حضرت اسماعیل پیغمبر علیہ السلام تک پہونچتا ہی عدنان اور حضرت اسمٰعیل
کے بیچ مین بہت لوگ ہین اور حضرت اسماعیل حضرت ابراہیم علیہ السلام کے
بیٹے ہین امام مسلم فرماتی ہین کہ ہمسی کہا محمد نے جو عبد اللہ کے بیٹے
وہ نمیر کے بیٹے کہا کہ ہمسی کہا وکیع نے اور یونس نے جو بکیر کے بیٹی ہین دونون نی
کہا کہ ہمسی کہا ہشام نے جو عروہ کے بیٹی ہین اونہون نے روائیت کی اپنی باپ
سی اونہون نے حضرت عائشہ سی اونہون نے کہا جب اوترا وانذر عشیرتک
الاقربین اللہ کی رسول اللہ اون پر درود اور سلامتی بھیجے صفا پہاڑ
پر کہڑے ہوئی اور فرمایا ای فاطمہ بیٹی محمد کی ای صفیہ بیٹی عبد المطلب
کی ای بیٹو عبد المطلب کے مین نہین اختیار رکہتا ہون تمہارے لئے اللہ
کے سامنی کچہ مانگو مجہسی میری مال مین سی جو کچہ چاہو امام نووی
صحیح مسلم کی شرح مین لکہتے ہین کہ یہہ جو فرمایا کہ اللہ کے سامنی کچہ میرا اختیار
نہین اس کا مطلب یہہ ہے کہ میری رشتہ داری پر بہروسا نکرو کہ مجہسی کچہہ
نہین ہوسکتا کہ اوس مصیبت کو ٹال دون جس کا اللہ تمپر ڈالنے کا ارادہ کری
امام نووی نے یہہ بات اس لئے لکہ دی کہ کوئی بی وقوف ان
حدیثون کا یہہ مطلب نہ سمجہی کہ اللہ تعالے نی آپ کو امت کی سفارش کا اذن
نہین دیا اور بہت سی حدیثین آئی ہین اون کو یہہ دیکہو پہلی پہل آپ نے
افضل جز ایمان کی سنادی اور خوب سمجہادیا کہ اللہ کی آگے کسی کا اختیار نہین
اگر اللہ کو منظور نہوگا تو مین کچہہ تمہین فائدہ نہ دے سکونگا مطلب یہہ ہے کہ

اگر ایمان نہ لاؤ سے اور نیک کام نہ کرو سے تو میری فقط رشتہ داری سے کچھ
فائدہ نہ ہوگا میرا اللہ کے سامنے کچھ اختیار نہیں ابولہب آپ کا چچا ایمان نہ لایا
آگ میں جلیگا پھر جب لوگ ایمان لا چکے اور اللہ کی بندگی میں مشغول ہوئے
اللہ تعالے نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بڑی خوشیاں سنائیں خصوصاً جو
ایمان دار آپ کے رشتہ دار ہیں اون کو بڑی بڑی درجے دی بعضوں
سے صاف صاف جنت کا وعدہ کر دیا مگر اتنا ڈر اون کو بھی رہتا تھا کہ جنت میں
جانے سے پہلے اللہ کسی ہمارے قصور پر ناراض نہو جاوے جو اللہ کے
عاشق ہیں وہ اللہ کی ذرا سی خفگی کو دوزخ کے عذاب سے کم نہیں جانتے
ذرا ذرا سی تقصیروں سے ڈرتے ہیں امید اور ڈر دونوں دل میں رہیں
تو ایمان پکا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالی تمام امت کی سفارش
کا اذن دیگا اللہ نے اس بات کا وعدہ کر رکھا ہے بہت سی لوگ
بے حساب بہشت میں جاوینگے اون پر کچھ عذاب نہ ہوگا اور بعضے
پہلی دوزخ میں رہینگے پھر جب اللہ کا اذن ہوگا آپ اون کے سفارش
کرینگے اور اون کو آگ میں سے نکال کر بہشت لے جاینگے دوزخ میں دم بھر
بھی رہنا کیا تھوڑا ہے الٰہی اپنے فضل و کرم سے ایمان ہمارے دلوں میں قایم
رکھیو اور اپنی رحمت کا امیدوار رکھیو اور اپنے پیارے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کی سفارش ہمکو نصیب کیجیو اور اپنے دیدار سے محروم نہ رکھیو آمین

اب کچھ ذکر ہے کہ جب آپ پر تبت یدا اتری اوتری
ابولہب کی جورو پتھر لیکر آئی آپ بیٹھے رہی اور اوسنی

آپ کو نہ دیکھا - درمنثور مین ہے کہ ابو یعلی اور ابن ابی حاتم اور
حاکم نے اور ابن مردویہ نے اور ابو نعیم اور بیہقی نے دلایل مین روایت کی ہے
اور حاکم نے سند کو صحیح کہا کہ اسما جو ابو بکر کی بیٹی ہین اونہون نے فرمایا کہ جب
اوتری تبت یدا ابی لھب یعنے ٹوٹ جاوین دونون ہاتھ ابو لہب کے
آئی کانی ام جمیل چلاتے ہوئے اور اوس کے ہاتھ مین ایک پتھر تھا
اور اللہ کے رسول اللہ اون پر درود اور سلامتی نیچے بیٹھے ہوئی تھے اور
حضرت ابو بکر آپ کے پہلو مین تھے ابو بکر بولے کہ یہہ آئی ہے اور مین ڈرتا
ہون کہ آپ کو دیکھی گی آپ نے فرمایا وہ مجھکو ہرگز نہین دیکھی گی اور آپ نے
کچھہ قرآن پڑھا کہ اوسکی پناہ پکڑی جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ جب تو
قرآن پڑھتا ہے ہم کر دیتے ہین تیرے بیچ مین اور اون لوگون کے
بیچ مین کہ جو نہین یقین لاتے آخرت پر ایک پردہ ڈھانکا پھر وہ آئی یہان
تک کہ حضرت ابو بکر کے پاس کھڑی ہوئی اور اوس نے جناب پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم کو نہ دیکھا وہ بولی اے ابو بکر مجھکو خبر پہونچی ہے کہ تمہارے
رفیق نے میری ہجو کہی ہے حضرت ابو بکر بولے نہین قسم اس گھر کے مالک
کی اونہون نے تیری ہجو نہین کہی تب وہ چلی گئی اور وہ کہتی جاتی تھی کہ قریشی
لوگ جانتے ہین کہ مین اون کی سردار کی بیٹی ہون اور ابن مردویہ اور
بیہقی نے دلایل مین اور ایک سند اسما تک پہونچائی ہے کہ ام جمیل حضرت
ابو بکر کے پاس آئے اور جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اون کے پاس
بیٹھے تھے بولی اے ابو قحافہ کی بیٹے کیا باعث ہے کہ تیرے رفیق نے میری

اوپر شعر کہے ہین ابوبکر بولے واللہ میرے رفیق شاعر نہین اور نہین جانتے کہ شعر کیا چیز ہے وہ بولی اونہون نے نہین کہا فی جیدہا حبل من مسد یعنی اوسکی گردن مین رسی ہے سونج کی سو وہ کیا جانی کہ میری گردن مین کیا ہے تب حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوس سے کہو تو میرے پاس بہلا کسی کو دیکھتی ہے وہ مجھکو ہرگز نہین دیکھی گی ڈال دیا گیا میرے اور اوس کے بیچ مین پردہ تب حضرت ابوبکر نے اوس سے پوچہا وہ بولی کیا تم مجہہ سی ٹہٹہا کرتے ہو قسم اللہ کی نہین دیکھتی مین کسی کو تمہارے پاس اور ابن ابی شیبہ نے اور دارقطنی نے افراد مین اور ابونعیم نے دلائل مین ابن عباس سے یہی قصہ نقل کیا اوس مین یون ہے کہ وہ چلی گئی حضرت ابوبکر بولے یا رسول اللہ اوسنے آپ کو نہین دیکھا فرمایا کہ میرے اور اوس کے بیچ مین ایک فرشتہ تہا کہ مجہکو اپنے بازو سے ڈہانکے ہوئے تہا یہان تک کہ وہ چلی گئی اور ابن مردویہ کے روایت مین حضرت ابوبکر سے یون ہے کہ فرمایا جبرئیل میرے اور اوس کے بیچ مین آڑ ہو گئے تہی - اب یہ ذکر ہے کہ اللہ کا کلام آسمان پر حضرت جبرئیل کو اور فرشتون کو پہونچتا تہا پہر حضرت جبرئیل کو اللہ جس وقت بہیجتا تہا وہ آکر جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کا حکم پہونچاتی تہے اسطرح قرآن تہوڑا تہوڑا آکی

اوترا - اب سنو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اسی طرح آہستہ آہستہ قرآن
اوترتا تہا جیسا حکم ہوتا تہا آپ بجا لاتے تہے امام بخاری لکہتے ہین کہ
ہمسے کہا موسیٰ نے جو اسمٰعیل کے بیٹے اونہون نے کہا کہ ہمکو خبر دی ابو عوانہ
نے کہا کہ ہمسے کہا موسیٰ نے جو ابو عائشہ کے بیٹے ہین کہا کہ ہمسے کہا سعید
نے جو جبیر کے بیٹے ہین اونہون نے روایت کی ابن عباس سے اونہون
نے فرمایا کہ اللہ کے رسول اللہ اون پر درود اور سلامتی بہیجے قرآن کے
اوترنے مین بڑی محنت اوٹہاتے تہے اور اپنے ہونٹون کو ہلاتے تہے
تب اللہ تعالے نے یہہ آیت اوتاری لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ
اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَ قُرْاٰنَهٗ یعنی مت ہلا اس مین اپنی زبان کو کہ تو اوس
کو جلدی سے لے لے بیشک ہمارا ذمہ ہے اوس کا اکہٹا کر دینا اور اوسکا
پڑہنا ابن عباس نے اسکا مطلب یون کہا کہ تیرے دل مین اوس
کا اکہٹا کر دینا اور یہہ کہ اوس کو پڑہے گا فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ یعنی
پہر جب ہم اوس کو پڑہین تو تو تابع رہ اوسکے پڑہنے کا ابن عباس نے
یون مطلب کہا کہ اوس کو سن اور چپ رہ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ پہر ہمارا ذمہ
ہے اوس کا ظاہر کر دینا یعنی پہر ہمارا ذمہ ہے یہہ کہ تو اوسکو پڑہے گا پہر بعد
اوسکے اللہ کے رسول اللہ اونپر درود اور سلامتی بہیجے آپ کا یہہ دستور تہا
کہ جب آپ کے پاس حضرت جبرئیل آتے تہی آپ سنا کرتے تہی پہر جب
حضرت جبرئیل چلے جاتے تہی حضرت نبی اللہ اونپر درود اور سلامتی بہیجے
اوس کو پڑہتے تہے جس طرح سے اونہون نے پڑہا امام بخاری دوسری

جگہ لکھتے ہین کہ ہمسے کہا قتیبہ نے جو سعید کے بیٹے ہین کہ ہمسے کہا جریر نے
اونہون نے موسیٰ سے جو ابو عائشہ کے بیٹے اونہون نے سعید سے جو جبیر کے بیٹے اونہون
نے ابن عباسؓ سے اونہون نے کہا کہ اللہ کے رسول پر اللہ اون پر درود اور
سلام بہیجے جب جبرئیل پیغام لیکر اوترتے تہی آپ اپنی زبان اور ہونٹون کو ہلاتے
تہے اور آپ پر محنت پڑتی تہی اور آپ کے چہرے سے پہچان پڑتا تہا پہر اللہ نے
وہ آیت اوتاری جو لا اقسم بیوم القیامۃ مین ہے لا تحرک بہ لسانک
لتعجل بہ ان علینا جمعہ وقرانہ مت ہلا اسکی ساتہہ اپنی زبان کہ جلدی لی
لے تو اوس کو ہمارا ذمہ ہے اوس کا اکہٹا کر دینا اور اوسکا پڑہنا کہ ہم اس کو
تیرے سینے مین اکہٹا کر دینگے اور پڑہوا دینگی فاذا قرانہ فاتبع قرانہ
پہر جب ہم اوس کو پڑہین تو تو تابع رہ اوسکے پڑہنے کا مطلب یہہ کہ جب
ہم اوسکو اوتارین تو تو سنتا رہ ثم ان علینا بیانہ پہر البتہ ہمارا ذمہ ہے
اوس کا ظاہر کر دینا مطلب یہہ کہ ہمارا ذمہ ہے کہ تیری زبان پر ظاہر کر دینگے
پہر جب آپ کی پاس جبرئیل آتے تہی آپ چپ رہتی تہے جب وہ جاتی تہے
آپ اوسکو پڑہتے تہے جیسا آپ سے اللہ نے وعدہ کیا تہا امام بخاریؒ
فرماتے ہین کہ ہمسے کہا عبید اللہ نے جو موسیٰ کے بیٹے اونہون نے
اسرائیل سے اونہون نے موسیٰ سے جو ابو عائشہ کے بیٹے ہین کہ اونہون
نے سعید سے جو جبیر کے بیٹے ہین اللہ کے اس قول کا مطلب پوچہا کہ لا
تحرک بہ لسانک اونہون نے کہا کہ ابن عباسؓ نے کہا کہ حضرت نبی
صلعم پر جب پیغام اوترتا تہا آپ اپنی ہونٹون کو ہلاتے ڈرتے تہی کہ میرے دل بہی

بہول نہ جاوسے تب کہا گیا کہ اپنی زبان مت ہلا آگے وہی مطلب ہے
جناب مولانا جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر درمنثور
مین لکہتے ہین کہ ابن ابی حاتم نے اور ابن مردویہ نے ابن عباسؓ تک
سند پہونچائی ہے کہ اونہون نے فرمایا جب اللہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کی طرف پیغام بہیجا فرشتون مین سے جو پیغام لیجانے والا ہے اوسکو بلایا اور اوس
کے ہاتہہ پیغام بہیجے تب فرشتون نے اللہ کی آواز سُنکر کہ پیغام کے باتون کو
بولتا ہے جب اون کے دلون پر سے بیہوشی گئی اون سے اورون نے
پوچہا کہ اللہ نے کیا فرمایا وہ بولے حق فرمایا اور وہ جانتے ہین کہ اللہ حق ہے
بولتا ہے ابن عباسؓ نے کہا کہ آواز اللہ کے پیغام کے ایسی ہے جیسے آواز
لوہے کی چکنے پتہر پر جب فرشتون نے وہ آواز سُنی سجدے مین گر پڑی
جب اونہون نے سر اوٹہایا بولی کیا کہا تمہارے رب نے وہ بولے
حق کہا اور وہی ہے اونچا بڑا اور ابن مردویہ نے بہز تک جو حکیم کے بیٹے ہین
سند پہونچائی اونہون نے روایت کی اپنے باپ سے اونہون نے اون
کی دادا سے کہ اللہ کے رسول نے اللہ اون پر درود اور سلامتی بہیجے
فرمایا کہ جسوقت جبرئیل اللہ کے رسول پر اللہ کا پیغام لیکر اوترے آسمانون
کے لوگ اون کے اوترنے سے گہبرائے اور آواز پیغام کی سُنی جیسے
لوہے کی آواز جو بہت کڑی ہو چکنے پتہر پر جب حضرت جبرئیل کسی آسمان
پر گذرتے تہے اون کے دلون سے بیہوشی جاتی تہی کہتے تہے اسے
جبرئیل تمکو کیا حکم ہوا وہ کہتے تہے نور اللہ عظمت اسکی عزت کا کلام الله

کا عربی زبان مین - عبد الرزاق اور ابن المنذر اور ابن
ابی حاتم نے قتادہ سے نقل کیا کہ اونھون نے فرمایا اس آیت کے
بیان مین یعنی اذا فزع عن قلوبھم جب بیہوشی جاتی ہے اون کے
دل سے قتادہ نے کہا کہ حضرت عیسیٰ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی
بیچ مین یعنے حضرت عیسیٰ کے بعد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلی تلک
پیغام کا اوترنا موقوف رہا پھر جب پیغام اوترا الوحی کی آواز کی طرح پر فرشتے
اس سے گھبرا گئے جب اون کے دل کی گھبراہٹ جاتی رہی بولے کیا
کہا تمھارے رب نے بولی حق کہا اور وہی ہے اونچا بڑا ابن جریر اور
ابن خزیمہ اور ابن ابی حاتم اور طبرانی نے اور ابو الشیخ نے
عظمت مین اور ابن مردویہ نے اور بیہقی نے اسما و صفات مین
نواس تک سند پہونچائی جو سمعان کے بیٹے ہین اونھون نے کہا کہ اللہ
کے رسول نے اللہ اون پر درود اور سلامتی بھیجے فرمایا کہ جب اللہ چاہتا ہے
کہ کسی کام کا پیغام بھیجے اوس پیغام کی بات بولتا ہے جب وہ پیغام کی بات
بولتا ہے آسمان شدت سے کانپنے لگتے ہین اللہ کے ڈر سے جب آسمانون
کے لوگ اوس کو سنتے ہین بیہوش ہو جاتے ہین اور سجدے مین گر
پڑتے ہین پھر اون سب سے پہلے جبریل اپنا سر اوٹھاتے ہین پھر اللہ اون
سے اپنے جس پیغام کی چاہتا ہے بات کرتا ہے پھر جبریل اوسکو لیکر چلتے ہین
سب فرشتون پر ایک ایک آسمان پر وہان کے فرشتے اون سے پوچھتے
ہین کیا کہا ہمارے رب نے اے جبریل وہ کہتے ہین حق کہا اور وہی ہے

اور اونچا بڑا پہر وہ سب ہے کہتے ہین جس طرح جبریل نے کہا پہر حضرت جبریل اوس
پیغام کو لیکر پہنچتے ہین جس جگہ اللہ نے اون کو حکم کیا آسمان اور زمین مین
سے فایدہ پیغمبرون کے پاس اللہ کا پیغام جبریل لاتے ہین اور آسمان
پر فرشتون کو اللہ کا پیغام پہونچاتے ہین اس واسطے فرمایا کہ جہان حکم ہوا
آسمان اور زمین مین سے وہ منثور مین ہے کہ حمید کے بیٹی عبد نی اور ابن
جریر نے اور ابن منذر نے عتادہ تک پہونچائی کہ اونہون نے فرمایا اللہ پیغام دیتا
ہے جبریل کو اور جبریل پیغام دیتے ہین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو امام
بخاری صحیح بخاری مین لکھتے ہین کہ مسروق نے فرمایا اونہون نی روایت
کی ابن مسعود سی اونہون نے فرمایا جب اللہ بولتا ہے پیغام کی بات سنتی ہین
آسمانون کے لوگ ایک چیز پہر جب اون کے دلون کی بیہوشی جاتی ہے
اور آواز تہم جاتی ہے پہچانتے ہین کہ وہ حق ہے اور پکارتے ہین کیا کہا تمہارے
رب نی وہ کہتے ہین حق کہا امام بخاری فرماتے ہین کہ ہمسی کہا علی بیٹے
جو عبد اللہ کے بیٹے ہین اونہون نے کہا کہ ہمسی کہا سفیان نی اونہون نے
روایت کی عمرو سی اونہون نی عکرمہ سے اونہون نے ابو ہریرہ سے کہ حضرت
نبی نے اللہ اون پر درود اور سلامتی بہیجے فرمایا جب جاری کرتا ہے اللہ حکم کو
آسمان مین پہڑکاتے ہین فرشتے اپنی بازوونکو عاجزی کی راہ سے اوس کے
کلام کے آگی گویا وہ ایک زنجیر ہے جہکتی پتہر پر پہر جب اون کے دلون سے
بیہوشی جاتی ہے کہتے ہین کیا کہا تمہارے رب نی کہتے ہین حق کہا اور وہی
ہے اونچا بڑا مولانا جلال الدین رحمتہ اللہ علیہ اتقان مین لکھتے ہین کہ

حاکم اور بیہقی نے اور ان کے سوا اور لوگون نے منصور تک سند پہونچائی
اونہون نے روایت کی سعید سے جو جبیر کے بیٹے ہین اونہون نی روایت
کی ابن عباسؓ سے اونہون نی فرمایا کہ قرآن اوتار اگیا شب قدر مین اکہٹا
ایک مرتبہ نیچے والی آسمان تلک اور اللہ اوسکو اوتار تا تہا اپنی رسول پر
اللہ او نپر درود اور سلام بہیجے تہوڑا تہوڑا اور حاکم اور بیہقی اور نسائی نے
داود تک سند پہونچائی جو ابو ہند کے بیٹے ہین اونہون نے عکرمہ سے
اونہون نے ابن عباسؓ سے اونہون نے فرمایا کہ اوتارا گیا قرآن اکہٹا ایک
مرتبہ نیچے والی آسمان تلک شب قدر مین پہر اوتار اگیا بعد اوس کے بیس
برس مین پہر پڑہی یہہ آیت وَلَا یَاْتُوْنَکَ بِمَثَلٍ اِلَّا جِئْنٰکَ بِالْحَقِّ
وَاَحْسَنَ تَفْسِیْرًا یعنی اللہ تعالے فرماتا ہے کہ جو کہاوت تیری پاس وہ
لاوینگے ہم لاوینگے تیرے پاس سچے بات اور بہت اچہا
بیان اور فرماتا ہے وَقُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَاَهٗ عَلَی النَّاسِ عَلٰی
مُکْثٍ وَّنَزَّلْنٰهُ تَنْزِیْلًا یعنے اللہ فرماتا ہے کہ قرآن کو ہمنے جدا
جدا اوتارا تاکہ تو پڑہے لوگون کے سامنی ٹہر ٹہر کر اور اوتارا ہمنی
اوسکو آہستہ آہستہ اور ابن ابی حاتم نی اسی سند سی اسکو لکہا ہے اور
اوسکے آخر مین یون ہے کہ جب کافر کچہہ نئی بات لو سکتے تہے اللہ اونکو
بنا ہوا جواب دیتا تہا اور حاکم نے اور ابن ابی شیبہ نے حسان تک سند پہونچائی
جو حریث کی بیٹی ہین اونہون روایت کی سعید سے جو جبیر کے بیٹے ہین اونہو
نے ابن عباسؓ سے اونہون نے فرمایا کہ جدا کیا گیا قرآن ذکر مین سے

پارہ ابن المتین

پھر رکھا گیا عزت کے گھر میں پہنچو والی آسمان پر پھر حضرت جبرئیل نے اوس کا
اوتارنا شروع کیا حضرت نبی پر اللہ اون پر درود اور سلامتی بھیجے ان
سب روایتون کی سندین صحیح ہین یعنی بڑی بڑی پکے معتبر لوگ مین جو ایک
سے ایک سُنتے چلی آئی ہین اور طبرانی نے اور ایک سند ابن عباسؓ
تک پہونچائی کہ اونہون نے فرمایا کہ اوتار اگیا قرآن شب قدر مین رمضان
کے مہینے مین نیچے والے آسمان تک ایک مرتبہ پھر اوتار اگیا تھوڑا تھوڑا اس
کی سند کے لوگ ایسے ہین کہ اونمین کچہ ڈر نہین اور ابن ابی حاتم نی ضحاک
سند پہونچائی اونہون نے ابن عباسؓ سے اونہون نے فرمایا کہ قرآن اوترا
اکھٹا اللہ کے پاس سی اوس تختی سے جس کی نگہبانی ہوتی ہے اون لکھنے
والون کے پاس جو رتبہ والے ہین لکھنے والے نیچے والے آسمان مین پھر
اون لکھنے والون نے تھوڑا تھوڑا بیس راتون مین جبرئیل کو بتایا اور جبرئیل نی
تھوڑا تھوڑا بیس برس مین حضرت نبیؐ کو سنایا اللہ اون پر درود اور سلامتی
بھیجے اور ابن مردویہ نے اور بیہقی نے اسما اور صفات مین سُدی تک سند
پہونچائی ہے اونہون نے روایت کی محمد سے جو ابو مجالد کے بیٹے ہین اونہون
نے مقسم سے اونہون نی ابن عباسؓ سے کہ عطیہ نے جو اسود کے بیٹے تھے
اون سی اس آیت کا مطلب پوچھا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے شَهْرُ رَمَضَانَ
الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ یعنے مہینا رمضان کا ایسا ہے کہ اوتارا گیا
اوس مین قرآن اور اللہ فرماتا ہے اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ یعنی بیشک
ہمنے اوسکو اوتارا شب قدر مین اور یہہ اوترا ہے شوال مین اور ذی قعدہ مین

اور ذی حج مین اور محرم مین اور صفر مین اور ربیع کے مہینے مین تب ابن عباس
نے فرمایا کہ وہ اوترا ہے رمضان مین شب قدر مین اکٹھا ایک مرتبہ پھر اوتارا
گیا آہستہ آہستہ مہینون اور دنون مین اور بیہقی نے شعب الایمان مین ابو خلدہ
تک سند پہونچائی اونہون نے حضرت عمر سے روایت کی کہ اونہون نے
فرمایا کہ قرآن کی پانچ پانچ آیتین سیکھو کہ حضرت جبرئیل قرآن کو حضرت نبی
صلی اللہ علیہ وسلم پر پانچ پانچ آیتین اوتارتے تھے اور بیہقی نے خالد تک
سند پہونچائی جو دینار کے بیٹے ہین اونہون نے کہا کہ ہمسے ابو العالیہ نے فرمایا
کہ قرآن کو پانچ پانچ آیتین سیکھو کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم جبرئیل سے
لیتے تھے پانچ پانچ آیتین امام بخاری فرماتے ہین کہ ہمسے کہا احمد نے جو
ابو رجا کے بیٹے ہین اونہون نے کہا کہ ہمسے کہا نضر نے اونہون نے
روایت کی ہشام سے اونہون نے عکرمہ سے اونہون نے ابن عباس
سے اونہون نے فرمایا کہ اللہ کے رسول پر قرآن اوتارا گیا جب وہ چالیس
برس کے تھے پھر مکہ مین تیرہ برس رہے پھر اونکو وطن کے چھوڑنے کا حکم
ہوا پھر وطن چھوڑکر مدینہ مین تشریف لیگئے پھر وہان دس برس رہے پھر دنیا
سے اوٹھالئے گئے اللہ اون پر درود اور سلامتی بھیجے اتقان مین ہے کہ امام
احمد نے اپنی تاریخ مین داؤد تک سند پہونچائی جو ابو ہند کے بیٹے ہین اونہون
نے روایت کی شعبی سے اونہون نے فرمایا کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم
پر اللہ کا پیغام اوتار اگیا جب آپ چالیس برس کے تھے پھر آپ کی بتلانے
کے لئے تین برس تک حضرت اسرافیل ساتھ رہے آپ کو ایک کلمہ اور کوئی

بروایت المفسرین

خبر سکہلا دیتی تہے اور نہین اوتار اگیا آپ پر اون کی زبان سی قرآن پہر
جب تین برس گذر گئے آپ کے بتانے کے لئے جبرئیل ساتھہ کی گئی پہر اوترا
آپ کے اوپر اون کی زبان سے قرآن بیس برس مین امام احمد نے
اور بیہقی نے شعب الایمان مین واثلہ تک سند پہونچای جو اسقع کے بیٹے
کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اوتارے گئی توراۃ جب چہہ راتین
رمضان کی گذرین تہین اور انجیل اوتاری گئی جب تیرہ راتین اوسکی گذری
تہین اور زبور اوتاری گئی جب اٹھارہ راتین اوس کی گذری تہین اور قرآن
اوتارا گیا جب چوبیس راتین اوس کی گذری تہین اور ایک روایت مین ہی
کہ صحیفے ابراہیم کے اوترے پہلی رات مین ۔ اب یہہ ذکر ہے کہ
حضرت جبرئیل کی ساتھہ اور فرشتے بہی قرآن کی
آیتون کی ساتھہ آتے تہی اور بعض سورتون
کے ساتھہ بہت سے فرشتے پہونچانی آتی تہی
مولانا جلال الدین درمنثور مین لکہتے ہین کہ حاکم نے روایت
کیا اور اسکی سند کو صحیح کہا اور بیہقی نے شعب الایمان مین اور اسمعیلی نے
اپنے معجم مین ان سبہون نی حضرت جابر تک سند پہونچای کہ جب اوتری
یعنی سورۂ انعام اللہ کے رسول نے اللہ اون پر درود اور سلام بہیجے اللہ
کے پاکی بولے پہر فرمایا کہ اس سورۂ کو اتنے فرشتے پہونچانی آئے کہ آسمان

کا کنارہ ڈہک گیا اور طبرانی نے اور ابن مردویہ نے اسماؓ تک سند پہونچائی
جو یزید کے بیٹی تہین وہ کہتی ہین کہ اوتری سورہ انعام حضرت نبی پر اللہ
درود بہیجے اور اونکو سلامت رکہے تک اکہٹی ایک مرتبہ اور مین آپ کی اونٹنی کی
لگام پکڑے ہوئے تہے اوسکی بوجہ سے لگتا تہا کہ اونٹنی کی ہڈیان ٹوٹ جاینگی
اور روایت کی ابوعبید اور ابن ضریس نے فضایل کی کتاب مین اور ابن منذر
اور طبرانی اور ابن مردویہ نے ابن عباس سے اونہون نے فرمایا کہ اوتری سورہ
انعام مکہ مین ایکبارگی اکہٹی اور اوسکے آس پاس ستر ہزار فرشتے تہے کہ اوسکے آس پاس سبحان اللہ سبحان اللہ
پکارتی تہی اور طبرانی اور ابن مردویہ نے ابن عمرؓ تک سند پہونچائی کہ اونہون
نے کہا کہ اللہ کی رسول نے اللہ اون پر درود بہیجے اور اونکو سلامت رکہے
فرمایا کہ اوتری میری اوپر سورہ انعام اکہٹے ایک مرتبہ پہونچانی آئی اوسکو
ستر ہزار فرشتے کہ پکار رہے تہے۔ اللہ کی پاکی اور اوسکی خوبی اور عبد نے
جو حمید کے بیٹی ہین محمد تک سند پہونچائی جو منکدر کے بیٹے ہین اونہون نے کہا
کہ جب سورہ انعام اوتری حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سبحان اللہ کہا
پہر فرمایا کہ پہونچانے آئی اس سورۃ کو اتنی فرشتے کہ ڈہانپ لیا آسمان کا کنارہ
اور بیہقی نے شعب الایمان مین روایت کی اور کہا ہے کہ اسکی سند کچی ہے
یعنی جس کی زبانی یہہ بات پہنچی وہ شخص بہت بڑے معتبرون مین نہین اور خطیب
نے اپنی تاریخ مین اس روایت کو حضرت علیؓ تک سند پہونچائی جو ابوطالب کے
بیٹے ہین اونہون نے فرمایا کہ اوتارا گیا قرآن پانچ پانچ آیتین اور جو یاد کریگا پانچ
پانچ آیتین نہ بہولے گا مگر سورہ انعام کہ وہ اوتری ہے اکہٹی پہونچانے آتی تہے

اوس کو ہر آسمان سے ستر فرشتے یہان تک کہ پہونچایا اوسکو حضرت نبی
صلی اللہ علیہ وسلم تک جس بیمار پر پڑہی جاسے گی اللہ اوس کو شفا دیگا
فایدہ سند کچی ہونے سے کچھ نقصان نہین کہ یہہ بات اور بہت سندون
سے پہونچ چکی مگر اتنی بات اسمین زیادہ ہے کہ جس بیمار پر پڑہی جائیگی اللہ
اوسکو شفا دیگا یہہ بات بڑے کام کی ہے اللہ کے کلام مین جو اثر ہو سو تھوڑا اگر
ایسی بات کچی سند سے پہونچی تب ہی اوسپر عمل کرنا چاہیے مولانا القاری
مین لکھتے ہین کہ ابن ضریس فی فضایل مین لکھا ہے کہ ہمکو خبر دی زید طیالسی
نے جو عبد العزیز کے بیٹے ہین اونہون نے کہا کہ ہمسے کہا اسمعیل نے جو
عیاش کے بیٹے ہین اونہون نے اسمعیل سے جو رافع کے بیٹے ہین اونہون
نے کہا کہ ہمکو خبر پہونچی کہ اللہ کے رسول نے اللہ اونپر درود اور سلامتی بھیجے
فرمایا کہ بہلا مین تمکو نہ خبر دون اوس سورہ کی کہ اوس کی عظمت سے آسمان
اور زمین کے بیچ مین سب بہر گیا اوسکو پہونچانے آئی ستر ہزار فرشتے
سورہ کہف اور ابن ابی حاتم نے صحیح سند پہونچائی سعید تک جو جبیر کے بیٹے
ہین اونہون نے فرمایا کہ حضرت جبریل جب قرآن لیکر حضرت نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس آتے تھے اون کے ساتھ چار فرشتے نگہبان ہوتی تھی
اور ابن جریر نے ضحاک تک سند پہونچائی اونہون نی کہا کہ حضرت نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس جب فرشتہ بھیجا جاتا تھا اور فرشتے بھی بہیجے جاتے
تھے کہ اون کی چوکی دیتے تھے آگے سی اور پیچھی سی کہ شیطان فرشتے
کی صورت بن کر نہ آجاوے فایدہ اللہ تعالی سورہ جن مین فرماتا ہے کہ

اللہ اوس کی آے اور پیچہے نگہبانون کو روانہ کرتا ہے اسکا یہہ مطلب جو سعید
اور ضحاک نی فرمایا اور سعید بن منصور نے اپنی سنن مین ضحاک تک سند پہونچا کر
جو حرام سے پیٹے ہین اونہون نی کہا کہ سورۂ بقر کے پچہلی آیتین جب جبرئیل لائی
ہین تو اون کی ساتہہ فرشتے جتنے اللہ نی چاہے بہیجے اور امام احمد نی معقل تک
سند پہونچائی جو یسار کے بیٹے ہین کہ اللہ کے رسول نے اللہ اون پر درود بہیجے
اور اون کو سلامت رکہے فرمایا کہ سورہ بقرہ ایمان ہے قرآن کی اور بلندی
ہے اوس کی اوتری مین اوس کی ہر آیت کے ساتہہ اسی فرشتے اور نکالی گئی
اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم عرش کے نیچے سے پہر اوس مین ملا دی گئی *
اب یہہ ذکر ہے کہ اللہ کا کلام جب اوترتا تہا اوس
پاک کلام کے بوجہہ سی آپ بہت بوجہل ہو جاتی تہی
اور بہت زور آپ پر پڑتا تہا اور بہت پسینا بہتا تہا
موتی کے سے دانی ڈہلکتے تہے ۔ مولانا
جلال الدین سیوطی درمنثور مین سے لکہتے ہین کہ امام احمد نے اور حمید کی بیٹے عبد
نے اور ابن جریر نے اور ابن نصر نے اور حاکم نے روایت کی اور حاکم نی کہا کہ اس
کی سند صحیح ہے کہ حضرت عائشہ فرماتے ہین کہ حضرت نبی اللہ اون پر درود بہیجے اور
اون کو سلامت رکہے جسوقت آپ کی طرف اللہ کا پیغام آتا تہا اور آپ اپنی

اونٹنی پر ہوتے تہی وہ اپنی گردن رکہہ دیتی تہی اور ہل نہ سکتی تہی یہان تک کہ آپ
ہوشیار ہوتے تہے اور حضرت عائشہ نے یہہ آیت پڑہی اِنَّا سَنُلْقِیْ عَلَیْکَ
قَوْلًا ثَقِیْلًا یعنی اللہ تعالی فرماتا ہے کہ ہم تو اب ڈالینگے تجہپر کلام بہاری۔
فایدہ یعنی قرآن کے بوجہ سے اونٹنی بیٹہہ جاتی تہی صحیح بخاری مین ہے کہ
حضرت زید جو ثابت کے بیٹے ہین وہ فرماتے ہین کہ اللہ نے اپنی رسول
پر اپنا کلام اوتارا اور آپ کی ران اوسوقت میری ران پر تہی سو مجہپر آپ
کی ران کا اتنا بوجہہ پڑا کہ مجہکو خوف ہوا کہ میری ران ٹوٹ جائیگی اور امام احمد
نے حضرت عمر کے بیٹے عبد اللہ تک سند پہونچائی اونہون نے کہا کہ مین نے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ اللہ کے پیغام
کی آہٹ پاتے ہین فرمایا مین گہنٹے کی سی آوازین سنتا ہون پہر اوسوقت چپ
رہتا ہون پہر جس بار مجہپر پیغام اللہ کا آتا ہے مین خیال کرتا ہون کہ میری جان نکال
لی جائیگی اور حاکم نے روایت کی اور اس کی سند کو صحیح کہا کہ ابو ہریرہ نے فرمایا
کہ اللہ کے رسول پر اللہ اونپر درود بہیجے اور اون کو سلامت رکہے جب اللہ
کا پیغام آتا تہا ہم مین سے کوئی آپ کی طرف نگاہ نہین اوٹہا سکتا تہا یہان
تک کہ پیغام تمام ہوچکے اور یہہ روایت صحیح مسلم مین بہی ہے اور صحیح مسلم مین عبادہ
تک سند پہونچائی جو صامت کے بیٹے اونہون نے فرمایا کہ جب حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم پر اللہ کا پیغام اوتارا جاتا تہا آپ سر جہکا لیتے تہے اور آپ کی رفیق
سب اپنے سر جہکا لیتے تہی جب تمام ہوجاتا تہا آپ اپنا سر اوٹہا لیتے تہی۔
امام ابو یعلے اپنی سند مین فرماتے ہین کہ کہمی کہا مسروق نے جو مرزبان کے

بیٹے ہین اونہون نے کہا کہ ہمسی کہا ابو زایدہ کے بیٹے نے کہا کہ ہمسی کہا محمد نے
جو عمرو کے بیٹے ہین اونہون نے روائیت کی اپنے باپ سے وہ حضرت عایشہ
سے اونہون نے کہا کہ جب حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ کا پیغام اوترتا تہا
آپ پاتی ہے اوس بات کو جو اللہ فرماتا ہے کہ ہم ڈالین گے تجہپر کلام بہاری ہمسی
کہا مسروق نے جو مرزبان کے بیٹے ہین کہ ہمسی کہا ابو زایدہ کے بیٹے نے
کہ ہمسی کہا محمد نے جو اسحاق کے بیٹے ہین اونہون نے روایت کی یحیی سے جو عباد
کے بیٹے ہین اونہون نے اپنے باپ سے اونہون نے حضرت عایشہ سے
اونہون نے فرمایا کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس داخل ہوئے پہر
اللہ کی طرف سے اوپر چہا گیا جو چہا جاتا تہا تو کپڑا آپ کے اوپر ڈال دیا گیا اور
ایک تکیہ چمڑے کا آپ کے سر کے نیچے رکہہ دیا گیا پہر آپ بیٹہہ گئے اور آپ
پر سے موتی کے سے دانے ڈہلک رہے تہے اور آپ اوس کو پونچہہ رہی تہی
اور صحیح مسلم مین حضرت عایشہ کا جہان قصہ لکہا ہے کہ حضرت عایشہ پر لوگون
نے تہمت جوڑی تہی اللہ نے قرآن کی آیتین بہیجین کہ عایشہ پاک ہے وہ لوگ
جہوٹے ہین وہان لکہا ہے کہ اللہ نے اپنے نبی پر پیغام او، اور آپ کو موت
سے ذلیا جیسے شدت آپ پر پیغام کے وقت ہوتی تہی یہان تک کہ جاڑے
کی دن مین موتی کی طرح پسینا آپ پر سے ڈہلکتا تہا بوجہہ سی اوس کلام
کے جو آپ پر اوتارا گیا اور ابن سعد نے حضرت عایشہ تک سند پہونچائی
اونہون نے فرمایا کہ اللہ تعالے کے رسول پر جب اللہ کا پیغام اوترتا تہا آپ کے
سر مین آواز ہوتی تہی اور آپ کے چہرہ کا رنگ بدل جاتا تہا اور آپ کو آگے

کے دانتون مین ٹھنڈک معلوم ہوتی تھی اور پینا آتا تھا یہان تک کہ اون پر
موتی کے سے دانے ڈھلکتے تھے — اب یہ ذکر ہے کہ حضرت
ابوذر اور جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے
دو وہ باپ اور دو وہ بھائی آپ پر ایمان لائے
اور ایمان والون نے کافرون کے ہاتھون بہت
مار کھائی مگر ایمان پر قائم رہے اللہ اون سب سے
راضی رہے — امام بخاری فرماتے ہین کہ ہمسے کہا زید
نے جو اخزم کے بیٹے ہین اونہون نے کہا کہ ہمسے کہا قتیبہ کے باپ سلم نے جو قتیبہ
کے بیٹے ہین کہا کہ مجھسے کہا مثنی نے جو سعید کے بیٹے ہین کہا کہ مجھسے کہا
ابوجمرہ نے کہا کہ ہمسے کہا ابن عباس نے کہا ابوذر نے کہ مین ایک مرد تھا غفار
مین سے سو ہم کو خبر پہونچی کہ ایک مرد مکہ مین سے نکلے ہین وہ کہتے ہین کہ مین
نبی ہون مین نے اپنی بھائی سے کہا کہ تم اون شخص کے پاس جاؤ اور
اون سے باتین کرو اور مجھکو اونکی خبر لاؤ وہ چلے اور آپ سے ملے پھر پلٹ آئے
مین نے کہا تمہارے پاس کیا خبر ہے کہا قسم اللہ کی مین نے ایسا شخص دیکھا
جو نیک کامون کا حکم کرتا ہے اور بری باتون سے منع کرتا ہے مین نے

کہا تمنے مجھکو پوری خبر نہ دی پہر مین نے ایک تہیلا اور ایک لاٹھی لی پہر مین مکہ
کی طرف چلا سو مین آپکو پہچانتا نہ تھا اور یہہ بہی مجھے اچھا نہین لگتا تھا کہ آپ
کا حال کسی اور سے پوچھون اور مین زمزم کا پانی پیتا تہا اور مسجد مین رہتا تہا پہر
علی میرے پاس ہوکر گذرے اونہون نے کہا گویا یہہ مرد مسافر ہے مین بولا
ہان کہا پہر گہر کی طرف چلو مین اون کے ساتھہ چلا نہ وہ مجھسے کچھہ پوچھتے تھے نہ
مین اونکو خبر دیتا ہون جب صبح ہوئی مین مسجد کی طرف گیا کہ آپ کا حال پوچھون
اور مجھسے کوئی آپ کی خبر کچھہ نہین کہتا ہے پہر علی میرے پاس ہوکر گذرے
فرمایا کیا ابہی تک اس مرد کو وقت نہین آیا کہ اپنے اوترنیکی جگہ پہچانے
مین بولا نہین فرمایا میرے ساتھہ چلو پہر فرمایا تمہین کیا کام ہے اور کس لئے
اس شہر مین آئے ہو مین نے کہا اگر آپ میری بات چہپی رکہئے تو مین آپ
کو خبر دون فرمایا مین یہی کرونگا مین نے کہا ہمکو خبر پہونچی ہے کہ اس جگہہ
ایک مرد نکلے ہین وہ کہتے ہین کہ مین نبی ہون سو مین نے اپنی بہائی کو بہیجا
کہ اون سے باتین کرے سو وہ پلٹ گیا اور مجھکو پوری خبر نہ دی پہر مین نے
ارادہ کیا کہ مین اون سے ملون فرمایا سُنتے ہو بیشک تمنے راہ پائی پہر
میرا اُٹھنا اونہین کی طرف ہے سو تم میرے پیچھے چلے آؤ جس جگہ داخل
ہون تم بہی داخل ہو پہر اگر مین کسی کو دیکھون گا جس سے تمہارے اوپر خوف
ہوگا مین دیوار کی طرف کہڑا ہو جاؤنگا گویا کہ مین اپنا جوتا سنبہالتا ہون اور
تم چلے جانا پہر وہ چلے اور مین اون کے ساتھہ چلا یہان تک کہ وہ داخل ہوئے
اور مین بہی اون کے ساتھہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس داخل ہوا مین نے

آپ سے عرض کیا کہ مجھکو اسلام بتلا ہئے آپ نی بتلایا مین اوسی جگہہ
اسلام لایا آپ نے مجھسے فرمایا ای ابوذر اس معاملہ کو پوشیدہ رکھا اور
اپنے شہر کی طرف لوٹ جا پہر جب تجھکو ہماری غلبہ کی خبر پہونچے تو چلا
آئیو مین نے کہا قسم اوس کی جس نے آپ کو سچے دین کے ساتھ
بہیجا مین تو اس بات کو اون سبہون کے بیچ مین پکار دونگا پہر ابوذر مسجد
کیطرف آئے اور اوس مین قریشی لوگ تھے بولے ای قوم قریش مین تو
گواہی دیتا ہون کہ اللہ کے سوا کوئی مالک نہین اور مین گواہی دیتا ہون کہ
بیشک محمد بندے ہین اوس کے اور پیغام پہونچانے والے ہین اوسکے
وہ لوگ بولے اوٹھو اس بیدین کی طرف وہ لوگ اوٹھے اور مجھکو مارا کہ
مین مرجاؤن پہر عباس میرے پاس آن پہونچے اور میرے اوپر جہک
پڑے پہر اون لوگون کی طرف منہہ کرکے کہا خرابی ہو تمہاری تم غفار مین سی
ایک مرد کو مارے ڈالتے ہو اور تمہارے سوداگری کی جگہہ اور تمہارا راستہ
غفار پر ہے تب وہ لوگ مجہسی ہٹ گئی پہر جب دوسری دن صبح ہوئی مین
پلٹ کر آیا پہر مین نے اوسی طرح کہا جسطرح پچھلے دن کہا تہا وہ لوگ بولی
اوٹھو اس بیدین کی طرف پہر مجہسی ویسا ہی معاملہ ہوا جیسا پہلے دن ہوا تہا
پہر عباس میرے پاس آن پہونچے اور میرے اوپر جہک پڑے
اور جیسے بات پہلے دن کہی تہی ویسی ہی کہی امام بخاری فرماتی ہین کہ ہمسی
کہا حمیدی نے اونہون نی کہا کہ ہمسے کہا سفیان نے کہا کہ ہمسی کہا بیان
نے اور اسمعیل نی دونون نے کہا کہ ہمنے سنا قیس سے وہ کہتے ہے کہ مین

سے نے سنا خباب سے وہ فرماتے تھے کہ مین حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس آیا اور آپ کعبہ کے سایہ مین اپنی چادر کا تکیہ بنائے ہوئے تھے اور
ہم پر کافرون کے ہاتھ سے بڑی تکلیف پڑی تھی مین نے کہا یا رسول اللہ آپ اللہ
سے دعا نہین کرتے آپ بیٹھ گئے اور چہرہ آپ کا سرخ تھا فرمایا جو لوگ
تم سے پہلے تھے اون کو لوہے کی کنگھی سے کنگھی کی جاتی تھی اوسکی ہڈیون
کے پاس تک گوشت مین اور پٹھے مین پہونچ جاتی تہی یہہ بات اوسکو اوس
کی دین سے نہین پہیر دیتی تہی اور رکھا جاتا تہا آرہ اوسکے سر کی مانگ پر پہر
چیرا جاتا تھا دو ٹکڑے یہہ بات اوس کو نہین پہیر دیتے تہی اوس کے دین
سے اور بیشک اللہ پورا کریگا اس کام کو یہان تک کہ چلے گا سوار
صنعا سے حضرموت تک نہین ڈرے گا مگر اللہ سے دوسری روایت مین
ہے لیکن تم جلدی کرتے ہو امام زرقانی نے مواہب کی شرح مین
لکہا ہے کہ بکیر کے بیٹے یونس کی روایت جو ابن اسحاق سے ہے اوسمین یون
ہے کہ ابن اسحاق نے فرمایا کہ مجہسے فرمایا میرے باپ اسحق نے جو یسار کی بیٹی
وہ قوم سعد بن بکر کے بہت مردون سے اونہون نے کہا کہ حارث جو جناب پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم کے دودہ باپ تھے آپ کے پاس مکہ مین آئے جس وقت
مین آپ پر قرآن اوتارا گیا فرشتون نے اونسے کہا کہ اے حارث تم نہین
سنتے ہو تمہارے بیٹے کیا کہتے ہین کہا وہ کیا کہتے ہین کہا وہ کہتے ہین کہ اللہ
اوٹہاوے گا اون لوگون کو جو قبرون مین ہے اور اللہ کے یہان دو گہر ہین جو
اوسکا کہنا نہ مانیگا اوس کو اللہ وہان عذاب دیگا اور جو اوس کا کہنا مانیگا

اللہ اوسکو سزا دیگا سو انہون نے ہمارا کام پریشان کر دیا اور
ہمارے جماعت مین پھوٹ ڈال دی حارث آپ پاس آئے اور کہا ای
بیٹے کیا باعث ہے کہ تمہاری قوم کے لوگ تمہارا گلہ کرتی ہین اور کہتی
ہین کہ تم سمجھتے ہو کہ لوگ مرنے کے بعد اوٹھائی جاوینگے پھر باغ اور
آگ کی طرف جائینگے آپ نے فرمایا ہین یہہ کہتا ہون اور اگر وہ دن
ہوگا اے باپ بیشک مین تیرا ہاتھہ پکڑونگا یہانتک کہ تجھکو بہی آج کی بات
جتا دونگا پھر حارث بعد اسلام ہوئی اور بہت اچھی مسلمان ہوئی اور اسلام کے بعد کہتے تہے کہ اگر میرا
بیٹا میرا ہاتھہ پکڑیگا اور جو اوسنے کہا وہ مجھکو بتاویگا تو اگر اللہ چاہی
وہ مجھکو نہین چھوڑیگا یہانتک کہ مجھکو جنت مین داخل کریگا ابن اسحق
نے فرمایا کہ مجھکو خبر پہونچی ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے اوٹھہ
گئے تب حارث مسلمان ہوئی یکتائی کی روایت جو ابن اسحاق سے ہی
اوسمین یہہ تذکرہ نہین حافظ ابن حجر اصابہ مین فرماتے ہین کہ ابن سعد نے
بتیج سے یہہ پہنچایا ہی اسحاق تک جو عبد اللہ کے بیٹے اونہون نے کہا کہ حضرت
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک دودھ بہائی تہا وہ آپ سے کہنے لگا کیا آپ
کا یہہ گمان ہے کہ مرنیکے بعد اوٹہنا ہوگا آپ فرماتی تہی ہان قسم اوس کی
کہ میری جان اوسکی ہاتہہ مین ہے البتہ مین تیرا ہاتہہ پکڑونگا قیامت کی
دن اور البتہ تجھکو جتا دونگا پھر جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے مرنے کے بعد وہ
ایمان لائے تو رونے لگے اور کہنے لگے کہ مین امید رکھتا ہون کہ حضرت نبی صلی اللہ
علیہ وسلم قیامت کی دن میرا ہاتہہ پکڑین تو میری نجات ہو جاوے حافظ

ابن حجر اصابہ مین فرماتے ہین کیا عجب ہے کہ یہہ حال باپ بیٹے دونون پر گذرا ہو مواہب مین ہے کہ حارث حضرت حلیمہ کے خاوند ہین اور اون کے بیٹے کا نام عبد اللہ ہے۔ اب یہہ ذکر ہے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ

علیہ وسلم سے کافرون نی یہہ نشانی مانگی کہ چاند دو ٹکڑے ہو جاوی آپ نے اللہ سے مانگا اللہ نے چاند کو دو ٹکڑے کر دکھایا پہر دونون ٹکڑون کو ملا دیا

امام بخاری فرماتی ہین کہ ہمسی کہا عبد اللہ نے جو عبد الوہاب کے بیٹے ہین کہا کہ ہمسی کہا بشر نے جو مفضل کے بیٹے ہین کہا کہ ہمسی کہا سعید نی جو ابو عروبہ کے بیٹے اونہون نی روایت کی قتادہ سے اونہون نی انس سے جو بیٹے ہین مالک کے کہ مکہ کے لوگون نے اللہ کے رسول سے اللہ اونپر درود اور سلامتی بہیجے یہہ سوال کیا کہ اون کو کوئی نشانی دکہلا دیوین آپ نے اون کو چاند دکہلایا کہ دو ٹکڑے ہو گیا یہان تک کہ اونہون نی حرا پہاڑ کو اون دو ٹکڑون کے بیچ مین دیکہا ہمسے کہا عبدان نے اونہون نے روایت کی ابو حمزہ سے اونہون نی اعمش سے اونہون نی ابراہیم سے اونہون نے ابو معمر سے اونہون نی عبد اللہ سے اونہون نے کہا کہ دو ٹکڑے

ہو گیا چاند اور ہم ساتھ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے منیٰ میں آپ نے
فرمایا گواہ رہو امام بخاری فرماتے ہیں کہ ہمسے کہا علی نے جو عبد اللہ
کے بیٹے ہیں اونہوں نے کہا کہ ہمسے کہا سفیان نے کہا ہمکو خبر دی ابو نجیح
کے بیٹے نے اونہوں نے مجاہد سے اونہوں نے ابو معمر سے اونہوں
نے عبد اللہ سے اونہوں نے کہا کہ چاند پھٹ گیا اور ہم حضرت نبی صلی
اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے سو وہ دو ٹکڑے ہو گیا آپ نے ہمسے فرمایا گواہ
رہو گواہ رہو۔ امام ترمذی فرماتے ہیں کہ ہمسے کہا عبد نے جو حمید کے بیٹے
ہیں کہا کہ ہمسے کہا محمد نے جو کثیر کے بیٹے ہیں کہ ہمسے کہا سلیمان نے جو کثیر کے
بیٹے ہیں اونہوں نے حصین سے اونہوں نے محمد سے جو جبیر کے بیٹے وہ مطعم
کے بیٹے اونہوں نے اپنے باپ سے اونہوں نے کہا اللہ کے رسول
کے وقت میں اللہ اونپر درود بھیجے اور سلامت رکھے چاند پھٹ گیا
یہانتک کہ دو ٹکڑے ہو گیا اس پہاڑ پر اور اس پہاڑ پر اون لوگوں نے کہا
کہ محمد نے ہمپر جادو کر دیا اونمیں بعضوں نے کہا کہ اگر ہمپر جادو کر دیا تو بھلا اوس
سے نہیں ہو سکتا ہے کہ تمام آدمیوں پر جادو کر دے **مولانا جلال الدین**
سیوطی درمنثور میں لکھتے ہیں کہ ابن جریر اور ابن المنذر و ابن مردویہ اور ابو
نعیم اور بیہقی نے دلایل میں مسروق تک سند پہونچائی اونہوں نے عبد اللہ
بن مسعود سے اونہوں نے فرمایا کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں
چاند پھٹ گیا تو قریشوں نے کہا کہ یہ ابو کبشہ کے بیٹے کا جادو ہے پھر اونہوں
نے کہا دیکھو مسافر کیا خبر لاتے ہیں کیونکہ محمد سے یہ نہیں ہو سکتا ہے کہ تمام لوگوں

جادو کر دی پہر سافر آسے تب اون سے پوچھا تو اونہون نی کہا ہان ہم سے نے
دیکہا ہے پہر اللہ نے اوتارا ۔ اقتربت الساعۃ وانشق القمر یعنی نزدیک
آ رہے وہ گہڑی اور پہٹ گیا چاند اور ابو نعیم نے دلایل مین عطاء اور ضحاک تک
سند پہونچائی اونہون نے ابن عباسؓ سے اللہ کے اس قول کی بیان
مین کہ اقتربت الساعۃ وانشق القمر کہا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے وقت مین کافر جمع ہوئی اون مین سی تہا ولید جو مغیرہ کا بیٹا
تہا اور ابو جہل جو ہشام کا بیٹا تہا اور عاص جو وائل کا بیٹا اور عاص جو ہشام
کا بیٹا اور اسود جو عبد یغوث کا بیٹا اور اسود جو مطلب کا بیٹا اور ربیعہ جو اسود
کا بیٹا اور نضر جو حارث کا بیٹا اونہون نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا
کہ اگر تم سچے ہو تو ہمارے سامنی چاند کو دو ٹکڑے کر دو آدہا ابو قبیس پر اور
آدہا قینقاع پر تب حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مین یہہ کر دون
تو تم یقین لاؤ گے وہ بولے ہان اور وہ رات جو دوین تہی اللہ کے رسول نی
اللہ اونپر درود بہیجے اور سلامت رکہے اپنی مالک سی مانگا یہہ کہ جو یہہ
مانگتے ہین وہ مجہکو دیدے پہر چاند آدہا ابو قبیس پر اور آدہا قینقاع پر
ہو گیا اور اللہ کے رسول اللہ اونپر درود بہیجے اور سلامت رکہے پکارتی
تہے کہ اسے سلمہ کے باپ عبد الاسد کے بیٹے اور ارقم کے بیٹے ارقم
گواہ رہو اور ابو نعیم نے عطا تک سند پہونچائی اونہون نے ابن عباسؓ سی
کہا کہ مکہ کے لوگ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس آئے اور بولی بہلا
کوئی نشانی ہے کہ ہم اوس سے پہچانین کہ آپ اللہ کے پیغام پہونچانی

سے اوترے اور کہا اے محمد مکہ کے لوگون سے کہو کہ اگر اس رات
والی بین پہر جبرئیل اوترے اور کر رسول نے اللہ او نپر
عین آپہنچا و منگے تو اب ایک نشانی دیکہینگے تب
درود بہیجے اور سلامت رکہے جبرئیل سے کہنے کی خبر دی پہر وہ لوگ چودہوین
رات کو نکلے چاند دو ٹکڑے ہو گیا آدہا صفا پر اور آدہا مروہ پر اون لوگون
نے دیکہا پہر اپنی آنکہین ملین پہر دوبارہ نگاہ اوٹہائی اور دیکہا پہر آنکہین ملین
پہر دیکہا پہر بولے کہ یا محمد اور کچہ نہین یہہ فقط جادو ہے تب اللہ نے اوتارا اقتربت
الساعۃ و انشق القمر امام بزار اپنی مسند مین فرماتے ہین کہ ہمسے کہا
فرمایا عبدہ نے جو عبداللہ کے بیٹے ہین اونہون نے فرمایا کہ ہمسے کہا یزید نے
جو ہارون کے بیٹے کہ ہمسے کہا دیلم نے جو غزوان کے بیٹے کہ ہمسے کہا ثابت
نے اونہون نے انس سے اونہون نے فرمایا کہ اللہ کے رسول نے اللہ اون
پر درود اور سلامتی بہیجے اپنے رفیقون مین سے ایک مرد کو ایک جاہل
امیر کے پاس بہیجا کہ اوسکو اللہ کے طرف بلاوے وہ بولا کہ تیرا رب جس
کی طرف تو مجہکو بلاتا ہے وہ کیا چیز ہے لوہے کا ہے تانبے کا ہے چاندی کا
ہے سونے کا ہے وہ شخص حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس آیا اور
آپکو خبر دی آپ نے اوس کو دوبارہ بہیجا اوسنے اوسی طرح سے کہا پہر وہ
حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ کو خبر دی آپ نے تیسری بار
اوس کے پاس بہیجا اوس نے اوسی طرح کہا پہر وہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم
پاس آیا آپ کو خبر دی اللہ تعالے نے اوس امیر پر ایک بجلی بہیجی اوس نے اوسکو
جلا دیا تب اللہ کے رسول نے اللہ اون پر درود اور سلامتی بہیجے فرمایا کہ اللہ نے تیرے

صواب یہہ ذکر ہے کہ جن کافرون نے آپکو بہت ستایا اون کافرون پر دنیا مین بہی بڑی بڑی عذاب آئی

ساتھ ہی بجلی بھیجی وسنے اوسکو جلا دیا پھر یہ آیۃ اوتری وَیُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَیُصِیْبُ بِہَا مَنْ
یَّشَاءُ وَھُمْ یُجَادِلُوْنَ فِی اللّٰہِ وَھُوَ شَدِیْدُ الْمِحَالِ یعنے اللہ بھیجتا ہے بجلیان پھر ڈالدیتا ہے
جسپر چاہے اور وے جھگڑتے ہین اللہ کے مقدمہ مین اور وہ سخت پکڑ ہے۔ امام بزار نے فرمایا کہ دیلم
بصرہ کے رہنے والے مین اچھی شخص ہین ابو الحسن ہیثمی نے لکھا ہے کہ اسکی سند صحیح ہے امام
بزار فرماتے ہین کہ ہمسے کہا یحیی جو محمد کے بیٹے ہین سکن کے بیٹے اونہون نے کہا کہ ہمسے کہا اسحق نے جو
ادریس کے بیٹے کہ ہمسے کہا عوف نے جو کہمس کے بیٹے اونہون نے یزید سے جو ابراہیم کے بیٹے کہا کہ
سنے ہم انس سے کہ فرماتے تہے اس آیۃ کے بیانمین اِنَّا کَفَیْنٰکَ الْمُسْتَھْزِئِیْنَ الَّذِیْنَ یَجْعَلُوْنَ
مَعَ اللّٰہِ اِلٰھًا اٰخَرَ یعنے اللہ فرماتا ہے کہ ہمنے کفایت کی تیرے ٹھٹھا کرنیوالونسے جو ٹھہراتے ہین
اللہ کے ساتھ اور مالک کہا انس نے کہ اللہ کے رسول اللہ پر درود بھیجے اور سلامت رکھے چلے جاتے تہے
اون لوگون نے ایک نے ایک سے آنکھہ کا اشارہ کیا پھر جبرئیل آئے مجھے یاد پڑتا ہے کہ جبرئیل نے اونکی
طرف اشارہ کیا اونکے بدنمین برچھی کا سا زخم پڑگیا آخر مر گئے مولانا جلال الدین درمنثور مین لکھتے
ہین کہ طبرانی نے اوسط مین اور ابن مردویہ نے اور ابو نعیم اور بیہقی دونون نے دلائل مین اور ضیاء
مقدسی نے مختارہ مین ابن عباس تک سند پہونچائی اس آیۃ کے بیانمین اِنَّا کَفَیْنٰکَ
الْمُسْتَھْزِئِیْنَ کہا کہ ٹھٹھا کرنیوالی یہ تہے ولید جو مغیرہ کا بیٹا اور اسود جو عبد یغوث کا بیٹا اور
اسود جو مطلب کا بیٹا اور حارث جو عیطل کا بیٹا اور عاص جو وائل کا بیٹا سو آپ کے پاس جبرئیل
آئے اللہ کے رسول نے اللہ اونپر درود بھیجے اور سلامت رکھے اونسے اون لوگون کی شکایت
کی اور اونکو ولید دکھا دیا جبرئیل نے اوسکی ہفت اندام کیطرف اشارہ کیا آپ بولے تمنے کچھہ نکیا وہ
بولے مینے تمہاری طرف سے پورا کام کر دیا پھر آپ نے انکو اسود دکھا دیا جو مطلب کا بیٹا اونہون نے
اوسکی آنکھون کی طرف اشارہ کیا آپ بولے تمنے کچھہ نکیا وہ بولے مینے تمہاری طرف
سے اوسکا کام تمام کیا پھر آپ نے اونکو اسود دکھا دیا جو عبد یغوث کا بیٹا اونہون نے اوسکے
سر کے طرف اشارہ کیا بولے آپ تمنے کچھہ نکیا وہ بولے مینے آپکی طرف سے اوسکا کام تمام کیا

پہر آپ نے اونکو حارث دکہا دیا اونہون نے اوسکی پیٹ کیطرف اشارہ کیا آپ نے فرمایا تمنے کچہہ
نکیا وہ بولے مینے اپکی طرف سے اوسکا کام تمام کیا پہر آپ نے اونکو عاص کو دکہا دیا جو وایل کا بیٹا
اونہون نے اوسکے تلوے کیطرف اشارہ کیا آپ نے فرمایا تمنے کچہہ نکیا وہ بولے مینے آپکی طرف
سے اوسکا کام تمام کیا پہر وہ جو ولید تہا سو خزاعہ مین سے ایک مرد کے پاس ہوکر نکلا وہ
تیر تراش رہا تہا اسکے بانہہ کی رگ مین لگ گیا اوس تیر نے وہ رگ کاٹ ڈالی اور وہ جو اسود
تہا مطلب کا بیٹا سو ایک کانٹے دار درخت کے نیچے اوترا پہر کہنے لگا اے میرے بیٹو
مین مرا تم مجہپر سے ہٹاتے نہین کوئی میری آنکہہ مین کانٹے بہونکتا ہے وہ بولے ہمکو
تو کچہہ نہین سوجہتا پہر اوسکا یہی حال رہا یہانتک کہ اوسکی دونون آنکہین اندہی ہو گئین
اور جو اسود تہا عبد یغوث کا بیٹا سو اوسکے سر مین زخم پڑ گئے وہ اوسی مین مر گیا اور وہ جو
حارث تہا سو زرد پانی اوسکے پیٹ مین پڑ گیا یہانتک کہ اوسکا گوہ اوسکے منہہ سے
نکلا اوسی سے مر گیا اور وہ جو عاصی تہا سو طائف کی طرف سوار ہوا شبرق گہانس
پر بیٹہہ گیا اوسکے پانونکے تلو مین ایک کانٹا چبہہ گیا اوس کانٹے نے اوسکو مار ڈالا امام
مسلم نے ابو ہریرہ تک سند پہونچائی اونہون نے فرمایا کہ ابو جہل نے کہا کہ بہلا محمد اپنا
منہہ زمین پر بہی رکہدیتے ہین تم سبہونکے درمیان مین لوگ بولے ہان وہ بولا قسم ہے
لات اور عزیٰ کی اگر مین اونکو یہہ کرتے دیکہونگا بیشک اونکی گردن پر معاذ اللہ
پانون رکہدونگا پہر حضرت نبی اللہ اونپر درود بہیجے اور سلامت رکہے نماز پڑہتے تہے کہ وہ
آیا اس ارادے سے کہ اونکی گردن پر معاذ اللہ پانون رکہے پہر ایکایک سب کیا دیکہتے ہین کہ
وہ اپنی ایڑیونکے بل پیچہے ہٹتا جاتا ہے اور اپنے دونون ہاتہون سے روکتا جاتا ہے
اوس سے کہا کہ تجہکو کیا ہوا۔ کہنے لگا کہ میرے اور اونکے بیچ مین آگ کا ایک خندق ہے اور دہشت
ہے اور بازو ہین پہر حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میرے نزدیک پہونچتا بیشک
فرشتے اوسکا عضو عضو اوچک لیجاتے پہر اللہ تعالے نے یہہ آیت اوتاری کَلَّا اِنَّ

اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰى اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ تک یعنی اللہ فرماتا ہے کہ سچ ہے انسان
سر اوٹھاتا ہے جب دیکھتا ہے اپنے تئین کہ غنی ہوا پہر فرمایا کہ اوسکا کہنا مت مان اور سجدہ کر اور نزدیک
ہو امام ترمذی فرماتے ہین کہ ہمسے کہا عبد اللہ اشجع نے جو سعید کے بیٹے ہین کہ ہمسے کہا ابو
خالد احمر نے اونہون نے داؤد سے جو ابو ہند کے بیٹے ہین اونہون نے عکرمہ سے اونہون نے
ابن عباس سے اونہون نے فرمایا کہ حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑہ رہے تھے کہ
ابو جہل آیا اور کہنے لگا کہ مین نے تمکو اس سے منع نہین کر دیا تہا مین نے تمکو اس سے منع نہین
کر دیا تہا مین نے تمکو اس سے منع نہین کر دیا تہا جناب حضرت نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
نماز سے فراغت کی اور اسکو جہڑکا ابو جہل بولا تم جانتے ہو کہ اس شہر مین کسی مجلس ہین میری
مجلس سے زیادہ جماؤ نہین ہے تب اللہ تعالے نے اوتارا فَلْيَدْعُ نَادِيَهٗ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ
یعنے اب وہ بلاوے اپنے مجمع کو اب ہم بلاوینگے ڈہکیلنے والونکو ابن عباس نے فرمایا قسم اللہ کی
اگر وہ اپنے مجمع کو بلاتا بیشک اوسکو پکڑ لیتے اللہ کیطرف کے ڈہکیلنے والے امام ترمذی نے
فرمایا اسکی سند اچہی ہے صحیح ہے اب یہہ ذکر ہے کہ ایک کافر نے جناب پیغمبر صلے
اللہ علیہ وسلم سے بحث کی آپنے اوسکو سورہ فصلت سنائی وہ بولا
واللہ مینے ایسا کلام کبہی نہین سنا تہا بیشک اس کلام کا ایک شہرہ
ہو گا - درمنثور مین ہے کہ ابن ابی شیبہ اور عبد جو حمید کے بیٹے ہین اور ابو یعلی اور حاکم
نے روایت کیا اور حاکم نے سند کو صحیح کہا اور ابن مردویہ نے اور ابو نعیم اور بیہقی نے دونون نے
دلائل مین اور ابن عساکر نے حضرت جابر تک سند پہونچائی جو عبد اللہ کے بیٹے کہا جمع ہوے
قریشی لوگ ایکدن اور کہا کہ دیکہو جو شخص تم سب مین زیادہ جاننے والا ہے جادو کا اور کہانت
کا اور شعر کا وہ اس مرد کے پاس جاوے جسنے ہماری جماعت مین پہوٹ ڈالدی ہے اور ہمارا
کام پریشان کر دیا اور ہمارے دین پر عیب رکہا تو وہ شخص اوس سے باتین کرے اور دیکہے
وہ کیا جواب دیتا ہے لوگ بولے ہم ایسا کسیکو نہین جانتے سوا عتبہ کے جو ربیعہ کا بیٹا ہے وہ کہ

تو ہی سہہ اے باپ ولید کے پہر وہ آپکے پاس آیا اور بولا اے محمد تم بہتر ہو یا عبد اللہ تم بہتر ہو
یا عبد المطلب جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم چپ ہو رہے وہ بولا پہر اگر تم جانتے ہو کہ یہہ لوگ تم
سے بہتر تہے تو اونہون نے تو ان بتون کو پوجا جنکو تم عیب کہتے ہو اور اگر تم جانتے ہو کہ اونسے بہتر ہو
تم کلام کرو یہان تک کہ ہم تمہاری بات سنیں آپ نے تو ہماری جماعت مین پہوٹ ڈالدی اور
ہمارا کام پریشان کر دیا اور ہمارے دین پر عیب رکہا اور عرب مین ہمکو فضیحت کیا یہانتک کہ
اونمین خبر اوڑ گئی کہ قریشیون مین ایک جادوگر ہے یا قریشیون مین ایک کاہن یعنے جن
والا ہے ای مرد اگر تمکو کچہہ محتاجی ہے تو ہم تمہارے لئے جمع کر دین یہانتک کہ تم سب قریشیون
سے زیادہ دولت والے ہو جاؤ اور اگر عورتون کی آرزو ہے تو قریشیونکی جس عورتکو چاہو پسند
کرو ہم تمسے دس عورتین بیاہ دین جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو کہہ چکا تو وہ بولا ہان
تب جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ حٰمٓ تَنْزِيْلٌ مِّنَ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ كِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ پڑہتے پڑہتے آپ یہانتک پہونچے فَاِنْ اَعْرَضُوْا
فَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ صٰعِقَةً مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّثَمُوْدَ یعنے پہر اگر وہ موہنہ پہیرین تو تو کہہ مین نے
تمکو ڈرایا کڑکے سے جیسا کڑکا عاد وثمود کا عتبہ بولا بس بس تمہارے پاس اسکے سوا کچہہ نہین
فرمایا نہین تب قریشیونکیطرف لوٹا اور کہا میننے کوئی بات نہین چہوڑی جو کچہہ تم اونسے
کہتے مینے اونسے سب کچہہ کہا وہ بولے پہر کیا جواب دیا وہ بولا مین کچہہ نہین سمجہا اونہون نے
کہا سوا اس بات کے کہ اونہون نے تمکو ڈرایا کڑکے سے جیسا کڑکا عاد اور ثمود کا امام زرقانی
نے لکہا ہے کہ اسکی سند مضبوط ہے ۔ در منثور مین ہے کہ ابن اسحق اور ابن منذر نے اور بیہقی
نے دلائل مین محمد قرظی تک سند پہونچائی جو کعب کے بیٹے اونہون نے کہا کہ مجہسے بیان کیا کہ
عتبہ آپکے پاس آیا آگے وہی ذکر کیا اس روایت مین یون ہے کہ جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ و
سلم پڑہتے رہے اور عتبہ چپکا سنتا رہا یہانتک کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سجدہ تک پہونچے
آپ نے سجدہ کیا پہر فرمایا تو نے سنا اے باپ ولید کے کہا مین نے سنا پہر عتبہ لے جا کر اون لوگون

سے کہا کہ واللہ مین نے ایسا کلام سنا ویسا کبھی نہین سنا تہا قسم اللہ کی نہ وہ شعر ہے نہ جادو ہے
نہ کہانت ہے یعنے جن والونکا سا کلام بہی نہین ہے قسم اللہ کی بیشک اس کلام کا ایک شہرہ ہوگا

اب یہہ ذکر ہے کہ جب کافرون نے بہت ستایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلمانونکو حبش کے ملک مین بہیجدیا۔ امام بغوی معالم التنزیل مین لکہتے ہین کہ کہا تفسیر والون نے کہ قریشیون نے مشورہ کیا کہ ایمان والونکو دین سے پہیردین ہر ہر قوم نے اپنے بیچ مین جو ایمان والے پائے اونکو ستانا اور عذاب دینا شروع کیا بعضے آفت مین پڑ گئے اور اللہ نے جسکا بچانا چاہا ان مین سے اوسکو بچالیا اور اللہ نے اپنے رسول محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو اونکے چچا ابو طالب کے باعث سے بچالیا جب حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحابون کی تکلیف دیکہی اور اونکو بچا نہ سکے اور ابہی تک حکم جہاد کا اونکو نہین ہوا تہا آپ نے اونکو حکم دیا کہ حبش کی زمین کیطرف نکل جاؤ اور فرمایا کہ وہان ایک اچہا بادشاہ ہے کہ ظلم نہین کرتا ہے اور اوسکے پاس کسی پر ظلم نہین کیا جاتا ہے تم اوسکی طرف نکل جاؤ یہانتک کہ اللہ مسلمانونکے لئے کشادگی کردے آپ نے یہہ بات نجاشی کے حق مین کہی اور اوسکا نام اَصحمہ تہا اور اوسکی معنی حبشی بولی مین بخشش کے ہین اور نجاشی خطاب بادشاہ کا ہے الغرض حبش کیطرف گیارہ مرد اور چار عورتین نکل گئین حضرت عثمان رض جو عفان کے بیٹے ہین اور اونکی بی بی حضرت رقیہ جو جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی بیٹی تہین اور زبیر جو عوام کے بیٹے اور عبد اللہ جو مسعود کے بیٹے اور عبد الرحمن جو عوف کے بیٹے اور ابو حذیفہ جو عتبہ کے بیٹے اور اونکی بی بی سہلہ جو سہیل کی بیٹی اور مصعب جو عمیر کے بیٹے اور ابو سلمہ جو عبد الاسد کے بیٹے اور اونکی بی بی ام سلمہ جو ابو امیہ کی بیٹی اور حضرت عثمان جو مظعون کے بیٹے اور عامر جو ربیعہ کے بیٹے اور اونکی بی بی ام لیلی جو ابو حشمہ کی بیٹی اور حاطب جو عمرو کے بیٹے اور سہیل جو بیضا کے بیٹے اللہ اون سب سے خوش ہے یہہ سب سمندر کی طرف گئے اور آدہی اشرفی پر ایک

کشتی حبش کیطرف جانیکو لی اور یہہ حال جب مین تہا پانچوین برس آگی نبی ہونے سے اور
یہی پہلی ہجرت ہے پہر نکلے جعفر جو ابو طالب کے بیٹے تہے اور تار بندہا مسلمانونکا حبش کی
طرف اور سب مسلمان جتنے حبش کو گئے بیاسی مرد تہے سوا لڑکون اور عورتون کے مواہب
مین ہے کہ جب قریشیون نے دیکہا کہ حبش مین اون لوگون نے قرار پکڑا اور امن پایا تو
قریشیون نے دو تین آدمیونکو تحفے دیکر نجاشی بادشاہ کے پاس بہیجا اور کہلا بہیجا کہ ان لوگون
کو ہمارے پاس پہر بہیجدیجیے بادشاہ نے نمانا اور اونکا تحفہ پہیر دیا اب یہہ ذکر ہے
کہ حضرت عبد اللہ جو مسعود کے بیٹے ہین وہ جناب محمد صلے اللہ
علیہ وسلم پر ایمان لائے آپنے اونکو ستر سورتین قرآن کی سکہلائین
اور اونہون نے سب کافرونکے سامہنے پکارکے قرآن پڑہا
اور کافرون نے اونکو مارا ۔ ابن کثیر لکہتے ہین کہ حضرت عبد اللہ جو مسعود
کے بیٹے ہین حضرت عمرؓ سے پہلے ایمان لائے اونکے ایمان لانیکا سبب یہہ ہوا کہ جناب
حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر عبد اللہ کے پاس گذرے اور وہ بکریان چراتے
تہے جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے اور حضرت ابوبکر نے اونسے دودہ مانگا اونہون نے
عرض کیا کہ مین امانتدار ہون تب جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسی بکری کو
پکڑا جسپر نر نہین کودا تہا آپ نے اوسکے پانو باندہے پہر دوہا اور پہر پیا اور حضرت ابوبکر کو پلایا پہر
تہن سے فرمایا کہ سمٹ جا وہ سمٹ گیا عبد اللہ نے عرض کیا کہ مجہکو کچہہ سکہلائیے اس پاکیزہ
کلام سے آپ بولے تو لڑکا سکہلایا ہوا ہے عبد اللہ کہتے ہین کہ پہر مینے جناب پیغمبر صلے اللہ
علیہ وسلم کے منہہ سے ستر سورتین سیکہین ابن سعد فرماتے ہین کہ ہمکو خبر دی عفان
نے جو مسلم کے بیٹے کہا کہ ہمسے کہا حماد نے جو سلمہ کے بیٹے وہ عاصم سے جو ابوالنجود کے
بیٹے اور وہ زر سے جو حبیش کے بیٹے وہ عبد اللہ سے جو مسعود کے بیٹے اونہون نے
فرمایا کہ مین نوجوان لڑکا تہا ابو معیط کے بیٹے عقبہ کی بکریان چراتا تہا جناب پیغمبر صلے اللہ

علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیق تشریف لائے اون دونون نے فرمایا کہ اے لڑکے تیرے پاس
دودھ ہے کہ تو ہمکو پلاوے مین نے کہا مین امانت دار ہون مین تمکو نہین پلاؤنگا تب حضرت
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرے پاس کوئی بچھیا ہے جسپر نر کودا ہو مین بولا ہان مینی
وہ بچھیا لادی جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسکے پانون باندہے اور تہن پر ہاتھ پہیرا
اور دعا کی تہن مین دودھ بہر گیا پہر حضرت ابو بکر ایک پتہر گہرٹے والے لائے آپنے اوسمین دوہا
پہر آگئے وہی مطلب ہے اور ابن اسحاق نے روایت کی ہے یحیی سے جو عروہ کے بیٹے
وہ اپنے باپ سے وہ ابن مسعود سے کہ بعد حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے مکہ مین سب سے
پہلے اونہون نے کعبہ کے پاس قرآن پکار کر پڑہا اور قریشی لوگ اپنی مجلسون مین تہے اونہون
نے سورہ رحمن پڑہی اون کافرون نے اوٹھکر اونکو مارا۔ اب یہہ ذکر ہے کہ جناب
حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت حمزہ آپ پر ایمان
لائے پہر حضرت عمرؓ نے جب قرآن کی سورتین دیکہین اونکے
دل پر دہشت چہاگئی جب یہہ تاثیر قرآن کی اپنے دل پر دیکہی
اوسیوقت جناب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے
اور آپ پر اور قرآن پر ایمان لائے ان دونون کے ایمان لانیسے
کافرون کی پیٹھ ٹوٹ گئی اللہ اون دونون سے راضی
رہے اور جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ کو
حضرت جبرئیل کی صورت بہی دکہلادی اللہ اونسے راضی
رہے ۔ ابو نعیم نے دلائل مین اور ابن عساکر نے ابن عباس سے روایت کی
ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا کہ حمزہ مجہسے تین دن پہلے ایمان لائے مین مسجد کی طرف نکلا
ابو جہل حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کیطرف دوڑا کہ آپ سے سخت کلام کرے حضرت حمزہ کو
خبر ہوئی اپنی کمان لیکر مسجد کیطرف چلے قریشیون کی اوس مجلس کیطرف آئے جسمین ابوجہل

تہا اپنی کمان پر ٹیک لگا کر ابوجہل کے سامنے کہڑے ہوئے ابوجہل نے دیکہا اونکے چہرہ پر
غصہ تہا بولا تمکو کیا ہوا اے عمارہ کے باپ آپنے کمان اوٹہا کر اوسکی گردن پر ماری اور
رگ کو کاٹ ڈالا اور خون بہنے لگا قریشیون نے دنگے کے خوف سے صلح کر لی اور اللہ کے
رسول اللہ [illegible] اور بیداد بہت سہتے ارقم مخزومی کے گہر مین چہپے ہوئے تہے حضرت
حمزہ رض چلے گئے اور ایمان لائے پہر تین دن کے بعد مین نکلا اس روایت مین اسکے بعد حضرت
عمر نے اپنے ایمان لانیکا قصہ بیان کیا اسکے آخر مین یون ہے کہ حضرت عمر نے کلمہ گواہی کا
پڑہا پہر اوس گہر کے لوگون نے اسطرح سے اللہ اکبر کہا کہ مسجد والون نے سنا مین نے کہا
یا رسول اللہ کیا ہم حق پر نہین ہین آپ بولے کیون نہین ہین مین نے کہا پہر چہپنا کس لئے
پہر ہم دو قطارین باندہکر نکلے ایک قطار مین مین تہا اور دوسری قطار مین حمزہ تہے یہانتک
کہ ہم مسجد مین داخل ہوئے قریشیون نے مجہکو اور حمزہ کو دیکہا اونکو بہت شدت
سے غم ہوا **ابن سعد** طبقات مین فرماتے ہین کہ ہمکو خبر دی موسی نے جو اسمعیل کے بیٹے
تہا کہ ہمسے فرمایا حماد نے جو سلمہ کے بیٹے وہ عمار سے جو ابو عمار کے بیٹے کہ حمزہ رض جو عبد المطلب
کے بیٹے ہین انہون نے حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ مجہے جبرئیل کو دکہا
دیجئے اونکی صورت مین آپنے فرمایا تم اونکو نہین دیکہہ سکوگے فرمایا ہان یعنے مین دیکہونگا
آپنے فرمایا تو اپنی جگہہ پر بیٹہے رہو پہر ایک لکڑی جو کعبہ مین تہی کہ کافر لوگ جب کعبہ کا
طواف کرتے تہے اوسپر اپنے کپڑے رکہدیتے تہے اوس لکڑی کے اوپر حضرت جبرئیل اوترے
آپنے فرمایا اپنی نگاہ اوٹہاو اونہون نے دیکہا تو اونکے دونون قدم سبز زبرجد کیطرح پر
تہے سو حضرت حمزہ غش کہاکر گر پڑے **ابن حجر مکی** رحمۃ اللہ علیہ صواعق محرقہ مین
لکہتے ہین کہ ترمذی نے ابن عمر تک اور طبرانی نے ابن مسعود اور انس تک سند پہونچائی
کہ حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہا یا اللہ عزت دے اسلام کو اوسکے ہاتہون جو ان دونون
مردون مین تیرا بہت پیارا ہو عمر کے ہاتہون جو خطاب کا بیٹا ہے یا ابوجہل کے ہاتہہ جو ہشام

کا بیٹا ہے ذہبی نے کہا ہے کہ حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری سے چھٹا برس تہا
جب حضرت عمر ایمان لائے اونسے پہلے چالیس یا پینتالیس مرد اور گیارہ یا تیئیس عورتین
ایمان لا چکی تہین امام احمد نے حضرت عمر تک سند پہونچائی کہ اونہون نے بیان کیا کہ مین
نکلا اللہ کے رسول کو ستانیکے لئے اللہ اونپر درود بہیجے اور سلامت رکہے آپ مجہسے پہلے
مسجد تک پہونچ چکے تہے مین اونکے پیچہے کہڑا ہوا آپ نے سورۂ الحاقہ شروع کی مین نے
قرآن کی ترکیب سے تعجب کرنا شروع کیا اور مین نے کہا قسم اللہ کی یہہ معاذ اللہ شاعر ہے جیسا
کہ قریشی لوگ کہتے ہین پہر آپ نے پڑہا اِنَّہٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ کَرِیْمٍ وَّمَا ہُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ
قَلِیْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ ہ یعنے اللہ فرماتا ہے کہ بیشک یہہ کہا ہوا ہے پیغام پہونچانیوالے عزت
والیکا یعنے جبرئیل نے اللہ کیطرف سے یہہ پیغام پہونچایا ہے اور نہین وہ کہا ہوا شاعر کا تم تہوڑا
یقین لاتے ہو پہر میرے دلمین اسلام آن پڑا خوب اچہی طرح سے یعنے دل کو بہت اچہا
لگا اور امام ابو یعلی اور حاکم اور بیہقی نے حضرت انس تک سند پہونچائی اونہون نے کہا کہ
حضرت عمر تلوار گلے مین ڈالے ہوئے نکلے اونکو قوم زہرہ مین کا ایک مرد ملا اوسنے کہا اے عمر
کہان کا ارادہ ہے کہا میرا ارادہ یہہ ہے کہ معاذ اللہ محمد کو مار ڈالون وہ بولا کہ ہاشم کی اولاد مین اور
زہرہ کی اولاد مین کیونکر بے ڈر ہو گے جب محمد کو مار ڈالوگے یہہ بولے مین دیکہتا ہون اور
کچہہ نہین تو بے دین ہو گیا اوسنے کہا مین تمکو تعجب کی بات نہ بتادون تمہارے بہنوئی
اور بہن بیدین ہو گئے اور اونہون نے تمہارا دین چہوڑ دیا تب عمر چلے اور ان دونون پاس
آئے اور اونکے پاس حضرت خباب تہے جب اونہون نے عمر کی آہٹ سنی گہر کے اندر
چہپ رہے یہہ اندر گئے اور کہا یہہ آواز کیسی تہی اور وہ لوگ سورہ طٰہٰ پڑہ رہے تہے وہ دونون
بولے کچہہ اور نہا ہم کچہہ بات آپس مین کر رہے تہے کہا شاید تم دونو بیدین ہو گئے تب اونکے
بہنوئی نے کہا اے عمر اگر تمہارے دین کے سوا اور دین سچا ہو تب عمر اونکے اوپر کود پڑے
اور اونکو بہت شدت سے کچلا تب اونکی بہن آئین کہ اپنے شوہر پر سے اونکو ہٹا دین اونکو اپنے

ہاتہہ سے ایسا طمانچہ مارا کہ اونکے چہرہ سے خون بہنے لگا وہ غصّہ مین آکر بولین تمہارے دین کے
سوا دوسرا دین سچا ہے مین گواہی دیتی ہون کہ اللہ کے سوا کوئی مالک نہین اور بیشک محمد
اُسکے بندے ہین اور اوسکے پیغام پہونچانیوالے ہین تب حضرت عمر بولے کہ مجھکو وہ کتاب
دو جو تمہارے پاس تہی کہ مین اوسکو پڑہون اور حضرت عمر لکھا ہوا پڑہ لیتے تہے اونکی بہن
بولین تم تو ناپاک ہو اور اوسکو وہی لوگ چہوتے ہین جو پاک کئے ہوئے ہین تم اوٹہو اور
نہاؤ یا وضو کرو تب وہ اوٹہے اور وضو کیا پہر کتاب کو لیا اور طٰہٰ کو پڑہا یہانتک کے اس
آیت تک پہونچے اِنَّنِیْ اَنَا اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِیْ وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ یعنے
اللہ فرماتا ہے کہ مین تو مین ہی اللہ ہون نہین کوئی مالک میرے سوا سو پوج مجھکو اور قایم کر
نماز کو میری یاد کے واسطے تب حضرت عمر بولے کہ مجھکو بتاؤ محمد کہان ہین جب حضرت
خبّاب نے اونکا یہہ قول سنا نکلے اور بولے اے عمر خوش ہو کہ مجھکو امید ہے کہ اللہ کے رسول
نے اللہ اونپر درود بہیجے اور سلامت رکہے جمعرات کی شبکو جو دعا کی تہی وہ تمہین ہو کہ یا اللہ
عزت دے اسلام کو عمر سے جو خطاب کا بیٹا ہے یا عمرو سے جو ہشام کا بیٹا اور اللہ کے
رسول اللہ اونپر درود بہیجے اور سلامت رکہے اوس گہر کے اندر تہے جو صفا پہاڑ کی جڑ مین
تہا پہر حضرت عمر چلے یہانتک کہ اوس گہر مین آئے اور اوسکے دروازہ پر حضرت حمزہ اور طلحہ
اور کچہہ اور لوگ تہے حضرت حمزہ بولے کہ یہہ عمر ہے اگر اللہ اوسکے ساتہہ بہتری چاہیگا تو
وہ ایمان لائیگا اور اگر کچہہ اور ہوگا تو اوسکا مار ڈالنا ہمپر آسان ہے اور حضرت نبی صلے اللہ
علیہ وسلم گہر کے اندر تہے اونپر پیغام اللہ کا اوتر رہا تہا پہر آپ نکلے یہانتک کہ عمر کے پاس
آئے اور اونکے کپڑے کے کونون کو اکہٹا کر کے تلوار کے پہتلے سمیت پکڑ لیا اور فرمایا تو باز
آنیوالا نہین ہے اے عمر یہانتک کہ اللہ تجہپر اوتارے رسوائی اور عذاب جیسا اوتارا ولید پر جو
مغیرہ کا بیٹا تہا تب حضرت عمر بولے کہ مین گواہی دیتا ہون کہ نہین کوئی مالک سوا اللہ
کے اور بیشک آپ بندے ہین اللہ کے اور پیغام پہونچانیوالے اوسکے امام زرقانی

لکھتے ہین کہ یونس کی روایت مین ابن اسحاق سے یون ہے کہ سورہ طہ کے ساتھہ اِذَا
الشَّمْسُ کُوِّرَتْ بھی تھی اور حضرت عمرؓ نے اوسکو پڑھا یہانتک پہونچے عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّآ
اَحْضَرَتْ ابن اسحاق نے لکھا ہے کہ حضرت عمر کی بہن فاطمہ مسلمان ہو چکی تھین
اور وہ سعید کے نکاح مین تھین جو زید کے بیٹے اور وہ بھی مسلمان ہو چکے تھے اور حضرت
عمر سے اپنے اسلام کو چھپاتے تھے اور خباب جو اَرتّ کے بیٹے تھے فاطمہ کے پاس آیا
جایا کرتے تھے اونکو قران پڑھاتے تھے حضرت عمرؓ ایک دن گلی مین تلوار ڈالکر نکلے اونسے
لوگون نے کہا تھا کہ جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکے رفیق صفا کے پاس ایک
گھر مین جمع ہین قریب چالیس شخص کے مرد بھی ہین اور عورتین بھی ہین اور حضرت صلے
اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ اونکے چچا حمزہ ہین اور ابوبکر اور علی ہین اور کچھہ اور مسلمان مرد ہین
جو آپ کے ساتھہ مکے مین رہے ہین اور حبش کیطرف نہین نکلے پھر گئے وہی قصہ ہے
کہ حضرت عمر اپنی بہن کے ہان گئے اسمین یون ہے کہ حضرت عمر نے غسل کیا اور ورق لیکر سورہ طہ کو پڑھا آخر مین یون ہے کہ جب حضرت
عمر ایمان لائے جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ اکبر کہا اوس گھر والون کو معلوم ہوا کہ حضرت عمر مسلمان
ہوے پھر جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے رفیق اوس جگہہ سے جدا جدا ہو کر چلے گئے
اور اونکا جی مضبوط تھا کہ حضرت عمر مسلمان ہوئے اور حضرت حمزہ بھی مسلمان ہو چکے
تھے اور سب نے جانا کہ یہہ دونون جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو بچاوینگے اور دشمنون
سے بدلا لینگے اور امام بزار اور طبرانی اور ابونعیم نے اور بیہقی نے دلائل مین اسلم تک سند
پہونچائی کہ اونہون نے کہا کہ حضرت عمر نے ہمسے کہا کہ مین سب لوگون سے زیادہ سختی کرتا
تھا اللہ کے رسول پر اللہ اونپر درود بھیجے اور سلامت رکھے سو اس بیچ مین کہ مین ایک
گرمی کے دنمین دوپہر کے وقت مکہ کے ایک رستہ مین تھا کہ ایک مرد مجھے ملا اوسنے کہا
تعجب ہے تمپر اے بیٹے خطاب کے تم تو کہتے ہو کہ تم ایسے اور تم ایسے اور تمہارے گھر کے اندر
یہہ معاملہ داخل ہو چکا مین بولا وہ کیا ہے کہا تمہاری بہن مسلمان ہو گئین تب مین غصہ

مین بہر اوہ اوٹھا یہانتک کہ مین نے دروازہ گہر کا یا کسی نے کہا یہہ کون ہے مین بولا عمر وہ
سب جلدی سے چپ رہے اور وہ ایک کتاب پڑھ رہے تھے جو اونکے آگے تہی اوسکو
چہوڑ گئے یا بہول گئے اور میری بہن دروازہ کہولنے کو اوٹھین مین نے کہا اے دشمن اپنی
جان کی تو بیدین ہوگئی اور میرے ہاتہہ مین ایک چیز تہی وہ اونکے سر پر ماری کہ خون بہنے
لگا اور وہ رونے لگین اور بولین اے خطاب کے بیٹے جو تجہکو کرنا ہو سو کر مین تو مسلمان ہوگئی
اور مین اندر گیا یہانتک کہ چارپائی پر بیٹہا اور مین نے اوس کتاب کو دیکہا مین نے
کہا یہہ کیا ہے مجہکو اوٹہا دے وہ بولین تم اوسکے لوگون سے نہین ہو تم ناپاکی
کا غسل نہین کرتے ہو اور یہہ ایسی کتاب ہے کہ اسکو نہین چہوتے ہین مگر وہی جو پاک
کئے ہوئے ہین پہر مین یہانتک کہتا رہا کہ اونہون نے مجہے وہ کتاب اوٹہا دے دی مین نے
اوسکو کہولا تو کیا دیکہتا ہون کہ اوسمین لکہا ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ سو جب
مینے اللہ کے نام کو دیکہا مین اوس سے ڈر گیا تو مین نے وہ کتاب ڈال دی پہر میرا
جی ٹہیرا مین نے اوسکو اوٹہا لیا کیا دیکہتا ہون کہ اوسمین لکہا ہے سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یعنے پاکی بولتے ہین اللہ کی جتنی چیزین ہین آسمانون اور زمین
مین پہر مین دہشت مین آگیا اور مینے یہانتک پڑہا کہ اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ یعنے ایمان
لاؤ اللہ پر اور اسکے رسول پر تب مین نے کہا مین گواہی دیتا ہون کہ نہین کوئی مالک
سوا اللہ کے تب وہ لوگ جلدی سے میری طرف نکلے اور بولے اللہ اکبر اور بولے تم خوش
ہو کہ اللہ کے رسول نے اللہ اونپر درود بہیجے اور سلامت رکہے پیر کے دن دعا مانگی
تہی کہ یا اللہ عزت دے اسلام کو اوسکے ہاتہون جو ان دونو مردون مین تیرا بہت پیارا
ہے یا ابو جہل کے ہاتہون اور یا عمرؓ کے ہاتہون اور اونہون نے مجہکو بتایا کہ حضرت
نبی صلے اللہ علیہ وسلم ایک گہر مین مین صفا پہاڑ کے نیچے مین نکلا یہانتک کہ مین نے
دروازہ گہر کا یا لوگ بولے کون ہے مینے کہا خطاب کا بیٹا اور اونکو معلوم تہا کہ اللہ کے رسول

پر اللہ اونپر درود بہیجے اور سلامت رکہے مین بہت سختی کرتا ہون پہر کوئی دروازہ کہولنے
پر دلیری نہ کرسکا یہانتک کہ آپنے فرمایا کہ اوسکے لئے دروازہ کہولدو تب اونہون نے
کہولا اور ایک مرد نے میرا بازو پکڑا یہانتک کہ مجہکو حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے
پاس حاضر کیا آپ نے فرمایا کہ اوسکو چہوڑدو پہر آپنے میرے کرتے کے کونے اکہٹے
کرکے پکڑے اور مجہکو اپنی طرف کہینچ لیا فرمایا اسلام لا اے خطاب کے بیٹے یا اللہ اوسکو
ہدایت دے پہر مین نے گواہی دی پہر مسلمانون نے اسطرح اللہ اکبر کہا کہ مکہ کے رستون
مین لوگون نے سنا اور لوگ چہپے ہوئے تہے پہر جب مین چاہتا تہا کہ کسی کو دیکہون
کہ اوسپر مار پڑتی ہے اور وہ مارتا ہے تو مین دیکہہ لیتا اور یہہ مصیبت مجہپر ذرا بہی نہ تہی تو
مین اپنے ماموینے ابو جہل کے پاس آیا اور وہ سردار تہا مین نے دروازہ کہڑکایا وہ بولا
یہہ کون ہے مینے کہا خطاب کا بیٹا اور مین مسلمان ہوگیا وہ بولا ایسا مت کر پہر وہ
اندر گیا اور مین اندر جانے نہین پایا کہ اوسنے دروازہ بند کرلیا تب مینے کہا یہہ تو کچہہ
بہی نہ ہوا پہر مین قریشیون مین سے ایک بڑے سردار کے پاس گیا مینے اوسکو پکارا
وہ نکلا مین نے اوسیطرح کی بات کہی جو اپنے ماموسے کہی تہی اوسنے مجہہ سے ویسی
بات کہی جیسے میرے ماموں نے کہی اور اندر گیا اور مین اندر جانے نہین پایا کہ دروازہ
بند کرلیا مینے کہا کہ یہہ تو کچہہ نہوا سب مسلمانون پر مار پڑتی ہے اور مجہپر مار نہین پڑتی تب
مجہسے ایک مرد نے کہا کہ تم چاہتے ہو کہ تمہارے اسلام کی سبکو خبر ہوجاوے مین بولا ہان
اوسنے کہا جب لوگ حطیم مین بیٹہین تب تم فلانے مرد کے پاس جاؤ کہ وہ بہید نہین
چہپاتا تم اوس سے چپکے سے کہو کہ مین مسلمان ہوگیا وہ بہید بہت کم چہپاتا ہے پہر مین
آیا اور لوگ حطیم مین جمع تہے مینے اوس سے چپکے سے کہا کہ مین مسلمان ہوگیا وہ بولا
تو نے ایسا کیا مین بولا ہان وہ نہایت بلند آواز سے پکار کر کہا کہ خطاب کا بیٹا مسلمان ہوگیا وہ سب میری طرف دوڑے
پہر مین اونکو مارتا رہا اور وہ مجہکو مارتے رہے اور لوگ میرے اوپر جمع ہوگئے میرے

ماموں نے کہا کہ یہہ جاو کیسا ہے لوگ بولے کہ عمر مسلمان ہو گئے وہ حطیم پر کھڑا ہوا اور آستین سے اشارہ کیا کہ خبردار رہو کہ مینے اپنے بھانجے کو پناہ دی تب وہ لوگ میرے پاس سے ہٹ گئے پہر جب مین چاہتا تہا کہ کسی مسلمان پر مار پڑتی اور اوسکو مارتے دیکہوں تو مین دیکہہ لیتا تہا مین نے کہا کہ یہہ کچہہ بات نہین جب تک مجہپر مار نہ پڑے مین اپنے ماموں پاس آیا اور مینے کہا تیری پناہ تیرے اوپر مینے پہیر دی پہر مجہپر مار پڑتی رہی اور مین مار کہاتا رہا یہانتک کہ اللہ نے اسلام کو غالب کیا۔ **بزار اور حاکم** نے ابن عباس تک سند پہونچائی اور حاکم نے سند کو صحیح کہا کہ جب حضرت عمرؓ اسلام لائے کافرون نے کہا کہ آج ان لوگون نے ہمسے بدلا لیا اور اللہ تعالے نے یہہ آیت اوتاری یَا اَیُّھَا النَّبِیُّ حَسْبُکَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ہ یعنے اے نبی تمکو کفایت ہے اللہ اور جو لوگ تیرے تابع ہوئے ہین ایمان والے **امام بخاری** فرماتے ہین کہ ہمسے فرمایا محمد نے جو کثیر کے بیٹے اونہون نے کہا کہ ہمکو خبر دی سفیان نے اونہون نے روایت کی اسمعیل سے جو ابو خالد کے بیٹے وہ قیس سے جو ابو حازم کے بیٹے اونہون نے عبد اللہ سے جو مسعود کے بیٹے اونہون نے فرمایا کہ ہمیشہ ہم غالب رہے جب سے حضرت عمر ایمان لائے **ابن سعد** نے اونہین عبد اللہ سے روایت کی جو مسعود کے بیٹے اونہون نے فرمایا کہ ہمنے اپنے تئین دیکہا کہ ہم اللہ کے گہر تلک پہونچ نہین سکتے تہے یہانتک کہ حضرت عمر ایمان لائے جب ایمان لائے اور کافرون سے لڑے یہانتک کہ اونہون نے ہمارا رستہ چہوڑ دیا اور ابن سعد نے صہیب سے روایت کی اونہون نے فرمایا کہ جب حضرت عمر ایمان لائے اسلام غالب ہوا اور ہم اللہ کے گہر کے آس پاس حلقے باندہکے بیٹہے اور ہم اللہ کے گہر کے آس پاس پہرے **ابن اسحاق** نے فرمایا کہ عبد اللہ جو مسعود کے بیٹے ہین وہ فرماتے ہین کہ ہم کعبہ کے پاس نماز نہین پڑہ سکتے تہے جب حضرت عمر مسلمان ہوے کافرون سے لڑے اور کعبہ کے پاس نماز پڑہی اور ہمنے بہی اونکے ساتہہ نماز پڑہی۔ +

استیعاب مین ہے کہ اللہ کے پیغام کے لکھنے والون مین ہین ابوبکر اور عمر اور عثمان
اور علی اللہ ان سب سے راضی رہے یعنی جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم پر جب قرآن کی
آیتین اوترتی تھین آپ لکھنے والون سے لکھوا لیتے تھے اونہین لوگون مین سے
یہہ بھی ہین اللہ اون سب سے راضی رہے انہون نے بھی لکھا ہے اب یہہ فقرہ
ہے کہ ہامہ جو ابلیس کے یعنے شیطان کے پروتے تھے وہ
جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوے اور ایمان
لائے آپ نے اونکو کئی سورتین قرآن کی سکھلائین اللہ
اوسنے راضی رہے ۔ مولانا جلال الدین سیوطی لآلی
مصنوعہ مین لکھتے ہین کہ عقیلی نے کہا کہ ہمسے بیان کیا علی نے جو عبدالعزیز کے بیٹے
کہا کہ بیان کیا ہمسے اسحاق کاہلی نے جو بشر کے بیٹے کہا کہ ہمسے بیان کیا ابو معشر نے
وہ نافع سے وہ حضرت عمر کی بیٹی سے وہ حضرت عمر سے اونہون نے کہا اس بیچ مین کہ ہم اللہ کے
رسول کے ساتھہ اللہ اونپر درود بھیجے اور سلامت رکھے تہامہ کے پہاڑون مین سے
ایک پہاڑ پر بیٹھے تھے اینکا ایک آیا ایک بوڈہا اوسکے ہاتھہ مین ایک عصا تھا اوسنے
سلام کہا اللہ کے رسول پر اللہ اوسپر درود بھیجے اور سلامت رکھے آپ نے اوسکے سلام
کا جواب دیا اور فرمایا کہ آواز جن کی ہے اور اونکا گنگنانا ہے تو کون ہے وہ بولا کہ مین
ہامہ ہون بیٹا ہیم کا وہ بیٹا لاقیس کا وہ بیٹا ابلیس کا آپ نے فرمایا اور نہین ہے تیرے
بیچ مین اور ابلیس کے بیچ مین مگر دو باپ وہ بولا ہان آپ نے فرمایا پھر کتنا زمانہ تجھپر گذرا
وہ بولا کہ مین نے فنا کی ساری عمر دنیا کی مگر تھوڑی سی فرمایا اسی پر ہے تو بولا جب
مین لڑکا تھا چند برس کا جب مین باتین سمجھتا تھا اور ٹیلون پر گذرتا تھا اور حکم کرتا تھا
اناج کے بگاڑنیکا اور رشتون کے کاٹنے کا تب اللہ کے رسول نے اللہ اونپر
درود بھیجے اور سلامت رکھے یون فرمایا کہ قسم ہے اللہ کی باقی رہنے کی برا ہے

کا م اس بوڑہے داغ دار کا یا جوان الزام اوٹھانے والے کا وہ بولا مین توبہ کرنیوالا ہون
اللہ کیطرف بیشک مین رہا ہون حضرت نوح کے ساتھہ اونکی مسجد مین اون لوگون
کے ساتھہ جو ایمان لائے تہے اونکی قوم مین سے پہر مین ہٹ کرتا رہا اونسے اس
بات پر کہ اونہون نے اپنی قوم کو کیون بد دعا دی یہانتک کہ وہ اونپر روئے اور مجہے
بہی رولایا اور فرمایا بے شبہہ مین اس بات پر شرمندہ ہونے والون مین سے ہون
اور پناہ لیتا ہون اللہ کی اس سے کہ مین نادانون مین سے ہوجاؤن مین نے کہا اے
نوح مین اون لوگون مین سے ہون جو شریک ہوئے اوس بدبخت کے خون مین
جو ہابیل تہا آدم کا بیٹا پہر بہلا آپ پاتے ہین میرے لئے توبہ اپنے رب کے پاس
فرمایا اے ہام ارادہ کر نیکی کا اور کر اوسکو حسرت اور ندامت سے پہلے بیشک بیٹہنے پڑ لیا
ہے اوس کلام مین جو اللہ نے مجہپر اوتارا کہ جو بندہ اللہ کیطرف رجوع ہوتا ہے اوسکا
گناہ جہانتک پہونچا ہوا اللہ اوسپر رجوع ہوتا ہے تو اوٹہہ اور وضو کر اور اللہ کے لئے
دو سجدے کر پہر بیٹہے اوسیوقت یہہ کیا جیسا مجہکو حکم ہوا پہر اونہون نے مجہکو پکارا کہ
اپنا سر اوٹہا تیری توبہ آسمان سے اوتری پہر مین اللہ کے آگے سجدے مین گرا اور رہا
ہون مین حضرت ہود کے ساتھہ اونکی مسجد مین اون لوگون کے ساتھہ جو اونکی قوم
مین سے ایمان لائے تہے پہر ہمیشہ مین اونسے ہٹ کرتا رہا اسپر کہ اونہون نے اپنی
قوم کو کیون بد دعا دی یہانتک کہ وہ اونپر روئے اور مجہکو رولایا اور فرمایا بے شبہ مین
اس بات پر شرمندہ ہونیوالونمین ہون اور پناہ لیتا ہون اللہ کی اس سے کہ نادانونمین
سے ہوجاؤن اور رہا ہون مین حضرت صالح کے ساتھہ اونکی مسجد مین اون لوگون
کے ساتھہ جو اونکی قوم مین سے ایمان لائے تہے پہر مین ہمیشہ اونسے ہٹ کرتا رہا
اسپر کہ اونہون نے اپنی قوم کو بد دعا کیون دی یہانتک کہ وہ اونپر روئے اور مجہکو بہی
رولایا اور مجہکو بہت ملاقات تہی حضرت یعقوب سے اور رہا ہون مین حضرت یوسف

کی ساتھہ مضبوط جگہہ مین اور مین ملتا تہا حضرت الیاس سے جو پیدا ہونگے اور مین اب بہی
اونسی ملتا ہون اور مین ملا ہون حضرت موسی سی جو عمران کے بیٹی اونہون نے
مجکو توراۃ مین سی کچھہ سکہلایا اور فرمایا اگر تو ملی عیسی سی جو مریم کے بیٹی تو اونکو میری طرفسی
سلام کہنا اور بیشک مین ملا حضرت عیسی سی جو مریم کے بیٹی پہر حضرت موسی کی طرفسی
اونکو سلام پہنچایا اور بیشک حضرت عیسی نی مجہسی فرمایا کہ اگر تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم
سی ملی تو اونکو میری طرفسی سلام کہنا تب اللہ کی رسول نی اللہ اونپر درود بہیجی اور
اور سلامت رکہی اپنی آنکہونسی آنسو بہائی اور روئی پہر فرمایا عیسی پر سلام ہی
جب تک دنیا رہی اور تجہپر سلام ای ہاسہ تیری امانت ادا کرنے پر وہ بولا ای
پیغام پہنچانی والی اللہ کے مجہپر وہ مہربانی کیجیی جو مہربانی حضرت موسی نی مجہپر فرمائی
انہون نے مجکو کچھہ توراۃ سکہائی تب اللہ کی رسول نی اللہ اونپر درود بہیجی اور
سلامت رکہی اوسکو سکہلائی سورۃ والمرسلات اور عم یتساءلون اور اذا الشمس کورت
اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور قل ہو اللہ احد اور فرمایا ہماری
پاس اپنی حاجت لایا کیجو ای ہاسہ اور ہماری ملاقات مت چہوڑیو پہر اللہ کے
رسول اللہ اونپر درود بہیجی اور سلامت رکہی دنیاسی اوٹہا لئی گئی اور آپ نی
اوسکی مرنیکی خبر ہمکو نہین دی عقیلی نے دوسری سندیون پہنچائی کہ ہمسی فرمایا
محمد نی جو موسی کے بیٹی کہا کہ ہمسی فرمایا محمد نے جو صالح کے بیٹی ہونگی روایت
کی محمد انصاری سی جو عبداللہ کے بیٹی کہا کہ ہمسی فرمایا مالک نی جو دینار کی بیٹی
ایسا ہی لکہا ہی اوسکو عقیلی نی اور ابن عساکر
نے اپنی تاریخ مین عقیلی تک سند پہنچا کر لکہا ہی کہ انس جو مالک کی
بیٹی ہین انہون نے فرمایا کہ مین ساتھہ تہا اللہ کی رسول کی اللہ اونپر درود بہیجی
اور سلامت رکہی اور آپ کی پہاڑونسی نکلتی تہی ناگہان ایک بوڈہا آیا آگی

وہی قصہ ہی انمین یون ہی کہ اوسنی کہا کہ مین کہا گیا محمد دنیا کی گہر ... سی آیا ... مین
ہابیل ماری گئی مین اونمین لڑکا تہا چند برس کا بیلتا تہا ٹیلون پر اور شکار کرتا تہا
اور آدمیونکی بیچ مین لڑائی ڈالدیتا تہا اور انکو آپس مین لڑا دیتا تہا ... اس
مین یہہ بہی ہی کہ مین رہا ہون حضرت ابراہیم کے ساتہ جب اللہ کے ... جب
آگ مین ڈالی گئی مین اونکی بیچ مین اور گوپہن کی بیچ مین تہا یہانتک کہ اللہ نے
انکو اوس سی نکالا پہر یون ہی کہ حضرت عیسی نی مجہسی فرمایا کہ اگر تو محمد صلی اللہ علیہ
وسلم سے ملی تو میری طرف سی اونکو سلام کہنا اے پیغام پہنچانی والی اللہ کے
مین نے پہنچا دیا اور مین آپ پر ایمان لایا تب جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ عیسی پر سلام ہو اور تجہپر اے ہامہ تیری کیا حاجت ہی وہ بولا کہ حضرت موسی
نے مجکو توراۃ سکہائی اور حضرت عیسی نی مجکو انجیل سکہائی اب آپ مجکو قرآن
سکہائی حضرت عمر رض نے فرمایا کہ پہر اللہ کی رسول نے اللہ اونپر درود بہیجی اور
سلامت رکہی اوسکو دس سورتین سکہائین اور آپ دنیا سے اوٹہا لئی گئی جب تک
آپ نے ہمکو اوسکی مرنیکی خبر نہین پہنچائی اور مین ہی دیکہتا ہون کہ وہ زندہ ہے فائدہ
عقیلی کو یہہ حدیث دو سندونسی پہنچی اگرچہ یہہ دونو سندین معتبر نہین مگر اور لوگون
نے اور سندین پائین حدیث والونکا قاعدہ ہی کہ جو حدیث بے اعتبار آدمیونسی
سنتی ہین اونکو ہی لکہ لیتی ہین اور لکہدیتی ہین کہ یہہ لوگ معتبر نہین مطلب یہہ ہوتا ہے کہ اور لوگ
اسکو تلاش کرین شاید کوی اور گواہ معتبر پہنچ جاوی اور بات تحقیق ہوجاوی الہی
اون لوگون پر رحمت کا مینہہ برسا جنہون نے تیری رسول پاک کی ایک ایک
بات کے واسطی کیسی کیسی محنتین اوٹہائین کہان کہان سی ڈہونڈہ ڈہونڈہ کر پہنچائی
مولانا سیوطی لکہتی ہین کہ ابن جوزی نے لکہا ہی کہ اسحاق کاہلی جو بشر کا بیٹا ہی
وہ تو سبکی نزدیک جہوٹا ہے حدیثین دل سے جوڑ لیا کرتا ہی اور ابو سلمہ معتبر

لوگونسی وہ باتین نقل کرتا ہی جو اونکی کہی ہوے نہین اوسکی بات کو سند پکڑنا نہین رواہے
عقیلی نی کہا کہ دونو سندین ثابت نہین اور اس بات کی اصل نہین مولانا فرماتی ہین
کہ اسی طرح کہا ہی میزان مین کہ یہہ دونو سندونسی ٹہیک نہین اور گمان اسمین
اسحاق کا ہی پرہے باوجود اس کی کہ عبد العزیز جو یحییٰ کا بیٹا ہی اوسکو بہی
حدیث والون سنے چہوڑدیا ہی اونسی بہی یہہ قصہ بہت طولسی ابو معشر کی زبانی
نقل کیا ہی کہا اور اس حدیث کو بیہقی نے دلائل مین ایک اور سندسی روایت
کیا ہی اور کہا ہی کہ ہمسی فرمایا محمد علوی سنے جو حسن کی بیٹی وہ بیٹی داود کے
کہا کہ ہمسی فرمایا نصر کے باپ محمد نے جو حمدویہ کے بیٹی مرو کے رہنی والی کہا کہ ہمسی
کہا عبد اللہ نے جو حماد کی بیٹی جو آمل کی رہنی والی کہا کہ ہمسی فرمایا محمد نے جو ابو معشر
کے بیٹی کہا کہ مجکو خبر دی میری باپ نی پہر اوسکو ذکر کیا طولسی فرمایا حافظ ابن
حجر نے لسان مین کہ جب ابو معشر کا بیٹا جسکا نام محمد ہی اونسی ہی کاہل کا ساتہہ
دیا ہی پہر کاہل پر یہہ گمان کیونکر ہوسکتا ہی کہ اوسنی دلسے جوڑ لیا سوا اسکے گمان
ابو معشر کے اوپر ہی تمام ہوی اونکی بات اور بیہقی سنے اس حدیث کو لکہکر
فرمایا ہی کہ ابو معشر سی بڑی بڑی لوگون سنے روایت لی ہی مگر حدیث والونسی
نی اونکو کچا کہا ہی اور ایک اور سندسی بہی روایت کی گئی ہی کہ یہہ اوسکی
زیادہ قوی ہی تمام ہوا قول بیہقی کا اور اوسکی ایک اور سند ہی ابو نعیم نے
دلائل مین اسکی سند عطاء خراسانی تک پہنچائی وہ ابن عباس سی وہ حضرت
عمر رضہ سی اور عبد اللہ جو امام احمد کے بیٹی ہین اونہون نی زہد کی زیادات مین
اور شیرازی سنے القاب مین اور ابن مردویہ نے تفسیر مین ان سبون سنے
ابو سلمہ انصاری تک سند پہنچای اونکی سند حضرت انس تک پہنچی اور ایک
دوسری سند ہی کہ اوسمین ابو سلمہ نہین ہے ابو نعیم نی دلایل مین اسکی سند زید

تک پہنچائی جو ابو الزرقا کی بیٹی سو صل کی حدیث ... [illegible]
وہ حضرت انس سے جناب حافظ ابن حجر عسقلانی نے ... [illegible]
روایت کیا جعفر مستغفری نے صحابین ... [illegible]
اونہون نے محمد بن ... باب حکم تک سند پہنچائی ... [illegible]
وہ سعید سے جو مسیب کی بیٹی کہا کہ حضرت عمر رض نے ... [illegible]
ذکر کیا اور اسمین یہہ زیادہ ہی کہ ہامہ نی کہا کہ ... [illegible]
گذری ہین اور جسدن قابیل نی ہابیل کو قتل کیا اوسدن مین لڑکا تہا اور اس
روایت مین یہہ بہی ہی کہ وہ جن جنہون نی قران سنا اونحضرت نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کے پیچہی نماز پڑہی وہ تہتر ہزار تہی کہا ابن حجر نے اوسکی ایک اور سند ہی
جو عبد الحمید جندی تک پہنچی ہی جو عمر کے بیٹی اونہون نی شبل سی جو حجاج کی
بیٹی وہ طاوس سے وہ ابن عباس سی وہ حضرت عمر رض سی بہت طویل لمبی ساتہہ اور اسکو
روایت کیا ہی فاکہی نی مکہ کی کتاب مین عزیز جریج تک سند پہنچائی ہی وہ ابن
جریج سی وہ عطا سے وہ ابن عباس سی اونہون نی کہا کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم ارقم کی گہر مین پوشیدہ تہی چالیس مردون اور دس اور کئی عورتون مین
کہ دروازہ کہٹکہٹایا گیا آپ نی فرمایا کہول دو یہہ چلک شیطان کی ہی پہر دروازہ
کہولا گیا تو داخل ہوا ایک مرد پست قد اوسنی کہا السلام علیک یا نبی اللہ ورحمۃ اللہ
وبرکاتہ آپ نی فرمایا وعلیک السلام ورحمۃ اللہ تو کون ہی کہا مین ہامہ ہون
بیٹا ہیم کا وہ بیٹا لاقیس کا وہ بیٹا ابلیس کا پہر ذکر کیا ویساہی احوال مولانا جلال الدین
سیوطی لقط المرجان مین فرماتی مین کہ اس حدیث کی بہت سی سندین حدیث والونکو
پہنچین ہین یہہ سند اچہی ہی اب یہہ ذکر ہی کہ اللہ کی حکم سی فرشتون
نے جنون پر آگ کی شعلی پہینکی یہہ نشانی دیکہکر جنون نی تلاش کیا

که اسکا کیا باعث ہی جب جنون نی جناب محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کی زبان مبارک سی قرآن سُنا آپ پر اور قرآن پر ایمان لائی
اون ایماندار جنون نی جابجا آدمیونکو سمجہایا که ہم ایمان لائی تم بہی ایمان
لاؤ واللہ اعلم ان سب سی راضی ہی امام بخاری فرماتی ہین کہ ہمسے فرمایا موسی نی
جو اسمعیل کی بیٹی ہین انہون نی کہا کہ ہمسے کہا ابو عوانہ نی انہون نی روایت کی ابو بشر
سی انہون نی سعید سی جو جبیر کی بیٹی ہین انہون نی ابن عباس سے انہون نی فرمایا کہ
اللہ کے رسول اللہ اونپر درود بہیجی اور سلامت رکہی اپنی رفیقون مین سی کچہہ لوگون کے
ساتہہ عکاظ کی بازار کی ارادہ سے چلی اور شیطانون پر آسمان کی خبر بند ہو چکی تہی اور انپر
شعلی بہیجی گئی تہی تو شیطان پلٹ کر آئی اونسی اور شیطان نے پوچہا تمہارا کیا حال ہے
وہ بولی ہمپر آسمان کی خبر بند ہو گئی اور ہمپر شعلی بہیجی گئی کہا تمپر خبر آسمان کی اسی سی
بند ہوئی ہی کہ کوئی نئی بات ہوئی ہی سو تم جاؤ زمین کے پورب مین اور پچہم مین پہر
دیکہو یہہ معاملہ کیا ہی جو نیا پیدا ہوا ہی پہر وہ چلی اور زمین مین پورب مین اور پچہم مین پہنچی
کہ دیکہین کہ یہہ کیا معاملہ ہی جسکے باعث سی آسمانکی خبر انپر بند ہوئی تو وہ لوگ جو تہامہ کی
طرف چلی تہی وہ اللہ کے رسول کی طرف آئے اللہ اونپر درود بہیجی اور سلامت رکہی آپ
نخلہ مین تہی اور عکاظ کی بازار کا ارادہ رکہتی تہی اور آپ اپنی رفیقونکو صبح کی نماز پڑہا رہی تہی
جب انہون نے قرآن سنا کان لگا کر سننی لگی اور بولے یہی ہی جسکے باعث سی تمپر
آسمان کی خبر بند ہو گئی پہر وہین سی وہ اپنی قوم کی طرف پلٹ گئی اور بولی اے ہماری
قوم ہمنی ایک عجیب طرحکا قرآن سُنا کہ راہ دکہاتا ہی اچہی رستی کی طرف سو ہم اوسپر ایمان
لائی اور ہم ہرگز نہین شریک ٹہراوینگی ہم اپنی رب کی ساتہہ کسی کو اور اوتارا اللہ نے
اپنی نبی پر اللہ اونپر درود بہیجی اور سلامت رکہی قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ
[illegible] ای محمد کہدی کہ میری طرف پیغام بہیجا گیا کہ جنون مین سی کئی

شخصون نی کان لگاکر سنتا ہی حدیث امام مسلم اور امام ترمذی نی جامع مین لکہی ہی جسکی
شرح یون ہی کہ ابن عباس نے کہا کہ اللہ کی رسول نی اللہ اونپر درود بہیجی اور سلام ست کہی
جنون کی سامنی قران نہین پڑہا اور نہ انکو دیکہا تہا مدعا مطلب یہ ہی کہ آپ نی اونکو بلوایا
نہین اور قران اونکو تفہیم کے طور پر اونکی طرف رخ کرکے اونکو نہین سنایا آپ تو اللہ کے
سامنی نماز مین قران پڑہ رہی تہی وہ سنکر ایمان لائی اللہ نی آپ کو اونکی بات کی خبر
اور سورہ جن اوتاری پہر دوسری مرتبہ اوجنن قران سنکر ایمان لائی اور آپ کی سامنی
آئی آپ نی اونکو قران سنایا اونکا ذکر سورہ احقاف مین ہی اونکا قصہ آگی لکہا جایگا
اگر اللہ چاہی گا فائدہ اللہ تعالی نی سورہ جن مین اپنی رسول پاک کو اللہ اونپر درود بہیجی
اور سلام ست کہی خبر دی کہ کئی جن آکر تیرے قران سنن گئی اور اپنی قوم مین اونہون نے
جاکر کہا کہ ہم قران سن آئی اور اوسپر ایمان لائی اب ہم اپنی اللہ کا کسیکو شریک جانینگی
کی ہماری رب نی ہرگز کسیکو بی بی اور بیٹا نہین بنایا ہم مین بیوقوف ایسی ہی باتین کہا
کرتے تہی اور جنون نے کہا کہ ہم نے آسمان کو ٹٹولا سو ہمنی پایا کہ آسمان بہرا ہوا ہی
زبردست چوکیدارون سی اور شعلون سے اگلے ہم تو وہان جاکر سننی کی واسطی بیٹہا کرتی تہی
پہر جو کوئی اب کان لگادی گا اپنی لئی انگارا پاویگا تاک مین لگا ہوا امام ابن ابی شیبہ
مصنف مین فرماتی ہین ہمسے فرمایا ابن فضیل نی اونہون نی روایت کی عطا سی اونہون
نے سعید سی اونہون نی ابن عباس سے کہ جب اللہ کا پیغام اوترتا تہا فرشتی ایک آواز سنتی
تہی جیسے لوہی کو چلنی پتہر پر ڈالی جب فرشتی اوسی سنتی تہی سجدہ مین گر پڑتے تہی پہر سر نہین
اوٹہاتی تہی یہانتک کہ اوتر چکی جب پیغام اوتر چکتا تہا ایک ایک سی کہتی تہی تمہاری
مالک نی کیا کہا پہر اگر اوس قسم کی بات ہوتی جو آسمان سی ہوتا ہی کہتی تہی حق ہی اور
وہی اونچا ہی بڑا اور اگر اوس قسم کی بات ہوتی جو زمین مین ہوتی ہی جیسے سنیہ کا سعالہ
یا مرنا یا اور کوئی چیز جو زمین مین ہوتی ہی تو وہ اوسکا ذکر کرتے تہی کہتی تہی ایسا ہوگا

پہر اوسکو شیاطین سنتی تہی اور اپنی دوستونپر اوتارتی تہی جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم
بہیجی گئی شیاطین تارونسی ونکاری گئی فائدہ مطلب یہ ہی کہ اللہ کی حکم سی فرشتون کی
تارونمین سی شعلی ایکر شیطانونکو مارنا شروع کیا کہ فرشتونکی باتین سننی نپاوین امام مسلم
فرماتی ہین کہ ہمسی فرمایا حسن نی جو علی کی بیٹی حلوان کی رہنی والی اور عبد بن جو حمید کی
بیٹی کہا حسن نی کہ ہمسی کہا یعقوب نی اور کہا عبد نی کہ مجہسی کہا یعقوب نی جو بیٹی ابراہیم
کی وہ بیٹی سعد کی کہا کہ ہمسی کہا میری باپ نی انہوننی روایت کی صالح سی اونہون نی
ابن شہاب سی اونہون نی کہا مجہسی کہا علی نی جو حسین کی بیٹی کہ عبد اللہ نی جو عباس
کے بیٹی ہین کہا کہ مجکو خبر دی ایک مرد نی کہ وہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
رفیقونمین سی تہی انصاریونمین سی کہ اس بیچ مین کہ وہ لوگ بیٹہی تہی ایک رات اللہ کے
رسول کی ساتہہ اللہ اونپر درود بہیجی اور سلامت رکہی ایک تارا پہینکا گیا اور روشنی
ہوگئی تب اونسی فرمایا اللہ کے رسول نی اللہ اونپر درود بہیجی اور سلامت رکہی تم کیا
کہا کرتے تہی جہالت کی وقت مین جب اس طرح پہینکا جاتا تہا وہ بولی اللہ کو اور
اوسکی رسول کو خوب معلوم ہی ہم کہا کرتے تہی کہ آج کی رات کوئی بڑا مرد پیدا ہوا
اور کوئی بڑا مرد مر گیا تب اللہ کے رسول نی اللہ اونپر درود بہیجی اور سلامت رکہی
فرمایا کہ پہر وہ تو یہہ نہین پہینکی جاتی کسی کی مرنیکی لئی اور نہ اوسکی جینی کی لئی ولیکن
ہمارا رب جو بہت خوبیون والا ہی اور بہت اونچا ہی نام اوسکا جب کوئی
حکم جاری کرتا ہی پاکی بولتی ہین تخت کی اوٹہانی والی پہر پاکی بولتی ہین
آسمان کی وہ لوگ جو اونکی نزدیک ہین یہانتک کہ پاکی بولنی کی نوبت پہونچتی ہے
اس نیچی والی آسمانمین پہر وہ لوگ جو تخت کی اوٹہانیوالونکی نزدیک ہین
تخت کی اوٹہانیوالونسی پوچہتی ہین کہ کیا فرمایا تمہاری رب نی وہ انکو خبر دیتی ہین
اوس بات کی جو اوسنی فرمائی پہر آسمانون کی لوگ ایک سی ایک خبر پوچہتی ہی

اس نیچی والی آسمان تلک پہر جن سنکر اوچک لیجاتی ہین پہر ڈالتی ہین اپنی
دوستون کی طرف اور اوسپر پتہ کیا جاتا ہی پہر جو بات وہ اوسی طرح پر لاوین وہ سچی ہے
لیکن وہ اوسمین جہوٹ ملادیتی ہین اور بڑہا دیتی ہین امام مسلم فرماتی ہین کہ مجہسی کہا سلمہ
نے جو شبیب کے بیٹی ہین اونہون نی کہا کہ ہمسے کہا حسن نی جو اعین کی بیٹی اونہون
نے کہا کہ ہمسے کہا معقل نی اور عبید اللہ کی بیٹی اونہون نی زہری سی اونہون
نے کہا مجہکو خبر دی یحیی نے جو عروہ کی بیٹی کہ اونہون نی سنا عروہ سی وہ کہتی تہی
کہ حضرت عائشہ نی کہا کہ کچہہ لوگون نی اللہ کی رسول سی کاہنونکا حال پوچہا اللہ
کے رسول نی اللہ اونپر درود بہیجی اور سلامت کہی فرمایا کہ وہ کچہہ نہین ہین
لوگ بولی اے پیغام پہنچانی والی اللہ کی پہر وہ تو بعضی وقت ایسی بات کہتی ہین جو سچی
ہو جاتی ہی اللہ کی رسول نی اللہ اونپر درود بہیجی اور سلامت کہی فرمایا کہ وہ کلمہ جو
سچا ہی اوسکو جن اوچک لاتا ہی پہر اوسکو کٹ کٹا دیتا ہی اپنی دوست کی کانمین
جیسے مرغی کٹ کٹاتی ہی پہر ملا دیتی ہین وہ اوسمین سو جہوٹ سی زیادہ امام
ترمذی جامع مین فرماتی ہین کہ ہمسی فرمایا محمد نی جو یحیی کی بیٹی کہ ہمسے کہا محمد نے
جو یوسف کی بیٹی کہ ہمسے کہا اسرائیل نی کہ ہمسے کہا ابو اسحاق نی اونہون نے
روایت کی سعید سی جو جبیر کے بیٹی اونہون نی ابن عباس سے اونہون نی فرمایا کہ جن
چڑہا کرتے تہی آسمانکی طرف پیغام کی بات کان لگا کر سنتی تہی پہر جب ایک بات سنتی
تہی اوسمین نو باتین بڑہا دیتی تہی وہ جو بات تہی وہ سچی ہوتی تہی اور جو اونہون نے
بڑہا دیا وہ غلط ہوتا تہا پہر جب اللہ کی رسول اللہ اونپر درود بہیجی اور سلامت کہی
بہیجی گئی جن اپنی بیٹہنی کی جگہون سی روکی گئی اونہون نے ابلیس سے اسکا ذکر کیا اور تارے
اس سی پہلی نہین پہینکی جاتی تہی ابلیس نے کہا اس بات کا باعث اور کچہہ نہین فقط یہی ہے
کہ زمین مین کچہہ نیا معاملہ ہوا ہی پہر اوسنی اپنی فوجین بہیجین اونہون نے اللہ کی رسول

اللہ اونپر درود بہیجی اور سلامت رکہی دو پہاڑونکی بیچ مین کہڑی نماز پڑہ رہی تہی تب
اونہون نی جاکر ابلیس کو خبر دی اوسنی کہا یہی ہی وہ نیا معاملہ جو زمین مین ہوا ہی
امام بخاری نی جہان قرانکا مطلب کہلجانی کی لئے حدیثین لکہی ہین وہان فرماتی
ہین کہ ہمسے فرمایا علی نے جو عبد اللہ کے بیٹی کہ ہمسی کہا سفیان نی اونہون نی
عمرو سی اونہون نے عکرمہ سی اونہون نے ابو ہریرہ سے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نی فرمایا کہ جب اللہ آسمانمین کوئی حکم جاری کرتا ہی فرشتی اپنی بازو پہڑکاتی
ہین عاجزی کی راہ سی اوسکے کلام کی آگی جیسی زنجیر چکنی پتہر کے اوپر وہ کلام اونکی پاس
ہو جاتا ہی پہر جب بیہوشی جاتی رہتی ہی اونکی دلونسی کہتی ہین کیا کہا تمہاری ربنے
کہتی ہین اوسکی کلام کے حق مین کہ برحق ہی اور وہی ہی اونچا بڑا پہر اوسکو سنتی ہین
جو چرا کر سنی والی ہین اور چرا کر سنی والی اسطرح سی ہوتی ہین ایک اونکا دوسری کی
اوپر ہوتا ہی پہر بعضی وقت اوس سنی والی پر شعلہ آن پہونچتا ہی اس سی پہلی کہ اپنی
رفیق پر ڈالی پہر وہ اوسکو جلا دیتا ہی اور بعضی وقت شعلہ نہین پہنچنی پاتا یہان تک
کہ وہ اوسکو ڈال دیتا ہی اپنی نیچی والی تک یہانتک کہ پہونچتا ہی زمین تک پہر ڈالتا
ہی جادوگر کی زبان پر پہر جہوٹ بولتا ہی اوس کی ساتہہ سو جہوٹ پہر سچا جانا
جاتا ہی اور لوگ کہتی ہین کیا فلانی دن ہمکو فلانی بات کی خبر نہین دی تہی اور ہمنی
اوس بات کو سچا پایا تہا وہ وہی بات ہی جو سنی گئی آسمانسی مولانا محمد بن عبد اللہ
شبلی حنفی آکام المرجانمین لکہتی ہین کہ امام عبد الرزاق نے اپنی تفسیر مین معمر سے
روایت کی کہ ابن شہاب سی کسی نی پوچہا کہ یہہ تارونکا پہینکا جانا جہالت کی
زمانہ مین بہی تہا اونہون نی کہا کہ ہان تہا ولیکن جب اسلام آیا اسکا بہت دور
شور ہوا اور بہت شدت ہوی اسکا مطلب یہہ ہے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سی
پہلی بہی تارونسی شعلی شیطانونپر پہینکی جاتی تہی مگر جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

پہر قرآن اوترنا شروع ہوا شیطانونپر طرفسی آگ کا مینہہ برسا تمام جنونمین ادہر
جن تہا اونمین غل پڑگیا جب جنون نی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک
سی قرآن سنا فوراً ایمان لائی اور سمجہہ گئی کہ یہہ کلام اللہ کا فرشتی اتیرا تی ہین اس
واسطی جنون پر شعلی برستی ہین کہ لوگ سمجہہ لین کہ اللہ نی جبرئیل کی زبانی یہہ کلام محمد
صلی اللہ علیہ وسلم پر زمین مین اوتارا ہی کوئی جن فرشتونسی سن کر اس کلام کو چرا
نہین لایا جن تو اب آسمان تک جاتی ہوی لرزتی ہین کافر کہتی تہی کہ محمد صلی اللہ علیہ
وسلم معاذ اللہ کاہن ہین کاہن عرب مین وہ لوگ کہلاتی تہی جنکی پاس جن آسمانکی
خبرین لاتی تہی فرشتون کی باتین چوری سی سنکر اپنی دوستونکو بتاتی تہی جن اونکی
اسمین بڑی روزی تہی اللہ تعالی نے جنون پر آگ برسائی جنونکی زبانسی اقرار کروا دیا
جن جا بجا کہتی پہرتی کہ اب ہم پر شعلی برستی ہین اب ہم کوی خبر سنی نہین پاتی بہت سی جن
یہہ کہلی نشانی دیکہکر ایمان لائی کاہنون پر اور سب عقلمندونپر خوب کہل گیا کہ اس
کلام کو جن چرا کر نہین لائی بلکہ اللہ کی حکم سی فرشتی اس کلام کو زمین پر لائی انسانون
اور جنونکو سب کو اللہ بلاتا ہی کہ تم سب میرا کلام محمد صلی اللہ علیہ وسلم سی سنو میری
دربار مین چوری سی سنی نہ آو سورہ شعرا مین اللہ تعالی کافرونکی قول کو رد کرتا ہی اور
فرماتا ہی وَمَا تَنَزَّلَتْ بِهِ الشَّيٰطِيْنُ اور نہین اوتارا اسکو شیطانون نی وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهُمْ وَمَا يَسْتَطِيْعُوْنَ
اور اونکو یہہ لایق نہین اور اونکو اسکی طاقت نہین اِنَّهُمْ عَنِ السَّمْعِ لَمَعْزُوْلُوْنَ وہ تو سننی سی بیکار
کر دی گئی ہین امام بخاری فرماتی ہین کہ ہمسی فرمایا عمرو نی جو علی کی بیٹی کہا کہ ہمسی
فرمایا یحیی نی کہ ہمسی خبر دی سفیان نی کہ مجہسی فرمایا سلیمان نی وہ ابراہیم سی وہ ابو معمر سی
وہ عبد اللہ سی اس آیت کی بابمین کہ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ کہا کہ بعضی آدمی بعضی جنون کو
پوجتی تہی سو وہ جن مسلمان ہوی اور یہہ لوگ اونکو پوجتی رہی اور اشجعی نے روایت
کی سفیان سی وہ اعمش سی اسمین اتنا زیادہ کہا قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ

فائدہ یعنی یہہ دو نو آیتین جنونکی حق مین اوتری ین کافر لوگ جنونکو پوجتی تہی اور انکو
اپنا مالک مختار جانتی تہی تو وہ جن تو مسلمان ہوی مگر وہ کافر اونکو پوجتی ہی باز نہ آئی
تب اللہ نے یہہ آیتین اوتارین قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ فَلَا يَمْلِكُوْنَ
كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيْلًا یعنی ای محمد کہدی کہ پکارو اون
لوگون کو جنکو تمنی ٹہیرایا ہی اللہ کا دوسرا سو وہ نہین اختیار رکہتی ہین دفع کرنا تکلیف کا
تمسی اور نہ پہیر دینا پہر فرمایا کہ وہ لوگ دعا کرتے ہین ڈہونڈہتی ہین اپنی رب کیطرف
وسیلہ کہ کون اونمین کا زیادہ نزدیک ہی اور امید رکہتی ہین اوسکی رحمت کی اور ڈرتی
ہین اوسکی عذاب سی یعنی وہ جن تو ایمان لای اللہ سی ڈرتی ہین تم اونکو اللہ کا دوسرا
کیون سمجہتی ہو امام بیہقی نی قارب کے بیٹی سواد تک سند پہنچائی اونہون نی بیان
کیا کہ جہالت کی زمانی مین مجہی ایک جن سی آشنائی تہی وہ آیندہ کی خبرین مجہی پہنچایا
کرتا تہا اور مین لوگونکو بتا دیا کرتا تہا اس باعث سی مجہی بہت فائدہ ہوتا تہا اور لوگ
مجہی نذرین دیا کرتے تہی اوسکی خبرین سچی نکلتی تہین ایکبار مین سوتا تہا کہ اوس جن نی
مجہی آکر جگایا اور کہا کہ اوٹہہ اور ہوش مین آ اور سمجہ لے اگر تجہی شعور ہی کہ لوئی بن غالب
کی اولاد مین ایک پیغمبر پیدا ہوی ہین پہر کئی شعرین پڑہین جنمین یہہ مطلب ہی کہ مجہی تعجب ہے
جنون کی حال سی کہ سفر ار سو کر اپنی اونٹونپر زین باندہ کر مکی کو جاتی ہین اللہ کی راہ
ڈہونڈتی ہین مسلمان جن ناپاک جنون کی طرح نہین ہین اب تو کوچ کر اوسکی طرف جو ہاشم
کی اولاد کا سردار ہی قارب کی بیٹی سواد نی کہا کہ مین وہ شعرین سنکر رات بہر لیٹا ہی مین
رہا دوسری رات بہی اوس جن نی آنکر مجہی جگایا اور اوسی طرح کی شعرین پڑہین
اور تیسری رات بہی ایسا ہی اتفاق ہوا جب تین رات برابر مینی یہہ حال دیکہا
میری دلمین محبت اسلام کے پیدا ہوی اور مین مکہ کو روانہ ہوکر حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے حضور مین پہنچا آپ نی مجہی دیکہتی ہی فرمایا مرحبا ای سواد بیٹی قارب کی ہم تجہی جانتی ہین

جس سبب سی تم آئی ہو میںنی کہا یارسول اللہ کچھ شعرین مینی آپکی تعریف مین کہی
ہین اول اون شعرونکو آپ سن لین فرمایا پڑہو تب سواد بن قارب نی وہ قصیدہ
جسکی ہر شعر کی اخیر مین لی ہی جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف مین کہا تہا پڑہا
آخر اوس قصیدہ کی یہہ بیت ہی ؎ وَكُنْ لِي شَفِيعًا يَوْمَ لَا ذُو شَفَاعَةٍ
سِوَاكَ بِمُغْنٍ عَنْ سَوَادِ بْنِ قَارِبِ یعنی میری سفارش کیجیو گا جسدن کوئی سفارش
کرنیوالا آپ کی سوا نہین جو سواد بن قارب کو بچاوی ابن شاہین اور سوا اونکی اور حدیث
والون نی روایت کی ہی ذباب جو حارث کی بیٹی ہین اونہون نی فرمایا کہ میرا ایک
جن آشنا تہا کہ خبرین غیب کی پہنچاتا تہا ایکدن میری پاس آیا مینی اوس سی کچھ
پوچہا اوسنی میری طرف حسرت کی نگاہ سی دیکہکر کہا کہ ای ذباب تعجب کی بات سن محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کتاب لی ساتہہ بہیجی گئی کی ہین لوگونکو بلاتی ہین سو لوگ اونکا کہنا
نہین مانتی ہین کہا کہ کیا کہتا ہی سوال دیگر جواب دیگر اوسنی کہا کہ پہر سمجہہ لی تو اور روہ
او ہٹا ہوا چلا گیا چند روز نگذری تہی کہ خبر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری
کی پہنچی ابن سعد نی جعدسی روایت کی ہی جو قیس کی بیٹی ہین وہ کہتی ہین کہ ہم
چار آدمی اپنی وطن سی حج کی ارادہ پر چلی یمن کی ملک کی راہ مین ایک جنگل مین
چلی جاتی تہی ایک آواز آئی شعرون کی جن مین یہہ مطلب تہا کہ ای سوار جانی
والو جب زمزم اور حطیم پر پہنچو تو ہمارا سلام پہنچائیو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جنکو
اللہ نی پیغمبر کیا ہی اور یہہ کہدیجیو کہ ہم تمہاری دین کی تابعدار ہین اسی بات کی
تاکید کر گئی ہمکو مسیح بیٹی مریم کی امام احمد نی جابر بن عبداللہ سی اور ابو نعیم نی
ضمرہ سی ادبہقی نی امام زین العابدین علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ اول خبر
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ مین اسطرح پہنچی کہ ایک مدینی کی عورت
پر ایک جن عاشق تہا وہ ہر رات اوس عورت کی پاس آیا کرتا تہا اور اکثر اوڑتی جا تو

کی صورت بن کر دیوار پر آبیٹھا تھا جب وہ عورت اکیلی رہ جاتی تو اپنی تئین آدمی
کی شکل بنا کر صحبت کرتا تھا ایکبارگی اوسکا آنا موقوف ہوگیا کتنی دن تک نہ آیا ایکدن
آن کر جانور کی صورت مین دیوار پر بیٹھا اوس عورت نے کہا کہ تجھے کیا ہوگیا جو اتنی مدت
سی نہین آتا اوسنی کہا کہ اب رخصت ہوتا ہون مجھسی آنی کی آسید مت رکھہ مکی مین
ایک پیغمبر پیدا ہوی ہین اونہون نی ہمپر زنا کو حرام کر دیا امام بزار اور ابونعیم اور ابن
سعد نی جبیر تک سند پہنچائی جو مطعم کی بیٹی ہین اونہون نی کہا کہ جناب پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم کی پیغمبری سی پہلی ہم ایک بت کی پاس مقام بوانہ مین بیٹھی تہی اور ایک اونٹ
اوس بت کی واسطی ذبح کیا تھا ایکایک اوس بت کی پیٹ مین ایک آواز سنی کہ کوئی کہتا تھا
خبردار ہو اور سن تعجب کی بات جاتا رہا جنونکا چرانا آسمان کی خبرون کو اور جنونکو شعلون
سی مارتی ہین اسکا باعث یہہ ہی کہ ایک پیغمبر مکہ مین آئی اور نکا نام احمد ہی اور وطن
چھوڑکر مدینہ مین اوین گی جبیر کہتی ہین کہ ہم تعجب مین آکر وہانسی اوٹھی اور چند روز
کی بعد جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری مشہور ہوئی اور امام بیہقی نی مازن
طائی تک سند پہنچائی کہ وہ عمان کی زمین مین ایک گانو مین تھا جسکا نام سمائل تھا
اور بتون کی خدمت کیا کرتا تھا اوسکا ایک بت تھا کہ اوسکا نام باجر تھا مازن نی
کہا کہ مینی ایکدن ایک جانور ذبح کیا سو مینی بت کی اندر سی ایک آواز سنی کہ کہتا ہی
ای مازن ای مازن میری طرف آ ایسی بات سن کہ اوس سی نادان رہنا نہچاہئی یہہ
نبی ہین بھیجی ہوی لائی ہین سچا دین اوتارا ہوا سو تو ایمان لا کہ تو بچی آگ کی گرمی سی
جو بھڑکتی ہی ایندہن اوسکا پتھر ہین مازن نی کہا کہ مینی کہا قسم اللہ کی یہہ تعجب کی
بات ہی پھر مینی اور جانور ذبح کیا پھر مینی پہلی آواز سی زیادہ زور کی آواز سنی اور وہ
کہتا تھا کہ ای مازن خوش ہو نیکی ظاہر ہوی اور بدی چھپ گئی قوم مضر سی ایک نبی
بھیجی گئی لائی دین اللہ کا جو سب سی بڑا ہی سو تو چھوڑ دی پتھر کی تراشی ہوی کو

کہ بچا رہی تو دوزخ کی گرمی سی مازن نی کہا کہ میںنی کہا بیشک یہہ تعجب کی بات ہی اور
میری حق مین اللہ کچہہ بہتری چاہتا ہی اور ایک شخص مکہ کی طرف کی لوگون مین سے ہمارے پاس آیا
مینی اوسی کہا کہ وہانکی کیا خبر ہی کہا ایک مرد تہامہ مین نکلی ہین اونکو لوگ احمد کہتی ہین جو
کوئی اونکی پاس آتا ہی اوس سی کہتی ہین کہ اللہ کی طرف بلانی والی کا کہنا مانو تب مینی کہا
قسم اللہ کی یہہ وہی ہی جو مینی سنا ہی پہر مین اوس بت کی طرف گیا اوسکو توڑکر ٹکڑی ٹکڑی کیا
اور اپنی اونٹنی کو کسا اور کوچ کیا یہانتک کہ مین آیا اللہ کی رسول کی پاس اسلام شریف لایا
بہیجی اور سلامت رکہی میری دل مین اسلام کی جگہہ ہو گئی اور مین مسلمان ہوا پہر مینی کہا
ای پیغام پہنچانی والی اللہ کی مین ایک مرد ہون کہ بہت شوق رکہتا ہون گانی
اور شراب پینی کا اور عورتون پاس جانی کا اور ہماری اوپر قحط کی برس پڑی ہوئی
ہین سو ہماری مال سب جاتی رہی اور لڑکی بالی اور مرد سب دبلی ہو گئی اور میری
یہان کوئی بیٹا نہین سو اللہ سی دعا کیجی کہ مجہسے یہہ باتین دفع کردی اور مینہہ برساوی
اور مجہکو بیٹا دی پہر حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہا ای اللہ دی اسکو گانی کی بدلی
قرآن کا پڑہنا اور حرام کی بدلی حلال اور شراب کی بدلی ایسی سیرابی جسمین گناہ نہو اور
زنا کی بدلی ستر کا بچانا اور اوسکو مینہہ دی اور اوسکو بیٹا دی مازن نی کہا کہ جتنی وہ
باتین مجہہ مین تہین سب اللہ نی دفع کردین اور عمان سرسبز ہو گیا اور چار بیبیان
میری نکاح مین آئین اور مجہکو اللہ نی حیان بیٹا دیا مازن نی کہا کہ پہر جب مین اپنی
قوم کی طرف لوٹا اونہون نی مجہکو برا کہا اور سخت باتین سنائین اور اپنی شاعر سی
میری ہجو کہوائی پہر مینی کہا کہ اگر مین اونکی ہجو کہونگا تو مین اپنی ہجو کہونگا پہر مینی اونکو چہوڑ دیا
اور روایت کیا گیا ہی کہ مازن جب اپنی قوم سی الگ ہوئی ایک جگہہ پر آئی اور اوس
ایک مسجد بنائی اوسمین عبادت کرتی تہی سو جس کسی پر کوئی ظلم کرتا ہی اور وہ اوس
مسجد مین آکر تین دن اللہ کی عبادت کرتا ہی پہر اوس شخص پر بددعا کرتا ہی جسنی اوسپر

خطاب نے سواد سے کہ دعا قبول ہوتی ہی بہی بشارت لی کہا کہ پہر وہ لوگ شہر سند ہوتی اور مین انکے
کنی سوا نے ہند بوسیدہ کرنے والا تہا میری پاس بہت سے آکر پیچ کر کرا ہی اور کہا کہ ہمارے سنا
پلٹے چلے پہر مین اوکنی ساتھ پہونچ گئے تیسی سوگی سب مسلمان ہوگئی اور امام احمد نے
مجاہد تک سند پہنچائی ہی انہون نے کہا کہ مجھے ایک بوڑہے نی بیان کیا جو جاہلیت
کی رقت کو دیکہا ہوا تہا وہ کہتا تہا کہ مین ایک گائی کو ہانکتا
لیجاتا تہا سنی شخص اسکی پیٹ مین سی آواز اور دیجہ کی ایک بات ہی صاف
ایک مرد پکار رہا ہی کہ لا اله الا الله نہین کوئی مالک سوا الله کی کہا پہر ہم مکہ مین آئی
پہر ہمنی نبی صلی الله علیه وسلم کو پایا کہ مکہ مین ظاہر ہوئی ہین امام احمد کی بیٹی عبدالله
نی فرمایا کہ یہہ حدیث نادر ہی سند اسکی ضعیف ہی صحیح بخاری مین حضرت عمر سی روایت
ہی انہون نی فرمایا کہ ایکروز مین بتونکی پاس تہا ایک شخص نی ایک بچہڑا ذبح کیا ایک
پکارنی والی نی اسکو پکارا ایسی کوئی پکارنی والا اوس سی زیادہ بلند آواز نہین سنا
کہتا تہا ای مرد قوی ایک کام کی بات ہی ایک شخص ہی صاف بولنی والا کہہ رہا ہی لا اله
الا الله نہین کوئی مالک سوا الله کی پہر سب لوگ بہاگ گئی اور مینی کہا مین نہین سرکونگا
یہانتک کہ جان لونگا اسکی پیچہی کیا چیز ہی پہر پکارا اونسی کہ ای مرد قوی ایک کام کی
بات ہی ایک مرد صاف بولتا ہی کہہ رہا ہی لا اله الا الله پہر کچہہ مدت نہین گزری
کہ کہا گیا یہہ نبی ہین فائدہ جو جن ایمان لائی وہ بتونمین اس لئی گہس بیٹہی کہ شیاطین
بتونمین آنکر کفر کی باتین سناتی تہی محمدی جنون نے اونکا رستا روکا اور بت پوجنی والونکو
ایمان کا رستا بتایا اور کہدیا کہ یہہ بت پتہر ہین خدا کی شریک نہین ہین اگر شیاطین
انکی اندر گہس بیٹہی تہی وہ بہی خدا کی دوسری نہین ہین الله کی حکم سی ہمنی اونکو ہٹا دیا
اور اونکا گہر چہین لیا بتونکی اندر گہس بیٹہنا شیاطین کی روکنی کی لئی تہا کہ اگر وہ اب بتونمین
آنی پاوینگی تو نہ معلوم کافرونکو کیا کیا ظلم اور کفر کی باتین سکہا دینگی اونکا کفر اور

پڑھا وین گی اس لئی اونکا گہر چہین لیا یہہ تو نکی اندر جا نا تو نکی لوٹ ڈالی کسی لئی تہا
اسی طرح اب آخری زمانہ مین شیاطین کا ہر طرف زور ہی طرح طرح کی کفر اور فساد پہیلا
رہین ہین بلکہ مسلمان جن ہی جا بجا ظلم ٹوٹ رہین ہین آدمیونکی قالب مین گہس کر طرح
طرح کی ظلم کرتی ہین اونکا رستا روکنی کی لئی محمدی جنون نی آدمیونکی قالب مین
ظہور کرنا اور اونکی زبانسی بولنا شروع کر دیا جہانتک اونسی بن پڑتا ہی کافرون اور
ظالمون کا رستا روکتی ہین اللہ اونکو اسکا عوض دی اور اونکو اپنی راہ مین ثابت
قدم رکہی یا اللہ جتنی آدمی اور جن محمدی ہین اونکو دین محمدی پر قایم رکہہ اور سب
کی دلونکو ایک کر دی اور اس آخری وقت کی فتنہ و فسادون سی بچالی آمین
اب یہہ ذکر ہی کہ اللہ نی قرآن مین جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلی سی
خبر دی کہ کئی برس کی بعد ادم نی اضاری آگ پوجنی والونپر غالب ہو نگی
پہر اللہ نی ویسا ہی دکہا دیا امام ترمذی جامع مین فرماتی ہین کہ ہمسے فرمایا
محمد نی جو اسمعیل کی بیٹی ہین کہا کہ ہمسے کہا اسمعیل نی جو ابو اویس کی بیٹی کہا کہ مجہسے
کہا ابو الزناد کی بیٹی نی اونہون نی ابو الزناد سی اونہون نی عروہ سی جو زبیر کی بیٹی
ہین اونہون نی نیار اسلمی سی جو مکرم کی بیٹی اونہون نی فرمایا کہ جب اوتری الۤمۤ
غُلِبَتِ الرُّوْمُ فِیْٓ اَدْنَی الْاَرْضِ وَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَیَغْلِبُوْنَ فِیْ بِضْعِ سِنِیْنَ
غلبہ کیا گیا رومیون پر بہت نزدیک زمین مین اور وہ بعد عاجز ہونی کی اب غلبہ
کرینگی چند برس مین سو جسدن یہہ آیت اوتری فارس کی لوگ رومیون پر غالب
تہی اور مسلمان چاہتی تہی رومیونکا غلبہ ہو اونکی اوپر کیونکہ یہہ اور وہ کتاب والی
ہین اور اسی مقدمہ مین ہی قول اللہ تعالی کا وَیَوْمَىِٕذٍ یَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ بِنَصْرِ اللّٰهِ
یَنْصُرُ مَنْ یَّشَآءُ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ یعنی اوسدن خوش ہونگی ایمان
والی اللہ کی مدد سی مدد کرتا ہی جسکی چاہی اور وہی ہی زبردست رحم والا اور

قریشی لوگ چاہتی تہی غلبہ فارس والونکا کیونکہ یہہ اور وہ کتاب والی ہین نہ مرنی کی
بعد جی اوٹہنی پر ایمان لانیوالی ہین پہر جب اوتاری اللہ تعالی نی یہہ ایت نکلی
حضرت ابوبکر صدیق چلاتی ہوی مکہ کی ہر ہر طرف مین الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ فِیْٓ اَدْنَی
الْاَرْضِ وَھُمْ مِّنْ بَعْدِ غَلَبِہِمْ سَیَغْلِبُوْنَ فِیْ بِضْعِ سِنِیْنَ تب کہیہ قریشی لوگون نی
حضرت ابوبکر سی کہا کہ پہریہی ہماری اور تمہاری بیچ مین تمہاری رفیق نی کہا ہی
کہ رومی اب غالب ہونگی فارس والونپر چند برس مین بہلا پہر نہ شرط بدین ہم تُسی اس
بات پر حضرت ابوبکر بولی ہان اور یہہ بات شرط کے حرام ہوجانی سی پہلی کی ہی سو شرط بدی
حضرت ابوبکر نی اور کافرون نی اور آپس مین مال شرط کا مقرر کرلیا اور انہون نی حضرت
ابوبکر سی کہا کہ کی برس مقرر کرتے ہو بضع تو تین برس سی نو برس تک ہین سو ہماری اور
اپنی بیچ مین ایک بیچ بیچ کی بات کا نام رکہد و کہ وہان تک تمہاری تمامی ہو پہر اونہون نے
آپسمین چہہ برس کا نام رکہدیا پہر اونکی غالب ہونی سی پہلی چہہ برس گذر گئی پہر کافرون
نی حضرت ابوبکر سے مال لی لیا پہر جب ساتوان برس داخل ہوا رومی غالب ہوے فارس والونپر
پہر مسلمانون نے حضرت ابوبکر کی اس بات کو ناپسند کیا کہ انہون نے چہہ برس کا نام
لیدیا تہا کیونکہ اللہ تعالی نے فرمایا تہا چند برس مین اور مسلمان ہوی اوسوقت بہت سے
آدمی یہہ سند اچہی ہی صحیح ہی امام ترمذی فرماتی ہین کہ ہمسی فرمایا حسین نے جو حریث کی
بیٹی کہا کہ ہمسی کہا معاویہ نی جو عمرو کے بیٹی ہین اونہون نی ابو اسحاق فزاری سی
اونہون نے سفیان سی اونہون نی حبیب سے جو ابو عمرہ کی بیٹی اونہون نی سعید سے
جو جبیر کے بیٹی اونہون نے ابن عباس سی آگی اوسیطرحکا مطلب ہی آخر مین یون ہے
کہ سفیان نی کہا کہ مینی سُنا ہی کہ وہ اونکی اوپر غالب ہوی بدر کے دن یہہ سند اچہی ہے
صحیح ہی امام ترمذی فرماتی ہین کہ ہمسی فرمایا نصر جہضمی نی جو علی کے بیٹی کہا کہ ہمسے
کہا معتمر نے جو سلیمان کی بیٹی اونہون نی اپنی باپ سی اونہون نی سلیمان اعمش سے

اونہون نی عطیہ سی اونہون نی ابوسعید سی اونہون نی فرمایا کہ جب بدر کا دن ہوا رومی
لوگ فارس والونپر غالب ہوی سو ایمانوالونکو یہہ اچھا لگا پہر اتری الٓمٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ
یہانتک کہ یَفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ بِنَصْرِ اللّٰہِ کہا پہر ایمانوالی لوگ اس سی خوش ہوی کہ رومی غالب
ہوی فارس والونپر اسی طرح پڑہا نصر بن علی نی غَلَبَتِ الرُّوْمُ فائدہ فارس کے
لوگ کافر تہی آگ کو پوجتی تہی اور رومی لوگ بہی اگرچہ کافر تہی نصرانی تہی حضرت عیسی کو
اللہ کا بیٹا جانتی تہی اور ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہین لاتی تہی مگر آگ
پوجنی والونسی اُنکا کفر کم تہا کیونکہ حضرت عیسی کو اور انجیل کو اور حضرت موسی کو
اور توراۃ کو اور بہت سی پیغمبرونکو مانتی ہین اور قیامت کو برحق جانتی ہین اسلیے
محمدی لوگ چاہتی تہی کہ آگ پوجنی والونپر نصاری کا غلبہ رہی سو ایک لڑائی مین آگ
پوجنی والی غالب ہوئی اللہ تعالی نی خبر دی کہ چند برس مین روم کی نصاری آگ
پوجنی والونپر غالب ہونگی اوسدن مومن خوش ہونگی جب ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
مدینہ مین آئی اور مکہ کی کافرونپر بدر کے میدان مین فتح پائی اوسیدن روم کے نصاری
نے آگ پوجنی والونپر فتح پائی مسلمان بہت خوش ہوئی پہر اللہ تعالی نی اسی
آیت کو دوسری طرح اتارا غلبت غین کی اور لام کی اوپر زبر کے ساتہہ اسکا مطلب یہہ ہوا
کہ غالب ہوئی رومی یعنی روم کے نصاری بہت نزدیک نے مین ہین اور وہ بعد
غالب ہونیکی اب عاجز کئی جاوینگی اسمین دوسری خبر اللہ تعالی نے دی کہ آج نصاری
آگ پوجنی والونپر غالب ہوی ہین اب چند برس مین محمدیونکا نصاری کے اوپر غلبہ ہوگا
سو بدر کی لڑائی سی نوین برس جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت
ابوبکر صدیق نے روم کی نصاری پر فوج بہیجی بڑی بڑی لڑائیان ہوئین نصاری
محمدیونسی شکست پر شکست کہاتی رہی آخر حضرت عمر کے وقت مین سارا ملک
نصاری کا محمدیونکی قبضہ مین آیا یا اللہ اب پہر محمدیونکو اوسی طرح سب پر غالب کر دے

اپنے فضل وکرم سے اب یہہ ذکر ہی کہ کافرون نی اسمین اقرار نامہ لکھکر
جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپکی نزدیکی رشتہ دارونکو گھیر لیا اور اناج کی
پہنچنی کا رستہ بند کردیا تین برس تکی بعد آپنے بتلادیا کہ وہ اقرار نامہ
جو کافرون نی لکھا تہا اوسکو کیڑا کہا گیا کافرون نی دیکہا اور ویسا ہی
پایا تب ظلم سی کچہہ ہات اوٹہایا مولانا محمود عینی نے طبقات سی نقل کیا ہی
کہ جب قریشیون کو خبر پہنچی کہ نجاشی نے حضرت جعفر کی اور اونکی ہمراہیونکی عزت
کی اونکی دلپر اسکا بڑا صدمہ گذرا اور غصے مین آئی اور سب نی اسپر اتفاق کیا کہ محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کو مار ڈالین اور ہاشم کی اولاد کی اوپر ایک خط لکہا کہ اونکی گہرانے مین نکاح
نکرو اور اونکی ہاتہ کچہہ نہ بیچو اور اونسی نہ ملو اور یہہ خط منصور عبدری نے لکہا جو عکرمہ کا
بیٹا تہا سو اوسکا ہاتہ شل ہوگیا اور اوس خط کو کعبہ کے درمیان مین لٹکا دیا اور محرم کی
چاندرات کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری سی ساتوین برس ہاشم کی اولاد
کو ابوطالب کی گہاٹی مین گہیر لیا اور مطلب جو ہاشم کی بہائی تہی اونکی اولاد سب
ملکر ابوطالب کی پاس اونکی گہاٹی مین جمع ہوئی اور ابولہب قریشیون کی طرف
نکلا اور اونکا مددگار ہوا اور ہاشم اور مطلب کی اولاد پر اناج کا پہونچنا بند کیا سو وہ حج کے
موسم مین نکلتی تہی پہر دوسری حج مین نکلتی تہی یہانتک کہ اونپر نہایت کی تکلیف پہنچی اور
اوسمین تین برس ٹہیری رہی پہر اللہ نے اپنی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اونکی خط
کا حال بتادیا کہ زمین کے کیڑی نے کہا لیا جو کچہہ اوسمین زیادتی اور ظلم تہا اور باقی رہ گیا
جسقدر اوسمین اللہ کا ذکر تہا پہر حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوطالب سی اسکا
ذکر کیا ابوطالب نی قریشی کافرون سے کہا کہ میری بہتیجی نے مجکو خبر دی اور اوسنی
کبہی مجہسی جہوٹہ نہین بولا یہہ خبر دی کہ اللہ تعالی نے تمہاری خط کے اوپر زمین
کے کیڑی کو غالب کردیا اوسنی چاٹ لیا جو کچہہ اوسمین زیادتی اور ظلم تہا اور باقی رہ گیا

اوسمین جسقدر اللہ کا ذکر تہا سو اگر میرا بہتیجا سچا ہو تو تم اپنی بری ارادہ سی باز آؤ اور
اگر جہوٹا ہوگا تو مین اوسکو تمہاری ہاتہہ مین دیدونگا تم اوسکو قتل کیجیو یا قید کیجیو وہ
لوگ بولی تمنی یہہ انصاف کی بات کہی پہر جب دیکہا تو اوس خط کا حال ویسا ہی تہا
جیسا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تہا تو وہ لوگ شرمندہ ہوی اور
اونہون نے اپنی سر جہکالئی تب ابو طالب بولی ہم کس لئی قید کئی جاتے ہین اور
کہیرے جاتی ہین اور یہہ معاملہ صاف کہل گیا تب قریشی لوگ آپسمین ایک کو ایک
ملامت کرنے لگی اس بات پر کہ ہاشم کی اولاد سے اونہون نی بدسلوکی کی پہر وہ لوگ
ہاشم کی اولاد اور مطلب کے اولاد کی طرف نکلی اور اونسی کہا کہ نکلو اور اپنی گہروںمین آؤ
سو وہ سب اپنی گہرونمین آئے اور نکلنا اونکا دسوین برس مین تہا اب یہہ ذکر
ہی کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی چچا ابو طالب جب مرنے لگی
آپ نی اونسی اور سب سے فرمایا کہو لا الہ الا اللہ اون لوگون نی نہ مانا
اونکے مقدمہ مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سورہ قصص کی آیتین
اوترین امام بخاری فرماتے ہین کہ ہمسی فرمایا محمد نے کہا کہ ہمسی کہا عبد الرزاق نی
کہا کہ ہمکو خبر دی معمر نے اونہون نے زہری سی اونہون نے مسیب کی بیٹی سے
اونہون نی اپنی باپ سی کہ جب ابو طالب کی مرنے کا وقت آیا حضرت نبی صلی اللہ
علیہ وسلم اونکی اوپر داخل ہوی اور اونکی پاس ابو جہل تہا آپنے فرمایا کہ ای چچا کہو لا الہ
الا اللہ یعنی نہین کوی مالک سوا اللہ کے ایک کلمہ ہی کہ حجت کرونگا تمہاری لئی اوسکے
باعث سی اللہ کے پاس تب ابو جہل اور ابو امیہ کا بیٹا عبد اللہ بولی ای ابو طالب
کیا بیزار ہو جاؤ گے عبد المطلب کے دین سی پہر وہ دونوا اونسی باتین کرتے رہی یہانتک
کہ پچہلی بات جو ابو طالب نے اونسی کہی سو یہہ کہا کہ عبد المطلب کی دین پر ہون تب
حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ مین تیری لئی بخشش مانگونگا جب تلک مجکو

منع نہ کیا جاوی گا پہر اوتری یہہ آیت مَا کَانَ لِلنَّبِیِّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَنْ یَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِکِیْنَ وَلَوْ کَانُوْا اُوْلِیْ قُرْبٰی مِنْ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِیْمِ ۔ یعنی نہین ہی نبی کے واسطی اور ایمانوالونکے واسطی کہ بخشش مانگین شریک ٹہیرانے والونکی واسطی اگرچہ ہووین ناتے والی بعد اسکی کہ اونپر کہل گیا کہ وہ لوگ ہین دوزخ کی اور اوتری یہہ آیت اِنَّکَ لَا تَهْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ یعنے بیشک تونہین راہ دیتا جسکو تو چاہی لیکن اللہ راہ دیتا ہی جسکو چاہی دوسری سند امام بخاری نے یون پہنچائی کہ ہمسی فرمایا ابوالیمان نی کہ ہمکو خبر دی شعیب نی اونہون نی زہری سی آگے وہی مطلب ہی اتنا یون ہی کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ابوطالب سے وہی کلمہ کہتی رہی اور وہ دونو وہی بات کہتی رہی یہانتک کہ پچہلی بات ابوطالب نی یہہ کہی کہ عبدالمطلب کی دین پر ہون صحیح مسلم مین ابوہریرہ کی روایت مین یون ہی کہ جب آپ نی فرمایا کہو لا الہ الا اللہ ابوطالب بولے کہ اگر یہہ بات نہوتی کہ قریشی لوگ مجکو طعنہ دینگی اور کہین گے کہ بیقراری اور گہبراہٹ کے باعث سے اوسنی یہہ کلمہ کہدیا یہہ خوف نہوتا تو مین اس کلمہ سی تمہاری انکہہ ٹہنڈی کر دیتا امام ترمذی جامع مین فرماتی ہین کہ ہمسی فرمایا محمود نی جو غیلان کے بیٹی اور عبد نے جو حمید کے بیٹی مطلب دونو کا ایک ہی دونونے کہا کہ ہمسی کہا ابواحمد نے کہا کہ ہمسی کہا سفیان نے اونہون نے اعمش سی اونہون نی یحییٰ سی کہا عبد نے کہ وہ عباد کی بیٹی ہین اونہون نے سعید سی جو جبیر کے بیٹی اونہون نے ابن عباس سی اونہون نی فرمایا کہ ابوطالب بیمار ہوی تب قریشی لوگ اونکی پاس آئی اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم بہی اونکی پاس تشریف لائی اور ابوطالب کی پاس ایک مرد کے بیٹہنی کی جگہہ تہی تو ابوجہل اوٹہا کہ آپ کو روکی اور ابوطالب سی لوگون نے آپ کی شکایت کی ابو طالب نی کہا اے میری بہائی کے بیٹی تم اپنی قوم سی کیا چاہتی ہو آپ نے فرمایا کہ

چاہتا ہون اونسی ایک کلمہ کہ اوسکی باعث سی عرب اونکی تابعدار ہو جاوین اور عجم اونکو
جزیہ دین کہا ایک ہی کلمہ ہی آپ نی فرمایا کہ ایک کلمہ ہی پہر فرمایا کہ ای چچا تم سب کہو لا الہ الا اللہ
یعنی نہین کوئی مالک سوا اللہ کے تب وہ لوگ بولی ایک خدا ہمنی یہہ نہین سنا
پچہلی دین مین اور کچہہ نہین یہہ ایک بنائی ہوئی بات ہی پہر اونکی حق مین قرآن اوترا
صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِی الذِّکْرِ بَلِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فِیْ عِزَّۃٍ وَّشِقَاقٍ تک
یعنی قسم ہی قرآن نصیحت والی کی بلکہ جو لوگ منکر ہوی غرور مین ہین اور ضد مین یہا
مَا سَمِعْنَا بِہٰذَا فِی الْمِلَّۃِ الْاٰخِرَۃِ اِنْ ہٰذَا اِلَّا اخْتِلَاقٌ یعنی اونہون نی کہا
کہ ہمنی یہہ نہین سنا پچہلی دین مین اور کچہہ نہین یہہ ایک بات ہی بنائی ہوئی در منثور
مین یہہ روایت ابن ابی شیبہ و امام احمد اور عبد بن حمید اور ابن منذر و ابن ابی حاتم
اور حاکم اور بیہقی اور ابن مردویہ سی نقل کی ہی اوسمین یون ہی کہ جب ابو طالب بیمار
ہوی لوگون نے ابو طالب سی کہا کہ تمہارا بہتیجا ہماری ٹہاکرون کو برا کہتا ہی اور
ایسی ایسی باتین کہتا ہی ابو طالب نی آپکو بلا بہیجا جب آپ آئی تو ابو جہل ابو طالب
کے پاس بیٹہہ گیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چچا کے پاس بیٹہنی کی جگہہ نہ ملی آپ
دروازہ پاس بیٹہہ گئی ابو طالب نی کہا ای میری بہائی کے بیٹی تمہاری قوم کے
لوگ تمہارا گلہ کرتے ہین کہ تم اونکی ٹہاکرونکو برا کہتی ہو اور ابن جریر اور ابن ابی حاتم
نے سدی تک سند پہنچائی کہ کچہہ قریشی لوگ جمع ہوی اونمین ابو جہل تہا اور
عاصی اور اسود تہا مطلب کا بیٹا اور کچہہ قریشیونمین کے بوڑہی ایک نے ایک سی
کہا کہ چلو ابو طالب کے پاس کہ اونسی ہم گفتگو کرین محمد کے مقدمہ مین کہ وہ ہمارا انصاف
کر دین کہ وہ ہماری ٹہاکرونکا برا کہنا چہوڑ دی اور ہم چہوڑ دین اوسکو اور اوسکی خدا کو
جیسی وہ چاہتا ہے کیونکہ ہم ڈرتے ہین کہ اگر یہہ بوڑہا مر جائیگا اور پہر یہان کچہہ بات
ہوگی تو عرب کے لوگ ہمکو طعنہ دینگے اور کہینگی کہ اوسکو چہوڑی رہی یہانتک

کہ اوسکا چچا مر گیا تب اوسکو ستانی لگی تب انہون نی ایک مرد کو بہیجا جو مطلب
کہلاتا تہا اوسنی ابو طالب پاس آنیکا اذن مانگا اور کہا یہہ لوگ تیری قوم کے بوڑہی
اور سردار ہین تجہہ پاس آنے کا اذن مانگتی ہین کہا اونکو داخل کر جب وہ داخل ہوے
بولی ای ابو طالب تم ہماری بڑی ہو اور ہماری سردار ہو سو اپنی بہتیجی سی ہمارا انصاف
کردو اور اونکو حکم کرو کہ ہماری ٹہاکرون کو برا کہنا چہوڑدین اور ہم اونکو اور اونکی خدا کو
چہوڑدین ابو طالب نی آپکو بلا بہیجا جب حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوی
کہا ای میری بہائی کے بیٹی یہہ لوگ بوڑہی ہین تمہاری قوم کے اور سردار ہین
اور تمسی انصاف چاہتی ہین کہ تم اون کے ٹہاکرون کو برا کہنا چہوڑدو اور وہ تمکو اور
تمہاری خدا کو چہوڑدین آپنی فرمایا ای چچا مین اونکو نہ بلاؤن اوس بات کی طرف
جو اونکی حق مین اس سی بہتر ہی کہا تم اونکو کس بات کی طرف بلاتی ہو فرمایا مین اونکو بلاتا ہون
اسطرف کہ ایک کلمہ کہین کہ اوسکی باعث سی عرب کے لوگ اونکی تابعدار ہو جاوین اور
وہ اوسکی باعث سی عجم کے مالک ہو جاوین ابو جہل بولا وہ کیا ہی البتہ ہم وہ بات تمکو دین
گی اور اوسکی دس برابر فرمایا کہو لا الہ الا اللہ یعنی نہین کوئی مالک سوا اللہ کی وہ
لوگ بہاگی اور بولی اسکی سوا کچہہ اور مانگو آپنی فرمایا اگر تم سورج کو لاکر میری ہاتہہ مین
رکہدو گی مین تمسی اسکی سوا کچہہ نہ مانگونگا وہ لوگ غصے ہوی اور آپ کی پاس سی
غصے مین اوٹہی اور بولے قسم اللہ کی ہم تجکو برا کہین گی اور تیری خدا کو جو تجکو اس بات
کا حکم کرتا ہی مواہب لدنیہ مین ہی کہ ابن اسحق نی اور امام بیہقی نے روایت کی ہی
کہ حضرت عباس نے دیکہا کہ ابو طالب ہونٹ ہلاتی تہی تب حضرت عباس نی اپنی کان
اونکی طرف جہکائی اور کہا ای میری بہائی کے بیٹی جو کلمہ آپ کہتی تہی وہ میری
بہائی نے کہدیا آپ بولی کہ مینی نہین سنا امام بیہقی نے اسکی سند پہنچائی یونس
بن بکیر تک اونہون نے ابو اسحق سی اونہون نی کہا کہ مجہے کہا عباس نے جو بیٹی عبد اللہ

کے وہ بیٹی سعد کے وہ بیٹی عباس کے اونہون نی اپنی گہر والونمین سی کسی ایسے
اونہون نی ابن عباس سی امام ابو داؤد فرماتی ہین کہ ہمسی فرمایا مسدد نے کہا
کہ ہمسی فرمایا یحیی نی اونہون نی سفیان سی کہا کہ مجہسی کہا ابو اسحق نی اونہون نی
ناجیہ سی جو کعب کے بیٹی ہین اونہون نی حضرت علی سی اونہون نی کہا کہ مینی کہا حضرت
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ کا چچا بوڑہا گمراہ مرگیا فرمایا کہ جا اور دفن کر اپنی باپ
کو کچہہ اور کام نکرنا جب تک کہ تو میری پاس نہ آوی پہر مین گیا اور اوسکو دفن کیا
اور آپ کے پاس آیا آپ نے مجکو حکم کیا تو مینی غسل کیا اور آپ نے میری لیئی
دعا کی امام بخاری فرماتے ہین کہ ہمسی فرمایا عبد اللہ نے جو یوسف کی بیٹی اونہون نے
کہا کہ ہمسی کہا لیث نی کہا کہ ہمسی کہا ابن الہاد نے اونہون نی روایت کی عبد اللہ
سے جو خباب کے بیٹی اونہون نے ابو سعید خدری سی کہ اونہون نے حضرت نبی
صلی اللہ علیہ وسلم سی سنا اور اونکی پاس اونکی چچا کا ذکر ہوا تو فرمایا شاید میری شفاعت
قیامت کی دن اوسکو فائدہ کری اور وہ تہوڑی سی آگ مین کر دیا جاوی جو اوسکی ٹخنون
تک پہنچی اور اوسکا دماغ اوس سی جوش کری امام بخاری فرماتے ہین کہ ہمسی فرمایا
مسدد نے کہ ہمسی فرمایا یحیی نے اونہون نی روایت کی سفیان سی کہا کہ ہمسی فرمایا
عبد الملک نی کہا کہ ہمسی فرمایا عبد اللہ نے جو حارث کی بیٹی کہا کہ ہمسی فرمایا عباس
نے جو عبد المطلب کی بیٹی کہ اونہون نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی عرض کیا
کہ آپ نی اپنی چچا کو بہی کچہہ بچایا وہ تو آپ کی حمایت کرتا تہا اور آپ کی طرف
ہوکر لوگون پر غصہ کرتا تہا آپ نی فرمایا وہ تہوڑی سی آگ مین ہی اور اگر مین نہوتا
تو وہ آگ کے نیچی کی درجہ مین ہوتا اب یہہ ذکر ہی کہ جناب محمد صلی اللہ
علیہ وسلم نی طائف کی طرف سفر کیا اور وہانکی لوگونکو اللہ کا
پیغام پہنچایا اون سنگدلون نی آپکو بہت ستایا جب وہ دہری

آپ پلٹتی رستی مین جناب عداس جو عیسائی تہی آپ پر ایمان لائے
اور محمدی ہوئی اللہ اونسی راضی ہی اور اسی رستی مین آپ کی زبان
پاک سی قرآن سنکر جنونمین سی نو شخص ایمان لائی اونہون نی جاکر
اپنی قوم کو سمجہایا اونکی سمجہانی سی بہت جن جمع ہوکر آپکی سامنی
حاضر ہوی آپ نی ساری رات جنونکو قرآن سنایا اور اللہ کا پیغام
پہنچایا اور اون نو شخصونکو آپنی جنونمین بہیجا کہ آپکی طرفسی جنون تو
اللہ کی حکم پہنچاوین اور دین کی باتین سکہلاوین اللہ اون سب
سی راضی رہی سو اسب لدنیہ مین ہی کہ پہر ابو طالب کی مرنیکی تین یا چار دنکی بعد حضرت
خدیجہ نے انتقال فرمایا اوسوقت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری سے دسوان
برس تہا پہر چند دنکی بعد آپنی حضرت سودہ سی جو زمعہ کی بیٹی تہین نکاح کیا اور
حضرت عائشہ سے جو حضرت ابوبکر کے بیٹی تہین شوال کی مہینی مین نکاح کیا پہر چند
راتین شوال کے باقی تہین کہ آپ طائف کی طرف تشریف لی گئی کہ مکہ مین ابو طالب
کے مرنیکی بعد آپ کو کافرون نے بہت ستایا آپ طائف کی طرف تشریف لی
گئی اور زید جو حارثہ کے بیٹی تہی وہ آپکی ساتہہ تہی مہینہ بہر آپ طائف مین رہی قوم
ثقیف کی سردارون کو اللہ کیطرف بلاتی رہی اونہون نی آپکا کہنا نمانا اور بیوقوفونکو اور
غلامونکو ورغلایا کہ وہ آپ کو برا کہنی لگی اور سوسی جمع ہوکی بیٹہی ہین وہ خراقی ہین کہ اون لوگون نے آپکی
ایڑیون پر پتہر پہینکی یہان تلک کہ آپکی دونو جوتیان خونمین رنگین ہوئین اور سبہا کی سوا اور ردنی کہا ہی کہ
جب پتہرون کے باعث آپ پہلتی تہی زمین پر بیٹہہ جاتے تہی وہ لوگ آپکی دونو
بازو پکڑکے اوٹہاتی تہی اور آپکو کہڑا کرتے تہی پہر جب آپ چلتی تہی وہ پتہر پہینکتی
تہی اور زید جو حارثہ کے بیٹی ہین آپکو سطرح بچاتے تہی کہ اپنی تئین دشمنونکی سامنی
کر دیتی تہی اور پتہرونکو اپنی اوپر لیتی تہی یہانتک کہ زید کے سر مین زخم پہنچا تہا اور

صحیح بخاری میں ہی کہ حضرت عائشہ نے بیان کیا کہ مینی حضرت نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سے عرض کیا کہ اُحُد کے دن سی ہی زیادہ کوئی دن تکلیف کا آپکی اوپر
گذرا ہی آپ نی فرمایا کہ مجکو تیری قوم سی تکلیفیں پہنچیں اور بہت بڑی تکلیف مجکو
اوسنی گہاٹی کے دن پہنچی جب مینی اپنی تئین عبد یالیل کی بیٹی کے سامنی کیا
پہر جو مینی چاہا تہا وہ اوسنی نمانا پہر مین اوس غم مین اپنی منہہ کے سامنی چلا گیا پہر مجکو
ہوش نہین آیا مگر جسوقت مین قرن الثعالب مین پہنچا ہون تب مینی اپنا سر اوٹہایا
تو کیا دیکہتا ہون کہ ایک بدلی نے میری اوپر سایہ کیا ہی پہر مینی دیکہا تو اوسکی
اندر جبریل تہی اونہون نے مجکو پکارا اور کہا اللہ نے سنا جو آپ کی قوم نی کہا
اور جو آپ کو جواب دیا اور اللہ نے آپکی پاس پہاڑونکا فرشتہ بہیجا ہی کہ آپ
اوسکو حکم کرین جو چاہین پہر پہاڑونکی فرشتی نے مجکو پکارا اور میری اوپر سلام کہا
پہر کہا ای محمد اللہ نے سنا جو آپ کی قوم نے کہا اور مین پہاڑونکا فرشتہ ہون
اور آپکی مالک نی مجکو آپکی پاس بہیجا ہی کہ آپ مجکو حکم کرین جو آپکا حکم ہو اگر آپ
چاہین تو ان دونو پہاڑون کو ملا کر ان لوگون کے اوپر رکہدون حضرت نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلکہ مین اُمید رکہتا ہون کہ اللہ نکالے گا انکی پیٹہہ سے
وہ لوگ جو فقط اللہ کو پوجین گی اوسکی ساتہہ کسی چیز کو شریک نکرین گی یا اللہ
اپنی پیاری رسول پر لاکہون درود دین اور رحمتین نازل کر جنہون نی تیری
راہ مین کیا کیا صدمی اوٹہائی اور تیری پیغام سب کو پہنچای منکرون نے
شرارت سی کس کس طرح ستایا مگر اوس پیغمبر برحق نے سوا تیری کسی کا ڈر
نمانا جب تک دنیا مین رہی جب تک جو تو نی حکم بہیجا وہ اونہون نی صاف
صاف سب کو سنایا دشمنون کا غارت ہونا قبول نکیا ہمیشہ یہی چاہا کہ کسی
طرح یہہ راہ پر آدین اور اللہ کی عذاب سی بچ جاوین الہی اوس رسول پاک

کی اولاد پاک پر ہزارون درود دین اور رحمتین نازل کر اور ہمکو دین محمدی پر مضبوط رکھہ آمین جب جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم طائف سی پلٹی آتی تہی عتبہ اور شیبہ دونوبیٹی ربیعہ کے اپنی ایک باغ مین تہی امام زرقانی لکہتی ہین کہ عقبہ کے بیٹی موسٰی نے لکہا ہے کہ آپکی دونو پانوسی خون بہتا تہا آپ اونکی باغو نمین سی ایک باغ کی طرف چلی ایک انگور کے درخت کی نیچی آپ نی سایہ لیا جب اونہون نے آپکو تکلیف مین دیکہا رشتہ کی محبت نے اونکی دلمین جوش کیا اونہون نے آپکی واسطی عداس نصرانی کی ہاتہہ جو اونکا غلام تہا ایک گچہا انگور کا بہیجا جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتہہ اوس خوشی مین کہا اور بسم اللہ کہکر کہایا تب عداس نی آپکی چہرہ مبارک کی طرف دیکہا پہر کہا قسم اللہ کی یہہ کلام تو اس شہر کے لوگ نہین کہتی ہین تب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ توکس شہر کا ہی اور تیرا دین کیا ہی اوسنی کہا مین نصرانی ہون نینوی کا رہنی والا آپ نی فرمایا کہ وہ جو اچہا مرد تہا یونس متی کا بیٹا تو اوسکی بستی کا ہے اوسنی کہا آپ نی کہاںسی جانا امام زرقانی لکہتی ہین کہ سلیمان تیمی نے لکہا ہی کہ عداس نے کہا کہ قسم اللہ کی مین نینوی سی نکلا ہون اور اسمین دس مرد ایسی نہین جو پہچانتی ہون کہ متی کون ہی آپ نی اوسکو کہاںسی پہچانا آپ تو ان پڑہ ہین ان پڑہ لوگونمین رہتی ہین آپ نی فرمایا وہ میرا بہائی ہی اور وہ میری طرح نبی ہی تب عداس جہککر آپ کے ہاتہہ اور سر اور پاؤن چومنی لگی اور ایمان لائے امام زرقانی لکہتی ہین کہ ابن اسحاق نے لکہا ہی کہ جب عداس اون دونو پاس گئے وہ دونو بولی اسکا کیا باعث تہا کہ تو اس مرد کا سر اور ہاتہہ پانو چومتا تہا وہ بولا ای میری سردارو زمین مین کوئی شی اس سی بہتر نہین اونہون نے مجکو ایسی بات بتائے جو سوا نبی کے کوئی نہین جانتا وہ دونو بولے ای عداس تو اپنا دین مت چہوڑ وہ اس کے دین سی بہتر ہی اور اسی رستی مین آپ نی وہ دعا مانگی ہی جو مشہور ہی وہ دعا یہہ ہی

یا اللہ مین تجہسی گلہ کرتا ہون اپنی زور کی سستی کا اور اپنی وسیلہ کی کمی کا اور لوگونکی
آگے اپنی بیقدری کا ای سب رحم کرنیوالونسی زیادہ رحم کرنیوالی تو سب رحم کرنیوا
لونسی زیادہ رحم کرنیوالا ہی اور تو مالک ہی کمزورونکا کسکی طرف تو مجکو سونپی گا کسی دشمن
کی طرف جو دور ہی سختی سی میری سامنی آتا ہی یا کسی دوست کی طرف جو نزدیک
ہی کہ تو دی میرا کام اوسکی اختیار مین کردیا اگر تو مجہپر غصہ نہو تو مجکو کچہہ ڈر نہین سوا اسکی
کہ تیرا دیا ہوا آرام میری لئی بڑی سمائی رکہتا ہی مین پناہ لیتا ہون تیری منہہ کی
نور کی جسسی روشن ہوئی اندہیری اور بن گیا اوسپر کام دنیا اور عقبی کا اس سی کہ
اوتری مجہپر تیرا غضب یا اوتری مجپر تیرا غصہ تیرا اسانا چاہئی یہانتک کہ تو راضی ہو اور
نہین ہی زاتا اور نہ قوت مگر تیری مدد سی روایت کیا ہی اسکو ابن اسحق نی اکام المرجان مین
ہی کہ ابن اسحق نی فرمایا کہ اللہ کے رسول اللہ اوپر درود بہیجی اور سلامت رکہی
جب قوم ثقیف کی بہتری سی نا امید ہوی آپ طائف سی مکہ کی طرف پلٹی یہانتک
کہ جب نخلہ مین پہنچی رات کو کہڑی ہو کر نماز پڑہنی لگی اور آپکی پاس جنونمین سی کئی
شخص گذری وہ لوگ جنکا اللہ تعالی نی ذکر کیا ہی اور جو میری سامنی ذکر ہوا اوسکا
یون ہی کہ وہ سات شخص تہے نصیبین کی لوگونمین سی پہر اونہون نی کان لگا کر سنا
جب آپنی نماز سی فراغت کی وہ لوگ چلی اپنی قوم کو ڈرا دین پہر اللہ تعالی نی فرمایا
وَاِذۡ صَرَفۡنَاۤ اِلَيۡكَ نَفَرًا مِّنَ الۡجِنِّ یعنی اور جب پہیر دیا ہمنی تیری طرف کئی شخصونکو جنون
مین سی مواہب مین اور اوسکی شرح مین ہی کہ ابن اسحق نی کہا کہ آپ اوسوقت
سورہ جن پڑہ رہی تہی اور نصیبین ایک شہر ہی جزیرہ مین اور جزیرہ ملک شام اور
ملک عراق کے بیچ مین ہی امام بیہقی نی ابوبکر تک سند پہنچائی جو ابو شیبہ کے بیٹی
ہین اونہون نے فرمایا کہ ہمسی کہا ابو احمد زبیری نے کہ ہمسی کہا سفیان
نے اونہون نی عاصم سی اونہون نی زر سی اونہون نے عبد اللہ سی جو مسعود

کے بیٹی ہین اونہون نے فرمایا کہ وہ لوگ اوتری نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ
قرآن پڑھ رہی تھی بطن نخلہ مین پھر جب اونہون نے سُنا بولی چپ رہو اور وہ
نو شخص تھی ایک اونمین زوبعہ تھی پھر اوتارا اللہ تعالی سنے وَاِذْ صَرَفْنَا اِلَیْكَ
نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ مبین تک یعنی حق تعالی سنے خبر دی اور فرمایا اور جب پھیر دیا ہمنے
تیری طرف کئی شخصون کو جنونمین سی کہ سُنتی لگی قرآن کو پھر جب حاضر ہوی اوسکو
بولی چپ رہو پھر جب تمام ہو چکا پیٹھ پھیر کر چلے اپنی قوم کی طرف ڈرانی والی ہوکر
بولی اہی ہماری قوم ہمنی سنی ایک کتاب کہ اوتاری گئی موسی کے بعد سچ بتانی
والی اون کتابونکو جو اوس سی پہلی تھین راہ بتاتی ہی سچی دین کیطرف اور سیدہی
راہ کیطرف اہی ہماری قوم قبول کرو اللہ کے بلانی والی کو اور اوسپر ایمان لاؤ
وہ تمہاری گناہ تمکو بخشدیگا اور تمکو بناہ دیگا دکھہ دینی والی عذاب سی اور جو شخص
نہ قبول کریگا اللہ کے بلانے والی کو تو وہ نہین ہی تھکانی والا زمین مین اور نہین
اوسکی لئی اوسکی سوا مددگار وہ لوگ ہین صاف گمراہی مین درمنثور مین ہی کہ امام بیہقی نی دلائل مین ابن
جریرتے اور ابن مردویہ نی ابن عباسؓ سی روایت کیا ہی اونہون نی فرمایا کہ حضرت
عیسی اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ مین جو زمانہ گذرا جسمین پیغمبرون کا آنا موقوف
ہو گیا تھا اوس زمانہ مین نیچی والی آسمان کے نگہبانی نہین کی گئی اور جن اوسمین بیٹھنے
کے ٹھکانون پر سننی کے واسطی بیٹھا کرتے تھی پھر جب اللہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کو بھیجا آسمانکی نگہبانی بہت شدتسی ہوی اور شیاطین پٹی اور اس نئی بات کو
دیکھکر گھبرائی اور بولی ہم نہین جانتی کہ بدی کا ارادہ کیا گیا ہی زمین کی لوگونسے
یا ارادہ کیا اونکی ساتھہ اونکی رب نی بھلائی کا تب ابلیس نے کہا کہ زمین مین کوئی
نئی بات ہوئی ہی پھر سب جن اوسکی پاس اکٹھی ہوئی اوسنی کہا زمین مین جدا جدا
ہو کر جاؤ پھر مجکو خبر دو کہ یہہ کیا خبر ہی جو آسمانمین نئی بات ہوئی ہی اور پہلی جو جن گذرے

وہ نصیبین کی لوگوں مین سی چند سوار تہی اور وہ جنون کی اشراف اور سردار تہی اونکی
اونکو تہامہ کی طرف بہیجا وہ چلی یہانتک کہ نخلہ کی نالی مین پہنچی حضرت نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کو بطن نخلہ مین صبح کے نماز پڑہتی پایا تب کان لگاکر سنا جب آپکو قرآن
پڑہتی سنا بولے چپ ہو جب آپنی نماز سی فراغت کی اونہون نے پیٹھ پہیری
اپنی قوم کی طرف ڈر سنانی کو گئی مولانا جلال الدین سیوطی در منثور مین لکہتی
ہین کہ واقدی نے اور ابو نعیم نے کعب احبار سی روایت کی ہی اونہون نے
کہا کہ وہ نو شخص جو نصیبین کی لوگون مین سی تہی جب بطن نخلہ سی پلٹی اور وہ فلان
اور فلان اور فلان تہی اور اردبیان اور احقب تہی وہ اپنی قوم مین ڈرانی والی ہوکر
آئی پہر بعد اوسکی نکلی اور اللہ کے رسول کی پاس حاضر ہوئی اللہ اونپر درود بہیجی اور
سلامت رکہی اور وہ تین سو تہی سو وہ حجون تک پہنچی پہر احقب نی آکر اللہ
کے رسول پر سلام کہا اللہ اونپر درود بہیجی اور سلامت رکہی اور عرض کیا کہ ہماری
قوم آپکی ملاقات کی لئی حجون مین حاضر ہوی ہی تب اللہ کے رسول نی اللہ اونپر
درود بہیجی اور سلامت رکہی اوس سی رات کو ایکوقت پر حجون مین آنے کا
وعدہ کیا اور عبد بن حمید نے اور ابن جریر نے اور ابو شیخ نے عظمت مین
ابن مسعود سی روایت کی ہی اونہون نی کہا مینی سنا اللہ کے رسول سے
اللہ اونپر درود بہیجی اور سلامت رکہی فرماتی تہی کہ آج کی رات مین جنون کے
سا تہی آہستہ آہستہ قرآن پڑہتا رہا حجون مین اور ابن ابی حاتم نے مجاہد
تک سند پہنچائی کہ اونہون نے وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ کے بیان مین فرمایا
کہ وہ سات تہی تین حران کے لوگون مین سی اور چار نصیبین کے لوگون مین سی اور اونکے
نام تہی حسی اور مسی اور شاصر اور ماصر اور اردوانیان اور احقم اور سرق
اور ابن جریر نے اور طبرانی نی اور ابن مردویہ نی ابن عباسؓ سی روایت کی

کہ اونہون نے وَاِذْ صَرَفْنَا اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ کی بابمین فرمایا کہ وہ نو شخص تہی نصیبین
کی لوگونمین سی پہر اللہ کے رسول نی اللہ اونپر درود بہیجی اور سلامت رکہی اونکو
پیغام پہنچانیکی واسطی اونکی قوم کیطرف بہیجا فائدہ یعنی جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے
اون نو جنون کو اپنی طرف سی نایب کر دیا کہ اپنی قوم کو ہماری پیغام پہنچاؤ اور حکم شریعت
کے بتاؤ اون نومین آٹہہ کے نام اِن روایتونمین ہوچکی ایک اور روایت سی ثابت ہی
کہ نوین کا نام عمرو تہا اللہ اون سب سی راضی رہی اور مسلم اور ابو داؤد نے علقمہ تک
سند پہنچائی اونہون نے کہا کہ مینی ابن مسعود سی کہا کہ تم مین سی کوی جنون کی
رات مین حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ رہا ہی اونہون نے کہا کوئی ہم مین سے
اونکی ساتہہ نہین رہا ولیکن ہم ایک رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہہ
تہی پہر ہمنی آپکو نہ پایا تو ہمنی آپکو نالون اور گہاٹیون مین ڈہونڈہا ہمنی کہا اونکو
کوئی اوڑا لی گیا یا اونکو کسی نی دہوکی سی گرفتار کیا پہر بہت بری رات جو کسی
قوم پر گذری ہوگی ویسی ہماری وہ رات گذری پہر جب صبح ہوی ایکا ایک کیا دیکہتی
ہین کہ آپ حرا پہاڑ کیطرف سی چلی آتے ہین ہمنی عرض کیا یا رسول اللہ ہمنی آپکو
نپایا پہر ہمنی آپکو ڈہونڈہا پہر آپ ہمکو نہ ملی سو بہت بری رات جو کسی قوم پر گذری
ہوگی ویسی ہماری رات گذری آپ نے فرمایا کہ میری پاس جنونکا بلانی والا آیا
تہا سو مین اوسکی ساتہہ گیا پہر مینی اونکی سامنی قرآن پڑہا پہر آپ ہمکو لے چلی اور
ہمکو اونکی قدمونکی نشان دکہلائی اور اونکی آگ کی نشان دکہلائی سو جنون نے
آپسی توشہ مانگا سو آپنی اونسی فرمایا کہ تمہاری واسطی ہر ایک ہڈی ہی جس پر ذکر
ہوا اللہ کے نام کا پڑی کی تمہاری ہاتو نمین جیسی بہت گوشت سی بہری ہوی
ہوتے ہی اور ہر ایک مینگنی چارہ ہی تمہاری جانورونکا پہر اللہ کے رسول
نے اللہ اونپر درود بہیجی اور سلامت رکہی فرمایا کہ اِن سی استنجا نکرو کہ وہ کہانا

یعنی تمہارے بہائیونکا درستو مین ہی کہ طبرانی نے اوسط مین اور ابن مردویہ
نی ابن عباس سی روایت کی اونہون نی کہا کہ پہیری گئی جن اللہ کے رسول کیطرف
اللہ اونپر درود بہیجی اور سلامت رکہی دو بار اور تہی سردار جنونکی نصیبین مین فائدہ
پہر اسی معلوم ہوا کہ ایسا معاملہ دو بار گذرا کہ آپ قرآن پڑہ رہی تہی جنونکو اللہ نے
آپکی طرف پہیر دیا ایکبار وہ قرآن سن کر ایمان لائی آپکی سامنی نہین آئی اونکا ذکر
اوپر ہو چکا دوسری مرتبہ یہہ نو شخص جو نصیبین کی سردار تہی ایسی قرآن سن کر
ایمان لائی پہر بہت سا مجمع جنونکا لیکر آپکی پاس حاضر ہوی آپ اونکو رات
بہر جبتک انہین قرآن سناتی رہی ان نو کو اپنی جنونکیطرف اپنا نایب بنا کر بہیجا کہ جنونکو
ایمان اور اسلام کی تعلیم فرماوین الہی جن آدمیون اور جنون نے تیری رسول پاک
کو دیکہا اور ایمان لای اور آپکی زبان پاک سی تیرا کلام سنا اون سب پر اپنی رحمت
کا مینہہ برسا اونکی درجی بلند کر اور ہم سب کو اونکی طفیل سی دین محمدی پر قایم رکہہ آمین
لعبد آپکی ہی پہر جن بہت بار آپ پاس آئی ہین حدیثون مین جا بجا اسکا بیان ہے امام
احمد نے فرمایا کہ ہمسی کہا یعقوب نی جو ابراہیم کے بیٹی وہ سعد کے بیٹی کہا کہ مجہسی کہا میرے
باپ نے اونہون نی ابن اسحق سی کہ مجہسے کہا ابو عمیس نی جو عتبہ کے بیٹی وہ عبد اللہ کے بیٹی
وہ عتبہ کے بیٹی اونہون نی ابو فزارہ سی اونہون نی ابو زید سی جو آزاد غلام ہین
عمرو مخزومی کے جو حریث کی بیٹی اونہون نے عبد اللہ سی جو مسعود کے بیٹی اونہون
نے کہا کہ اس بیچ مین کہ ہم مکہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ تہی اور
آپ اپنی چند رفیقونمین تہی اونکا ایک نی فرمایا وہ نہین میری ساتہہ تم مین سی دو مرد
اور ہرگز نہ اوٹہی میری ساتہہ وہ مرد کہ اوسکی دلمین ذرہ برابر کینہ ہو پہر مین آپکی
ساتہہ اوٹہا اور ایک ڈولچی مینی اوٹہائی مجکو یہی خیال تہا کہ اوسمین پانی ہی پہر
نکلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہانتک کہ ہم مکہ کے اونچی طرف پہنچی یعنی

پاس آئی اچھی نصیبین کی جنون کی اور وہ بہت اچھی جن تھی انہون نے مجھسے
توشہ مانگا مینی اونکی واسطی اللہ سی دعا کی کہ وہ جس ہڈی پر اور جس گوبر پر گزرین تو
اوسکی اوپر کہانا پا دین گے امام بیہقی نی دلائل النبوۃ مین فرمایا کہ ہمسی فرمایا ابو عبداللہ
حافظ نی کہا کہ ہمسی فرمایا بغداد مین اپنی اصل کتاب سی حسن نے باپ عبیداللہ نی جو محمد کے
بیٹے بلخ کی بسنی والی کہا کہ ہمسی فرمایا اسمعیل کی باپ محمد سلمی نی جو اسمعیل کی بیٹے
کہ ہمسی فرمایا صالح کی باپ عبداللہ نی جو صالح کی بیٹے کہ مجھسی فرمایا لیث نے جو سعد کے
بیٹے کہ مجھسی فرمایا یونس نے جو یزید کے بیٹے وہ ابن شہاب سی کہا کہ مجھکو خبر دی
عثمان کی باپ ابن سنہ خزاعی نی اور وہ ایک مرد تھی شام کے لوگون مین سے کہ اونہون
نی سنا عبداللہ سی جو مسعود کی بیٹے وہ کہتی ہین کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
جب مکہ مین تھے آپنی اپنی رفیقون سی فرمایا کہ جو شخص تم مین سی چاہی کہ چلی آج رات جنون
پاس حاضر ہووی سو اونمین سی میرے سوا کوئی حاضر نہ ہوا پھر ہم چلی یہانتک کہ جب
ہم مکہ کی اونچی طرف پہنچی آپنی میرے لئی اپنی پانو سی ایک خط کھینچ دیا پھر مجھکو حکم کیا اوسمین
بیٹھون پھر آپ چلے یہانتک کہ کھڑی ہوی اور قرآن شروع کیا پھر آپکو بہت جماعتون
نی ڈھانک لیا کہ میری اور آپکے بیچ آڑ ہو گئی کہ مین آپ کی آواز نہین سنتا تھا
پھر وہ لوگ چلی گئی اور آپنی صبح کی ساتھ فراغت پائی اور بعضی روایتون مین آیا ہی کہ ابن
مسعود نی فرمایا کہ مینی سنا کہ جنون نی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہا
کون گواہی دیوی کہ آپ اللہ کی پیغام پہنچانیوالی ہین اور اوس جگہہ کے نزدیک ایک
درخت تھا جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اونسی فرمایا بھلا دیکھو تو اگر یہہ درخت
گواہی دیوی تم ایمان لاؤگی وہ بولی ہان جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اوس
درخت کو بلایا وہ آیا ابن مسعود نی فرمایا کہ مینی اوسکو دیکھا کہ اپنی شاخونکو کھینچتا
آتا تھا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تو گواہی دیتا ہی کہ مین اللہ کا پیغام پہنچانیوالا

ہوں وہ درخت بولا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک آپ اللہ کے پیغام پہنچانے
ہیں امام مسلم ترمذی جامع میں فرماتے ہیں کہ ہمسے فرمایا عبدالرحمن نے
جو واقد کے بیٹے ہیں کہ ہمسے فرمایا ولید نے جو مسلم کے بیٹے ہیں وہ روایت کرتے ہیں زہیر سے جو
محمد کے بیٹے ہیں وہ محمد سے جو منکدر کے بیٹے ہیں وہ جابر سے اونہوں نے فرمایا کہ اللہ کے
رسول اللہ اونپر درود بھیجے اور سلامت رکھے اپنے رفیقوں پر نکلے اور اونکے سامنے سورہ
رحمن کو اول سے آخر تک پڑھا وہ سب چپکے رہے پھر نبی نے فرمایا کہ میں جنونکو سناتا
جنونکی راتمیں اسکو پڑھا تھا وہ جواب دینے میں تمسے اچھے تھے جب میں آتا تھا اسکے
اس قول پر فبای آلاء ربکما تکذبان یعنی پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کے
جھٹلاؤگے وہ کہتے تھے کہ لا بشیء من نعمک ربنا نکذب فلک الحمد یعنی کسی
چیز کو تیری نعمتوں میں سے اے مالک ہمارے ہم نہیں جھٹلاتے ہیں سو تیرے ہی لئے
سب تعریف اب یہہ ذکر ہے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے
حضرت جبریل کو اونکی اصلی صورت میں بھی دوبار دیکھا ایکبار
زمین میں دوسری بار ساتویں آسمان کے اوپر معراج کی راتمیں جسدم
راتمیں اللہ نے آپکو ساتوں آسمانونکے اوپر بلایا اور خود اللہ نے ایسی باتیں
کہیں اور پچاس نمازونکا حکم فرمایا اور بہت کچھہ غیب کا کارخانہ آپکو
دکھا دیا امام ترمذی جامع میں فرماتے ہیں کہ ہمسے فرمایا ابن ابی عمر نے کہا کہ ہمسے
فرمایا سفیان نے اونہوں نے مجالد سے اونہوں نے شعبی سے کہ مسروق نے کہا کہ حضرت
عائشہ نے اس آیت کی بابت میں فرمایا لقد رای من آیات ربه الکبری یعنے البتہ دیکھیں اپنے
رب کے بڑی نشانیاں کہ اپنے جبریل کو دیکھا آپنے انکو اونکی اصلی صورت میں فقط دو
بار دیکھا ایکبار اوس بیری کے درخت کے پاس کہ وہیں تک پہنچ ہے اور ایکبار جیاد
میں کہ اونکی چھہ سو بازو تھے آسمانکا کنارہ ڈھنک لیا تھا امام ترمذی فرماتے ہیں

انہسی فرمایا عبد نی جو حمید کے بیٹی اونہون نی کہا کہ ہمسی کہا عبید اللہ نے جو
ابو زرعہ کے بیٹی اونہون نے اسرائیل سی اونہون نے ابو اسحاق سی اونہون
نے عبد الرحمن سی جو یزید کے بیٹی اونہون نے عبد اللہ سی اونہون نے
فرمایا کہ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰی یعنی نہین جھٹلایا دل نی اوسکی جو کچھہ دیکھا کہا کہ
اللہ کے رسول نی اللہ اونپر درود بھیجی اور سلامت رکھی جبریل کو ایک زخرف
کی جوڑی مین دیکھا کہ جو کچھہ درمیان آسمان اور زمین کی ہی سب اوسسی بہر گیا
امام مسلم فرماتی ہین کہ ہمسی فرمایا زہیر نے جو حرب کے بیٹی کہ ہمسی کہا اسمعیل نے
جو ابراہیم کے بیٹی اونہون نے داود سی اونہون نے شعبی سی اونہون نے مسروق
سے اونہون نی حضرت عائشہ سی کہ اونہون نی اللہ کی رسول سی اللہ اونپر
درود بھیجی اور سلامت رکھی اس آیت کا مطلب پوچھا وَلَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِيْنِ
وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى یعنی بیشک دیکھا اوسنی اوسکو آسمان کی کنارے کہلی
ہوئی پر اور البتہ دیکھا اوسکو بار دوسری تب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ
یہہ ذکر جبریل کا ہی وہ جو اونکی صورت ہی جسپر وہ بنائی گئی ہین [illegible] نہین دیکھا
میرا اونکو میمنی ان دو مرتبہ کے سوا نہین دیکھا میمنی اونکو آسمانسی اوترتے ہوئی دیکھا
کہ آسمان کی درمیان زمین تک جو کچھہ ہی وہ اونکی جسم کی بڑائی سی بہر گیا ہمسی
فرمایا ابن نمیر نی کہ ہمسی کہا ابو اسامہ نی کہ کہا زکریا نی اونہون نی ابن اشوع سی
اونہون نی عامر سی اونہون نی مسروق سی کہ اونہون نی حضرت عائشہ سی
سی اس آیت کا مطلب پوچھا کہ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى
فَاَوْحٰى اِلٰى عَبْدِهٖ مَا اَوْحٰى یعنی پہر نزدیک ہوا پہر اوتر آیا تو رہ گیا فرق دو کمان کی برابر یا اوس سی بہی نزدیک
پہر حکم بہیجا اللہ نی اپنی بندہ کیطرف جو کچھہ پیغام بہیجا حضرت عائشہ نی فرمایا
یہہ ذکر جبریل کا ہی کہ وہ آپکے پاس مردونکی صورتمین آیا کرتی تہی اور وہ اس مرتبہ

آپکی پاس آئی اپنی اوس صورت مین جو انکی صورت ہی سو انہون نی ڈہانک لیا کنارہ آسمان کا **فائدہ** اس آیت کی دو مطلب ہین ایک مطلب یہہ ہی کہ حضرت جبریل وتری اور نزدیک آئی دوسرا مطلب یہہ ہی کہ معراج کی رات مین اللہ تعالی اوترا اور نزدیک آیا یہہ مطلب آگی آتا ہی **درمنثور** مین ہی کہ روایت کیا عبد نی جو حمید کے بیٹی ہین انہون نی ابن عمر تک سند پہنچائی کہ جبریل آیا کرتے تہی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس دحیہ کلبی کی صورت مین امام احمد اور ابو الشیخ نی حضرت عائشہ تک سند پہنچائی ہی کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ مینی جبریل کو اوترتے ہوی دیکہا مجھکو دونو کنارون کی بیچ مین ہی جو اونسی بہر گیا اونپر سندس کی کپڑی تہی جنمین موتی اور یاقوت لٹکتی تہی ابن مبارک نی زہد مین ابن شہاب سی روایت کی کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی جبریل سی سوال کیا کہ اپنی صورت اونکو دکہلاوین جبریل نی کہا آپکو اسکی تاب نہ آوی گی فرمایا مین چاہتا ہون کہ تم ایسا ہی کرو پہر جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مصلی کیطرف نکلی چاندنی رات مین تب آپ پاس جبریل اپنی صورت مین آئی جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت اونکو دیکہا آپکو غش آگیا پہر آپ ہشیار ہوی تو جبریل آپکو تہامی ہوی تہی اور رکہا ایک ہاتہہ آپکی سینہ پر اور دوسرا ہاتہہ آپکی دونو کندہونکی بیچ مین رکہی ہوی تہی تب جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ مجکو خیال نتہا کہ خلق مین کوئی شی اسطرحکی ہی جبریل نی فرمایا پہر کیا حال ہو اگر آپ اسرافیل کو دیکہین اونکی بارہ بازو مین ایک بازو پورب مین اور ایک بازو پچہم مین اور عرش اونکی کندہونکی بیچ کی جگہہ پر ہی اور اونکا جسم کبہی کبہی سمٹ جاتا ہی اللہ کی عظمت سی یہانتک کہ وہ چڑیا کیطرح چہوٹی ہو جاتی ہین یہانتک کہ عرش کو فقط اللہ کی عظمت اوٹہائی رہتی ہی اب دوسری بات

معراج کی رات کا ذکر یون ہی کہ امام مسلم فرماتی ہین کہ ہمسی فرمایا شیبان نی
جو فروخ کے بیٹے ہین کہا کہ ہمسی فرمایا حماد نی جو سلمہ کی بیٹے ہین کہ ہمسی کہا ثابت
بنانی نی اونہون نی انس سی جو مالک کی بیٹے کہ اللہ کے رسول نی اللہ اونپر
درود بہیجی اور سلامت کہی فرمایا کہ میری پاس براق لایا گیا اور وہ ایک جانور
ہی سفید لمبا گدہی سی اونچا اور خچر سی نیچا اپنا قدم اوس جگہہ کی نزدیک کہتا ہی
جہان اوسکی نگاہ پہنچتی ہی پہر مین اوسپر سوار ہوا یہانتک کہ مین بیت المقدس
مین آیا پہر مینی اوسکو اوس حلقہ مین باندہ دیا جسمین نبی باندہا کرتے تہی پہر مین مسجد
مین داخل ہوا پہر مینی دو رکعتین پڑہین پہر مین نکلا تو میری پاس جبرئیل ایک
[illegible]
پسند کیا پہر وہ مجھکو لیکر آسمان کی طرف چڑہی پہر جبرئیل نی دروازہ کہلوایا [illegible]
تو کون ہی کہا جبرئیل ہون کوئی بولا اور تیری ساتہہ کون ہی کہا محمد ہین کوئی بولا
اور اونکو بلا بہیجا ہی کہا اونکو بلا بہیجا ہی پہر ہماری واسطی کہولا گیا پہر ایکایک مینی
آدم کو دیکہا اونہون نی مجکو مرحبا کہا یعنی جگہہ کشادہ ہی اور میری لئی بہتری کی دعا
کی پہر وہ مجکو لیکر دوسری آسمان تلک چڑہی جبرئیل نے دروازہ کہلوایا کوئی بولا
تو کون ہی کہا جبرئیل ہون کوئی بولا اور تیری ساتہہ کون ہی کہا محمد ہین کوئی بولا
اور اونکو بلا بہیجا ہی کہا اونکو بلا بہیجا ہی پہر ہماری واسطی دروازہ کہولا گیا پہر
ایکایک مینی دونو کو دیکہا جو آپسمین خالہ کی بیٹی ہین عیسی بیٹی مریم کے اور یحیی بیٹی زکریا
کی اون دونون نی مجکو مرحبا کہا اور میری واسطی بہتری کی دعا کی پہر وہ مجکو لیکر
تیسری آسمان تک چڑہی پہر جبرئیل نی دروازہ کہلوایا کوئی بولا تو کون ہی کہا
جبرئیل ہون کوئی بولا اور تیری ساتہہ کون ہی کہا محمد ہین کوئی بولا اور اونکو بلا بہیجا ہی کہا اونکو
بلا بہیجا ہی پہر ہماری واسطی دروازہ کہولا گیا پہر ایکایک مینی یوسف کو دیکہا اور کیا دیکہتا

ہون کہ اونکو آدہا حسن دیا گیا ہی پہر اونہون نے مجکو مرحبا کہا اور میری لئی بہتری
کی دعا کی پہر وہ مجکو لیکر چوتہی آسمان تلک چڑہی پہر جبریل نے دروازہ کہلوایا
کوی بولا یہہ کون ہی کہا جبریل ہون کوی بولا اور تیری ساتہہ کون ہی کہا
محمد ہین کوی بولا اور اونکو بلا بہیجا ہی کہا اونکو بلا بہیجا ہی پہر ہماری لئی دروازہ
کہولا گیا پہر دیکہا ایک مینی ادریس کو دیکہا اونہون نے مجکو مرحبا کہا اور میری لئی
بہتری کی دعا کی اللہ تعالی نے فرمایا وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا اور ہمنی اسکو
اونچا کیا ہی اونچی جگہہ پر پہر وہ مجکو لیکر پانچوین آسمان تلک چڑہی پہر جبریل
نے دروازہ کہلوایا کوی بولا یہہ کون ہی کہا جبریل کوی بولا اور تیری ساتہہ کون
ہے کہا محمد ہین کوی بولا اور اونکو بلا بہیجا ہی کہا اونکو بلا بہیجا ہی پہر ہماری لئی
دروازہ کہولا گیا پہر دیکہا ایک مینی ہارون کو دیکہا اونہون نے مجکو مرحبا کہا اور
میری واسطی بہتری کے دعا کی پہر وہ مجکو لیکر چہٹی آسمان تلک چڑہی پہر جبریل نے دروازہ
کہلوایا کوی بولا یہہ کون ہی کہا جبریل ہون کوی بولا اور تیری ساتہہ کون ہی
کہا محمد ہین کوی بولا اور اونکو بلا بہیجا ہی کہا اونکو بلا بہیجا ہی پہر ہماری لئی دروازہ
کہولا گیا پہر دیکہا ایک مینی موسی کو دیکہا اونہون نے مرحبا کہا اور میری واسطے
بہتری کی دعا کی پہر وہ مجکو لیکر ساتوین آسمان تلک چڑہی پہر جبریل نے دروازہ
کہلوایا کوی بولا یہہ کون ہی کہا جبریل ہون کوی بولا اور تیری ساتہہ کون ہی
کہا محمد ہین کوی بولا اور اونکو بلا بہیجا ہی کہا اونکو بلا بہیجا ہی پہر ہماری لئی دروازہ
کہولا گیا پہر دیکہا ایک مینی ابراہیم کو دیکہا کہ اپنی پیٹہہ بیت المعمور کیطرف ٹیکی ہوی
ہیں اور اوسمین ہر روز ستر ہزار فرشتی داخل ہوتے ہین پہر اوسکی طرف پلٹ کر
نہین آتے پہر وہ مجکو اوس بیری کے درخت کی طرف لی گئی جہان تلک پہنچ سکتے
پہر دیکہا ایک دیکہا کہ اوسکی پتی جیسی کان ہاتہیون کی اور اوسکی پہل جیسی مٹکی پہر

جب اوسکو ڈہانک لیا اللہ کے حکم سی جس چیز نے ڈہانک لیا اوسکا رنگ بدل
گیا پہر اللہ کی خلقت مین سی کسی کی طاقت نہین کہ اوسکی حسن کا بیان کر سکی
پہر اللہ نے میری طرف پیغام بہیجا جو کچہہ پیغام بہیجا پہر مجہپر فرض کین پچاس نمازین
ہر دن اور رات مین پہر مین موسی کیطرف اوترا اونہون نے کہا تمہاری مالک نی تمہاری
اُمت پر کیا فرض کیا مینی کہا پچاس نمازین وہ بولی اپنی مالک کیطرف پہر جا اور اوس سی
آسانی مانگو کیونکہ تمہاری اُمت کو اسکی طاقت نہین ہی کیونکہ مینی اسرائیل کے اولاد کو
ازمایا ہی اور اونکو جانچا ہی پہر مین پلٹ کر اپنی مالک کیطرف گیا پہر مینی کہا ای مالک
میری آسانی کر میری امت پر پہر مجہپر سے پانچ کم کر دین پہر مین موسی کیطرف پلٹا
و مینی کہا کہ مجہپر سی پانچ کم کر دین وہ بولی کہ تمہاری امت کو اسکی طاقت نہین
پہر اپنی مالک کیطرف پلٹ جالی پہر وس سی آسانی مانگی پہر مین اپنی مالک کی اور موسی
کے درمیان مین آتا جاتا رہا یہانتک کہ فرمایا ای محمد یہہ پانچ نمازین مین ہر
دن اور رات مین ہر ایک نماز کے واسطی دس ہین سو وہ پچاس نمازین ہین اور جو
شخص نیکی کا ارادہ کری پہر اوسکو نکری اوسکی لئی ایک نیکی لکہی جائی گی پہر اگر اوسکو کریگا
اوسکی لئی دس نیکیان لکہی جائینگی اور جو شخص بدی کا ارادہ کری پہر اوسکو نکری تو کچہہ نہین
لکہا جائیگا پہر اگر اوسکو کریگا ایک بدی لکہی جائی گی پہر مین اوترا یہانتک
کہ مین موسی تلک پہنچا اور مینی اونکو خبر دی وہ بولی اپنی مالک کیطرف پہر جا اور
اوس سی آسانی مانگو پہر مینی کہا مین اپنی مالک کیطرف پلٹ پلٹ کر گیا یہانتک
کہ مجکو اوس سی شرم آئی امام بخاری فرماتی ہین کہ ہمسی فرمایا ہدبہ نی جو خالد کے
بیٹی کہا ہمسی فرمایا ہمام نے جو بیٹی یحیی کے اونہون نی کہا کہ ہمسی فرمایا قتادہ
اونہون نے انس سی جو مالک کے بیٹی اونہون نے مالک سی جو صعصعہ کے بیٹی کہ
اللہ کے نبی نے اللہ اونپر درود بہیجی اور سلامت رکہی اونسی اوس رات کا احوال

بیان فرمایا جسمین وہ سیر کو جانی گئی کہ اس بیچ مین کہ مین حطیم مین تہا اور بعضی لپیٹ
فرمایا کہ حطیم مین لیٹا تہا ایکا ایک میری پاس ایک آنیوالا آیا پہر جو کچہہ اسکی درمیان سے
ہس تلک اوسنی چاک کیا راوی کہتا ہی پہر مین جارود سی کہا اور وہ میری پہلو کیطرف تہے کہ اسکا
کیا مطلب ہے وہ بولی سینی کی شروع سی ناف کی بالون تک چیر فرمایا پہر میرا دل نکالا پہر ایک
طشت سونی کا ایمان سی بہرا ہوا لایا گیا پہر میرا دل دہویا گیا پہر بہر دیا گیا پہر جگہہ پر
رکہہ دیا گیا پہر ایک سفید جانور خچر سی نیچا اور گدہی سی اونچا لایا گیا اپنا قدم اپنی نگاہ کی پیچہے
کی نزدیک کہتا تہا پہر مین اوسپر سوار کیا گیا پہر جبریل مجہکو لی چلی یہانتک کہ نیچی والی آسمان تک
آئی پہر دروازہ کہلوایا کہا گیا یہہ کون ہی کہا جبریل ہون کہا اور تیری ساتہہ کون ہی کہا
محمد ہین کہا گیا اور اونکو بلا بہیجا ہی کہا ہان کہا گیا مرحبا اونکی لئی کہ بہت اچہا ہے
یہہ آنا جو وہ آئی پہر کہولا گیا پہر جب مین پہنچا تو ایکا ایک وہان آدم تہی پہر کہا یہہ تمہارے
باپ آدم ہین تم اونپر سلام کہو پہر مینی اونپر سلام کہا اونہون نی سلام کا جواب دیا پہر کہا مرحبا
ہی اچہی بیٹی کی واسطی اور اچہی نبی کی واسطی پہر وہ مجہکو لیکر چڑہی یہانتک کہ دوسری
آسمان تلک آئی پہر دروازہ کہلوایا پہر کہا گیا یہہ کون ہی کہا جبریل ہون کہا گیا اور
تیری ساتہہ کون ہی کہا محمد ہین کہا گیا اور اونکو بلا بہیجا ہی کہا ہان کہا گیا مرحبا اونکی لئی
کہ بہت اچہا ہی یہہ آنا جو وہ آئی ہین پہر تاری واسطی کہولا گیا پہر جب ہم پہنچی یکایک
وہان یحیی اور عیسی تہی اور وہ دونو خالہ کی بیٹی ہین کہا یہہ یحیی اور عیسی ہین ان دونوپر
سلام کہو مینی سلام کہا اون دونونے جواب دیا پہر بولی مرحبا ہی اچہی بہائی کیواسطے اور
اچہی نبی کی واسطے پہر وہ مجہکو لیکر تیسری آسمان تک چڑہی پہر دروازہ کہلوایا پہر کہا گیا یہہ کون ہی
کہا جبریل ہون کہا گیا اور تیری ساتہہ کون ہی کہا محمد ہین کہا گیا اور اونکو بلا بہیجا ہی کہا ہان
کہا گیا مرحبا ہی اونکی واسطے سو بہت اچہا ہی یہہ آنا جو وہ آئی ہین پہر کہولا گیا پہر جب مین
پہنچا ایکا ایک وہان یوسف تہی کہا یہہ یوسف ہین اونپر سلام کہو پہر مینی اونپر سلام کہا

اونہون نی جواب دیا پہر کہا مرحبا ہی اچہی بہائی کی واسطی اور اچہی نبی کے واسطی پہر وہ مجہکو لیکر چڑہی
یہانتک کہ چوتہی آسمان تک آئی پہر دروازہ کہلوایا کہا گیا یہہ کون ہی کہا جبریل ہون
کہا گیا اور تیری ساتہہ کون ہی کہا محمد ہین کہا گیا اور اونکو بلا بہیجا ہی کہا ہان کہا گیا
مرحبا ہی اونکی لئی بہت اچہا ہی یہہ آنا جو وہ آئی ہین پہر دروازہ کہولا گیا پہر جب مین پہنچا
اینکا ایک ہان ادریس کو دیکہا کہا یہہ ادریس ہین انپر سلام کہو مینی اونپر سلام کہا اونہو
نی جواب دیا پہر کہا مرحبا اچہی بہائی کی واسطی اور اچہی نبی کے واسطی پہر وہ
مجہکو لیکر چڑہی یہانتک کہ پانچوین آسمان تلک آئی پہر دروازہ کہلوایا کہا گیا یہہ کون ہے
کہا جبریل ہون کہا گیا اور تیری ساتہہ کون ہی کہا محمد ہین کہا گیا اور اونکو بلا بہیجا ہے
کہا ہان کہا گیا مرحبا ہی اونکی واسطی اور بہت اچہا ہی یہہ آنا جو وہ آئی پہر جب مین پہنچا
تو اینکا ایک ہارون کو دیکہا کہا یہہ ہارون ہین انپر سلام کہو مینی اونپر سلام کہا انہون
نی جواب دیا پہر کہا مرحبا اچہی بہائی کی واسطے اور اچہی نبی کی واسطی پہر وہ مجہکو لیکر چڑہی
یہانتک کہ چہٹی آسمان تک آئی پہر اونہون نی دروازہ کہلوایا کہا گیا یہہ کون ہے کہا جبریل
ہون کہا گیا اور تیری ساتہہ کون ہی کہا محمد ہین کہا گیا اور اونکو بلا بہیجا ہی کہا ہان
کہا مرحبا ہی اونکی واسطی بہت اچہا ہی یہہ آنا جو وہ آئی پہر جب مین پہنچا اینکا ایک
موسی کو دیکہا کہا یہہ موسی ہین انپر سلام کہو مینی اونپر سلام کہا اونہون نی جواب دیا پہر کہا
مرحبا ہی اچہی بہائی کی واسطی اور اچہی نبی کی واسطی پہر جب مین آگی بڑہا وہ رونی لگی
اونسی کہا کس بات نی تمکو رولایا کہا مین اس لئی روتا ہون کہ ایک جوان میری بعد بہیجا گیا
ہی جنت مین اوسکی امت مین سی لوگ داخل ہونگی بہت زیادہ اوس سی جو میری امت
مین سی داخل ہونگی پہر وہ مجہکو لیکر ساتوین آسمان تک چڑہی پہر جبریل نی دروازہ کہلوایا
کہا گیا یہہ کون ہی کہا جبریل ہون کہا گیا اور تیری ساتہہ کون ہے کہا محمد ہین کہا گیا اور اونکو
بلا بہیجا ہی کہا ہان کہا مرحبا ہی اونکی لئی بہت اچہا ہی یہہ آنا جو وہ آئی پہر جب مین

پہنچا تو ایکا ایک وہان ابراہیم تہی کہا یہہ تمہاری باپ ہین انپر سلام کہو مینی اونپر سلام کہا
اونہون نے جواب سلام کا دیا پہر کہا مرحبا ہی اچہی بیٹی کی واسطی اور اچہی نبی کی واسطی پہر
میری واسطی بیرکا درخت ظاہر کیا گیا کہ پہنچ اوسی تک سے تو ایکا ایک وسکی بیر ٹھلی برابر
تہی اور ایکا ایک وسکی پتی ہاتہیونکی کانونکی برابر تہی کہا یہہ بیرکا درخت ہی کہ اسی تلک پہنچے
پہر ایکا ایک چار نہرین تہین دو نہرین چہپی اور دو نہرین کہلی ہین کہا یہہ دونو کیا ہین ای
کہا وہ دو جو چہپی ہین سو دو نہرین ہین جنت مین اور وہ جو دو کہلی ہین سو نیل اور فرات ہین
پہر میری واسطی بیت المعمور ظاہر کیا گیا کہا مینی ای جبریل یہہ کیا ہی کہا یہہ بیت المعمور ہے
ہر روز ستر ہزار فرشتی اوسمین داخل ہوتی پہر میری پاس ایک برتن شراب کا اور ایک برتن دودہ کا
اور ایک برتن شہد کا لایا گیا پہر مینی دودہ کو پسند کیا تب اونہون نی کہا یہی پیدایش ہے
جسپر تم اور تمہاری امت ہی پہر مجہپر نماز فرض کی گئی پچاس نمازین ہر روز پہر مین پلٹا اور
مین موسی پر گذرا وہ بولی تمکو کیا حکم ہوا کہا مجہکو حکم ہوا ہر روز پچاس کا اونہون نی کہا کہ
تمہاری امت سی ہر روز پچاس نمازین نہین ہو سکتین کی قسم اللہ کے مینی لوگونکو تمسے
پہلی آزمایا ہی اور مینی اسرائیل کی اولادسی بہت شدت سی ہاتہہ دہو رہی ہین سو
تم اپنی مالک کی طرف پہر جاو پہر اوس سی اپنی امت کی واسطی آسانی مانگو پہر مین پلٹا پہر
مجہسے دس کم کردین پہر مین موسی کیطرف پلٹا پہر اونہون نی اوسیطرح کہا پہر مین پلٹا
تو مجہپرسی دس کم کردین پہر مین موسی کیطرف پلٹا پہر اونہون نے اوسیطرح کہا پہر مین پلٹا
تو مجہپرسی دس کم کردین پہر مین موسی کیطرف پلٹا پہر اونہون نی اوسیطرح کہا پہر مین پلٹا
تو مجہکو دس نمازونکا حکم ہوا ہر دن پہر اونہون نے اوسیطرح کہا پہر مین پلٹا پہر مجہکو حکم
ہوا پانچ نمازونکا ہر روز مین پہر مین موسی کیطرف پلٹا وہ بولی تمکو کیا حکم ہوا مینی کہا
مجہکو حکم ہوا پانچ نمازونکا ہر روز اونہون نی کہا تمہاری امت سی پانچ نمازین ہر
روز نہین ہو سکین گے اور مینی لوگونکو تمسی پہلی آزمایا ہی اور مینی اسرائیل کی اولاد سے بہت شدت سے

ہاتھ پاؤن ماری ہین سو تم اپنی مالک کے طرف پھر جاؤ پھر اوس سے اپنی امت کی واسطے
آسانی مانگو کہا مین مانگا اپنی مالک سی یہان تک کہ مجکو شرم آئی لیکن مین راضی ہوا
اور تابعدار ہوں پھر جب مین آگی بڑہا مجھکو ایک پکارنیوالی نی پکارا کہ جاری کیا مینی
فرض اپنا اور ہلکا کردیا مینی اپنی بندونپر سے اور یہی روایت صحیح مسلم مین ہی اوسمین
بیت المعمور کے ذکر مین یون ہی کہ اوسمین ہر روز ستر ہزار فرشتے داخل ہوتی ہین جو
جب اوس سی نکلتی ہین پھر پلٹ کر اوسکے طرف نہین آتی امام بخاری دوسری جگہہ لکھتی ہین
کہ ہمسی فرمایا یحیی نی اونہون نی فرمایا کہ ہمسی کہا لیث نی اونہون نی یونس سے اونہون
نی ابن شہاب سی اونہون نی انس سے جو مالک کے بیٹی اونہون نے کہا کہ ابوذر بیان کرتی تہے
کہ اللہ کے رسول نی اللہ اونپر درود بہیجی اور سلامت رکہی فرمایا کہ میری گہر کی چہت کہولی
گئی اور مین مکہ مین تہا پہر جبریل اوتری اور اونہون نے میرا سینہ چاک کیا پہر اوسکو زمزم کی پانی
سی دہویا پہر وہ ایک سونیکا طشت حکمت اور ایمان سی بہرا ہوا لائی پہر اوسکو میری
سینہ مین ڈالا پہر اوسکو ملا دیا پہر میرا ہاتہہ پکڑ پہر مجھکو لیکر یہان تک چڑہی پہر جب مین
پہنچی والی آسمان تلک آیا جبریل نی آسمانکی دربان سی کہا کہول وہ بولا یہہ کون ہی کہا یہہ
جبریل ہی کہا تیری ساتہہ کوئی اور بہی ہے کہا ہان میری ساتہہ محمدؐ ہین کہا کیا اونکو بلا
بہیجے ہی کہا ہان پہر جب کہولا گیا ہم پہنچی والی آسمان تک چڑہی پہر ایکا ایک دیکہا کہ ایک مرد
بیٹہی ہین اونکی داہنی طرف کچہہ لوگ ہین اور اونکی بائین طرف کچہہ لوگ ہین جب وہ اپنی
داہنی طرف دیکہتی ہین ہنستی ہین اور جب اپنی بائین طرف دیکہتی ہین روتی ہین وہ بولی مرحبا
اچہی نبی کی واسطہ اور اچہی بیٹی کے واسطی مینی جبریل سی کہا یہہ کون ہی کہا یہہ
آدم ہین اور یہہ لوگ جو اونکی داہنی اور بائین طرف ہین یہہ اونکی بیٹونکی ارواحین ہین
سو داہنی طرف کی لوگ اونمین سے باغ بہشت کی لوگ ہین اور وہ لوگ جو اونکی بائین طرف
ہین آگ کے لوگ ہین سو جب اپنی داہنی طرف دیکہتی ہین ہنستی ہین اور جب اپنی بائین طرف دیکہتی ہین

روتی مین یہانتک کہ وہ مجھکو لیکر دوسری آسمان تک چڑہی اب اس روایت
مین آسمانونکا ذکر کچھہ مختصر ہی پھر یون ہی کہ ابن شہاب نے کہا کہ پھر مجھکو خبر دی
ابن حزم نے کہ ابن عباس اور ابو حبۃ انصاری کہا کرتی ہتی کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ پھر وہ مجھکو لیکر چڑہی یہانتک کہ مین ایسی جگہ پر چڑہا کہ مین وسمین قلمونکی آواز
سنتا تہا کہا ابن حزم نے اور انس نے کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ پھر اللہ نے میرے
اُمت پر پچاس نمازین فرض کین پھر وہی ذکر ہی جیسا اوپر ہوگیا پھر یون ہی
کہ پھر مجھکو لی چلی یہانتک کہ مین پہنچایا گیا اوس بیری کی درخت تک کہ اوسی تک پہنچکے
جگہہ ہے اور اوسپر طرح طرح کی رنگ چہا گئی کہ مین نہین جانتا وہ کیا تہا پھر مین جنت
داخل کیا گیا پھر اسکا ایک دیکہا کہ اوسمین موتی کی گنبد ہتی اور اوسکی مٹی مشک ہے
امام بخاری کتاب التوحید کے آخر مین یہہ لکھتی ہین کہ ہمسی کہا عبد العزیز نے جو عبد اللہ کی بیٹے ہین
کہا مجھسے بیان کیا سلیمان نے اونہون نے شریک سی جو بیٹے عبد اللہ کے اونہون نے
کہا کہ مین نے سنا انس سی جو مالک کے بیٹے وہ کہتی ہین جس رات مین کہ اللہ کی رسول
اللہ اونپر درود بہیجی اور سلامت رکہی کعبہ کی مسجد سے سیر کو لی گئی آگے
ساتون آسمانونکا ذکر ہے پھر یون ہی کہ پھر وہ آپکو لیکر چڑہی اوسکے
اوپر اتنا کہ اوسکو اللہ کے سوا کوئی نہین جانتا یہانتک کہ آپ بیری کی
درخت تک آئی جو پہنچ کے جگہہ ہے اور وہ زبردست عزت والا ہے یعنے اللہ
جل جلالہ نزدیک آیا پھر اوترا یہانتک کہ ہوگیا آپ سی بقدر دو کمان کی بلکہ اور
زیادہ نزدیک پھر اللہ نے آپکی طرف حکم بہیجا کہ پچاس نمازین ہین تیرے اُمت پر
ہر دن اور رات مین پھر آپ اوترے یہانتک کہ موسیٰ تک پہنچے تو موسیٰ نے اونکو روکا
اور کہا ای محمد تمہاری رب نے تمکو کیا حکم کیا فرمایا کہ مجھکو حکم کیا پچاس نماز کا ہر دن اور
رات مین وہ بولی کہ تمہاری اُمت سی یہہ نہین ہو سکیگا پھر پلٹ جاؤ کہ تمہارا رب تمسی اور

اوپرسے ہلکا کردی پہر حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل کیطرف موڑکر دیکھا
گویا آپ اونسی اس بات مین مشورہ لیتے تھے پہر جبریل نے آپکی طرف اشارہ کیا کہ ہان
اگر آپ چاہین پہر وہ اونکو لیکر چڑہے اوس بڑی زبردست کیطرف یعنے اللہ جل جلالہ
کیطرف پہر آپنے کہا اور آپ اپنی جگہہ پرہی تھے ہلکا کردی ہمپرسے کہ میری امت کو اسکی
طاقت نہین پہر دس نمازین کم کردین پہر آپ موسی کیطرف پلٹی پہر اونہون نے
آپکو روکا او موسی آپکو پہیر پہیر کر اللہ تعالی کیطرف بہیجتی رہی یہانتک کہ پانچ ہی
نمازین رہگئین پہر موسی نے آپکو روکا اور فرمایا ای محمد قسم اللہ کے مینے اسرائیل
کی اولاد سے اپنی قوم سے اس سے کم چاہا تہا سو وہ سست ہوی اور اوسکو چہوڑ دیا
اور آپکے امت بہت کم زور جسم مین اور دل مین اور بدنین اور انکہوین اور کانونمین ہیت
جاوی کہ آپکا سب آپ پرسی ہلکا کروی ہر مرتبہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم جبریل کی طرف موڑکر
دیکہتی تہی کہ اونکو مشورہ دین او جبریل اس بات سے ناخوش نہین ہوتی تہی سو جب
پانچوین مرتبہ آپکو اونچا لیگیا تو آپنے عرض کیا کہ ای میرے رب میری امت کمزور ہین اونکی جسم اور انکی
دل اور اونکی کان اور اونکی بدن سو ہمپرسی ہلکا کردی تب اوس زبردست نے فرمایا کہ ای
محمد آپ بولی مین حاضر ہون حاضر ہون فرمایا کہ میری پاس بات نہین بدلتی جسطرح
مینے فرض کیا تجہپر اصل کتاب مین سو ہر نیکی اوسکے دس برابر ہین سو یہہ پچاس ہے
اصل کتاب مین اور وہ پانچ ہین تجہپر پہر آپ موسی کیطرف پلٹی وہ بولی تمنی کیا کیا
آپ بولی کہ ہمپرسی ہلکا کردیا ہر نیکی کے عوض اوسکی دس برابر ہمکو دیا موسی بولی کہ قسم
اللہ کے مینے اسرائیل کے اولاد سے اس سے بہت کم چاہا تہا سو اونہون نے اوسکو
چہوڑ دیا پہر جاوی اپنی رب کیطرف کہ وہ آپ پرسی اور بہی ہلکا کردی فرمایا اللہ کی سول
اللہ او پر درود بہیجی اور سلامت رکہی ای موسی قسم اللہ کی مجکو اپنی رب سے شرم آتی
ہین اوسکی طرف آنا جانا رہا پہر آپ وتاری گئی اللہ کے نام سے فائدہ ایک روایت

مین ہی کہ آپ حطیم مین کعبے کے پاس تہی اور ایک روایت مین ہی کہ میری گہر کی چہت ہو کر نکلے
اور جبریل اوترے حافظ ابن حجر عسقلانی فتح الباری مین لکہتے مین کہ آپ اوس رات مین
ام ہانی کے گہر مین تہی جو ابو طالب کی بیٹی تہین اونکا گہر ابو طالب کی گہاٹی مین تہا
اوس گہر کے چہت کہولکی حضرت جبریل اوترے اوس گہر کو آپنے اپنا گہر فرمایا جبریل
آپ کو اوس گہر سے کعبہ کی طرف لائے پہر آپ کو وہاں سے لے گئی حافظ ابن حجر عسقلانی نے
فتح الباری مین لکہتے مین کہ اموی نے اپنے مغازی مین روایت کی اور اونہین تک سند
پہنچا کر بیہقی نے روایت کی اونہون نے محمد سے جو بیٹے عمرو کے اونہون نے ابو سلمہ سے اونہون نے
ابن عباس سے اس آیت کی بیان مین وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰی کہا کہ نزدیک ہوا اونسے رب
اونکا اور یہہ سند اچہی ہی اور یہہ قوی گواہ ہی شریک کے روایت کا امام مسلم فرماتی مین کہ ہمسے
فرمایا ابو بکر نے جو ابو شیبہ کی بیٹے مین کہا کہ ہمسے کہا ابو اسامہ نی کہ ہمسے کہا مالک نے جو مغول
کی بیٹے اور کہا ہمسے ابن نمیر نے اور زہیر نے جو بیٹے حرب کے دونون نے عبد اللہ سے جو نمیر کے بیٹے
اور لفظیں اونہی قریب قریب مین کہا ابن نمیر نے تو فرمایا ہمسے میرے باپ نے کہا کہ ہمسے کہا
مالک نے جو مغول کی بیٹے اونہون نے زبیر سے جو عدی کی بیٹے اونہون نے طلحہ سے جو مصرف کی
بیٹے اونہون نے مرہ سے اونہون نے عبد اللہ سے کہا کہ جب اللہ کی رسول اللہ اوپر درود
بہیجے اور سلامت رکہے سیر کو بلائی گئے آپ اوس بیری کی درخت تلک پہنچائی گئی جو
پہنچ کی جگہہ ہے جو کچہہ زمین سے چڑہایا جاتا ہی وہ اوسی تک پہنچتا ہی پہر اوس سے لیا
جاتا ہی اور جو اوسکی اوپر سے گرایا جاتا ہی اوسی تک پہنچتا ہی پہر اوس سے لیا جاتا ہے
اللہ فرماتا ہے اِذْ یَغْشَی السِّدْرَةَ مَا یَغْشٰی یعنی جب چہا گیا بیری کے درخت پر جو کچہہ چہا گیا
وہ تہا پروانی تہی سونی کی کہا کہ پہر اللہ کے رسول کو اللہ اوپر درود بہیجے و سلامت رکہے
تین چیزین دی گئین پانچ نمازین دی گئین اور پچہلی آیتین سورہ بقر کی دی گئین اور اونکی امت مین سے
جو لوگ اللہ کے ساتہہ کسی چیز کو شریک نکرین اونکی بڑی بڑی گناہ بخشے گئے

ہو۔ امام ترمذی لکھتی ہین کہ مالک جو مغول کی بیٹی ہین اونکی سوا اورون نی یون کہا ہی
کہ خلق کا علم وسی تک پہنچا ہی اونکو اوسکا علم نہین جو اوسکی اوپر ہی امام مسلم فرماتی ہین
کہ ہمسی کہا عبد اللہ عنبری نی جو معاذ کی بیٹی کہا کہ ہمسے کہا میری باپ نی کہا ہمسے
کہا شعبہ نی اونہون نی سلیمان شیبانی سی اونہون نی سنا زر سی جو حبیش کے
بیٹی اونہون نی حضرت عبد اللہ سے اونہون نی کہا لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰیٰتِ رَبِّهِ
الْکُبْرٰی یعنی البتہ دیکھین اپنی رب کی بڑی نشانیان کہا دیکھا جبریل کو اونکی صورت
مین کہ اونکی چھہ سو بازو تھی امام ابو یعلی اپنی مسند مین فرماتی ہین کہ ہمسی کہا ابو خیثمہ نے
کہ ہمسی کہا عفان نی جو مسلم کے بیٹی کہ ہمسی کہا حماد نی جو سلمہ کے بیٹی اونہون نے
عاصم سی جو بہدلہ کی بیٹی اونہون نی زر سی جو حبیش کے بیٹی اونہون نی عبد اللہ سے
جو مسعود کی بیٹی اللہ اونسی راضی رہی اس آیت کی باب مین وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰی یعنی
اور البتہ دیکھا اوسکو دوسری بار کہا آیا یا اللہ کے رسول نی اللہ اونپر درود بہیجی اور
سلامت رکہی کہ مین دیکھا جبریل کو بیری کی درخت کی پاس کہ اوسی تک پہنچ ہی اونکی
چھہ سو بازو تھی اونکی پرونسی رنگا رنگ موتی اور یاقوت جھڑتی تھی اور ابو الشیخ اور ابو نعیم
کی دلائل النبوۃ مین عبید کی بیٹی عمیر سے معراج کی ذکر مین یون ہی کہ اللہ نی پیغام دیا اپنی
بندی کو جو کچھ پیغام دیا پھر جب حضرت جبریل نبی اللہ کی نزدیک ہوئی کی آپ نی سجدہ مین گر گیا
اور اللہ کی پاکی بولتی رہی سُبْحَانَ ذِی الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَکُوْتِ وَالْکِبْرِیَاءِ وَالْعَظَمَۃِ
پاک ہی جبر اور اختیار اور بڑائی و عظمت والا یہانتک کہ اللہ کو اپنی بندیسی جو کچھ فرمانا تھا
فرما چکا پھر اونہون نی سر اوٹھایا تو مین اونکو اوسی صورت مین دیکھا جس صورت پر وہ بنائی
گئی ہین اونکی بازو یعنی زبرجد اور موتی اور یاقوت پر دی ہوئی تھی پھر میری خیال مین
یہہ معلوم ہوا کہ جتنی جگہ اونکی گھٹنون کی بیچ مین ہی اوس سی آسمان کا کنارہ ڈہک گیا امام مسلم
فرماتی ہین بیان کیا ہمسی ابو بکر نی جو ابو شیبہ کے بیٹی کہا ہمسی کہا حفص نے اونہون نے

شعبہ [illegible] سے [illegible] عطا سے [illegible] ابن عباس [illegible] اونہوں نے
فرمایا [illegible] دیکھا [illegible] ابوبکر نے جو ابو شیبہ کے
[illegible] سعید اشج نے [illegible] وکیع نے [illegible] کہا اشج نے [illegible]
[illegible] کہا اعمش نے اور انہوں نے زیاد [illegible] جو حصین کے بیٹے اونہوں نے
ابو العالیہ سے اونہوں نے ابن عباس سے اونہوں نے فرمایا کہ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ
مَا رَأَى [illegible] نہیں غلطی کی دل نے اوسمین جو کچھ دیکھا وَلَقَدْ رَآهُ نَزْلَةً أُخْرَى اور البتہ
دیکھا اوسکو دوسری بار آیا دیکھا اوسکو اپنے دل سے دو بار ہمسے فرمایا ابوبکر نے جو ابو شیبہ
کے بیٹے کہا کہ ہمسے کہا وکیع نے اونہوں نے یزید سے جو ابراہیم کے بیٹے اونہوں نے قتادہ سے
اونہوں نے عبداللہ سے جو شقیق کے بیٹے اونہوں نے ابوذر سے اونہوں نے کہا
کہ میں نے پوچھا اللہ کے رسول سے اللہ اونپر درود بھیجے اور سلامت رکھے کیا آپ نے اپنے مالک کو
دیکھا فرمایا نور ہے اوسکو کس طرح دیکھوں ہمسے فرمایا محمد نے جو بشار کے بیٹے کہا ہمسے فرمایا
معاذ نے جو ہشام کے بیٹے کہا ہمسے فرمایا میرے باپ نے اور کہا ہمسے حجاج نے جو شاعر
کے بیٹے کہا کہ ہمسے فرمایا عفان نے جو مسلم کے بیٹے کہا کہ ہمسے فرمایا ہمام نے اون دونوں نے
یعنی ہشام اور ہمام نے قتادہ سے اونہوں نے عبداللہ سے جو شقیق کے بیٹے کہا
کہ میں نے کہا ابوذر سے کہ اگر میں دیکھتا اللہ کے رسول کو اللہ اونپر درود بھیجے اور سلامت
رکھے البتہ آپ سے پوچھتا اونہوں نے فرمایا تم کیا چیز پوچھتے کہا میں آپ سے پوچھتا کہ آیا
اپنے رب کو دیکھا ہے فرمایا ابوذر نے کہ میں نے پوچھا ہے آپ نے فرمایا میں نے دیکھا ایک نور امام
ترمذی فرماتے ہیں کہ ہمسے فرمایا احمد نے جو منیع کے بیٹے کہا کہ ہمسے فرمایا شریح نے جو
نعمان کے بیٹے کہا کہ ہمسے فرمایا حکم نے جو عبدالملک کے بیٹے وہ قتادہ سے وہ انس سے کہا
کہ فرمایا اللہ کے رسول نے اللہ اونپر درود بھیجے اور سلامت رکھے کہ اسی بیچ میں کہ میں
جنت میں سیر کر رہا تھا ایکا ایک ایک نہر میرے سامنے آئی کہ اوسکے دونوں کنارے پر

سوتی کی خیمی تہی مینی فرشتے سی کہا یہہ کیا ہی کہا یہہ کوثر ہی جو اللہ نے آپکو دی ہے
پہر اوسنی اوسکی مٹی مین اپنا ہاتہہ ڈالا تو مشک نکالا پہر میری سامنی کیا گیا بیری کا درخت
کا اوسی تک پہنچ ہی پہر مین دیکہا نور پڑا اس حدیث کی سند اچہی ہی صحیح ہی امام
ترمذی فرماتی ہین کہ ہمسی فرمایا محمد نے جو بیٹی محمد کی ہین عمرو کی بیٹی ہین نبہان کے
بیٹی وہ صفوان کی بیٹی کہا کہ ہمسی کہا یحیی عنبری نے جو کثیر کے بیٹی ہین ہمسی کہا
سالم نے جو جعفر کے بیٹی اونہون نے حکم سے جو بیٹی ابان کی اونہون نے عکرمہ
سی اونہون نی ابن عباس رض سی کہا کہ دیکہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنی اللہ کو
مین کہا کہ کیا اللہ نہین فرماتا ہی لا تدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار یعنی نہین
پاتین اوسکو نگاہین [illegible] افسوس تجہپر تو جب
[illegible] اپنی نور سی [illegible] اور بیشک محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اللہ کو
دو مرتبہ دیکہا اس حدیث کی سند اچہی ہی **فایدہ** ابن عباس کی بیان سے
دونو حدیثونکا مطلب کہل گیا یہہ جو فرمایا کہ نور ہی کیونکر دیکہون اسکا یہہ مطلب ہے
کہ وہ جو اصل نور اللہ کا ہی وہ دیکہنی مین نہین آتا مگر اوسنی اپنا جلوہ اور اپنا ظہور دکہایا
جسطرح چاہا اپنی تئین ظاہر کر دیا در منثور مین ہی کہ طبرانی اور ابن مردویہ نی ابن عباس تک
سند پہنچائی کہ اونہون نی فرمایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی رب کو دوبار دیکہا
ایکبار آنکہہ سی اور ایکبار دل سی اور ابن جریر نے ابن عباس تک سند پہنچائی کہ حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری نگاہ کا نور میری دل مین کہدیا گیا پہر مین اوسکو اپنی دل سی
دیکہا اس روایت مین یہہ بہی ہی کہ آپنے فرمایا کہ بہت چیزین ہین اللہ کی ایسی ہین جنسی فرمایا
مین کہ تسمی ان چیزونکی بیان کرنیکا مجہکو اذن نہین دیا ہی مطلب ہے اللہ کی اس
کلام کا ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى فَاَوْحٰى اِلٰى عَبْدِهٖ مَا اَوْحٰى
مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى اور خطیب نی انس تک سند پہنچائی کہ اللہ کے رسول نے

اللہ پر درود بھیجے اور سلامتی کہی فرمایا کہ جب مین آسمانکی طرف سیر کو چلایا گیا میرے
رب نے مجھکو یہانتک نزدیک کیا کہ میرے اور اوسکے بیچ مین تھا جیسے مقدار دو
کمان کا بلکہ اس سے بھی زیادہ تر نزدیک بلکہ اور زیادہ نزدیک فرمایا اے محمد مین کہا حاضر ہون
اے رب فرمایا کیا تجھکو اس بات کا غم ہوا کہ مین تجھکو سب نبیونکی آخر مین کیا مین کہا
اے رب میرے نہین فرمایا کیا تیری امت کو اس پر غم ہوا کہ مین انکو سب امتونکی
آخر مین کیا مین کہا اے رب میرے نہین فرمایا اپنی امت کو میری طرف سے سلام
پہنچا دے اور انکو خبر دے کہ مین انکو سب امتونکی آخر مین کیا اس لیے کہ اور امتونکو انکی
سامنے فضیحت کرون اور انکو اور امتونکے سامنے فضیحت نکرون اور مشہور ہے کہ ابو الشیخ نے
[illegible] پہنچا تب جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل
سے فرمایا کہ تم اپنے رب کو دیکھتے ہو فرمایا کہ میرے اور اوسکے بیچمین البتہ ستر پردے آگ کے
یا نور کے اگر مین ونمین سے ادنی کو دیکھون بیشک جل جاؤن اور روایت کیا عبد نے
جو حمید کے بیٹے اور ابن ابی حاتم نے ابن عباس سے کہ اونسے پوچھا گیا اوس بیری کے درخت کا
احوال کہ اوسی تک پہنچ ہے کہا اوسی تک پہنچتا ہے علم ہر علم والے کا اور اوسکے آگے
کسیکو خبر نہین سوا اللہ کے اور ابن جریر نے روایت کی ہے شمر سے کہ اونہون نے کہا
کہ ابن عباس آئے کعب کے پاس اور کہا مجھسے بیان کرو اوس بیری کے درخت کا احوال
کہ اوسی تلک پہنچ ہے کہا وہ ایک بیری کا درخت ہے عرش کی جڑ مین وہی تک پہنچتا ہے
علم ہر جاننے والے کا نزدیک فرشتے کا اور نبی مرسل کا اور اوسکے پیچھے غیب ہے کہ سوا اللہ
کسیکو اوسکی خبر نہین اور ابن جریر نے کعب سے روایت کی کہ اونہون نے کہا وہ ایک
بیری کا درخت ہے عرش کی اوٹھانیوالونکے سرون پر اوسی تک پہنچتا ہے علم سب خلقونکا
پھر نہین ہے کسیکو اوسکے پیچھے کی خبر اسیلئے اوسکا نام رکھا گیا منتہی کہ علم کے انتہا ہونیکی
ہے **فائدہ** اوپر ہو چکا کہ امام ترمذی نے لکھا ہے کہ مالک جو مغول کے بیٹے ہین

کہ ہمسی کہا سری نی جو عاصم کے بیٹے کہا دونون نی کہ ہمسی فرمایا محمد نی تو فضیل
کی بیٹے وہ ابن جریج سی وہ عطا سی وہ ابوالدردا سی کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ جس رات مین مین سیر کو بلایا گیا مین نے دیکھا عرش پر ایک تختہ جواہر سبز او سمین سفید
نور سی لکھا تھا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَبُوْبَکْرِ الصِّدِّیْقُ یعنی نہین کوئی مالک سوا
اللہ کے محمد پیغام پہنچانیوالا ہین اللہ کے ابوبکر بڑے سچے ہین کہا دارقطنی نی کہ اکیلی ابن
فضیل نے ابن جریج سی یہہ روایت کی ہی مجکو معلوم نہین کہ سوا اون کے کسی اور نے یہہ
حدیث بیان کی ہو اور مجکو پہنچے روایت ابن عباس سی لکھی ہی اوسمین یوں ہی کہ آپنی فرمایا کہ
جس رات کو مین سیر کو بلایا گیا مین عرش پر دیکھا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَبُوْبَکْرِ الصِّدِّیْقُ
عُمَرُ الْفَارُوْقُ یعنی نہین کوئی مالک سوائی اللہ کی محمد پیغام پہنچانیوالی اللہ کے ابوبکر بڑے
سچے عمر جدا کرنیوالی ہین سچ کو جہوٹ سی مشہور ہی کہ ابن عدی اور ابن عساکر نی حضرت
انس رضی اللہ عنہ سی روایت کی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مین چڑہایا گیا
مین عرش کی پایہ پر لکھا ہوا دیکھا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَیَّدْتُہٗ بِعَلِیٍّ یعنی نہین
کوئی مالک سوا اللہ کے محمد پیغام پہنچانیوالی ہین اللہ کے مینے اونکی مدد کی علی سی **فائدہ**
[illegible] فرمایا ہی کہ مینے محمد کے [illegible] کی کہ علی کو اونکی ساتھہ کر دیا علی کو اونکا قوت
بازو بنایا جسطرح وزیر بادشاہ کا قوت بازو ہوتا ہی ابویعلی نی اور طبرانی نی اوسط مین اور
ابن عساکر نی ابوہریرہ سی روایت کی ہی کہ اللہ کے رسول نے اللہ اونپر درود بھیجی اور سلامت
رکھی فرمایا کہ جب مین آسمان کی طرف چڑہایا گیا جس آسمان پر مین گذرا مینی اپنا نام اوسمین لکھا ہوا
پایا محمد رسول اللہ اور ابوبکر صدیق میری پیچھی امام نسائی سنن مین فرماتی ہین کہ ہمکو خبر دی
عمرو نی جو ہشام کی بیٹے کہ ہمسی کہا مخلد نے اونہون نی سعید سی جو عبدالعزیز کے
بیٹے کہ ہمسی کہا یزید نے جو ابومالک کی بیٹے کہ ہمسی کہا انس نی جو مالک کے بیٹے کہ اللہ کے
رسول نی اللہ اونپر درود بھیجی اور سلامت رکھی فرمایا کہ میری پاس ایک جانور لایا گیا اونچا حمار سے

اوتر پڑا بیعضے تین وسکا قدم دہان تہا جہان اوسکی نگاہ پہنچتی تہی پہر مین سوار ہوا اور
پہر چلا ساتہہ جبرئیل تہی پہر مین جیا ... اوترو نماز پڑہو تو مین پہی کیا وہ بولی تم جانتی ہو
تمنی کہان نماز پڑہی تمنی نماز پڑہی طیبہ مین یعنی مدینہ مین اور اوسیکی طرف ہجرت کروگی
پہر کہا اوترو نماز پڑہو مین نماز پڑہی وہ بولی تم جانتی ہو تمنی کہان نماز پڑہی تمنی نماز پڑہی
طور سینا مین جہان کلام کیا موسی علیہ السلام سی اللہ نے باتین کین پہر کہا اوترو نماز پڑہو
پہر اوترا نماز پڑہی وہ بولی تم جانتی ہو تمنی کہان نماز پڑہی تمنی نماز پڑہی بیت لحم مین جہان پیدا ہوئی
عیسی علیہ السلام پہر مین آیا سوار ہوا پہر مین بیت المقدس مین داخل ہوا پہر جمع کئی گئی میری لئے
انبیا پہر مجہکو جبرئیل نی آگی کر دیا یہانتک کہ مینی اونکی امامت کی پہر مین بیٹہ مین آسمانونکا
ذکر ہی یہانتک کہ یون ہی پہر وہ مجہکو لیکر چڑہی ساتوین آسمان تک پہر ایکا ایک دیکہین
ابراہیم تہی پہر وہ مجہکو لیکر چڑہی سات آسمانونکی اوپر پہر ہم بیری درخت تک کہ اوسی تک
پہنچ ہی پہر مجہکو ایک ابر نی ڈہانک لیا پہر مین سجدہ مین گر پڑا پہر مجہسی کہا گیا
کہ مینی جسدن آسمانون اور زمین کو بنایا فرض کی ہین تجہپر اور تیری امت پر پچاس نمازین
سو قائم رہ تو اوسپر او تیری امت پہر مین ابراہیم کے طرف پلٹا اونہون نی مجہسے
کچہہ نہین پوچہا پہر مین موسی کی پاس آیا وہ بولی کسقدر فرض کیا گیا تمپر اور تمہاری
امت پر مینی کہا پچاس نمازین کہا پہر نہ تو تمسی ہو سکیگا کہ تم دسپر قائم رہو اور نہ تمہاری
امت سی پہر اپنی رب کی طرف پلٹ جاو پہر اوس سی آسانی مانگو پہر مین اپنی رب کے
طرف پلٹا پہر تجہپر سی دس ہلکی کردین پہر مین موسی کیطرف آیا پہر اونہون نی مجہکو
پلٹنی کا حکم کیا پہر مین لوٹا پہر ہلکی کردین مجہپر سی دس پہر آخر کو پانچ نمازین رہ گئین وہ
بولے پہر پلٹ جاو یعنی رب کیطرف پہر اوس سی اپنی امت کی واسطی آسانی مانگو
کیونکہ یعقوب کی اولاد پر دو نمازین فرض ہوئی تہین سو وہ اوسپر قائم ہوئی سو تم
پلٹ جاو اپنی رب کی طرف اور اوس سی آسانی مانگو پہر مین اپنی رب کیطرف پلٹا

اور جہاں حق ہے اونچا ہو گیا پھر جبریل سے اس پھر وہ مجھکو ساتوین آسمان کی پشت پر
لی گیا یہانتک کہ ایک نہر پر پہنچا یاقوت سے جیسی موتی و زمرد کی اور وہ اس نہر کے
اوپر سبز پرندی تھی بہت ہی خوب سب پرندون سی جو مین نی دیکھی تہین کہا ای جبریل یہہ
پرندی تو بیشک اچھی ہین کہا ای محمد وسکا کہانیوالا وس سی اچھا ہی پھر کہا ای محمد
تم جانتی ہو یہہ کونسی نہر ہی مین کہا نہین کہا یہہ کوثر ہی جو اللہ نے تمکو دیا ہی پھر
اوسکا ایک دیکھا کہ وسمین سونی اور چاندی کے برتن ہین اور یاقوت اور زمرد کی کنکریان
ہین وسکا پانی دودہ سی زیادہ سفید ہی پھر مین ایک برتن لیا اور وس
پانی مین سی لیکر پیا تو وہ شہد سی زیادہ میٹہا تہا اور مشک سی زیادہ خوشبودار تہا پھر وہ
مجھکولی چلی یہانتک کہ پہنچی وس درخت تک پھر مجھکو ایک بدلی نی ڈہانک لیا اوسمین
سب طرح کی رنگ تہی پھر مجھکو جبریل نی چہوڑ دیا اور مین اللہ کے لئی سجدہ مین گر پڑا پھر اللہ
نی مجھسی فرمایا ای محمد مین جسدن آسمان اور زمین بنائی فرض کین تجھپر اور تیری امت پر
پچاس نمازین سو قائم رہ تو اوسپر اور تیری امت پھر وہ بدلی مجھپرسی ہٹ گئی اور
جبریل نی میرا ہاتھ پکڑا پھر مین جلد سی لوٹا پھر مین ابراہیم پر آیا اونہون نی مجھسے
کچھہ نکہا پھر مین موسی پاس آیا اونہون نی کہا تمنی کیا کیا ای محمد مین کہا فرض کین
میری رب نی مجھپر اور میری امت پر پچاس نمازین کہا پھر تمسی وہ نہو سکینگے اور
نہ تمہاری امت سی پھر اپنی رب کے طرف پلٹ جاؤ اور وس سی مانگو کہ تمکو ہلکا کردے
پھر مین جلدی لوٹا یہانتک کہ مین وس درخت تک پہنچا پھر مجھکو اوس بدلی نی ڈہانک
لیا اور مجھکو جبریل نی چہوڑ دیا اور مین سجدہ مین گر پڑا اور مین کہا ای رب میری تو نی
فرض کین مجھپر اور میری امت پر پچاس نمازین اور مجھسی وہ نہین ہو سکتین مجھسی نہ
میری امت سی پھر تو ہمکو ہلکا کردی فرمایا مین تمسی دس کم کردین پھر وہ بدلی مجھسے
ہٹ گئی اور جبریل نی میرا ہاتھ پکڑا اور مین جلد سے لوٹا یہانتک کہ مین ابراہیم پر آیا

وہ پچیس نمازین پہر مین موسی پاس آیا اونہون نی مجہسی کہا تمنی کیا کیا مین نی کہا
کہ میری مالک نی مجہسی دس کم کردین کہا چالیس نمازین بہی ہرگز نہین ہو سکینگی تمسی
تمہاری امت سی پہر اپنی مالک کی طرف پلٹ جاو پہر اوس سی مانگو تخفیف ہلکا کرنی کی
پہر اسی طرح حدیث کا ذکر کیا یہانتک پانچ نمازین رہ گئین پانچ عوض پچاس کی پہر آپ نی
موسی نی حکم کیا کہ پلٹ جاوین اور آسانی مانگین پہر میری کہا مجہکو شرم آتی ہی اوس سی جیسا
آپ خوش ہوی پہر انہون نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی رسالت کہی جبریل سی
فرمایا کہ اسکا کیا باعث ہی کہ مین جس آسمانی لوگونکی پاس آیا اونہون نی مرحبا کہا اور میری
طرف دیکہکر ہنسی سوا ایک شخص کی کہ مین نی سلام کہا اوسنی مجہکو جواب سلام کا دیا اور
مرحبا کہا اور میری طرف دیکہکر نہ ہنسا کہا ای محمد وہ مالک تہا دوزخ کا نہین ہنسا
جبسی پیدا کیا گیا ہی اور اگر کسی کی طرف دیکہکر ہنستا تو آپکی طرف دیکہکر ہنستا پہر مین سوار
ہوکر پلٹا پہر اس بیچ مین کہ آپ کسی رستی مین ہی قریشیونکی ایک قافلہ پر گذری کہ اناج لادی
ہوی تہی اونہین مین سی ایک اونٹ تہا کہ اوسمین دو بوری تہی ایک بورا سیاہ اور ایک بورا
سفید پہر جب آپ اوس قافلہ کی برابر پہنچی وہ اونٹ آپ سی بہاگا اور گہوما اور وہ اونٹ گر پڑا
اور ٹوٹ گیا پہر آپ چلی گئی اور صبح ہوی اور آپ نی اس حال کو بیان فرمایا جب کافرونی
یہہ بات سنی حضرت ابوبکر پاس گئی اور کہا ای ابوبکر کچہہ تمہین اپنی رفیق کی خبر ہی وہ
خبر دیتی ہین کہ وہ اسی رات مین ایک مہینا بہر کی رستی پر گئی پہر اسی رات مین پلٹ
آئی حضرت ابوبکر بولی کہ اگر اونہون نی یہہ کہا ہی تو بیشک سچ کہا ہی ہم تو اونکو سچا جانتی
ہین اوسمین جو اس سی بہت دور ہی ہم اونکو سچا جانتی ہین آسمانکی خبر مین پہر کافرون نی
اللہ کے رسول سی کہا صلی اللہ علیہ وسلم اور سلامت رکھی کہ اس بات کی کیا نشانی ہے
ہمکو کہو پہر آپ نی فرمایا مین قریش کی ایک قافلہ پر گذرا اور وہ ایسی ایسی جگہہ پر تہا پہر اونٹ
بہاگا اور گہوما اور اونمین ایک اونٹ تہا کہ اوسکی اوپر دو بوری تہی ایک بورا سیاہ

اونکے بور سفید سو وہ گھر پڑا او بڑھوتے گیا پہر جب [illegible] آفتاب آیا اون لوگون نی اوسکو
پوچھا اونہون نی [illegible] پھر جیسے خبر دی جس طرح پر محمد کے رسول نی بیان فرمایا تھا
[illegible] اسی سی نام رکھا گیا ابوبکر کا صدیق یعنی سچے
[illegible] لکھی ہی مولانا جلال الدین سیوطی معراج کے
[illegible] ابو سعید مالیتی نی کہا کہ فرمایا ہمسے
ابن عدی نی کہا کہ فرمایا ہمسے محمد [illegible] نی جو حسین کی بیٹی کہا کہ فرمایا ہمسے علی نے
جو سہل کے بیٹے کہا کہ فرمایا ہمسے حجاج نی کہا کہ فرمایا ہمسے ابو جعفر نے جو رازی کے
ربیع والا اونہون نی ربیع سے جو بیٹے انس کے اونہون نے ابو العالیہ ریاحی سے یا اونکے
سوا اور کسی سے اونہون نی ابو ہریرہ سے رضی اللہ عنہ اونہون نی فرمایا کہ آئی جبرئیل
حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور اونکے ساتھہ میکائیل تھے پہر جبرئیل نی میکائیل
سی کہا کہ لاؤ میرے پاس ایک طشت زمزم کے پانی کا کہ مین اونکا دل پاک کرون اور اونکا
سینہ کشادہ کرون پہر آپکا پیٹ چاک کیا اور اوسکو تین بار دہویا اور اونکے پاس میکائیل
تین طشت زمزم کے پانی کی لائے پہر آپکا سینہ کشادہ کیا اور جو کچھہ اوسمین کچھہ کینہ تھا نکال لیا
اور اوسکو تحمل سی اور ایمان سی اور یقین سی اور اسلام سی بہر دیا اور آپکی کندہونکی بیچ مین نبوت کی
مہر سی مہر کردی پہر آپکی پاس ایک گہوڑا لائے پہر آپ اوسپر سوار کئے گئے ہر قدم اوسکا اوسکی
نگاہ کی پہنچنے کے جگہہ پر اور نگاہ کی کنارے پر تھا پہر آپ چلے اور آپکی ساتھہ جبرئیل چلے
پہر آئی کچھہ لوگون پر کہ وہ ایکدن بوتے تھے اور ایکدن کاٹتے تھے جب کاٹ چکتے تھے وہ جیسا تھا
ویسا ہوجاتا تھا آپ نے کہا ای جبرئیل یہہ کون لوگ ہین کہا یہہ لوگ ہین جہاد کرنیوالے اللہ کی راہ
مین دونی کے جاتے ہین اونکی نیکیان سات سو حصہ تک اور جو خرچ کی اونہون نی کوئی چیز
تو وہ اوسکا بدلہ دیتا ہی پہر آئی کچھہ لوگون پر کہ اونکے سر پتہر سے کچلے جاتے ہین جب کچل جاتے
ہین پہر جیسے تھے ویسے ہوجاتے ہین اور اونپر سی یہہ ذرا موقوف نہین ہوتا ہی کہا ای جبرئیل

پہر آئے ایک میدان مین پہر ایک خوشبو پاکیزہ ٹہنڈی اور خوشبو مشک کی پائی اور ایک آواز
سنی پہر کہا اے جبرئیل کیا ہی یہہ خوشبو پاکیزہ ٹہنڈی اور خوشبو مشک کی اور کیا ہے
یہہ آواز کہا یہہ آواز ہی جنت کی کہتی ہی اے رب دے مجھکو جو کچہہ تو نے مجھسے
وعدہ کیا کہ بہت ہوئے میری کوٹہی اور میرا استبرق اور میرا حریر اور میرا سندس اور میرا
عبقری اور میرا مونگا اور میری چاندی اور میرا سونا اور میری آبخورین اور میری طباق
اور میری تہالیان اور میرا شہد اور میرا پانی اور میری شراب اور میرا دودہ پہر دی مجھکو جو
کچہہ تو نی مجھسے وعدہ کیا تب فرمایا کہ تیری واسطی ہر ایک مسلمان مرد اور مسلمان عورت اور
ایمان والا مرد اور ایمان والی عورت اور جو کوئی ایمان لایا مجھپر اور میری پیغمبرون پر اور کام
کیا نیک اور نہین شریک کیا میری ساتہہ اور نہین بنائی مجھکو چہوڑکر شریک اور جو مجھسے
ڈرا اوسکو امن ہی اور جو مجھسے مانگیگا مین اوسکو دونگا اور جو مجھکو قرض دیگا مین اوسکو
بدلا دونگا اور جو مجھپر بہروسا کریگا مین اوسکو کفایت کرونگا مین ہی اللہ ہون نہین
کوئی مالک سوای میری نہین خلاف کرتا ہون وعدہ اور نجات پائی ایمان والون نے
اور بہت خوبیون والا ہی اللہ بہت اچہا بنانی والا جنت بولی مین راضی ہوی پہر آئے
ایک میدان مین اور ایک بری آواز سنی اور ایک بری بو پائی کہا کیا ہی یہہ بو اے جبرئیل
اور کیا ہی یہہ آواز کہا یہہ آواز ہی دوزخ کی کہتا ہی اے رب میری دی مجھے جو تو نے
وعدہ کیا کہ بہت کثرت ہوئی ہین زنجیرین میری اور طوق میری اور بہڑکتی آگ میری
اور گرم پانی میرا اور جہاڑ کانٹی میری اور پیپ میری اور عذاب میرا اور دور ہی
گہراو میرا اور بہت تیز ہی گرمی میری سو دی مجھکو جو تو نے مجھسے وعدہ کیا فرمایا تیری لئی
ہر ایک شریک ٹہیرانیوالا اور شریک ٹہیرانیوالی اور پلید اور پلیدنی اور ہر ایک ظالم جو نہین
یقین لاتا حساب کی دن پر کہا مین راضی ہوا پہر آپ چلی یہانتک کہ بیت المقدس مین
آئی پہر اوترے پہر اپنا گہوڑا ایک پتہر کیطرف باندہا پہر داخل ہوئی پہر فرشتون کی ساتہہ

[illegible]
[illegible]
کہا ہاں وہ بولے اللہ ان بھائی کو اور نائب کو زندہ رکھے کہ بہت اچھے بھائی ہیں اور
بہت اچھے نائب [illegible] ہیں پھر [illegible] پیغمبروں کی روحوں سے [illegible]
رب کی تعریف کی ابراہیم نے فرمایا شکر ہے اللہ کا جسنے مجھکو خلیل [illegible]
اور مجھکو بڑی بادشاہت دی اور مجھکو [illegible] تابعدار [illegible] لوگ [illegible] چلیں اور مجھکو
آگ سے بچایا اور اوسکو میری واسطے ٹھنڈی اور سلامتی کردیا پھر موسی علیہ السلام نے اپنے
رب کی تعریف کی فرمایا شکر ہے اللہ کا جسنے مجھسے باتیں کیں اور مجھکو چن لیا اور میرے
اوپر توراۃ اوتاری اور میرے ہاتھ پر فرعون کو ہلاک کیا اور یعقوب کی اولاد کو نجات
دی اور میری امت میں سے وہ لوگ بنائے جو سچ بات کی راہ بتاتے ہیں اور اوسکی ساتھ
انصاف کرتے ہیں پھر داود علیہ السلام نے اپنے رب کی تعریف کی فرمایا شکر ہے اللہ کا
جسنے مجھکو بڑی بادشاہت دی اور مجھکو زبور سکھلائی اور میرے لئے لوہا نرم کیا اور
پہاڑونکو اور پرندونکو میرا تابعدار کیا کہ میرے ساتھ اللہ کی پاکی بولتے تھے اور مجھے
حکمت اور فیصلہ بات کا دیا پھر سلیمان علیہ السلام نے اپنے رب کی تعریف کی فرمایا شکر ہے
اللہ کا جسنے ہوا کو میرا تابعدار کیا اور دیو کو میرا تابعدار کیا کہ جو کچھ میں چاہتا تھا وہ بناتے تھے
قلعے اور تصویریں اور لگن جیسے تالاب اور دیگیں جو لنگر کی ہوئی اور مجھکو بولی پرندونکی
سکھلائی اور مجھکو ہر چیز کثرت سے دی اور دیوون اور آدمیون اور پرندونکی فوج مجھکو میرا تابعدار
کردیا اور اپنے بہت ایمان والے بندونپر مجھکو بڑائی دی اور مجھکو بڑی بادشاہت دی کہ
بعد کسیکے واسطے لایق نہیں اور بنائی میری بادشاہت پاکیزہ بادشاہت کہ اوسمین حساب
نہین ہے پھر عیسی علیہ السلام نے اپنے رب کی تعریف کی فرمایا شکر ہے اللہ کا جسنے مجھکو
اپنا کلمہ بنایا اور بنائی میری کہاوت جیسے کہاوت آدم کی کہ بنایا اوسکو مٹی سے پھر کہا

کہ دو بہائی ہین اور نائب ہین اور بہت اچھی بہائی ہین اور بہت اچھی نائب ہین اور
بہت اچھا آنا آئی ہین پہر آپ داخل ہوئی پہر ایکا ایک دیکھا کہ ایک شخص بیٹھی ہین وہان ایک مرد ہین
اونکا جسم پورا ہی اونکی جسم مین سی کچہ کم نہین ہوا ہی جیسا آدمیونکی جسم مین سی کم ہوجاتا ہی
اونکی داہنی طرف ایک دروازہ ہی کہ اوس سی خوشبو اچھی نکلتی ہی اور اونکی بائین طرف ایک
دروازہ ہی کہ اوس سی بدبو نکلتی ہی جب اپنی داہنی طرف دیکھتی ہین ہنستی ہین اور خوش
ہوتی ہین اور جب دیکھتی ہین اوس دروازہ کی طرف جو اونکی بائین طرف ہی روتے ہین
اور غمگین ہوتی ہین آپنی کہا یا جبریل یہ کون ہین اور یہہ دو دروازہ کیا ہین کہا یہہ
تمہاری باپ آدم ہین اور یہہ دروازہ جو اونکی داہنی طرف ہی بہشت کا دروازہ ہے
جب اون لوگونکی طرف دیکھتی ہین جو اونکی اولاد ہین اور اوسمین داخل ہوتی ہین تو
ہنستی ہین اور خوش ہوتی ہین اور وہ دروازہ جو اونکی بائین طرف ہی دوزخ کا دروازہ ہے
جب اون لوگونکی طرف دیکھتی ہین جو اونکی اولاد مین اوسمین داخل ہوتی ہین تو روتے
ہین اور غمگین ہوتی ہین پہر جبریل آپکو لیکر دوسری آسمان تک چڑہی پہر دروازہ کہلوایا
کہا گیا یہہ کون ہی کہا جبریل ہون کہا اور کون ہی تیری ساتھہ کہا محمد ہین اللہ کے
پیغام پہنچانیوالے وہ بولی اونکو بلا بہیجا ہی کہا ہان وہ بولے اللہ اونکو زندہ رکہی یہہ بہائی
ہین اور نائب ہین پہر بہت اچھی بہائی ہین اور بہت اچھی نائب ہین اور بہت اچھا آنا
آئی پہر داخل ہوئی پہر ایکا ایک دیکھی دو جوان اونکو دیکھا کہا ای جبریل کون ہین یہہ دونو
جوان کہا عیسی بیٹی مریم کی اور یحیی بیٹی زکریا کی آپسمین خالہ کے بیٹے ہین پہر وہ
اونکو لیکر چڑہی تیسری آسمان تک پہر ذکر کیا اوسیطرح جیسا اور اونکا کہنا آپ نیک
کہ اچھی بہائی ہین اور اچھی نائب ہین اور یہہ کہ آپ ملی تیسری مین یوسف علیہ السلام
اور چوتھی مین ادریس علیہ السلام سی اور پانچوین مین ہارون علیہ السلام سی اور
چھٹی مین موسی علیہ السلام سی پہر چڑہی ساتوین آسمان تلک پہر ایکا ایک وہان ایک

مرد تہی کہ اونکی کچہہ بال سفید تہی وہ بہشت کی دروازی پر ایک کرسی کے اوپر بیٹہی تہی
اور اونکی پاس کچہہ لوگ بیٹہی تہی جنکے منہہ سفید تہی کاغذ کی طرح اور کچہہ لوگ تہی کہ اونکی
رنگ مین کچہہ چیز تہی پہر وہ ایک نہر مین داخل ہوئے پہر اوسمین نہا کے پہر نکلے اور اونکا رنگ کچہہ
نکہر گیا تہا پہر دوسری نہر مین داخل ہوے پہر اوسمین نہائی پہر نکلے اور اونکے رنگ نکہر گئے اور
جیسے اونکی ساتہہ والونکی رنگ تہی ویسی ہو گئے کہا ای جبریل کون ہین یہہ جنکے کچہہ بال سفید ہین
پہر کون ہین یہہ لوگ جنکی منہہ سفید ہین اور کون ہین یہہ لوگ جنکی رنگونمین کچہہ چیز تہا جسے
اور کیا ہین یہہ نہرین کہا یہہ باپ تمہاری ابراہیم ہین سب سے اول جنکی سفید بال آئی ہین
زمین پر اور یہہ لوگ جنکی منہہ سفید ہین کچہہ لوگ ہین کہ نہین ملایا اونہون نے اپنی ایمان کو ظلم سے اور
یہہ لوگ جنکی رنگونمین کچہہ ہے یہہ وہ لوگ ہین کہ ملایا اونہون نے اچہا کام اور دوسرا برا پہر اونہون
نے توبہ کی پہر اللہ اونپر مہربان ہوا اور یہہ جو نہرین ہین سو اول رحمت ہے اللہ کی اور
دوسری نعمت ہے اللہ کی اور تیسرے پلایا اونکو اونکی رب نے پینا پاک کرنیوالا پہر پہنچی بیری
کے درخت تک تب آپ سے کہا گیا کہ یہہ بیری کا درخت ہے کہ اوس تلک پہنچتا ہے ہر کوئی
جو گذرا تمہاری امت مین تمہاری راہ سے پہر اونکا ایک کیا دیکہا کہ وہ ایک درخت ہے کہ
نکلتے ہین اوسکی جڑ سے نہرین پانی کی کہ نہین ہے بگڑنے والا اور نہرین ہین دودہ کی کہ نہین
بدلا مزا اوسکا اور نہرین ہین شراب کی کہ مزہ ہے پینی والونکی لئی اور نہرین ہین صاف شہد
کی اور وہ ایک درخت ہے کہ سوار اوسکے سایہ مین ستر برس چلے اور اوسکو تمام نکری اور ایک
پتا اوسمین سے ڈہانک لینے والا ہی تمام امت کو پہر اوسپر اللہ کا نور چہا گیا اور فرشتے
اوسپر چہا گئے پہر اللہ نے آپسی اوسوقت باتین کین اور آپسے فرمایا مانگ آپنی کہا
کہ تونے تو ابراہیم کو خالص دوست بنالیا اور تونے اونکو بڑی بادشاہت دی اور تونے
موسی سے باتین کین اور تونے داؤد کو بڑی بادشاہت دی اور تونے اونکی لئے لوہا نرم کیا اور تونے
اونکی لئی پہاڑون کو تابعدار کیا اور تونے سلیمان کو بڑی بادشاہت دی اور تو نے اونکی لئی جنون کو

اور آدمیون کو اور دیوون کو تابعدار کیا اور تونے اونکی لیے ہواؤن کو تابعدار کیا اور تونے اونکو
ایسے بادشاہت دی کہ اونکے بعد کسیکو لایق نہین اور تونے عیسے کو توراۃ انجیل سکہائی اور تونے
اونکو ایسا بنا دیا کہ اچہا کردیتے تہے انکی پیٹ کی اندہے کو اور کوڑہی کو اور جلادیتے تہے مردون کو تیرے
حکم سے اور پناہ دی تونے اونکو اور اونکی مان کو شیطان تہیرا دکئی ہوئی سے بہتر نا شیطان کے لئے اون
دو نو پر کوئی رستا تب فرمایا ایسے آپکی مالک نے کہ مینے تجکو خالص دوست بنالیا اور وہ لکہا ہے
توراۃ مین کہ محمدؐ پیارے مین اوس بڑے مہربان کی اور بہیجا مینے تجکو سب لوگون کیطرف خوشی
سنانے والا اور ڈر سنانیوالا اور کشادہ کیا مینے تیرے لئے سینہ تیرا اور اوتارا مینے تجہسے بوجہ
تیرا اور اونچا کیا مینے تیرے لئے ذکر تیرا کہ جب میرا ذکر کیا جائے گا میرے ساتہہ تیرا ذکر کیا جائیگا
اور مینے تیری امتکو بہتر امت بنایا کہ نکالی گئی لوگونکے لئے اور مینے تیری امت کو بیچ بیچ کی
امت بنایا اور مینے تیری امت کو ایسا بنایا کہ وہی پہلی مین اور وہی پچہلی ہین اور مینے تیری
امت کو ایسا بنایا کہ نہین روا ہوگا اونکے لئے کوئی خطبہ یہان تک کہ گواہی دیوین کہ تو بندہ ہے میرا
اور پیغام پہنچانیوالا میرا اور مینے تیری امت مین سے وہ لوگ بنائی کہ اونکی دل اونکی انجیلین ہین اور
سب نبیون سے تجکو مینے اول بنایا اور سب کے پیچہے بہیجا اور اون سب سے اول حساب تیرا ہوگا اور
مینے تجکو سات آیتین دین کہ دہرائی جاتی ہین کہ مینے کسی نبی کو تجہسے پہلی نہین دین اور مینے
تجکو سورہ بقر کی پچہلی آیتین دین ایک خزانے سے جو عرش کے نیچے ہے کہ مینے کسی نبی کو تجہسے پہلے نہین
دین اور مینے تجکو کوثر دیا اور مینے تجکو آٹہہ حصے دئے اسلام اور ہجرت اور جہاد اور نماز اور زکوۃ اور
روزے رمضان کی اور حکم کرنا نیک کام کا اور منع کرنا بری کام سے اور مینے تجکو شروع کرنیوالا اور تمام
کرنیوالا بنایا اور فرض کی گئین آپ پر پچاس نمازین اور ذکر کیا آپکا آنا جانا موسے کی اور اپنے
رب کی درمیان مین روایت کیا اسکو حاکم نے اور راوی اور دونے اور سند کی مرد سب معتبر ہین
مگر ابو جعفر جو رے کے رہنے والے کہ بعضون نے اونکو معتبر کہا اور بعضون نے انکو کچا کہا
اور کہا ابو زرعہ نے کہ وہ وہم کرتے ہین اور کہا حافظ بن کثیر نے بہت ظاہر یون

ہے کہ اونکا حافظہ برا ہی اور اس حدیث کی بعض لفظ اجنبی ہین اور بہت اوپری ہین فایدہ
مطلب یہہ ہے کہ شاید ابو جعفر کو کچہہ دہو کا ہوا ہو بعض لفظین اور روایتون کی خلاف ہین اور روایتون مین
ہے کہ اوسکی تپی جیسی ماہتون کے کان اور اسمین ہے کہ ایک پیاسا ساری امت کو ٹہنا ٹک لی ابو جعفر نے
شاید بہولے سے کہدیا ہو یا یہہ مطلب ہے کہ بعضی یہی ایسی بڑہی تہے اور روایتونسے خوب ثابت ہی
کہ اس راتمین فقط نماز فرض ہوئی اور روزہ اور زکوۃ اور جہاد کا جب حکم ہوا جب آپ مدینہ مین
تشریف لاے شاید ابو جعفر نے یہہ لفظین بہولے سے کہدین ہون یا یہہ مطلب ہے کہ اللہ تعالے
نے پہلے سے خبر دی رکہی کہ ہم تمپر روزہ اور زکوۃ اور جہاد بہی فرض کرینگے اور یہہ حدیث در منثور
مین بہی بزار اور ابو یعلی اور ابن جریر اور ابن ابی حاتم اور ابن عدی اور ابن مردویہ اور بیہقی کے
دلایل سے لکہی ہی اوسمین حضرت یوسف کے ذکر مین یون ہے کہ آپنی ایک مرد کو دیکہا کہ حسن مین
وہ سب لوگونسے افضل بنائی گئی جسطرح چودہوین رات کا چاند سب تارون سے افضل بنایا گیا آپنے
فرمایا یہہ کون ہی آجبریل کہا یہہ آپکی بہائی یوسف ہین اس روایت کی اخیر مین یون ہے
کہ موسی جاتے وقت آپ پر بہت سخت تہی اور پلٹتی وقت آپکی حق مین سب سے بہتر تہی
درمنثور مین ابو نعیم کے دلائل سے نقل کیا ہی کہ آپ نی عرض کیا کہ جتنی نبی مجہسے پہلے
تہی سبکو تو نے عزت دی ابراہیم کو تو نے خالص دوست بنایا اور موسی کو ہمکلام بنایا اور
تو نے داؤد کا پہاڑونکو اور سلیمان کا ہوا کو اور دیوون کو تابعدار کر دیا اور تو نی عیسی کی
لئے مردے جلائی پہر میری لیئے تو نے کیا مقرر کیا فرمایا کہ مینی تجکو اس سب سے افضل دیا کہ جب میرا
ذکر کیا جائیگا میری ساتہہ تیرا ذکر کیا جائیگا اور مینی تیری امت کی سینون کو انجیلین
بنادیا کہ قرآن کو یاد پڑہتی ہین اور یہہ کسی امت کو نہین دیا اور تجکو مینی دیا ایک خزانہ
اپنے عرش کی خزانونمین سے اور وہ یہہ ہے لاحول ولاقوۃ الا باللہ یعنے نہین ہی پہر
بچاؤ اور نہ قوۃ مگر اللہ کی مدد سے صحیح مسلم مین ابن عباس کی روایت مین ہی کہ جناب
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ جس رات مین سیر کو بلایا گیا مینی موسی کو دیکہا جو عمران کے

بیٹھی وہ ایک مرد ہین گیہوان رنگ لمبا قد گویا کہ وہ شنوءہ کی مردونمین سی ہین اور مینی
عیسے کو دیکھا جو مریم کے بیٹی بیچ بیچ کا بدن سرخی اور سفیدی کی طرف مائل سید ہی بال
اور ابوہریرہ کی روایت مین یون ہے کہ آپنے حضرت عیسے کے ذکر مین فرمایا کہ بیچ بیچ کا قد سرخ
رنگ گویا کہ حمام سے نکلے ہین ابن جریر اور ابن المنذر اور ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے اور بیہقی نے
دلائل مین اور ابن عساکر نی ابوسعید خدری تک سند پہنچائی انہون نے کہا کہ ہمسے بیان فرمایا اللہ کے
رسول نے اللہ اونپر درود بہیجی اور سلامت رکہی اپنی مدینہ مین ہمسی احوال اوس رات کا بیان
فرمایا جسمین آپ سیر کو بلائی گئی مسجد اقصے تلک سو آپنی فرمایا اس بیچ مین کہ مین سوتا تہا
عشا کی وقت حرمت والی مسجد مین ایکا ایک میری پاس ایک آنی والا آیا پہر مجکو اوسنی جگایا پہر مین جاگا
آگے ذکر براق کا ہی پہر یون ہے کہ مجہسی پہلی انبیا اوسپر سوار ہوا کرتے تہی پہر مین اوسپر سوار ہوا پہر
اس بیچ مین کہ مین اوسپر چلا جاتا تہا ایکا ایک مجکو ایک پکارنیوالی نی میری دہنی طرف سے پکارا اے
محمد مجکو دیکہو مین تمسی پوچہون مینی اوسکو جواب نہ دیا پہر مجکو ایک پکارنی والے نے میری بائین طرف سے
پکارا ای محمد مجکو دیکہو مین تمسی پوچہون پہر مینی اوسکو جواب نہ دیا پہر اس بیچ مین کہ مین اوسپر چلا جاتا تہا
ایکا ایک ایک عورت اپنی باتہونکو کہولے ہوی اور اوسکے اوپر ہر طرحکا سنگار تہا جو اللہ کا بنایا ہی
وہ بولی یا محمد مجکو دیکہو مین تمسی پوچہون پہر مین نے اوسکی طرف مڑکر نہ دیکہا یہانتک کہ مین بیت المقدس
مین آیا پہر آگی جانور باندہنی کا اور دودہ اور شراب کی برتنون ذکر ہی پہر یون ہی کہ جبریل نے
کہا اگر آپ شراب کو لیتی تو آپ کی امت گمراہ ہوجاتی مینی کہا اللہ اکبر پہر جبریل نے
کہا کیا دیکہا آپ نے اپنی اس راہ مین مینی کہا اس بیچ مین کہ مین چلا جاتا تہا ایکا ایک
مجکو ایک پکارنے والی نی میرے داہنی طرف سے پکارا ای محمد مجکو دیکہو مین تمسی
پوچہون مینی اوسکو جواب نہ دیا کہا وہ یہود کا بلانیوالا تہا جانے رہو اگر آپ اوسکو
جواب دیتے آپ کی امت یہودی ہوجاتی مینی کہا کہ اس بیچ مین کہ مین
چلا جاتا تہا ایکا ایک مجکو ایک پکارنے والے نے ۔۔۔۔۔۔

میری بائین طرف سی پکارا ای محمد مجھکو دیکھو مین تمسی پوچھون مین اوسکو جواب نہ دیا
کہا یہہ نصاری کا بلانیوالا تہا جانی دیتی اگر آپ اوسکو جواب دیتی آپکی امت نصاری
ہوجاتی پہر اسی بیچ مین کہ مین چلا جاتا تہا ایکا ایک دیکہتا کہ ایک عورت تہی اپنی باہین
کہولی ہوئی اوسکی اوپر ہر طرحکا سنگار تہا کہتی تہی یا محمد مجھکو دیکھو مین تمسی پوچھون مین
اوسکو جواب نہ دیا کہا وہ دنیا تہی جانی دو اگر آپ اوسکو جواب دیتی آپکی امت عقبی کو
چہوڑکر دنیا کو پسند کر لیتی پہر مین اور جبریل بیت المقدس مین داخل ہوئی پہر ہم دونو نی
دو دو رکعتین پڑہین پہر میری پاس وہ سیڑہی لائی گئی جسپر مردونکی روحین چڑہتی ہین
خلقت نی اوس سیڑہی سی بہتر کوئی چیز نہین دیکہی تو نی --- میت کو نہین
دیکہا جسوقت اوسکی آنکہہ پہٹی رہتی ہی آسمانکی طرف نگاہ اونچی کرتا ہی اوسکو اوس سیڑہی
سی تعجب آتا ہی پہر چڑہا مین اور جبریل پہر ایکا ایک مجھکو ایک فرشتہ ملا کہ اوسکو اسمعیل
کہتی ہین وہ داروغہ ہی نیچی والی آسمانکا اور اوسکی آگی ستر ہزار فرشتی ہین ہر
فرشتی کی ساتھ اوسکی فوج ہی ایک لاکہہ فرشتونکی پہر جبریل نی دروازہ آسمانکا کہلوایا
کہا گیا یہہ کون ہی کہا جبریل ہون کہا گیا اور تیری ساتھ کون ہی کہا محمد ہین کہا گیا
کیا اونکو بلا بہیجا ہی کہا ہان پہر ایکا ایک مین آدم کو دیکھا اوسی صورت پر جسپر
اونکو اللہ نی بنایا اوسی صورت پر تہین بدلی تہی اونمین کوئی چیز نہ گہٹی تہی اسکا مطلب
یہہ کہ اللہ نے آدم کو اپنا نمونہ بنایا جاننی والا دیکہنی والا سننے والا بولنی والا اللہ نے
اپنی سب صفتونکا نمونہ بنایا گویا اپنی تصویر بنائی پہر آپ فرماتی ہین اونکی سامنی کی
جاتی تہین اونکی اولاد کی ارواحین جو ایمان والی ہین پہر وہ کہتی ہین روح پاک ہی
اور جی پاک ہی اسکو علیین مین رکہو پہر پیش کی جاتی ہین اونکی اولاد کی ارواحین
جو بدکار ہین پہر وہ کہتی ہین روح پلید ہی اور جی پلید ہی اسکو سجین مین رکہو مین نی
کہا ای جبریل یہہ کون ہین کہا یہہ آپکی باپ آدم ہین اونہون نی مجھپر سلام کیا

[illegible] ہین اور ایسی ہوتا دیکہو [illegible] ڈالتی ہین یہ ہین
[illegible] تہی کہ اونکی پہلوئین سے گوشت کاٹا جاتا تہا پہر اونکی منہ مین
[illegible] اسطرح تہی کہا یا ہمین کہا ای جبریل یہہ کون لوگ
[illegible] وہ لوگ ہین جو لوگونکی گوشت کہاتی ہین پہر ہم دوسری آسمانکی طرف
[illegible] پہر ساتوین [illegible] ذکر ہی اور پیغمبرونکی ذکر مین یہہ لفظ ہے کہ اونکی ساتہہ کچہہ لوگ تہی
اونکی قوم کی اور حضرت یوسف کی ذکر مین ہی [illegible] ایک مرد دیکہا کہ اللہ نی جو کچہہ بنایا ہی سب سے
[illegible] سب سے [illegible] حسن مین ایسا بڑہکر تہا جیسی چودہوین رات کا چاند سب
تارون سی [illegible] تہا ای جبریل یہہ کون ہین کہا یہہ تمہاری بہائی یوسف ہین اور اونکی ساتہہ
کچہہ لوگ تہی اونکی قوم سے اور حضرت عیسی و حضرت یحیی کی ذکر مین ہی کہ ایک دوسرے سے
مشابہ تہی اونکی کپڑی اور اونکی بال حضرت موسی کی ذکر مین ہی کہ اونکا گیہوان رنگ تہا
اور وہ کہہ رہے تہی کہ لوگ گمان کرتے ہین کہ [illegible] اللہ کے نزدیک سب خلق سے بہتر ہی اور اسکا
[illegible] اللہ کے پاس مجہہ سے بہتر [illegible] اگر وہ اکیلا ہوتا تو مجہکو پروا نہ تہی ولیکن ہر نبی اور جو اوسکی
تابع ہین اوسکی امت مین سی [illegible] ساتوین آسمانکی ذکر مین ہی کہ مینی ابراہیم کو دیکہا اور اونکی ساتہہ
کچہہ لوگ تہی اونکی قوم کی پہر مجہسے کہا گیا کہ یہہ ہے جگہہ تمہاری اور تمہاری امت کی پہر پڑہی
اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاللّٰهُ وَلِيُّ
الْمُؤْمِنِيْنَ یعنی سب لوگونمین بہت نزدیک ابراہیم سی وہ لوگ ہین جو اونکی تابع ہین اور
یہہ نبی اور جو لوگ ایمان لائی اور اللہ دوست ہے ایمان والونکا اور ایکا ایک میری امت
دو قسم تہی ایک وہ قسم کہ اونکی اوپر اجلی کپڑی تہی گویا کہ وہ کاغذ تہی اور ایک قسم وہ کہ اونپر
میلی کپڑے تہی پہر مین بیت المعمور مین داخل ہوا اور میری ساتہہ وہ لوگ داخل ہوئی جنپر
سفید کپڑی تہی اور وہ دوسری لوگ [illegible] روکی گئی جنپر میلی کپڑی تہی اور وہ بہی بہتری پر تہی
پہر مین اور وہ مومن لوگ جو میری ساتہہ تہی بیت المعمور سے باہر نکلا اور جو

لوگ میری ساتھہ تہی پہر آگی بیری کا ذکر اور کوثر کا * کہ پہر بولے کہ بعضی کو شرکے اوپر
رستہ لیا یہانتک کہ مین جنت مین داخل ہوا پہر اسکا ایک دیکہا کہ اوسمین وہ کچہہ تہا جو نہ
کسی آنکہہ نے دیکہا اور نہ کسی بشر کے دل پر گذرا اور اسکا ایک نہرین تہین پانی کی جو بگڑتا
نہین اور نہرین ہو وہ کی جسکا مزہ نہین بدلا اور نہرین شراب کی کہ مزہ ہی پینی والونکی لیئے
اور نہرین شہد صاف کی اور اوسمین پرندی تہی گویا کہ وہ اونٹ تہی حضرت ابوبکر بولے
اون پیغام پہنچانیوالی اللہ کے وہ پرندی البتہ اچہی ہین فرمایا کہ کہانیوالا اوسکا اوس سی اچہا ہی
ہی ابوبکر مین امید رکہتا ہون کہ تو اوسمین سی کہاویگی پہر آگ میری سامنی کی گئی
پہر اسکا ایک اوسمین غضب اللہ کا اور عذاب اوسکا اور سزا اوسکی یہانتک کہ اگر ڈالی جاوین
اوسمین پتہر اور لوہا البتہ کہا جاوی اوسکو پہر وہ بند کر دی گئی میرے طرف سی پہر مین اوس
بیری کی درخت کی طرف اونچا کیا گیا پہر آگی نماز فرض ہونیکا ذکر ہے امام ترمذی فرماتی ہین
کہ ہمسی فرمایا اسحاق نی جو منصور کے بیٹے کہ ہمکو خبر دی عبد الرزاق نی کہ ہمسی کہا معمر نی
اونہون نی قتادہ سی اونہون نی حضرت انس سی اللہ اونسی راضی سی کہ حضرت نبی
صلی اللہ علیہ وسلم جس رات مین سیر کو بلائی گئی آپکی پاس براق لایا گیا لگام دیا ہوا زین کسا ہوا
اوسنی آپ سی شوخی کی تب حضرت جبریل نی اوسی کہا تو محمد سی یہہ شوخی کرتا ہی کوئی
تجہپر ایسا شخص سوار نہین ہوا جسکا رتبہ اللہ کے یہان اونسی بڑہکر ہو تب اوسکا پسینا
بہنی لگا اس حدیث کی سند اچہی ہی ابن جریر نے ابن شہاب تک سند پہنچائی
ہی کہا مجہکو خبر دی ابن مسیب نے اور ابو سلمہ نے جو عبد الرحمن کی بیٹے کہ اللہ کے رسول
اللہ اونپر درود بہیجی اور سلامت رکہی سیر کو بلائی گئی براق کی اوپر اور وہ جانور ہی حضرت
ابراہیم کا کہ اوسکی اوپر وہ کعبہ کے زیارت کو آیا کرتے تہی امام مسلم فرماتی ہین کہ ہمسی فرمایا
ہداب نے جو خالد کے بیٹے اور شیبان نی جو فروخ کی بیٹے ان دونون نی کہا کہ ہمسی کہا
حماد نی جو سلمہ کے بیٹے اونہون نی ثابت بنانی اور سلیمان تیمی سی اونہون نے

انس سے جو مالک کے بیٹے ہین کہ اللہ کے رسول نے اللہ اونپر درود بہیجے اور سلامت رکہے
فرمایا کہ مین آیا اور ایک روایت مین یون ہے کہ مین گذرا موسے پر جس رات مین
کہ مین سیر کو بلایا گیا سرخ ٹیلے کی پاس اور وہ کہڑے نماز پڑہ رہے تہے اپنی قبر مین
در منثور مین ہے کہ امام احمد اور ابن مردویہ نے اور ابو نعیم نے دلائل مین اور ضیا
مقدسی نے مختارہ مین صحیح سند ابن عباس تک پہنچائی کہ جس رات مین حضرت نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سیر کو بلائی گئی جنت مین داخل ہوئے اوسکی ایکطرف کو مین آواز سنی کہا
ای جبریل یہہ کیا ہے کہا یہہ بلال ہے اذان کہنی والا یہہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم
جب لوگونکی طرف آئے ہین فرمایا کہ بلال مراد کو پہنچا مین اوسکی لئے ایسا ایسا دیکہا پہر اونکو
موسے ملے اونہون نے آپکو مرحبا کہا اور کہا مرحبا ان پڑہ نبی کو کہا اور وہ ایک مرد ہین
گیہوان رنگ لنبا قد سیدہے بال کانونکی ساتہہ یا کانونکی اوپر کہا یہہ کون ہے ای جبریل کہا
یہہ موسی ہین پہر آپ چلے پہر آپکو ایک مرد ملے کہا یہہ کون ہین کہا یہہ عیسی ہین پہر آپ چلے پہر ایک
بوڑہے شان اور شوکت والے آپکو ملے اونہون نے آپکو مرحبا کہا اور آپ پر سلام کہا اور وہ
سب آپ پر سلام کہتے تہے کہا یہہ کون ہے ای جبریل کہا یہہ تمہارے باپ ابراہیم ہین اور
دیکہا آگ مین تہا ایکا ایک کچہہ لوگ تہے کہ مردار کہاتے تہے کہا یہہ کون لوگ ہین ای جبریل
کہا یہہ وہ لوگ ہین جو آدمیونکی گوشت کہاتے ہین اور دیکہا ایک مرد سرخ رنگ کرنجا کہا
یہہ کون ہے ای جبریل کہا یہہ کاٹنے والا ہے اوس اونٹنی کا پہر حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم
مسجد اقصی مین آئے نماز پڑہنی کو کہڑے ہوئے پہر موڑ کر دیکہا تو ایکا ایک دیکہا کہ سب نبی
اونکی ساتہہ نماز پڑہ رہے تہے بزار اور ابن ابی حاتم اور طبرانی اور ابن مردویہ نے اور بیہقی نے
دلائل مین روایت کیا اور بیہقی نے اسکی سند کو صحیح کہا شداد تک سند پہنچا سکے جو
اوس کی بیٹے اونہون نے کہا کہ ہمنے کہا ای پیغام پہنچانیوالی اللہ کے کیونکر آپ سیر کو
بلائی گئی فرمایا مین اپنی ساتہیونکو مکہ مین نماز پڑہائی عشا کی رات گئی پہر سب کے پاس

پہر لایا ایک سفید جانور [illegible] کہا سوار ہو پہر اوسنی شوخی جبرئیل
شوخی کی [illegible] اوسکا کان پکڑکر اوسکو دہمکایا پہر مجہکو اوسپر سوار کیا پہر وہ
مجکو جہکاتا ہوا چلا اوسکا قدم گرتا تہا جہان اوسکی نگاہ پہنچتی تہی یہانتک کہ ہم ایک زمین میں
پہنچی جہان کہجور کی درخت تہی کہا اوترو پہر مین اترا کہا نماز پڑہو سو مینے نماز پڑہی
پہر ہم سوار ہوئی پہر کہا تم جانتی ہو تمنی کہان نماز پڑہی مینی کہا اللہ اعلم کہا تمنی نماز
پڑہی ہے طیبہ مین یعنی مدینہ مین پہر وہ مجکو جہکاتا ہوا چلا اوسکا قدم گرتا تہا
جہان اوسکی نگاہ پہنچتی تہی پہر ہم ایک زمین مین پہنچی کہا اوترو پہر مین اوترا کہا
نماز پڑہو پہر مین نماز پڑہ چکا پہر ہم سوار ہوئی پہر کہا تم جانتی ہو تمنی کہان نماز پڑہی ہے کہا
اللہ اعلم کہا تمنی نماز پڑہی ہے مدین مین [illegible] موسی کے درخت کی پاس پہر وہ
مجکو جہکاتا ہوا چلا اوسکا قدم گرتا تہا جہان اوسکی نگاہ پہنچتی تہی پہر ہم ایک زمین مین پہنچی کہ ہمکو
اوسکی محل نظر آئی کہا اوترو پہر مین اوترا کہا نماز پڑہو پہر مینی نماز پڑہی پہر ہم سوار ہوئی کہا
تم جانتی ہو تمنی کہان نماز پڑہی ہے مینی کہا اللہ اعلم کہا تمنی نماز پڑہی بیت لحم مین جہان
عیسی مسیح مریم کی بیٹی پیدا ہوئی پہر وہ مجکو لی چلی یہانتک کہ ہم داخل ہوئی شہر
مین اوسکی اوس دروازہ سی جو یمن کی طرف ہی پہر مسجد کی قبلہ کی طرف آئی پہر وہان اپنا
جانور باندہا اور ہم مسجد مین داخل ہوئی اوس دروازہ سی [illegible] اور جب [illegible]
پہر مین نماز پڑہی مسجد مین جسقدر کہ اللہ نے چاہا اور مجکو [illegible] پیاس
لگی پہر میری پاس دو برتن لائی گئی ایک مین دودہ اور دوسری مین شہد دونو اونکی
پاس بہیجی گئی سو مین اون دونونکو برابر سمجہا پہر مجکو اللہ نے ہدایت دی پہر مینی دودہ کو لیا
اور پیا یہانتک کہ مین فارغ ہوا اور اونکی آگی ایک بوڑہا تہا جو [illegible] منبر پر تکیہ لگائی ہوئی تہا
اوسنی کہا تیری رفیق نی اصل پیدایش کو لیا اور وہ ہدایت پایا ہوا ہی پہر وہ
مجکو لی چلی یہانتک کہ ہم آئی اوس میدان مین جو شہر مین ہی پہر ایکا ایک دوزخ

کہل جاتا تہا اوسمین تہی جیسی بغل کے نیچی ہنی کہا ای پیغام پہنچانیوالی اللہ کے
کیونکر پایا آپ نی اوسکو فرمایا جیسی ڈنک گرم پہر وہ مجہکو پہیر لایا پہر ہم گزرے
قریشیونکی ایک قافلہ پر بیچ ایسی جگہہ پر اونکا ایک اونٹ گم گیا تہا اوسکو فلانی شخص نے
بتلا دیا پہر مین اونپر سلام کہا کسینی کہا یہہ آواز محمد کے ہی پہر مین اپنی رفیقونکی پاس صبح
سی پہلی مکہ مین آیا پہر میری پاس ابوبکر آئی اور کہا ای پیغام پہنچانیوالی اللہ کے
کہان تہی آپ آجکی رات کہ مین آپکو ڈہونڈا آپکی مکانمین نہی کہا تمین جانا مین آیا تہا
بیت المقدس مین آجکی رات کہا ای پیغام پہنچانیوالی اللہ کے وہ تو ایک مہینے کا رستہ ہے
آپ مجہسی اوسکی پتہ بیان کیجئی پہر میری لئی ایک راہ کہل گئی گویا کہ مین اوسکی طرف
دیکہہ رہا ہون جو چیز وہ مجہسے پوچہتی تہی مین اونکو اوسکی خبر دیتا تہا تب ابوبکر نے
کہا گواہی دیتا ہون کہ آپ پیغام پہنچانیوالی ہین اللہ کے اور کافرون نے کہا کہ دیکہو
ابو کبشہ کا بیٹا کہتا ہی کہ وہ آجکی رات بیت المقدس مین آیا آپنے فرمایا کہ مین گزرا تہا
تمہاری ایک قافلہ پر ایسی ایسی جگہہ اور اوسکا ایک اونٹ گم گیا تہا پہر فلانی شخص نے
اوسکو اونکی راستے سی بتلا دیا وہ آئینگی اوس جگہہ پہر اوس جگہہ اور آوینگی تمہاری
پاس ایسی ایسی دن آگی ہوگا اونکی ایک اونٹ گیہون رنگ اوسکی اوپر ہی ایک ٹاٹ
کالا اور دو بوری سیاہ پہر جب وہ دن ہوا لوگ نکلکر دیکہتی رہی یہانتک کہ دوپہر
قریب ہوئی وہ قافلہ آیا اونکی آگی وہ اونٹ تہا جسکا پتہ دیا تہا اللہ کے رسول نے
اللہ اونپر درود بہیجی اور سلامت رکہی در منثور مین ہی کہ ابن عرفہ نے اپنی مشہور جز مین
اور ابو نعیم نے دلائل مین اور ابن عساکر نے اپنی تاریخ مین ابو عبیدہ تک سند پہنچائی
جو عبد اللہ کے بیٹی وہ مسعود کی بیٹی اونہون نے کہا کہ اللہ کے رسول نے اللہ اونپر درود
بہیجی اور سلامت رکہی فرمایا کہ میری پاس جبریل ایک جانور لائی حمار سی اونچا اور خچر سے
نیچا پہر مجکو اوسپر سوار کیا پہر وہ ہمکو جہکاتا ہوا چلا جب کسی گہاٹی پر چڑہتا تہا اوسکی

پانوں اوسکی ہاتھوں کی ساتھہ برابر ہوجاتی ہتی اور جب اترتا تہا تہہ اوسکی اوسکی پانوں کی ساتھہ
برابر ہوجاتی ہتی یہانتک کہ ہم ایک مرد پر گزری کہ اونکا لنبا قد بال سیدہی رنگ گیہواں تہا
گویا کہ وہ شنوہ کی مردوں مین سی ہتی اور وہ کہہ رہی ہتی اور اپنی آواز بلند کر رہی ہتی کہ تو نی
اوسکو رتبہ دیا اور تو نی اوسکو بڑائی دی پہر ہم اون تک پہنچی اور ہم نی سلام کہا اونہوں نی
جواب سلام کا دیا پہر کہا یہہ کون ہی تیری ساتہہ ای جبریل کہا یہہ احمد ہین کہا مرحبا
امی نبی عربی کو جسنی اپنی رب کا پیغام پہنچایا اور اپنی امت کا بہلا چاہا پہر ہم
چلی مین کہا یہہ کون ہی ای جبریل کہا یہہ موسی بن عمران ہین مین نی کہا اور کس پر
غصہ کر رہی ہین کہا اپنی رب پر غصہ کر رہی ہین اونکی مقدمہ مین مین نی کہا اور وہ اپنی
رب کی اوپر آواز بلند کرتی ہین کہا اللہ کو اونکی تیزی معلوم ہی پہر ہم چلی یہانتک کہ ہم ایک
ایک درخت پر گزری گویا اوسکی پہل تری ہی درخت ہی اوسکی نیچی ایک بوڑہی بیٹہی ہی اور
اونکی گہر والی ہی جبریل نی مجہسی کہا اپنی باپ ابراہیم کی طرف چلو پہر ہم اونکی طرف
چلی ہم نی اونپر سلام کہا اونہوں نی سلام کا جواب دیا پہر ابراہیم نی کہا کہ ای یہ
تیری ساتہہ ای جبریل کہا یہہ تمہاری بیٹی احمد ہین کہا مرحبا امی نبی عربی کو جسنی
اپنی رب کا پیغام پہنچایا اور اپنی امت کا بہلا چاہا ای میری بیٹی تو آجکی رات اپنی
رب سی ملیگا اور تیری امت سب امتوں سی آخری اور سب سی زیادہ کمزور ہے
پہر اگر تجہسی ہوسکی کہ ہوی تیری حاجت یا بہت حاجت اپنی امت کی مقدمہ مین تو ایسا
کیجیو یعنی اللہ سے امت کی لئی بہت کچہہ لیجیو پہر ہم چلی یہانتک کہ ہم چلی مسجد اقصی تک
پہر مین اترا پہر مین اوس جانور کو اوس حلقہ سی باندہا جو مسجد کے دروازہ مین ہی جسمین
باندہا کرتے تہی پہر مین مسجد مین گیا پہر مین نبیوں کو پہچانا کوئی کہڑا کوئی رکوع مین کوئی سجدہ
مین پہر نماز قائم کی گئی پہر مین اونکا امام ہوا امام جلال الدین سیوطی نی بہی روایت
معراج کی رسالہ مین حسن بن عرفہ سے یوں نقل کی ہی کہ اونہوں نی کہا کہ فرمایا ہے

تات من شر ما ینزل من السماء وما یعرج فیہا ومن شر ما ذرا فی الارض
ومن شر ما یخرج منہا ومن شر فتن اللیل والنہار ومن طوارق اللیل
والنہار الا طارقا یطرق بخیر یا رحمٰن یعنی مین پناہ لیتاہون اللہ کے منہ کے
جو بزرگ ہی اور اوسکی پوری کلمونکی کہ نہین آگی بڑہا اونسی کوئی نیک اور نہ کوئی
بد اوس چیز کی بدیسی جو اترتی ہی آسمان سی اور جو چیز چڑہتی ہی اوسمین اور بدیسی اوسکے
جو اوسنی پھیلا زمین مین اور بدیسی اوسکی جو نکلتا ہی اوس سے اور بدیسی رات اور دن کی فتنونکی
اور رات اور دن کی آنی والی آفتون سی مگر وہ آنیوالا کہ خیر کے ساتھ آوی ای بڑی مہربان
اور واسطی نی ابو حذیفہ تک سند پہنچائی جو بیت المقدس کی موذن تھی اونہون نی
روایت کی ابی وا دسی کہ اونہون نی دیکھا حضرت صفیہ کو جو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کی بی بی تہین اور کعب اوسی کہتی تہی کہ ای ماں ایمان والونکی تم اس جگہ نماز پڑہو کہ
حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی نبیونکی ساتھ معراج کی رات مین اس جگہ نماز پڑہی ہے
اور وہ سب وہان گئی تہی اور اشارہ کیا ابو حذیفہ نی اپنی ہاتھ سی اوس گرجا کی طرف اوس شہر
کی پچھان کی پچھی اور واسطی نی لید تک سند پہنچائی ہی جو مسلم کے بیٹی کہا کہ مجھسی کہا میری ایک
استاد نی کہ اللہ کے رسول اللہ او پر درود بہیجی اور سلامت کہی جب بیت المقدس مین
پہنچی جس رات مین سیر کو بلائی گئی تو ایکایک دیکھا کہ مسجد کے داہنی طرف اور بائین طرف
دو دو نور ہین مین نی کہا ای جبریل کیا ہین یہ دو نور فرمایا یہ جو آپکی داہنی طرف ہے
سو وہ محراب ہی آپکی بہائی داود کا اور یہہ جو آپکی بائین طرف ہی سو آپکی بہن مریم کی قبر ہے
سعید بن منصور نی اور عبد بن حمید نی اور ابن جریر اور ابن منذر نی سعید بن جبیر
تک سند پہنچائی کہ اونہون نی فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا جو یہ قول ہی وسئل من ارسلنا من
قبلک من رسلنا یعنی اور پوچھ دیکھ ان لوگوں سی جنکو ہم نی بھیجا تجھسی پہلی جو ہمارے بھیجی ہوئی
تہی کہا جس رات مین کہ آپ سیر کو بلائی گئی پیغمبرونسی ملاقات کی اور ابن جریر نی ابن

جن زہری تک سند پہنچائی اسی آیت کی بابت مین وہنون فرمایا کہ وہ جمع کیے گئے آپ کے
واسطے بیت المقدس مین جس رات آپ سیر کو بلائے گئے **فائدہ** اللہ تعالی نے
پیغمبرونکو سب سے زیادہ یقین پکا دیا ہی مگر اونکو طرح طرح کی دلیلین ہمیشہ دکہاتا رہتا ہے
کہ اگر کوئی دشمن شبہہ کرے تو اوسکو جواب دیوین اللہ تعالی نی جناب پیغمبر صلی
اللہ علیہ وسلم سے اس آیت مین فرمایا کہ اگلی پیغمبرون سی پوچھ لو کہ سوای اللہ کے اور بھی
کسی کے پوجنے کا کیا ہمنی حکم دیا تہا یعنی اللہ کے سوا کسیکو نہ پوجو سب پیغمبر یہے حکم لائی ہین
پیغمبرونکو جمع کر دیا کہ اگرچہ تمکو خوب یقین ہی مگر انسے پوچھ لو کہ منکرونکو قائل کرنیکے لئے
طرح طرح کی دلیلین ثابت ہو رہین **ابن** سعد و ابن عساکر کے روایت مین ہی کہ آپنے
فرمایا مین اونسی پوچھا اونہون نی کہا ہم بہیجے گئے توحید کے ساتھہ یعنی اللہ ایک ہی
جانو یہی حکم اللہ نے سب پیغمبرونکی ہاتھہ بہیجا **ابن مردویہ** نی حضرت انس سے
سند پہنچائی کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین نماز پڑھ لے اوس رات
کہ مین سیر کو بلایا گیا مسجد کے آگے کے درجہ مین پہر داخل ہوا مین اوس چٹان مین
امام احمد مسند مین فرماتی ہین کہ ہمسے فرمایا اسود نے جو عامر کے بیٹے ہین کہ
ہمسے کہا حماد نی جو سلمہ کے بیٹے وہ ابو سنان سی وہ عبید سے جو آدم کے بیٹے اور
ابو مریم اور ابو شعیب سے کہ حضرت عمر جابیہ مین تہی پہر بیت المقدس کی فتح کا ذکر
کیا کہا سلمہ کے بیٹے نی یہ مجہسے کہا ابو سنان نی اونہون نی عبید سے جو آدم کے
بیٹے کہا مین سنا حضرت عمر سے کہ کعب سے فرما رہی ہی کہ کہان تجویز کرتے ہو کہ مین نماز
پڑہون کہا اگر تم مجہسے یہ بات لو تو نماز پڑہو چٹان کی پیچھے تو پہر سارا قدس تمہارے سامنے
ہوگا حضرت عمر بولی کہ تمنے یہودیونکی مشابہت کی نون نہین لیکن مین نماز پڑہونگا جہان
نماز پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہر آگے بڑہی قبلہ کیطرف پہر نماز پڑہی پہر آکی پہر اپنی
چادر بچہائی اور کوڑا جہاڑ کر اپنی چادر مین رکہا اور سب لوگونے جہاڑا **فائدہ** حضرت

[illegible] حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس جگہہ نماز پڑہی وہان نماز پڑہنا افضل ہی بیت
المقدس سارا مقام برکت کا ہی مگر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جہان نماز پڑہی اوس
مقام کو چہوڑکر اور جگہہ نماز پڑہنی کو افضل سمجہنا یہہ بات مشابہ یہودیونکی ہی حضرت کعب کے
[illegible] یہہ بات نہ آئی تہی حضرت عمر رض نے سمجہادی امام علی بن برہان الدین حلبی
شافعی [illegible] انسان العیون مین لکہتی ہین کہ بعضون نی ذکر کیا ہی کہ ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے
[illegible] قدم سے پتہر مین نشان کر دیا ہی اور معراج کی رات مین بیت المقدس کے
[illegible] نشان کر دیا ہی اور وہ نشان ابتک موجود ہی پہر معراج کی ذکر مین لکہتے
ہین کہ [illegible] بن عربی نی موطا کی شرح مین لکہا ہی کہ بیت المقدس کے چٹان
[illegible] جانب [illegible] قدرت مین سی ہی وہ ایک چٹان ہی ٹوٹے ہوئے مسجد اقصی کی بیچ مین
[illegible] طرف سی الگ ہی نہین تہامتا ہی اوسکو کوئے مگر وہ ہی اللہ جو تہامی ہوئی ہی
اسکو زمین پر پہیلے نسی مین اوسکی حکم نہین کر سکتا اور اوسکی اوپر دکہن کی طرف قدم ہے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جسوقت آپ براق پر سوار ہوئے اور وہ چٹان اوس طرف سے
جہک گئی آپکی دہشت سی اور دوسرے طرف انگلیان ہین فرشتونکی جنہون نے
اسکو روکا جب وہ جہک گئی اور اوسکی نیچی وہ غار ہی کہ ہر طرف سی جدا ہی یعنی وہ چٹان
لٹکی ہوئی ہی بیچ مین آسمان اور زمین کے اور مین اوسکی نیچی اوسکی ڈر سی نہ جا سکا کیونکہ مین
[illegible] ہونکی باعث سی میری اوپر نہ گر پڑی پہر ایک مدت کی بعد مین وہین
[illegible] حال دیکہا ہم اوسکی طرف مین ہر طرف سی [illegible]
[illegible] نہین ملتی [illegible]
[illegible] امام ترمذی فرماتی ہین کہ کسی کہا حسین کی باپ عبد اللہ [illegible]
بیٹی کہا کہ کسی کہا عثمان نے جو قاسم کے بیٹی اونہون نے حسین [illegible]
عبد الرحمن کے اونہون نی سعید سی جو جبیر کے بیٹی [illegible] ابن عباس سے اونہون نے

فرمایا کہ جب سیر کو بلائی گئی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ گزرتے جاتے تھے ایسی نبی کے
اور نبیونکی پاس کہ اونکی ساتھ بہت لوگ تھی اور گزرتے تھی ایسی نبی اور نبیونکی پاس کہ
اونکی ساتھ تھوڑے لوگ تھی اور گزرتے تھی ایسی نبی کی اور نبیونکی پاس کہ اونکی ساتھ کوئی
نہ تہا یہانتک کہ آپ گذری ایک بڑی جماعت پر آپ فرماتی ہین میں کہا یہہ کون ہے کہا گیا کہ
موسی ہین اور اونکی قوم ہے لیکن اپنا سر اوٹھاؤ اور دیکھو پھر ایکا ایک کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بڑی
جماعت ہی جسنی آسمان کا کنارہ ڈہانک لیا اس طرف سی اور اوس طرف سی کہا گیا یہہ تمہاری
امت ہی اور انکی سوا تمہاری امت میں سی ستر ہزار ہین جو جنت میں داخل ہونگی بغیر
حساب کے آپ یہہ بیان فرماکر گھر میں داخل ہوی اور لوگون نی آپ سے نہ پوچھا اور آپنی بیان
نہین فرمایا لوگون نی کہا وہ لوگ ہم ہین اور بعضون نی کہا وہ ہماری بیٹی ہین جو اسلام پر
پیدا ہوی ہین پھر حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلی اور فرمایا وہ وہ لوگ ہین جو داغ
نہین لیتی ہین او منتر نہین کرتے ہین اور بدشگونی نہین لیتی اور اپنی مالک پر بھروسا
کرتے ہین پھر اوٹھ کھڑی ہوی عکاشہ بیٹی محصن کی اور بولی کہ مین اونہین مین سی ہون
پیغام پہنچانیوالے اللہ کے فرمایا ہان پھر آیا آپکی پاس اور شخص وہ بولا مین اونہین میں سے
ہون فرمایا تجھسے آگی بڑھ گیا اس بات مین عکاشہ اس حدیث کی سند اچھی ہی

فائدہ بیماری میں بدن پر داغ لینا بہی ایک علاج ہی مگر مکروہ ہی اور وہ منتر جسمین شرک کی
کوئی بات ہو مگر اللہ کا ذکر بہی نہو وہ بہی مکروہ ہی اور بدشگونی لینا کسی چیز کو نحس
جاننا بہی مکروہ ہی جو لوگ دنیا دنی مکروہ باتون سی بہی بچتی ہون تو بڑی بڑے
گناہونسی تو خوب بچینگے ایسی لوگ بیحساب بہشت مین جاوینگے اور وہ منتر مکروہ نہیں
جنمین اللہ کا کلام اور اللہ کا ذکر ہو جیسی حدیثونمین آگی بتائی ہین وہ تو عین ایمان ہین امام
ترمذی فرماتی ہین کہ ہمسی فرمایا محمود نے جو غیلان کی بیٹی کہا کہ ہمسے کہا عبد الرزاق نے
کہا معمر نے اوہنون نی زہری سی کہا کہ مجھکو خبر دی سعید نے [illegible]

اونہون نے ابوہریرہ سے اللہ اوس سے راضی رہے اونہون نے فرمایا کہ جسوقت مین سیر کو بلایا گیا
مین موسی سے ملا تو اسکا ایک کیا دیکھتا ہون کہ وہ ایک مرد ہے مجھے یاد پڑتا ہے کہ آپنے فرمایا کہ لمبا
بدن تہا سر کے بال بیچ بیچ کی بعض تہ گہونگروالی نہ سیدھے گویا کہ وہ شنوءہ کی مردون مین سے تہے اور
مین عیسی سے ملا اونکا قد بیچ بیچ کا قد تہا سرخ رنگ ہے گویا حمام سے نکلے ہین اور مین ابراہیم کو دیکھا
اونکی اولاد مین میری صورت اوس سے بہت ملتی ہے اور میرے پاس دو برتن لائی گئی ایک
مین دودہ دوسرے مین شراب پہر مجسے کہا گیا دونون مین سے جو چاہو لے لو مین دودہ کو لیا اور اوسکو
پیا تب مجسے کہا گیا کہ تمکو راہ دی اصل پیدایش کی یا یون فرمایا کہ تم پہنچے اصل پیدایش تک
اور یہ جو کہ اگر تم شراب کو لیتے تو تمہاری امت گمراہ ہوجاتی اس حدیث کی سند اچہی ہے
اور یہ حدیث صحیح مسلم مین بہی ہے **فائدہ** اللہ نے انسان کی اصل پیدایش مین
یہ بات رکہی ہے کہ اللہ کو پہچانے اور اوسکو اکیلا جانے اور اوس سے محبت رکھے پیغمبر صلعم اوس دودہ
مین اللہ نے اسکو دیا توحید و معرفت کا پیالہ پلایا شراب سے بچایا پہر جب آپ مدینہ مین تشریف لائے شراب کو
آپنے بالکل حرام کردیا **امام** ابن ماجہ فرماتے ہین کہ ہمسے فرمایا ہشام نے جو
عمار کے بیٹے ہین کہا کہ ہمسے کہا ولید نے جو مسلم کے بیٹے کہا کہ ہمسے کہا سعید نے جو
بشیر کے بیٹے اونہون نے قتادہ سے اونہون نے مجاہد سے اونہون نے
ابن عباس سے اونہون نے ابی سے جو کعب کے بیٹے اللہ اوس سے راضی ہے
اونہون نے اللہ کے رسول سے اللہ اوسپر درود بہیجے اور سلامت رکھے کہ جس رات
سیر کو بلائے گئے آپنے ایک خوشبو پائی فرمایا اے جبرئیل کیا ہے یہ اچہی
خوشبو کہا یہ خوشبو ہے اوس کنگہی کرنیوالی عورت کی قبر کے اور اوسکی دو بچون کی اور
اوسکے خاوند کے فرمایا اور شروع اسکا یون ہوا کہ خضر ہوتے بنی اسرائیل کی سردارون مین سے
[illegible] ایک راہب [illegible] گذرتا [illegible] مین [illegible] تہے
[illegible] اسلام سکہا [illegible]

کہا ہان کہا پہر مین اپنی باپ کو اسکی خبر کر دون کہا ہان پہر اوسنی اوسکو خبر کر دی پہر اوسنے
اوسکو بلایا اور کہا تیرا کوئی اور بہی مالک ہی میری سوا کہا ہان میرا مالک اور تیرا مالک اللہ ہی جو
آسمان مین ہی پہر اوسنی حکم کیا کہ ایک گائی تانبی کی گرم کی گئی پہر حکم کیا کہ وہ عورت
اوسکی اولاد سمیت اوسمین ڈالدی جاوی وہ بولی میرا تجہسی ایک مطلب ہی کہا وہ کیا ہی
کہا تو میری ہڈیونکو اور میری بیٹونکی ہڈیونکو جمع کری پہر اوسکو اکہٹا دفن کر دی کہا یہہ
تیری لیئی ہی اسلیئی کہ تیرا ہمپر حق ہی پہر ڈالی گئی ایک ایک یہانتک کہ ایک دودہ پینی والی
نوبت پہنچی وہ بولا اگر میرا او ماں مت کر کہ تو حق پر ہی پہر ڈالدی گئی وہ اور اوسکی اولاد کہا ابن
عباس نی اور بولی ہین چار چہوٹی لڑکی یہہ اور گواہ یوسف علیہ السلام کا اور جریج والا اور
عیسے بیٹی مریم کی مجمع البحار مین لکہا ہی کہ شاید دیگ گائی کی شکل پر یا گائی کی برابر ہوگی جسکو
گائی کہا امام ابن ماجہ فرماتی ہین کہ ہمسی کہا ابو بکر نے جو ابو شیبہ کے بیٹی کہا کہ ہمسی کہا حسن نے
جو موسی کی بیٹی اونہون نی حماد سی جو سلمہ کے بیٹی اونہون نی علی سی جو زید کے بیٹی اونہونے
سنا سعید سی اونہون نی ابو ہریرہ سی اونہون نی کہا کہ فرمایا اللہ کے رسول نے اللہ اوپر
اونکی درود بہیجی اور سلامت رکہی کہ جس رات مین مین سیر کو بلایا گیا مین آیا ایک قوم پر کہ اونکی
پیٹ کہرون جیسی ہیں اونکی اندر سانپ تہی اونکی پیٹ کی باہر سی دکہائی دیتی تہی مینی کہا
یہہ کون لوگ ہین ای جبریل کہا یہہ لوگ ہین سود کے کہانیوالی امام بزار رسالی
مسند مین فرماتی ہین کہ ہمسی کہا محمد نے جو مثنی کی بیٹی کہا کہ ہمسی کہا حجاج نی جو
منہال کی بیٹی کہا کہ ہمسی کہا حماد نی اور ہمسی کہا محمد نے جو معمر کے بیٹی کہا کہ ہمسی کہا
روح نی جو عبادہ کی بیٹی کہا کہ ہمسی کہا حماد نی یعنی سلمہ کے بیٹی اونہون نی روایت کیا علی سے
جو زید کے بیٹی اونہون سے انس سی اللہ اونسے راضی رہے کہ اللہ کے
رسول اللہ اوپر درود بہیجی اور سلامت رکہی فرمایا کہ جس رات مین مجہکو سیر کو بلایا مین گذرا
کچہہ لوگون پر کہ اونکی ہونٹ کاٹی جاتی ہین آگ کے قینچیون سی مینے کہا ای جبریل یہہ کون

لوگ ہین کہا یہہ لوگ وعظ کہنیوالی ہین تمہاری امت کی وہ جو حکم کرتے ہین لوگون کو
نیکی کا اور بہول جاتی ہین اپنی آپ کو امام ابن ماجہ فرماتی ہین کہ ہمسے فرمایا محمد بن بشار
جو بشار کے بیٹی کہا کہ ہمسے کہا یزید نے جو ہارون کی بیٹی کہ ہمسے کہا عوام نے جو حوشب
کی بیٹی کہ مجھسی کہا جبلہ نے جو سحیم کے بیٹی اونہون نی موثر سی جو عفازہ کی بیٹی اونہون نے
عبد اللہ سے جو مسعود کے بیٹی اللہ اونسے راضی رہی اونہون نی فرمایا کہ جب وہ رات تہی
جسمین اللہ کے رسول اللہ پر درود بہیجی اور سلامت رکہی سیر کو بلند گئی آپ سے
ابراہیم سی اور موسی اور عیسی سی ملاقات ہوئی پہر آپس مین قیامت کا ذکر کیا سب نے حضرت ابراہیم
شروع کیا اونسے پوچہا لیکن کب آویگی تو ونکے پاس ہی اسکی کچہہ خبر نہ تہی پہر حضرت موسی سے
پوچہا اونکی پاس بہی اسکی کچہہ خبر نہ تہی پہر بات کو حضرت عیسی پر رکہا جو مریم کی
بیٹی اونہون نی فرمایا کہ مجھسے اقرار کیا گیا ہی اسکی پہلے کا لیکن ٹہیک اوسکے ہونی کا
وقت ہی اوسکو کوئی نہین جانتا سوا اللہ کے پہر ذکر کیا دجال کا کہ پہر مین اوترونگا
اور اوسکو مار ڈالونگا پہر لوگ اپنی شہرون کی طرف پہرینگے پہر انکی سامنی آوینگی یاجوج ماجوج
اور وہ ہر ایک بلندی سی ڈہلکینگی پہر جس پانی پر گذرینگی اوسکو پی جاوینگی اور جس چیز پر گذرینگی اوسکو
بگاڑ دینگی پہر لوگ اللہ سے فریاد کرینگی پہر مین اللہ سی دعا کرونگا کہ اونکو مار ڈالے پہر زمین
اونکی بدبو سی سڑ جاویگی پہر لوگ اللہ سے فریاد کرینگی پہر مین اللہ سی دعا مانگونگا اللہ آسمان سے
پانی بہیجیگا پہر اونکو اوٹہا لیگا اور سمندر مین اونکو ڈالدیگا پہر پہاڑ اوڑائی جاوینگی اور زمین پہیلائی
جاویگی جسطرح چمڑا پہیلایا جاتا ہی پہر مجھسی اقرار کیا گیا ہی کہ جسوقت یہہ ہووی تو قیامت
لوگونسی ایسی ہوگی جیسی حمل والی جسکو اوسکی لوگ نہین جانتی ہین کہ کب یکایک جن پڑیگی
اس حدیث کو مولانا جلال الدین سیوطی نی درمنثور مین سعید بن منصور سے اور امام احمد سی اور
ابن ابی شیبہ سے اور ابن ماجہ سی اور ابن جریر سی اور ابن منذر اور حاکم اور ابن مردویہ سی اور بیہقی کی
کتاب بعث و نشور سی نقل کیا ہی اور کہا کہ حاکم نے کہا کہ اسکی سند صحیح ہی امام ترمذی

فرماتی ہین کہ ہمسی کہا احمد نے جو بدیل کے بیٹے وہ قریش کے بیٹے کوفی کی
کہا کہ ہمسی کہا محمد نے جو فضیل کے بیٹے کہا کہ ہمسی کہا عبد الرحمن نی جو اسحق کی بیٹے
اونہون نی قاسم سی جو عبد الرحمن کے بیٹے وہ عبد اللہ کے بیٹے وہ مسعود
کے بیٹے اونہون نے اپنی باپ سے اونہون نی ابن مسعود سی اللہ اونسی راضی ہو
کہا کہ اللہ کے رسول نے اللہ اونپر درود بہیجی اور سلامت رکہی اوس رات کا بیان فرمایا
جسمین آپ سیر کو بلائی گئی کہ آپ فرشتونکی جس جماعت پر گزری اونہون نی آپکو
حکم کیا کہ اپنی امت کو حکم کیجیے پچہنی لگانیکا اس حدیث کی سند اچہی ہی امام ترمذی
فرماتی ہین کہ ہمسی کہا عبد اللہ نے جو ابو زیاد کے بیٹے کہ ہمسی کہا سیار نے کہ بیٹے
عبد الواحد نے جو زیاد کے بیٹے اونہون نی عبد الرحمن سی جو اسحاق کی بیٹے اونہون نے
قاسم سی جو عبد الرحمن کی بیٹے اونہون نی اپنی باپ سی اونہون نی حضرت ابن مسعود
اونہون نی کہا کہ فرمایا اللہ کے رسول نی اللہ اونپر درود بہیجی اور سلامت رکہی کہ میں
ملا ابراہیم سی اوس رات میں جسمین میں سیر کو بلایا گیا تو اونہون نی کہا ای محمد اپنے
امت کو میری طرف سی سلام کہنا اور اونکو خبر دینا کہ جنت کی مٹی پاکیزہ ہی پانی میٹہا ہی
اور وہ چٹیل میدان ہی اور درخت اوسکی یہ ہین سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا
اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اس حدیث کی سند اچہی ہی در منثور میں ہی کہ اسحاق جو بشر کی بیٹے
اونہون نی روایت کی ہی کہا کہ ہمکو خبر دی ابو یعقوب نی جو کوفہ کے رہنی والی اونہون نی
محمد سی ... اونہون نی ابن عباس سے کہ اللہ کے رسول اللہ اونپر درود بہیجی اور سلامت
جس رات میں سیر کو بلائی گئی ... حضرت زکریا کو دیکہا اونپر سلام کہا پہر اونسی فرمایا ای بہائی
کہ آپ مجہکو خبر دو اپنی قتل کی کس طرح ہوا اور کس لئے تمکو قتل کیا اسرائیل کی اولاد نے کہا ای محمد اپنے
... اپنی لوگو نسی بہتر تہا اور اون سب سی زیادہ خوبصورت اور روشن چہرہ تہا اور تہا جیسا کہ اللہ نے فرمایا
... جسکا نام ... اور اوسکو عورتونکی حاجت نہ تہی سو اسرائیل کی بادشاہ کی عورت ونپر عاشق ہوئی

لی ہیں ؎ ابوہریرہ سے کہا کہ فرمایا اللہ کے رسول نے اللہ اوپر درود بھیجے اور سلامت رکہی
اسکو البتہ میں اپنے تئیں دیکہا حطیم میں اور قریشی لوگ مجہسے پوچہتے تہے میری سیر کا حال سو پوچہنے لگے
مجہسے بیت المقدس کی وہ چیزیں پوچہیں کہ میں انکو یاد نہیں رکہا تہا پہر مجہپر ایسا رنج ہوا کہ کبہی
ویسا رنج نہیں ہوا تہا پہر اٹہا دیا اوسکو اللہ نے میری لئے کہ میں دیکہتا تہا اوسکی طرف جو چیز
وہ پوچہتے تہے میں انکو خبر دیتا تہا اور میں اپنے تئیں دیکہا نبیونکی ایک جماعت میں پہر ایکا ایک دیکہا
کہ موسی کہڑی نماز پڑہ رہے تہی ایک مرد تہے اکہرے گہونگر والے گویا کہ وہ شنوہ کی مردونمیں سے تہے
اور ایکا ایک دیکہا کہ عیسی بیٹے مریم کے کہڑے نماز پڑہ رہی تہی سب لوگونمیں اونسے شباہت زیادہ
بہت ملتی ہے عروہ ثقفی جو مسعود کا بیٹا ہے اور ایکا ایک ابراہیم کہڑے نماز پڑہ رہے تہے سب لوگونمیں
اونسے شباہت بہت ملتی ہے تمہاری رفیق کی مطلب آپکا یہہ تہا کہ میری شباہت اونسے
بہت ملتی ہے پہر نماز کا وقت آیا پہر میں انکی امامت کی پہر جب میں نماز سے فراغت کی ایک
کہنے والے نے مجہسے کہا ای محمد یہہ مالک ہے دربان آگ کا تم اوسپر سلام کہو پہر میں ہوکر اوسکے
طرف دیکہا تو اوس نے پہلی مجہپر سلام کہا روایت کیا ابو یعلی اور ابن عساکر نے ام ہانی سے
وہ کہتی ہیں کہا کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس اندہیرے میں داخل ہوئے اور میں
اپنے بچہونے پر تہی آپ نے فرمایا کہ تجہکو خبر ہے میں سویا آجکی رات اوس والی مسجد میں پہر میرے
پاس جبرئیل آئے پہر مجہکو مسجد کے دروازہ پر لیگئے پہر آئی بیت المقدس جانیکا اور آنیکا ذکر
کیا ام ہانی کہتی ہیں کہ آپکی چادر لپٹ گئی اور میں کہا ای میری چچا کی بیٹے میں تجکو
قسم دیتی ہوں قریشیونسے یہہ بات نہ کہنا کہ جن لوگوں نے تمکو سچا جانا وہ بہی جہٹلاوینگے
آپنے اپنا ہاتہ اپنی چادر پر مارا اور اوسکو میرے ہاتہ سے کہینچ لیا اور چادر آپکی پیٹ پر سے ہٹ گئی
پس آپکی پیٹ کی شکن دیکہی جو تہ بتہ سی تہی گویا کہ وہ کاغذونکی لپیٹ تہی اور ایکا ایک آپکی
پاس ایک نور بلند تہا قریب تہا کہ میری نگاہ کو اچک لے پہر میں سجدہ میں گر پڑی پہر جب میں
سر اوٹہایا تو دیکہا کہ آپ باہر جا چکے تہی میں اپنی لونڈی سے کہا تو آپکی پیچہے جا دیکہہ آپ کہاں گئے

مین سیر کو بلایا گیا اور مجھکو کہ مین صبح ہوئی مینی اپنی معاملہ کا یقین کیا اور پہچانا کہ لوگ مجھکو جھٹلاوینگی
پہر مین الگ غمگین ہوکر بیٹھا کہا پہر آپکی پاس اللہ کا دشمن ابوجہل آیا اور آپکی پاس بیٹھا اور ٹھٹھی کیطرح پر
کہنی لگا کہ کچھ کوئی بات ہوئی آپ نی فرمایا ہان کہا وہ کیا ہی فرمایا مین آج کی رات سیر کو بلایا گیا
کہا کہان تلک فرمایا بیت المقدس تلک کہا پہر ہماری بیچ مین تمنی صبح کی فرمایا ہان کہا آپکی
قوم کو بلاؤن اونسی بہی کہوگی جو مجہسی کہا اپنی فرمایا ہان وہ بولا ای لوگو قوم کعب کی پس سب
مجلسین اوسکی پاس آئین اور لوگ آئی یہانتک کہ آپکی پاس بیٹھی وہ بولا بیان کیجی اپنی قوم سی جو مجہسی
بیان کیا تب اللہ کی رسول نی اللہ اونپر درود بہیجی اور سلامت رکہی کہ مین آج کی رات سیر کو
بلایا گیا وہ لوگ بولی کہان تلک فرمایا بیت المقدس تلک وہ بولی پہر تمکو صبح ہوئی ہماری بیچ مین فرمایا
ہان وہ لوگ بولی آپ ہوسکتا ہی کہ اوس مسجد کی پتی ہمسی بیان کیجی اور اون لوگونمین وہ لوگ
بہی تہی جو اوس شہر تلک سفر کرچکی تہی اور اوس مسجد کو دیکہہ چکی تہی فرمایا اللہ کی رسول نی اللہ
اونپر درود بہیجی اور سلامت رکہی پہر مین پتی بیان کرنی لگا پہر مین پتی بیان کرتا رہا یہانتک
کہ مجھکو بعضی پتونمین شبہہ ہوا پہر وہ مسجد لائی گئی اور مین دیکہہ رہا تہا یہانتک کہ رکہی گئی عقیل کی
یا عقال کی گہر کی پاس پہر مینی اوسکی پتی بیان کئی اور مین اوسکیطرف دیکہہ رہا تہا تب اون لوگون
نی کہا یہہ جو پتی ہین یہہ تو قسم اللہ کی سب ٹہیک کہی ہین در منثور مین ہی کہ ابن مردویہ نی حضرت
انس تک سند پہنچائی کہ اونہون نی کہا کہ اللہ کی رسول اللہ اونپر درود بہیجی اور سلامت رکہی
جب سی سیر کو بلائی گئی اونکی خوشبو دولہا کی سی خوشبو تہی اور دولہا کی خوشبوسی بہی بہت اچھی تہی
مولانا جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ لآلی مصنوعہ مین لکہتی ہین کہ مین کہتا ہون کہا ابو العباس
مستغفری نی جو جعفر کی بیٹی وہ محمد کی بیٹی اونہون نی طب نبوی کی کتابمین فرمایا کہ مجھکو لکہہ بہیجا علی نی
جو حسن کی بیٹی کہ ابو سلیمان محمد جو سلیمان کی بیٹی ہین وہ یزید کی بیٹی فاس کی رہنی والی اونہون نی
اونسی قزوین مین بیان کیا کہا کہ ہمسی کہا میری باپ نی کہا کہ مجہسی فرمایا اسمعیل خزاز نی جو
قزوین کی رہنی والی علی کی بیٹی وہ قدامہ کی بیٹی کہا کہ ہمسی کہا احمد نی جو بردع کی رہنی والی

عبدان کی بیٹی کہا کہ ہمسی کہا سہل نی جو صقیر کی بیٹی کہ ہمسی کہا موسی نی جو عبد ربہ کی بیٹی کہا
کہ مینی سنا علی سی جو ابوطالب کی بیٹے وہ فرماتی تہی کہ فرمایا اللہ کی رسول نی اللہ انپر درود
بہیجی اور سلامت رکہی کہ جس رات مین آسمان کی طرف سیر کو بلایا گیا زمین میری اوپر رونی
سو اللہ نی زمین کی رونی سی نصف یعنی گبرا اوگایا سو جو شخص چاہی کہ زمین کا رونا سونگہی تو گبرا کو
سونگہی پہر جب مین اپنی رب کیطرف اونچا کیا گیا پہر اوسنی مجہپر بخشش کی پیغمبری سی اور بڑائی دی
مجکو نبوت سی اور مجکو عزت دی شفاعت سے اور مجہپر فرض کین پچاس نمازین اوترا مین ایک آسمان سی
ایک آسمان تک پہر جب مین نیچی والی آسمان تک پہنچا مجسی پسینا بہنی لگا پہر میرا پسینا زمین پر
گرا پہر اللہ نی میری پسینہ سی سرخ گلاب اوگایا پہر جو شخص چاہی کہ میرا پسینا سونگہی تو سرخ گلاب
کو سونگہی واللہ اعلم فائدہ مولانا جلال الدین سیوطی نی اس سند کی کسی شخص مین کچہ بحث
نہین کی معلوم ہوا کہ اس سند مین کچہہ خلل نہین پایا حضرت شیخ عبد الحق نی سفر السعادت کی
شرح مین لکہاہی کہ ابو الفرج نہروانی نی حضرت انس سی روایت کی ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نی فرمایا کہ جب مجکو آسمان پر لی گئی میری بعد زمین روئی اور اوس سی گبرا اوگا جب مین
پہر آیا ایک قطرہ میری پسینی کا زمین پر گر پڑا اوس سی سرخ گلاب اوگا اس روایت مین
نصف کی جگہہ گبر ہی اور منتخب اللغات مین نصف کی معنی گبر کی ہی لکہی ہین لکہاہی کہ گبر مین
کاف پر اور بی پر زبر ہی اور وہ ایک میوہ ہی کہ اوسکا اچار بناتی ہین مولانا جلال الدین
فرماتی ہین کہ ابن جوزی نے لکہی ہین کہ ابن فارس نی کتاب الریحان مین کہاہی کہ ہمسی کہا
ہمنی جو بندار کی بیٹی کہا کہ ہمسی کہا حسن نی جو علی کی بیٹی وہ عبد الواحد کی بیٹی مقدس کی رہنی
والی کہا کہ ہمسی فرمایا ہشام نی جو عمار کی بیٹی کہا کہ ہمسی کہا مالک نی جو انس کی بیٹی وہ
زہری سی وہ انس سی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ سفید گلاب میری پسینی سی
معراج کی رات مین بنایا گیا سرخ گلاب جبرئیل کی پسینی سی بنایا گیا اور زرد گلاب براق کی
پسینی سی بنایا گیا ابن جوزی کہتی ہین کہ وہ شخص جو مقدس کا رہنی والا ہی اوسپر گمان کیا گیا ہی

کہ اوسی نی یہہ حدیث بنائی ہی مولانا لکھتی ہین کہ مین کہتا ہون کہ ابن عساکر نی اپنی تاریخ مین
اس حدیث کو سند سمیت لکھا ہی کہا کہ مینی پڑہا ہی عبدالعزیز کتانی کی ہاتہہ کا لکھا ہوا کہ مجہی کہا
ابو النجیب عبدالواحد نی جو عبداللہ کی بیٹی ارموی کہ حسن جو عبدالواحد کی بیٹی ہین ان پہچان
مین یعنی معلوم نہین کہ کیسی شخص ہین اور یہہ حدیث بنائی ہوئی ہی کسی بی علم نی اوسکو بنایا ہی
اور یہہ صحیح سند اسپر جوڑدی ہی اور کہا اس مین کہ حسن جو عبدالواحد کی بیٹی ہین ابن ناصر نی
کہا کہ اوپر گمان کیا گیا ہی جہوٹ بولنی کا اوہنون نی گلاب کی مقدمہ مین ایک حدیث روایت
کی ہی جسکی کہین اصل نہین میزان مین کہا کہ یہہ حدیث بنائی ہوئی ہی واللہ اعلم کہا ابن
فارس نی کہ روایت کیا ہشام نی جو عروہ کی بیٹی وہ اپنی باپ سی وہ حضرت عائشہ رض سی کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ جو شخص چاہی کہ میری خوشبو سونگہی تو سرخ گلاب کو سونگہی
اور روایت کیا احمد شبلی نی جو محمد کی بیٹی وہ یحیی کی بیٹی اوہنون نی روایت کی اپنی باپ سی
اوہنون نی اونکی دادا سی اوہنون نی اعمش سی اوہنون نی ابن منکدر سی اوہنون نی جابر سے
کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ جو شخص چاہی کہ میری خوشبو سونگہی تو خوشبو گلاب کی
سونگہی اور احمد جو شخص ہے جسنی یہہ روایت کی ہی چہوڑدیا گیا ہی یعنی حدیث والون نی اوسکو چہوڑ
دیا جب دیکہا کہ بہت غلطیان کرتا ہی ایک اور سند لکہی ہی مگر کتاب کا نام نہین کہا شاید خلاب کے
کتاب کی روایت ہی وہ یہہ ہی کہ خبر دی ہمکو محمد نی جو ناصر کی بیٹی کہ ہمکو خبر دی عبدالمحسن نی
جو محمد کی بیٹی وہ علی کی بیٹی کہ ہمکو خبر دی احمد نی جو عمر کی بیٹی وہ سوح کی بیٹی نہاوان کی
رہنی والی کہ ہمکو خبر دی قاضی ابوالفرج معافی نی جو زکریا کی بیٹی کہ ہمسی کہا لیث نی جو مرو کے
رہنی والی بیٹی محمد کی وہ بیٹی لیث کی کہ ہمسے کہا ابوالحسن صعصعہ نی جو رقہ کی رہنی والی وہ جبیر
کے بیٹی کہ ہمسے کہا محمد نی جو عنبس کی بیٹی وہ حماد کی بیٹی کہ ہمسے کہا میری باپ نی اوہنون نی
جعفر سی جو سلیمان کی بیٹی وہ مالک سی جو دینار کی بیٹی وہ انس رض سی کہ حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نی فرمایا کہ جب مین چڑہا گیا آسمان کیطرف مین میری بعد روئی پہر دس کی پانی پہر

لصف اوسکا پہر جب مین پٹا میر الپسینا زمین پر ٹپکا تو سرخ گلاب اوسکا خبر دار ہو جو شخص
چاہی کہ میری خوشبو سونگہی تو سرخ گلاب سونگہی ابن جوزی کہتی ہین کہ بنائی ہوئی ہی اس
سند مین وہ لوگ جو پہچانی نہین جاتی ہین فائدہ اسکی سند مین وہ لوگ ہین جنکا حال معلوم نہین
کہ معتبر ہین یا غیر معتبر تو یہہ سند کچی ہی یہہ کہدینا کہ یہہ بات ان لوگونمین سی کسی نی بنالی یہہ
ابن جوزی کی زیادتی ہی ایسی روایت کا بیان کرنا مضایقہ نہین درمنثور مین ہی کہ ابن مردویہ
نی ابن عباس تک سند پہنچائی کہ اللہ کی رسول نی اللہ اونپر درود بہیجی اور سلامت کہی
فرمایا کہ جس رات مین سیر کو بلایا گیا مجکو اللہ نی بہیجا یاجوج ماجوج کی طرف پہر مینی انکو اللہ کی
دین کیطرف اور اوسکی بندگی کیطرف بلایا پہر اونہون نی میرا کہنا ماننی سی انکار کیا سو وہ آگ
مین ہین اون لوگونکی ساتہہ جنہون نی کہنا نمانا آدم کی اولاد مین سی اور ابلیس کے اولاد مین سی

آب یہہ ذکر ہی کہ معراج کی بعد اللہ کی حکم سی حضرت جبریل نی کعبہ کی پاس آکر آپکو پانچون نمازین پڑہائین اور پانچون وقت وہ کہلائی اور نماز کی رکعتونکا بیان اور پکار کر پڑہنی کا اور چپکی پڑہنی کا بیان

مولانا جلال الدین سیوطی نی معراج کی رسالہ مین لکہا ہی کہ صحیح روایت ہی کہ معراج کی بعد پہلی دن حضرت
جبریل نی جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو ظہر کی نماز پڑہائی امام ابوداود فرماتی ہین کہ ہمسی فرمایا
مسدد نی کہ ہمسی فرمایا یحیی نی کہ ہمسے فرمایا سفیان نی کہ مجہی فرمایا عبد الرحمن نی جو بیٹی فلان
شخص کے وہ بیٹی ابو ربیعہ کی ابو داؤد نی کہا وہ عبد الرحمن ہین بیٹی حارث کی وہ بیٹی عباس
وہ بیٹی ابو ربیعہ کی اونہون نی روایت کی حکیم سی جو بیٹی ہین حکیم کے وہ نافع سی جو بیٹی جبیر
کی وہ بیٹی مطعم کی وہنون نی ابن عباس سی اونہون نی کہا کہ فرمایا اللہ کی رسول نی
اللہ اونپر درود بہیجی اور سلامت کہی کہ امامت کی میری جبریل نی پاس کہر کی پاس یعنی
کعبہ کی پاس دو مرتبہ سو نماز پڑہائی مجکو ظہر کی جسوقت جہکا سورج اور تہا یعنی سایہ برابر
تسمہ کی اور مجکو عصر کی نماز پڑہائی جسوقت اونکا سایہ اونکی برابر ہوا اور نماز پڑہائی مجکو یعنی

مغرب کی جسوقت روزہ دار روزہ کہولتا ہی اورنماز پڑہائی مجکو عشا کی جسوقت شفق غائب ہوا
اورنماز پڑہائی مجکو فجر کی جسوقت کہانا اور پینا روزہ دار پر حرام ہوا پہر جب دوسرا دن ہوا مجکو ظہر
کی نماز پڑہائی جسوقت اونکا سایہ اونکی برابر تہا اور مجکو عصر کی نماز پڑہائی جسوقت اونکا سایہ
اونکی دو برابر ہوا اور مجکو مغرب کی نماز پڑہائی جسوقت روزہ دار نی روزہ کہولا عشا کی نماز پڑہائی
تہائی رات تلک اور فجر کی نماز پڑہائی تو اوجالی مین نماز پڑہی پہر میری طرف موڑ کر دیکہا
پہر فرمایا ای محمد یہہ وقت ہی نبیون کا جو تمسی پہلی تہی اور وقت بیچ مین ہی ان دو وقتون کے
فائدہ یہہ وقت نمازونکی اللہ کی حکم سی حضرت جبریل نی دیکہادی بعد اوسکی اللہ نی نمازونکی
وقت بڑہادی اس مرتبہ عصر کی نماز دوسری دن اوسوقت پڑہائی جب سایہ دو برابر ہوگیا
یعنی آخر وقت یہانتک ہی پہر بعد اوسکی وقت اللہ نی بڑہادیا صحیح مسلم مین ہی کہ جناب پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ عصر کا وقت جب تک ہی کہ سورج زرد نہو وی اس حدیث سی
معلوم ہوا کہ وقت عصر کا اللہ تعالی نی بڑہادیا جب تک سورج زرد نہو جب تک اچہا عمدہ
وقت ہی اور بخاری اور مسلم مین ہی کہ حضرت ابوہریرہ نی کہا کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
نی فرمایا کہ جسنی ایک رکعت عصر کی سورج ڈوبنی سی پہلی پائی اوسنی عصر کو پایا اس حدیث
سی معلوم ہوا کہ جب تک سورج نڈوبی جب تک عصر کا وقت ہی مگر سورج کی زرد ہوجانی
کی بعد مکروہ ہی جان بوجہہ کر اتنی دیر نکری کہ سورج ڈوبتی وقت پڑہی صحیح مسلم مین ہی کہ
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ وقت مغرب کی نماز کا جبتک ہی جب تلک شفق نڈوبی
اس حدیث سی معلوم ہوا کہ مغرب کا وقت اللہ نی بڑہادیا پہلی پہل تو حضرت جبریل نی
دونون دن ایک ہی وقت نماز پڑہائی تہی اور عشا کی نماز حضرت جبریل نی دوسری دن تہائی
رات تک پڑہائی تہی پہر بعد اوسکی اللہ نی وقت بڑہادیا صحیح مسلم مین ہی کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نی فرمایا کہ وقت عشا کا آدہی رات بیچون بیچ تک ہی اس حدیث سی معلوم ہوا
کہ آدہی رات تک بہت اچہا وقت ہی ابن ہمام نی ہدایہ کی شرح فتح القدیر مین لکہا ہی

کہ ابن عمرؓ نی فرمایا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی عشا مین دیر کی یہانتک کہ دو تہائی رات گئی
اور حضرت عائشہ نی فرمایا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی عشا مین دیر کی یہانتک کہ بہت
سی رات گئی یعنی تہوڑی سی رہ گئی اور یہہ سب صحیح بخاری مین ہی امام بیہقی اپنی سنن مین فرماتے
ہین کہ مجکو خبر دی ابو بکر محمد حافظ نی جو بیٹے ابراہیم کی کہا کہ مجہے بیان کیا ابو نصر احمد نی جو بیٹے عمرو کے
کہا کہ خبر دی سفیان جوہری نی جو محمد کی بیٹے کہ کہا ہمسے علی نی جو حسن کے بیٹے کہ کہا ہمسی
عبد اللہ نی جو ولید کی بیٹے اونہون نے روایت کی سفیان سی اونہون نی لیث سی اونہون نے
طاؤس سے اونہون نی ابن عباسؓ سی اونہون نی فرمایا کہ وقت ظہر کا عصر تک ہی اور عصر کا
مغرب تک اور مغرب کا عشا تک اور عشا کا فجر تک اور امام بیہقی نی اپنی سنن مین دوسری جگہہ
لکہا ہی کہ یہہ باب ہی آخر وقت عشا کا اور اوسمین دو قول ہین تہائی رات اور آدہی رات
اسکا مطلب یہہ کہ عمدہ وقت تہائی رات تلک ہی پہر آدہی رات تلک پہر لکہا ہی کہ یہہ باب ہی
نماز عشا کی آخر وقت جواز کا یعنی جایز کب تلک ہی پہر لکہتی ہین کہ ہمکو روایت پہنچی ابن عباس
سی کہ اونہون نی فرمایا کہ وقت عشا کا فجر تلک ہی اور اونسی اور عبد الرحمن بن عوفؓ سی
روایت پہنچی اوس عورت کی مقدمہ مین جو فجر کے نکلنی سی پہلی پاک ہو جاوی کہ نماز پڑہی مغرب
کی اور عشا کی اور عبید بن جریج سی روایت پہنچی کہ اونہون نی جناب ابو ہریرہؓ سی پوچہا کہ نماز
عشا مین تقصیر وار ہونیکا وقت کون ہی کہا نکلنا فجر کا امام طحاوی معانی الآثار مین فرماتی ہین
کہ ہمسی فرمایا یونس نے کہ ہمسے فرمایا عبد اللہ نے جو یوسف کی بیٹے کہ ہمسے فرمایا لیث نی وہ یزید سی جو ابو حبیب
کی بیٹے وہ عبید سی جو جریج کی بیٹے کہ اونہون نی ابو ہریرہ سی کہا کہ نماز عشا مین تقصیر وار ہونیکا
وقت کون ہی فرمایا کہ نکلنا فجر کا سو ابو ہریرہ نی وہ وقت فجر کی نکلنی کا بتلایا جسمین عشا کا وقت
جاتا رہتا ہی مطلب یہہ ہی کہ جسنی یہانتک عشا نہ پڑہی کہ فجر ہو گئی وہ گنہ گار ہوا جسنی اس سی پہلی
پڑہ لی وہ گنہ گار نہین ہوا اس سی معلوم ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی جو بیٹہنی سی پہلی تک عشا
ہ بیٹہنی کی رخصت دی ہی صحیح مسلم مین ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ وقت صبح کی نماز کا

فجر کی نکلنی سی ہی جب تک سورج نہ نکلی اب سنو کہ ظہر کا وقت بہی بعضون نی کہا ہی کہ آخر
مین بڑہا دیا ہی بعضی حدیثون سی اس کا اشارہ بعضون نے سمجہا ہی مشہور یون ہی کہ امام ابوحنیفہ
کا قول یہی ہی کہ ظہر کا وقت جب تک رہتا ہی جب تک سایہ انسان کا دو قد برابر ہو جاوی اوس سایہ
کی سوا جتنا دوپہر کی وقت پر رہتا لیکن امام ابوحنیفہ کا یہہ قول ونکی بڑی بڑی شاگردون نی
اختیار نہین کیا کیونکہ اسکی سند صاف نپائی اور امام ابوحنیفہ کا دوسرا قول سب کے موافق ہی
کہ ایک قد برابر سایہ ہوا اور عصر کا وقت آیا شاید امام نی اول قول کو چھوڑ دیا ہو آخری قول یہی ہو
جو سب کے موافق ہی امام ابوحنیفہ کی شاگرد امام محمد اور امام ابو یوسف اور امام زفر کا یہی قول ہی کہ
کہ ظہر کا وقت جب ہی تلک ہی جب تلک سایہ ایک قد کی برابر ہو اور یہی قول ہی امام مالک اور امام
شافعی کا اور امام احمد کا امام طحاوی حنفی نی فرمایا کہ ہم اسی قول کو لیتی ہین اور غرر الاذکار مین ہے
کہ یہی قول لیا گیا ہی اور برہان مین ہی کہ یہی بہت ظاہر ہی کیونکہ حضرت جبریل نی وقت نماز
کا یون ہی ظاہر کر دیا یہہ مطلب اوس سے صاف نکلتا ہی اور فیض مین ہی کہ اسی پر عمل ہی لوگون
کا اس زمانہ مین اور اسی پر فتوی ہی خلاصہ یہہ ہوا کہ حضرت جبریل نی ظہر کی نماز جب پڑہائی
تہی جب سایہ ایک قد برابر تہا بعد اسکی وقت کا بڑہا دینا ثابت نہین مگر امام ابوحنیفہ نی کسی حدیث
کی اشارہ سی یہہ مطلب سمجہا تہا کہ ظہر کا وقت بہی بہر بڑہا دیا گیا ابن المنذر نی فرمایا کہ سوا امام
ابوحنیفہ کی یہہ بات کسی نی نہین کہی اب سنو کہ جس بات پر سب کا اتفاق ہی اور امام ابوحنیفہ کا
بہی وہ دوسرا قول اوسکی موافق ہی ہی ٹہیک ہی اوسی پر چلنا چاہئی امام ابن ابی شیبہ مصنف
مین فرماتی ہین کہ ہمسے بیان کیا زید نی جو حباب کی بیٹی کہ مجہسی فرمایا خارجہ نی جو بیٹی عبداللہ
کی وہ بیٹی سلیمان کی وہ بیٹی زید کی وہ بیٹی ثابت کی کہا کہ مجہسی فرمایا حسین نے جو بیٹی بشیر کی
وہ بیٹی سلیمان کی اونہون نی نقل کی اپنی باپ سی کہا کہ مین اور محمد جو علی کی بیٹی ہین یا لوگ
اور مرد حضرت علی کی اولاد مین سے داخل ہوئی جابر کی پاس جو عبداللہ کی بیٹی ہین ہمنی اونسی
کہا کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھہ نماز کیون کرتی کہا کہ اللہ کی رسول نی

اونپر درود بہیجی اور سلامت رکہی ظہر پڑہی جسوقت سایہ تسمہ کے برابر تہا پہر ہمکو عصر کی نماز پڑہائی
جسوقت سایہ اونکی برابر اور تسمہ کی برابر ہوا آگی حدیث بڑی ہی اوسمین یہہ بہی ہی کہ پہر ہمکو
دوسری دن ظہر پڑہائی جسوقت سایہ ہر چیز کا اوسکی برابر تہا پہر ہمکو عصر پڑہائی جسوقت سایہ
ہر چیز کا اوسکی دو برابر تہا اس حدیث سی صاف مطلب کہل گیا کہ جب دوپہر ڈہلی تب سایہ
تسمہ کی برابر تہا اوسوقت اپنی ظہر پڑہی پہر جب سایہ ایک تسمہ اور ایک قد کی برابر ہوا اوسوقت
عصر پڑہی اس سے معلوم ہوا کہ جتنا سایہ دوپہر کی وقت ہوتا ہی اوسکو یاد رکہنا چاہئی جب اوسکی
سوا اور ایک قد کی برابر ہو جاوی تب عصر کا وقت آتا ہی پہر دوسری دن آپ نی ظہر
جب پڑہی جب دوپہر کی سایہ سمیت سایہ ہر چیز کا اوسکی برابر تہا اس جگہہ حضرت جابر نی
تسمہ کا نام نہین لیا یہہ ظہر آپ نی اخیر وقت پڑہی بحر الرائق مین ہی کہ امام طحاوی حنفی
اور اکثر بزرگون نی فرمایا ہی کہ آدمی کا قد اوسکی سات قدمونکی برابر ہوتا ہی امام بخاری
فرماتی ہین کہ ہمسی فرمایا عبد اللہ نی جو یوسف کی بیٹی تہا کہ ہمکو خبر دی مالک نی اونہون نی
صالح سی جو کیسان کی بیٹی اونہون نی عروہ سی جو زبیر کی بیٹی مین انہون نی حضرت عائشہ سی
جو ماں ہین ایمان والونکی اونہون نی فرمایا کہ اللہ نی جسوقت نماز فرض کی دو دو رکعت
فرض کی گہر رہنی مین اور سفر مین پہر سفر کی نماز برقرار رکہی گئی اور گہر رہنی کی نماز مین زیادہ
کر دیا گیا امام احمد نی یہہ لفظ زیادہ لکہا ہی کہ مگر مغرب کہ وہ تین رکعت تہی امام بخاری
فرماتی ہین کہ ہمسی فرمایا مسدد نی کہا کہ ہمسے فرمایا یزید نی جو زریع کی بیٹی کہا کہ ہمسے فرمایا معمر نے
وہ زہری سی وہ عروہ سی وہ حضرت عائشہ رضہ سی اونہون نی فرمایا کہ فرض کی گئی نماز دو رکعت
پہر حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی وطن چہوڑا پہر چار رکعت فرض کی گئی اور نماز سفر کی
پہلی طور پر چہوڑ دی گئی اور ابن خزیمہ و ابن حبان کی روایت مین ہی کہ پہر جب آپ مدینی
مین آئی گہر رہنی کی نماز مین دو رکعتین بڑہا دی گئین اور فجر کی نماز پہلی طور پر ہی کیونکہ
اوسمین قران بہت پڑہا جاتا ہی اور مغرب کی نماز اس لئی پہلی طور پر رہی کہ وہ دن کی

نماز کا وتر ہی یعنی طاق گنتی اللہ کو پسند ہی کیونکہ وہ آپ اکیلا ہی فائدہ یعنی پہلی جو نماز فرض ہوئی
تو مغرب کی تین رکعت فرض ہوئی باقی ظہر اور عصر اور عشا اور صبح دو دو رکعت فرض ہوئی پھر جب
آپ مدینہ مین تشریف لائی ظہر اور عصر اور عشا مین دو دو رکعتین بڑہائی گئین مگر سفر مین وہی پہلا حکم
رہا کہ ظہر اور عصر اور عشا کی دو دو رکعتین پڑہو امام ترمذی فرماتی ہین کہ ہمسی فرمایا عبد نی جو حمید کی
بیٹی تھا کہ ہمسی فرمایا سلیمان نی جو داود کی بیٹی وہ شعبہ سی وہ ابو بشر سے وہ سعید سی جو جبیر کے
بیٹی اور ذکر نہین کیا ابن عباس کا اور ہشیم نی ابو بشر سی وہ سعید سی جو جبیر کے بیٹی وہ ابن عباس
سی اس آیت کی بیان مین وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا یعنی اللہ فرماتا ہی کہ مت پکار کی پڑہ
اپنی نماز کو اور مت چپکی پڑہ اوسکو فرمایا یہ آیت مکہ مین اوتری کہ اللہ کی رسول اللہ اوپر درود
بھیجی اور سلامت رکھی جب اپنی آواز قرآن مین بلند کرتی تہی کافر قرآن کو اور اوسکی اوتارنیوالیکو
اور اوسکی لانیوالیکو برا کہتی تہی پہر اللہ نی اوتارا کہ ایسا مت پکار کی پڑہ اپنی نماز کو کہ وہ
برا کہین قرآن کو اور جسنی اوسکو اوتارا اور جو اوسکو لایا اور مت چپکی پڑہ ایسا کہ اپنی ساتہہ والے
نہ سنین ایسا پڑہ کہ وہ سنین اور تجہسے قرآن کو سیکہین ہمسی فرمایا احمد نی جو منیع کی بیٹی کہا کہ
ہمسی فرمایا ہشیم نی کہا کہ ہمسی فرمایا ابو بشر نی وہ سعید سی جو جبیر کی بیٹی وہ ابن عباس سے اللہ تعالی
کی اس قول مین وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذَٰلِكَ سَبِيلًا یعنی مت
پکار کی پڑہ اپنی نماز کو اور مت چپکی پڑہ اوسکو اور ڈہونڈہ اسکی بیچ مین ایک راہ کہا کہ جب نبی
اللہ کی رسول اللہ اوپر درود بھیجی اور سلامت رکھی مکہ مین چھپی ہوی تہی جب یہ آیت اوتری
اور جب آپ اپنی ساتہیون کو نماز پڑہاتی اپنی آواز قرآن مین بلند کرتی تہی پہر کافر جب
سنتی تہی تو برا کہتی تہی قرآن کو اور جسنی اوسکو اوتارا اور جو اوسکو لایا سو اللہ تعالی نی
اپنی نبی سی فرمایا کہ مت پکار کر پڑہ اپنی نماز کو یعنی قرآن کو کہ کافر سنین اور قرآن کو
برا کہین اور مت چھپا کر پڑہ اپنی ساتہیون سی اور ڈہونڈہ اسکی بیچ مین ایک راہ
اور امام بخاری نی یہی روایت یعقوب سی کی ہی جو ابراہیم کی بیٹی کہا کہ ہمسی فرمایا ہشیم نی

آگی وہی مطلب ہے درمنثور مین ہی کہ ابو داود نی مراسیل مین سعید تک سند پہنچائی جو جبیر کے
بیٹی اونہون نے کہا کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مین بسم اللہ الرحمن الرحیم پکار کر پڑہتی تہی
اور مکہ کے لوگ مسیلمہ کو رحمن بولتی تہی وہ بولی کہ محمد یمامہ کی ٹہا کر یعنی حاکم کیطرف بلاتی ہاز
تب اللہ نی اپنی رسول کو اوسکی چپکی سی پڑہنی کا حکم کیا پہر آپ نی اوسکو پکار کر نہین پڑہا یہانتک
کہ آپ دنیا سے اوٹہہ گئے فائدہ اکثر پکی سندونسی بسم اللہ کا چپکی سی پڑہنا ثابت ہی مگر بعض روایتین پکار
کر پڑہنی کی بہی آئی ہین شاید اپنی کبہی کبہی پہر بہی پکار کر پڑہا ہوگا اصحابون نی آپکی بعد اکثرون
نی چپکی سی پڑہا ہی اور بعضون نی پکار کر بہی پڑہا ہی اب یہہ ذکر ہی کہ حضرت ابوبکر
نی دین کی پہیلانی کی لئی اپنی گہر کی صحن مین ایک مسجد بنائی اور وہان
نماز اور قرآن پڑہنا شروع کیا جب وہ قرآن پڑہتی تہی تو بہت روتی تہی
کافرونکی عورتین اور لڑکی جمع ہوجاتی تہی کافرون نی کہا کہ اپنی گہر مین
نماز اور قران پڑہو اپنا دین ظاہر نکرو ایسا نہو ہماری عورتین اور
لڑکی تمہاری دین مین آجاوین حضرت ابوبکر نی کافرونکا کہنا نمانا
اور دین کی ظاہر کرنی سی مونہہ نہ موڑا اللہ اونسی راضی ہی اور انکی
برکت سی سب یہان والونکو دین کی پہیلانی کی توفیق دی آمین امام
بخاری فرماتی ہین کہ مجہسے فرمایا عبید نے جو اسمعیل کی بیٹی کہا کہ ہمسے فرمایا ابو اسامہ
نی وہ ہشام سی وہ اپنی باپ سی کہا کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینی کی طرف نکلنی سی
تین برس پہلی حضرت خدیجہ مرگئین پہر آپ دو برس ہی یا اسکے قریب ٹہرے حضرت عائشہ سی
نکاح کیا اور وہ سات برس کی تہین پہر اونکی ساتہہ رہی جب وہ نو برس کی تہین امام
بخاری فرماتی ہین کہ ہمسے فرمایا یحیی نی جو بکیر کی بیٹی کہا کہ ہمسے فرمایا لیث نی وہ عقیل سے
نے کہا ابن شہاب نی کہ پہر خبر دی عروہ نی جو زبیر کے بیٹی کہ حضرت عائشہ جو حضرت نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی ہین اونہون نی فرمایا کہ مینی اپنی مان باپ کو اپنی ہوش مین

جو دیکہا تو دین ہی کی راہ پر چلتی دیکہا اور کوئی دن ہم پر ایسا نگذرتا تہا کہ اللہ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
درود بہیجی اور سلام کہی اون کی دو نو وقت صبح او رشام ہماری یہان نہ آتی ہون پہر جب مسلمان
مصیبت مین پہنسی ابوبکر نکلی کہ حبش کے ملک کیطرف چلی جاوین جب برک الغماد تک پہنچی ابن
دغنہ اونکو ملا اور وہ قوم قارہ کا سردار تہا وہ بولا کہان کا ارادہ ہی ابوبکر وہ بولی کہ میری
قوم نی مجکو نکالدیا سو مین چاہتا ہون کہ زمین مین سیر کرون اور اپنی رب کی بندگی کرون ابن دغنہ
بولا کہ ای ابوبکر تم ایسی لوگ نکالی نہین جاتی تم تو اونہو نی چیز تلاش کر دیتی ہو اور رشتی کو
جوڑتی ہو اور بوجہہ اوٹہا لیتی ہو اور مہمان کی مہمانی کرتی ہو اور حق معاملون پر مدد کرتی ہو
سو مین تمکو پناہ دیتا ہون تم پہر چلو اور اپنی شہر مین اپنی رب کی بندگی کرو تب وہ پلٹی اور اونکے
ساتہہ ابن دغنہ نی کوچ کیا پہر ابن دغنہ قریش کی سردارون مین پہرا اور اونسی کہا کہ ابوبکر ایسا
شخص نہین نکالا جاتا بہلا تم ایسی شخص کو نکالی دیتی ہو جو انہونی چیز کو تلاش کر دیتا ہی اور
رشتی کو جوڑتا ہی اور بوجہہ کو اوٹہاتا ہی اور مہمان کی مہمانی کرتا ہی اور حق معاملونمین مدد کرتا ہے
پہر قریشیون نی ابن دغنہ کی بات کا انکار نہین کیا اور کہا کہ ابوبکر کو حکم کر کہ اپنی گہر مین اپنے
رب کی بندگی کرین اور گہر مین نماز پڑہین اور پڑہین جو چاہین اور ہمکو نہ ستاوین اور اس بات کو
ظاہر نکرین کہ ہم ڈرتی ہین کہ ہماری عورتین اور لڑکی گمراہ ہو جاوین پہر ابن دغنہ نی
حضرت ابوبکر سی یہہ بات کہی سو حضرت ابوبکر اس طرح رہے کہ اپنی گہر مین اپنی رب کی
بندگی کرتی تہی اور نماز کو ظاہر نہین کرتی تہی اور سوا اپنی گہر کے کہین قرآن نہین پڑہتی
تہی پہر حضرت ابوبکر کی دلمین آیا تو اونہون نی اپنی گہر کی صحن مین ایک مسجد بنائی اور
وہ اوسمین نماز پڑہتی تہی اور قرآن پڑہتی تہی سو کافرون کی عورتوں اور اونکی لڑکون کا
اونپر مجمع ہوتا تہا اور وہ اونسی تعجب کرتی تہی اور اونکی طرف دیکہتی تہی اور حضرت ابوبکر بڑی
رونی والی مرد تہی جسوقت قرآن پڑہتی تہی اپنی آنکہونسی آنسو نکلنا اختیار نہین رہتا تہا تو کافر مشرکین
جو قریشیون کی سردار تہی اسی گہبرا گئی سو اونہون نی ابن دغنہ کو بلا بہیجا وہ اونکی پاس

کیا تب اوس دن لوگون نے کہا کہ ہمنی ابوبکر کو تیری پناہ سی پناہ دی تہی اس شرط پر کہ اپنی گہر
مین اپنی رب کی بندگی کرین وہ تو اس بات سی آگی بڑہ گئی اپنی گہر کی صحن مین ایک
مسجد بنائی اور نماز کو اور قرآن کو اوسمین ظاہر کیا اور ہم ڈرتی ہین کہ ہماری عورتین اور لڑکے
گمراہ نہو جاوین سو تو اونکو منع کر سو اگر اونہین منظور ہو کہ فقط اپنی گہر مین اپنی رب کی بندگی
کرین تو کرین اور اگر وہ بغیر ظاہر کئی نمانین تو تو اون سے کہہ کہ تیری پناہ پہیر دین کیونکہ
ہمکو برا لگتا ہی کہ تیری قول کو توڑین اور ابوبکر کو ہم یہ بات ظاہر کرنی نہین دینگی حضرت
عائشہ فرماتی ہین کہ پہر ابن دغنہ حضرت ابوبکر کی پاس آیا اور بولا کہ تمکو معلوم ہی جس بات
می نی تمسی اقرار کیا تہا سو یا تو تم اوسی بات پر بس کرو اور یا میری پناہ پہیر دو کیونکہ مین نہین
چاہتا ہون کہ عرب کے لوگ سنین کہ جس شخص سی مینے اقرار کیا تہا اوس سے لوگون نی قول توڑا
تب حضرت ابوبکر بولی کہ مین تیری پناہ تجکو پہیر دیتا ہون اور مین اللہ کی پناہ سے
راضی ہون اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم اون دنون مکہ مین تہی سو حضرت نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نی مسلمانون سی فرمایا کہ مجکو دکہلایا گیا تمہاری ہجرت کا گہر جو ہاری کی درختون
والا دو پتہر ملی میدانونکی درمیان مین سو مدینہ کی طرف ہجرت کی جن لوگون نی ہجرت کی وہ
جو لوگ حبش کے زمین کیطرف ہجرت کر گئی تہی اونمین سی بہت سے مدینہ کی طرف پلٹ آئی
اور حضرت ابوبکر نی مدینہ کیطرف سامان کیا پہر اللہ کی رسول نی اللہ ونپر درود بہیجی اور سلامت
رکہی اونسی فرمایا ٹہیری رہو کہ مین امید رکہتا ہون کہ مجکو اذن دیا جاوے حضرت ابوبکر بولی
کہ آپ یہہ امید رکہتی ہین میرا باپ آپ پر قربان آپنی فرمایا ہان سو حضرت ابوبکر نی اپنی تئین آپ کے لئے
روک رکہا کہ آپکے ساتہ چلین اللہ اونپر درود بہیجی اور سلامت رکہی اور دو اونٹنیان
جو اونکی پاس تہین اونکو چار مہینی درختونکی پتی کہلائی اب یہہ ذکر ہی کہ جناب پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم نی کافرونکو سورۂ والنجم سنائی اس سورہ کو تمام کرکے
آپ نی اللہ کو سجدہ کیا اوسوقت سب لوگون پر پیغمبر کی ایسی تاثیر پڑی کہ مسلمان آدمیون

اور جنون کی ساتہہ کافر آدمیون نی اور کافر جنون نی بہی اللہ کو سجدہ کیا
اور جب آیتونکو پڑہ کر آپ سجدہ کرتی تہی اونکا ذکر ہی امام بخاری فرماتی ہین کہ
ہمسے فرمایا نصر نی جو علی کی بیٹی کہا کہ مجکو خبر دی ابو احمد نی کہا ہمسی فرمایا اسرائیل نی وہ ابو اسحاق
سی وہ اسود سی جو یزید کی بیٹی وہ عبد اللہ سی انہون نی فرمایا کہ اول سورۃ جو اوتری جسمین سجدہ ہین وہ والنجم
ہی تہی سو جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی سجدہ کیا اور سجدہ کیا اون لوگون نی جو آپکی
پیچہی تہی مگر ایک مرد کہ مینی اوسکو دیکہا کہ اوسنی ایک مٹھی بہر مٹی لی اور سپر سجدہ کیا پہر مینی اوسکو اسکی
بعد دیکہا کہ وہ کافر مارا گیا اور وہ امیہ تہا بیٹا خلف کا امام مسلم فرماتی ہین کہ ہمسی فرمایا محمد نی جو مثنے
کی بیٹی اور محمد نے جو بشار کی بیٹی کہا اون دونونی کہ ہمسی فرمایا محمد نی جو جعفر کی بیٹی کہا کہ ہمسی
کہا شعبہ نے وہ ابو اسحق سی کہا کہ مینی سنا اسود سی وہ روایت کرتی ہین عبد اللہ سی وہ جناب نبی
صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنی سورہ والنجم پڑہی اور اوسمین سجدہ کیا اور سجدہ کیا اون لوگون نے
جو آپکی ساتہہ تہی سوا اسکی کہ ایک بوڑہی نی مٹہی بہر کنکریا ہاتھی لی اور اوسکو اپنی پیشانی تلک
اوٹہایا اور کہا مجکو یہہ کفایت کرتا ہی کہا عبد اللہ نی کہ مینی اوسکو بعد اسکی دیکہا کہ وہ کافر
مارا گیا امام بخاری فرماتی ہین کہ ہمسے فرمایا ابو معمر نی کہا کہ ہمسے فرمایا عبد الوارث نی کہا کہ ہمسے
فرمایا ایوب نی وہ عکرمہ سی وہ ابن عباس سی اونہون نی فرمایا کہ سجدہ کیا جناب پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم نی والنجم مین اور سجدہ کیا آپکی ساتہہ مسلمانون نی اور کافرون نے بہی اور جنون نی
اور انسانون نی امام مسلم فرماتی ہین کہ ہمسے فرمایا ابو بکر نی جو ابو شیبہ کی بیٹی کہا کہ ہمسے
فرمایا محمد نی جو بشر کی بیٹی کہا کہ ہمسے فرمایا عبید اللہ نی جو عمر کے بیٹی وہ نافع سی وہ ابن عمر سی
فرمایا کہ بعضی وقت پڑہا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کو سوا نماز کی آپ سجدہ پر گذری تو آپنی
ہماری ساتہہ سجدہ کیا یہانتک کہ ہمنی ہجوم کیا اونکی پاس یہانتک کہ بعض شخص کو جگہہ نملتی
تہی کہ سجدہ کری امام بخاری فرماتی ہین کہ ہمسے فرمایا ابو النعمان نی کہا کہ ہمسے فرمایا معتمر
وہ اپنی باپ سی وہ بکر سی وہ ابو رافع سی اونہون نی کہا کہ مینی حضرت ابو ہریرہ کے ساتہہ

عشا کی نماز پڑہی اونہون نی اذا السماء انشقت پڑہی اور سجدہ کیا مینی اوسنی کہا تو اونہون نی
فرمایا کہ مینی جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی پیچہی سجدہ کیا ہی سو مین ہمیشہ اس سورۃ مین سجدہ
کرتا رہونگا یہان تک کہ اونسی ملون کا امام ترمذی فرماتی ہین کہ ہمسی فرمایا قتیبہ نے جو سعید کے بیٹی
کہا کہ ہمسے فرمایا سفیان نے جو عیینہ کے بیٹی وہ ایوب سے جو موسی کی بیٹی وہ عطا سی جو میناکی
بیٹی وہ ابو ہریرہ سے اوہنون نی فرمایا کہ ہمنی جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہہ سجدہ کیا اقراء
باسم ربک مین اور اذا السماء انشقت مین امام ترمذی فرماتی ہین کہ ہمسے فرمایا ابن ابی عمر نی کہ ہمسے
فرمایا سفیان نی وہ ایوب سے وہ عکرمہ سی وہ ابن عباس سے اونہون نی کہا کہ مینی جناب پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم کو سورہ ص مین سجدہ کرتے دیکہا ابن عباس نے کہا کہ یہہ سجدہ تاکیدی سجدون مین
سے نہین ہی امام نسائی نی ابن عباس تک سند پہنچائی کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ داود نی یہہ سجدہ توبہ کی لئی کیا اور ہم یہہ سجدہ شکر کی لئی کرتی ہین فائدہ
حضرت داود علیہ السلام سی ایک ذرا سا قصور ہو گیا تہا جب دسپر خبردار ہوی اللہ کی آگی
توبہ کرنیکو سجدہ مین گری جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ سلم نی جو یہہ آیت سورہ ص کی پڑہ کر
سجدہ کیا تو شکر کی نیت سی کیا کہ اللہ کا شکر ہی کہ اوسنی حضرت داود کی توبہ قبول
کی امام ابو داؤد فرماتی ہین کہ ہمسے فرمایا محمد نی جو عبد الرحیم کے بیٹی وہ برقی کی بیٹی کہ
ہمسے فرمایا ابن ابی مریم نی کہ ہمکو خبر دی نافع نی جو یزید کے بیٹی وہ حارث سی جو سعید کے
بیٹی عتقی وہ عبد اللہ سی جو حنین کی بیٹی جو عبد کلال کی اولاد مین سے تہی وہ عمرو سی جو عاص
بیٹی تہی کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اونکو قران مین پندرہ سجدی پڑہائی اونمین سے
تین مفصل مین ہین یعنی سورہ قاف سی آخر تک کی سورتو نمین ہین اور سورہ حج مین دو سجدہ
ہین ہمسی فرمایا احمد نی جو عمرو کی بیٹی وہ سرح کے بیٹی کہ ہمکو خبر دی ابن وہب نے کہ مجکو خبر دی ابن لہیعہ نی کہ مشرح
جو ہاعان کی بیٹی مضعب کے باپ ہین اونہون نی اونسی بیان فرمایا کہ عقبہ جو عامر کی بیٹی
ہین اونہون نے اونسی بیان فرمایا کہ مینی جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سی کہا کہ سورہ حج مین

دو سجدہ ہین فرمایا ہان اور جو شخص وہ دونو سجدہ نکری تو اون دونو کو نہ پڑہی ہمسی فرمایا احمد نے
جو فرات کی بیٹی مسعود کی باپ سی کی رہنی والی کہ ہمسے فرمایا عبد الرزاق نی کہ ہمکو خبر دی
عبد اللہ نی جو بیٹی عمر کے وہ نافع سی وہ حضرت عمر کے بیٹی سی اونہون نی فرمایا کہ جناب
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہماری سامنی قران پڑہتی تہی تو جب سجدہ پر گذرتی تہی اللہ اکبر
کہتی تہی اور سجدہ کرتے تہی اور ہم بہی سجدہ کرتی تہی عبد الرزاق نی کہا کہ ثوری کو یہ حدیث
پسند آتی تہی ابو داود کہتی ہین اس لئی پسند آتی تہی کہ آپ نی اللہ اکبر کہا یعنی اس حدیث سے
یہ معلوم ہوگیا کہ آپ اللہ اکبر کہہ کی سجدہ کرتے تہی ہمسے فرمایا محمد نی جو عثمان کی بیٹی
دمشق کی رہنی والی کہ ہمسے فرمایا عبد العزیز نے یعنی وہ جو محمد کے بیٹی وہ مصعب سے جو ثابت کے
بیٹی وہ عبد اللہ کے بیٹی وہ زبیر کے بیٹی وہ نافع سی وہ حضرت عمر کے بیٹی سے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم نے فتح کے سال مین ایک سجدہ کی آیت پڑہی تو سب لوگون نی سجدہ کیا
کوئی اونمین سوار تہا کوئی زمین مین سجدہ کرنیوالا تہا یہانتک کہ کوئی سوار اپنی ہاتہہ پر سجدہ
کرتا تہا ابن ابی شیبہ مصنف مین فرماتی ہین کہ ہمسی فرمایا ہشیم نی کہا کہ ہمکو خبر دی خالد نی
وہ روایت کرتی ہین ابن عربان مجاشعی سی وہ ابن عباس سے کہ اوسوقت ہم انکی سجدون کا لوگون
نے ذکر کیا ابن عباس نی فرمایا کہ اعراف اور رعد اور نحل اور بنی اسرائیل اور مریم اور حج مین
وہ ایک سجدہ اور نمل اور فرقان اور الم تنزیل اور حم تنزیل اور ص ابن عباس نے کہا کہ
مفصل مین سجدہ نہین ہی فائدہ ابن عباس کو سورہ حج کا دوسرا سجدہ اور سورہ نجم اور
اذا السماء انشقت کا اور سورہ اقرا کا سجدہ معلوم نہ تہا جن لوگون نے ان سجدون کی گواہی
دی ہی اونکی گواہی ماننا ضرور ہی ابن ابی شیبہ فرماتی ہین کہ ہمسے فرمایا عفان نے
کہا کہ ہمسے فرمایا حماد نی جو سلمہ کی بیٹی وہ علی سی جو زید کے بیٹی وہ یوسف سی جو مہران
کے بیٹی وہ ابن عباس سے وہ حضرت علی سی اونہون نی فرمایا کہ تاکیدی سجدے قران کی
یہہ ہین الم تنزیل کا سجدہ اور حم تنزیل کا سجدہ اور والنجم اور اقرا باسم ربک الذی خلق

فائدہ دیکھو یہان ابن عباس بہی حضرت علی کی زبانی والنجم اور اقرا کی سجدہ کا اقرار کرتی
ہین شاید پہلی ہیں اونکو معلوم نہوگا پہر جب حضرت علی سے سناتب معلوم ہوا ابن ابی شیبہ فرماتی
ہین کہ ہمسے فرمایا ہشیم نی وہ مغیرہ سی وہ ابراہیم سی وہ حضرت عبد اللہ بن مسعود کے بیٹی کہ
وہ سجدہ کرتے تہی سورہ اعراف مین اور سورہ بنی اسرائیل مین اور والنجم مین اور اقرا باسم ربک الذی
خلق مین اور اذا السماء انشقت مین مولانا ابراہیم کردی رحمتہ اللہ علیہ جو مدینہ شریف کی رہنی
والی ہین مسالک الابرار مین مولانا جلال الدین سیوطی کی لقط المرجان سی نقل کرتی
ہین وہ لکہتی ہین کہ طبرانی نی فرمایا کہ ہمسی فرمایا عثمان نی جو صالح کی بیٹی کہ مجہسے فرمایا
عمرو جن نی کہ مین حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہہ تہا آپ نی سورہ والنجم پڑہی
پہر آپ نی سجدہ کیا اور آپکی ساتہہ مینی بہی سجدہ کیا ابن عدی کامل مین فرماتی ہین کہ
ہمسے فرمایا عثمان نی جو صالح کی بیٹی کہ مینی عمرو جن کو دیکہا جو طلق کی بیٹی ہین سو مینی
اونسی کہا کہ تمنی جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا ہی وہ بولی ہان اور مینی آپسی
بیعت کی اور مین مسلمان ہوا اور مینی آپکی پیچہی صبح کی نماز پڑہی آپ نی سورہ حج پڑہی
اور اوسمین دو سجدے کئی حافظ ابن حجر اصابہ مین فرماتی ہین کہ عثمان جو صالح کی بیٹی ہین
سن دو سو اونیس مین مری ہین اب یہہ ذکر ہی کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم کافرونکو سمجہا رہی تہی اوسوقت ایک مسلمان اندہی نی آیت
قرآن کی آپسی پوچہی آپ اوس سے ناخوش ہوی کہ اسوقت کیون
پوچہتا ہی اللہ تعالی نی آیت سورہ عبس و تولی اوتاری اور آپسی
اس بات کا گلا کیا کہ اوس اندہی کی طرف سی کیون منہہ موڑ
لیا اسکی بعد آپ اوس اندہی پر بہی خاطر کرتی رہی اور پہر آپنی
کسی محتاج سی منہہ نہ موڑا یا اللہ اوس رسول مہربان پر اپنی بخشش
درود بہیج اور رحمتین نازل کر آمین امام ترمذی فرماتی ہین کہ ہمسی فرمایا

سعید نے جو یحیی کے بیٹے وہ سعید کے بیٹے کہا کہ مجھے فرمایا میرے باپ نے کہا یہہ ہے
جو وکھلایا ہے ہمنے ہشام کو جو عروہ کے بیٹے وہ روایت کرتے ہین اپنے باپ سے
وہ حضرت عایشہؓ سے اونہون نے فرمایا کہ اوتری عبس و تولی ابن ام مکتوم اندہے
کے مقدمہ مین کہ وہ اللہ کے رسول پاس آیا اللہ اونپر درود بہیجے اور سلامت سکہے پہر وہ
سکہنے لگا اسے پیغام پہنچانے والے اللہ کے مجکو راہ بتا دے اور جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس کافرونکی سرداروںمین کا ایکمرد تہا آپ اوس اندہے کیطرف سے منہہ پہیرنے
لگے اور دوسرے کیطرف منہہ کرنے لگے اور فرماتے تہے بہلا تو دیکہتا ہے میری باتین
کچہہ برائی وہ کہتا تہا نہین سو اسی مقدمہ مین یہہ اوترا فائدہ یعنے اللہ نے شکایت کی
کہ اندہے کیطرف سے کیون منہہ پہیر لیا در منثور مین ... ابن منذر اور ابن مردویہ سے لکہا ہے کہ اوس
مجلس مین کافرونکی سردار تہے اونمین تہا ابو جہل اور عتبہ بیٹا ربیعہ کا آپ اونسے فرماتے
تہے کیا بہتر نہین ہے اگر مین ایسا ایسا لاون اور دوسرے روایت مین لکہا ہے کہ آپ
اُبیّ سے باتین کر رہے تہے جو خلف کا بیٹا تہا اور ابن مردویہ در ابن جریر سے لکہا ہے
کہ آپ عتبہ اور عباس اور ابو جہل سے باتین کر رہے تہے اور آپ اونکی طرف بہت
متوجہ ہو رہے تہے کہ ایمان لاوین عبد اللہ جو ام مکتوم کے بیٹے تہے وہ آئے اور ایک
ایک آیت قران کی آپ سے پوچہنے لگے آپ نے منہہ پہیر لیا اور تیوری چڑہائی
اور اونکی بولنے سے ناخوش ہوئے اور اون لوگون کی طرف متوجہ ہوے جب آپ
باتین کر چکے اور گہر کی طرف چلنے لگے اللہ نے آپ کے نگاہ کو کچہہ روک لیا آپنے
سر جہکا لیا پہر اوتارا اللہ نے عبس و تولی ان جاءہ الاعمی یعنے تیوری چڑہائی اور منہہ
موڑا اسپر کہ آیا اوسکی پاس اندہا پہر جب یہہ اوترا تو آپنے اونکی عزت کی اور اونسے
باتین کین اونسے فرماتے تہے تیری کیا حاجت ہے تو کچہہ چاہتا ہے دوسری
روایت مین یون ہے کہ بعد اسکے آپ اونکی عزت کیا کرتے تہے ابن ابی حاتم

نے حکم سے نقل کی کہ اس آیت کی اوترنیکے بعد آپکو کسی نے نہین دیکھا کہ کسی محتاج
سے منہہ موڑا ہو ابن سعد اور ابن منذر سے لکھا ہے کہ جب یہہ آیت اوتری آپنے ابن ام مکتوم
کو بلایا اور اونکی بڑی خاطر کی اور مدینہ پر دو بار اونکو نایب کیا اور حاکم نے روایت کی
اور سند کو صحیح کہا اور ابن مردویہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین مسروق تک سند پہنچا
کہا مین داخل ہوا حضرت عایشہ کے پاس اور اونکی پاس ایک مرد تھا اندہا وہ اوسکی
لئے ترنج کاٹتی تہین اور شہد کے ساتہہ اوسکو کہلاتی ہتین مینی کہا یہہ کون ہے اسی
ماں ایمان والون کی کہا یہہ ابن ام مکتوم ہے جسکے سبلئے اللہ نے اپنی نبی پر
غصہ کیا تہا اب یہہ ذکر ہی کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جب کوئی سورہ
یا آیت اوترتی تہی آپ لوگونکو سنادیتی تہی امام بخاری فرماتی ہین کہ ہمسی فرمایا
عمر نی جو حفص کی بیٹی کہا کہ ہمسی فرمایا میری باپ نی کہا کہ ہمسی فرمایا اعمش نی کہا مجسی فرمایا
ابراہیم نی وہ اسود سے وہ عبد اللہ سی فرمایا کہ اس بیچ مین کہ ہم ساتہہ تہی حضرت نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی ایک غار مین ایکا ایک آپ پر والمرسلات اوتری سو آپ اوسکو پڑہ رہی تہے
اور مین اوسکو آپکی منہہ سی لی رہا تہا اور آپ کا منہہ اوسکی ساتہہ تر و تازہ تہا ایکا ایک ایک
سانپ ہماری اوپر کود پڑا جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ اوسکو مار ڈالو ہم جلدی چہپٹے
وہ چلا گیا آپ نی فرمایا وہ تمہاری شر سی بچا یا گیا جسطرح تم اوسکی شر سی بچائی گئی عمر جو حفص
کی بیٹی ہین اونہون نی کہا کہ مجکو اپنی باپ کی زبانی یہہ لفظ یاد ہین کہ ایک غار مین جو منی مین ہے
امام ترمذی فرماتی ہین کہ ہمسی فرمایا محمد نی جو موسی کی بیٹی اور عبد نی جو حمید کی بیٹی اونہون نے
اور بہت لوگون نے کہا کہ ہمسی فرمایا عبد الرزاق نی وہ یونس سی جو سلیم کی بیٹی وہ زہری سی وہ
عروہ سی جو زبیر کی بیٹی وہ عبد الرحمن سے جو عبد کی بیٹی قوم قارہ مین کی اونہون نی کہا کہ مینی
سنا حضرت عمر سی وہ فرماتی تہی کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر جب اللہ کا پیغام اوترتا تہا
آپکی چہرہ کی پاس شہد کی مکہیون کی سی آواز سنائی دیتی تہی سو آپکی اوپر ایکدن اللہ کا

پیغام اوتارا گیا سوہم تہوڑی دیر ٹہیری رہی پہر آپ ہوشیار ہوی اور قبلہ کیطرف منہہ کیا اور
دونو ہاتہہ اوٹہای اور فرمایا یا اللہ ہمکو بڑہا اور ہمکو مت گہٹا اور ہمکو عزت دی اور ہمکو ذلیل مت کر
اور ہمکو دی اور ہمکو محروم مت رکہہ اور ہمکو غلبہ دی اور ہمپر اونکو غلبہ مت دی اور ہمکو راضی
رکہہ اور تو ہمسی راضی رہ پہر فرمایا کہ میری اوپر دس آئتین اوتاری گئین جو کوئی اونکو
قایم کریگا جنت مین داخل ہو گا پہر آپنے پڑہا قد افلح المومنون یہانتک کہ دس آئتین ختم
کین امام ترمذی نی حضرت عبد اللہ تک سند پہنچائی جو سلام کی بیٹی اونہون نی فرمایا کہ
اللہ نی اوتارا سبح للہ ما فی السموات و ما فی الارض و ہو العزیز الحکیم یا ایہا الذین آمنوا لم تقولون
ما لا تفعلون پہر جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسکو ہماری سامنی پڑہہ دیا اور امام ترمذی
نی حضرت ابو ہریرہ تک سند پہنچائی اونہون نے فرمایا کہ ہم جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی
پاس بیٹہی جسوقت سورہ جمعہ اوتری سو آپ نی اوسکو پڑہا امام ترمذی نی حضرت زید تک سند
پہنچائی جو ارقم کی بیٹی کہ عبد اللہ جو ابی کا بیٹا تہا ظاہر دار تہی مسلمانونکا سردار تہا
اوسنی کہا کہ گنوار جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس سی چلی جاوین اوسوقت کہانا
لاو حضرت زید نی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی آپنی عبد اللہ سی پوچہا اوسنی
قسم کہائی اونکار کیا پہر جب صبح ہوئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی سورہ منافقون
پڑہی اور دوسری روایت مین ہی کہ زید کہتی ہین اللہ نی سورہ منافقون اوتاری
جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی مجکو بلا بہیجا اور اوسکو پڑہا پہر فرمایا کہ اللہ نی تجکو سچا کہا
صحیح بخاری مین ہی کہ جب سورہ بقر کی آئتیں سود کی مقدمہ مین اوترین جناب پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم مسجد کی طرف تشریف لائی اور وہ آئتین لوگونکی سامنی پڑہین امام مسلم نی
انس تک سند پہنچائی اونہون نی فرمایا کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ایکدن ہماری
درمیان تہی ایک کچہہ سو گئی پہر مسکراتی ہوی سر اوٹہایا ہمنی کہا آپ کو کس چیز نے
ہنسایا یا رسول اللہ آپ نی فرمایا میری اوپر ابہی ایک سورۃ اوتاری گئی پہر آپ نی

پڑھا بسم اللہ الرحمن الرحیم انا اعطیناک الکوثر فصل لربک وانحر ان شانئک ہو الابتر
یعنی ہمنی دیا تجکو کوثر اب نماز پڑھ اپنی رب کے لیئ اور قربانی کر بیشک دشمن تیرا وہی ہی
پیچہا کٹا پہر آپ نی فرمایا تم جانتی ہو کوثر کیا چیز ہی ہمنی کہا اللہ اور اوسکا رسول خوب
جاننی والا ہی آپ نی فرمایا وہ ایک نہر ہی کہ میری رب نے مجہسی اوسکا وعدہ کیا ہی اور اوسکی
اوپر بہت خوبی ہی اور وہ ایک حوض ہی کہ میری امت وسپر آوی کی قیامت کی
دن اوسکی برتن تاروں کی گنتی کی برابر ہین پہر کوئی بندہ اونمین سے ہٹا دیا جاویگا مین کہونگا
ای رب یہ تو میری امت مین سے ہی وہ فرماویگا تو نہین جانتا کہ اوسنی تیری بعد کیا
نئی راہ نکالی اب یہہ ذکر ہی کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بددعا سے
کافرون پر بڑی طرحکا کال پڑا ایسی عاجزی کرنی لگی کہ اللہ سی
مینہ مانگنی آپنی اللہ سی مینہ مانگا جب مینہہ برسا اور کال دفع ہوا پہر اون
کافرون نی شرارت شروع کی اس مقدمہ مین اللہ نی آپ پر
سورہ دخان اوتاری کافرونکو عذاب سے ڈرایا پہر بدر کی لڑائی کا
اونپر عذاب آیا امام بخاری فرماتی ہین کہ ہمسی فرمایا یحیی نے کہا کہ ہمسی فرمایا ابو معویہ نے وہ اعمش سے
وہ مسلم سی وہ مسروق سے کہ کہا عبداللہ نے کہ جب قریش نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کہنا نہ مانا
اپنی اونکو بددعا دی کہ اونپر ایسی کال کی برس آوین جیسی کال کی برس حضرت یوسف کی
وقت مین آئی تہی پہر اونپر کال اور مصیبت پڑی یہانتلک کہ اونہون نے ہڈیان کہائین
سو جو مرد آسمانکی طرف دیکہتا تہا تو اپنی بیچ مین اور اوسکی بیچ مین اوسکو دہوین کی سی
صورت دکہائی دیتی تہی مصیبت کے سبب سے پہر اللہ تعالی نی یہہ آیت اوتاری فارتقب
یوم تاتی السماء بدخان مبین یغشی الناس ہذا عذاب الیم یعنی راہ دیکہہ اوس دن کی کہ لاوے
آسمان دہوان ظاہر کہ ڈہانک لیگا لوگونکو یہہ عذاب ہے دکہہ دینی والا پہر ایک شخص جناب کے
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس آیا اور عرض کیا ای پیغام پہنچانی والی اللہ کی قوم مضر

واسطی اللہ سی مینہہ مانگئی کہ وہ ہلاک ہوگئی آپ بولی کہ مضر کی واسطے تو تو جرات والا ہی یہہ آپنی مینہہ مانگا پہراونکو مینہہ دیا گیا پہر اور تری انکم عائدون یعنی تم تو پہر وہی کام کرنیوالے ہو پہر جب اون کو آرام ملا اونکا وہی حال ہو گیا جب اونکو آرام ملا تب اللہ تعالی نی اوتارا یوم نبطش البطشۃ الکبری انا منتقمون یعنی جسدن ہم پکرین کی پکر بڑی بیشک ہم بدلا لینی والی ہین یعنی بدر کے دن بخاری کی دوسری روایت مین ہی کہ پہر جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی دعا کی اونکو مینہہ دیا گیا اور سات دن تک برستا رہا اور لوگون نے مینہہ کی کثرت کی شکایت کی آپنی فرمایا یا اللہ آس پاس ہماری نہ ہمارا اوپر پہر بدلی آپکی سر پر سے ہٹ گئی اور اونکی آس پاس لوگونکو مینہہ دیا گیا امام بخاری فرماتی ہین کہ ہمسی فرمایا سلیمان نی جو بیٹی حرب کے کہا کہ ہمسی فرمایا جریر نے جو بیٹی حازم وہ اعمش سی وہ ابو الضحی سے وہ مسروق سے کہا کہ مین داخل ہوا عبد اللہ کی پاس اونہون نے فرمایا کہ اللہ کے رسول نی اللہ اونپر درود بہیجے اور سلامت رکہے جب قریش کو اسلام کی طرف بلایا اونہون نے آپکو جہٹلایا اور کہنا نمانا آپ نے کہا الہی اللہ میری مدد کر انکی اوپر سات برس سے جیسی سات برس یوسف علیہ السلام کے پہر اون لوگون پر ایسا کال پڑا کہ ہر چیز کو تباہ کردیا یہانتک کہ وہ لوگ مردار کہاتی تہی اور اونمین کا کوئی کہڑا ہوتا تہا تو اپنی بیچ مین اور آسمان کے بیچ مین دہوئیں کی سی شکل دیکہتا تہا مصیبت سے اور بہوک سی اب یہہ ذکر ہی کہ کافرون نی آزمانی کی لی جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سی اگلی زمانہ کی دو قصے پوچہی اللہ نی آپ پر تہوڑی دنونکی بعد سورہ کہف اوتاری اور وہ دونو قصی صاف صاف سنائی اور صاف فرما دیا کہ جبریل بن حکم اللہ کی نہین اوتر سکتی جب حکم ہوتا ہی جب اوترتی ہین ابن اسحاق اور ابن جریر اور ابن المنذر نی اور ابو نعیم اور بیہقی دونونی دلائل مین ابن عباس سے روایت کی اونہون نے فرمایا کہ قریش نے لوگون نے یہودی ملاؤن پاس مدینہ مین بہیجا نضر کو جو حارث کا بیٹا اور عقبہ کو جو ابو معیط کا بیٹا اور اونسی کہدیا کہ اون محمد کا حال پوچہو اور اونکی بیی اون سے

بیان کرد اور اونکی باتونکی اونکو خبر دو کیونکہ وہ پہلی کتاب والی ہین اور اونکی پاس نبیون کا علم جو ہماری پاس نہین پہر وہ دو لوگ نکلی یہانتک کہ مدینہ مین آئی اور یہودی ملاؤن سے جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا حال پوچھا اور اونسے آپکا حال بیان کیا اور آپکی بعض باتین بیان کین اور کہا تم لوگ توراۃ والی ہو اور ہم تمہاری پاس اس لیئے آئی ہین کہ تم ہمکو ہماری اس ساتھی کی حال کی خبر دو وہ بولے کہ اون سے تین باتین پوچھو پہر اگر وہ تمکو ان باتونکی خبر دین تو وہ نبی ہین بہیجی ہوے اور اگر نہ بتاوین تو اونہون نے ایک بات بنائی ہی تم اونکی لیئ جو تمہاری عقل مین آوی سو کرو اونسی اون جوانون کا حال پوچھو جو اگلی زمانہ مین کسی زمین مین چلے گئی ہین کہ اونکا احوال کیا ہوا کیونکہ اونکا ایک عجیب غریب قصہ ہی اور اونسی اوس شخص کا حال پوچھو جو گشت کرنیوالا تھا جو زمین کے پورب اور پچھم تلک پہنچا ہی اوسکا احوال کیا ہے اور اونسی پوچھو کہ روح کیا چیز ہی پہر اگر وہ ان باتونکی خبر دین تو وہ بیشک نبی ہین تم اونکی تابعداری کرو اور اگر نہ بتاوین تو وہ بات بنانی والی ہین پہر نضر اور عقبہ دونو قریشیون پاس آئی اور بولے ای قریشی لوگو ہم فیصلہ کر لائی تمہاری بیچ مین اور محمد کی بیچ مین ہمکو یہودی ملاؤن نے حکم کیا ہی کہ ہم اونسی کئی باتین پوچھین اونہون نے اون باتونکی اونکو خبر دی وہ لوگ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی اور بولی ای محمد ہمکو خبر دو پہر اونہون نے آپ سے وہ باتین پوچھین جنکا اونہون نے اونکو حکم کیا تھا جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین تمکو کل خبر دونگا اوسکی جو تمنی پوچھا اور آپ نی یہہ لفظ نلکہا کہ اگر اللہ چاہی گا وہ لوگ آپکی پاس سے چلی گئی اور جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ نے پندرہ دن تلک اس مقدمہ مین کچھہ پیغام نہ بہیجا اور جبرئیل آپکی پاس نہین آئی یہانتک کہ مکہ والون نے خبر اوڑا دی اور جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا غم ہوا کہ اللہ کی پیغام مین دیر لگی اور آپ کو اون باتونکا رنج ہوا جو مکہ والی کہتی تہی پہر جبرئیل اللہ کیطرف سے غار والون کی سورۃ لائی اور اونمین اللہ نے آپ پر غصہ کیا کہ آپ کو اون لوگو نپر غم ہوا اور جو باتین اونہون نے پوچھین تہین وہ

اللہ نی بتائین احوال اون جوانون کا اور اوس مرد کا جو گشت کرتا پہرتا تہا اور اللہ نے
فرمایا کہ تجہسی پوچہتی ہین روح کا حال تو کہہ روح میری رب کی حکم سی ہے اور تمکو نہین دیا گیا
علم مگر تہوڑا سا القا نہین ہے کہ ترمذی نے صحیح سند کہکر ابن عباس تک سند پہنچائی کہ قریشیون
نی یہودیونسی کہا کہ تم کوئی چیز ہمکو بتاؤ کہ ہم اس مرد سے پوچہین اونہون نے کہا کہ اونسی روح
کا حال پوچہو اونہون نے پوچہا تب اللہ تعالی نے اوتارا ویسئلونک عن الروح اور پوچہتی ہین
تجکو روح سے اور صحیح بخاری مین ہے کہ ابن مسعود نی فرمایا کہ مین حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتہہ مدینہ مین چلا جاتا تہا اور آپ ایک چہڑی پر ٹیک لگا ہوی تہی آپ کا گذر کچہہ
یہودیون پر ہوا بعضون نے کہا تم اون سے کچہہ پوچہتی وہ لوگ بولی آپ ہمسی روح کا حال
بیان فرمائی آپ ایک ساعت کہڑی رہی اور اپنا سر اوٹہایا میں نے پہچانا کہ آپ پر پیغام آرہا ہے
یہان تک کہ پیغام چڑہ گیا یہانتک کہ وہ حالت آپ پر سی اوٹہ گئی پہر فرمایا الروح من امر
ربی وما اوتیتم من العلم الا قلیلا ابن کثیر نی کہا ہی کہ یہ آیت دو مرتبہ اوتری یعنی ایکبار مکہ
مین دوسری بار مدینہ مین امام ترمذی فرماتی ہین کہ ہمسی فرمایا عبد نے جو حمید کے بیٹی کہا کہ ہمسی
فرمایا یعلی نی جو عبید کے بیٹی کہا کہ ہمسی فرمایا عمر نی جو ذر کی بیٹی وہ اپنی باپ سی وہ سعید سی
جو جبیر کی بیٹی وہ ابن عباس سے اونہون نے کہا اللہ کی رسول نی اللہ اونپر درود بہیجی اور سلامت رکہے
جبریل سی فرمایا کہ تمکو کون چیز اس بات سے رکتی ہی کہ ہماری ملاقات اس سی زیادہ کیا کرو
جتنی اب ملاقات کرتی ہو تب یہ آیت اوتری وما نتنزل الا بامر ربک لہ ما بین ایدینا وما خلفنا وما بین
ذلک یعنی اللہ تعالی نی جبریل کہوایا کہ یون کہو کہ ہم نہین اوترتی ہین مگر تیری رب کی
حکم سی اوسی کا ہی جو کچہہ ہماری آگی ہی اور جو کچہہ ہماری پیچہی ہے اس حدیث کی سند اچہی ہے
اور یہی حدیث امام بخاری نی خلاد سی روایت کی جو یحیی کی بیٹی کہا کہ ہمسی فرمایا عمر نے
جو ذر کی بیٹی آگی وہی مطلب ہی فتح الباری مین ہے کہ روایت کیا عبد بن حمید نے اور ابن
ابی حاتم نی عکرمہ تک سند پہنچائی اونہون نے کہا کہ جبریل نے اوترنی مین چالیس دن

دیر کی پھر جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای جبریل تم نہ اوترے یہان تک
کہ مین بہت مشتاق ہوا فرمایا کہ مین اس سے زیادہ آپ کا مشتاق تہا مگر مین حکم کا تابعدار ہون
تب اللہ نے جبرئیل کو پیغام بہیجا کہ اونسے کہو ومانتنزل الا بامر ربک یعنی ہم نہین
اوترتے مگر تیرے رب کے حکم سے اور ابن اسحق کے پاس دوسری سند ابن عباس تک
پہنچے کہ قریشیون نے جب غار والون کا قصہ پوچہا تو جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر
پندرہ راتون تک اس مقدمہ مین کچہہ پیغام نہ آیا پہر جب جبریل اوترے اب بولنے لگے
تمنے دیر کی آگے وہی ذکر ہے امام احمد اپنی سند مین فرماتے ہین کہ ہمسے فرمایا ابوالیمان نے
کہا کہ ہمسے فرمایا اسمعیل نے جو عیاش کی بیٹی وہ ثعلبہ سے جو مسلم کی بیٹی وہ ابی سے جو کعب
کی بیٹی اور غلام ابن عباس کے وہ ابن عباس سے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا
ای پیغام پہنچانے والے اللہ کے جبریل نے آپ پاس آنے مین دیر کی آپ نے فرمایا کیونکر
وہ میرے پاس آنے مین دیر نکرین اور تم میرے پاس ہو نہ مسواک کرتے ہو نہ ناخن
کترتے ہو نہ موچہین کترتے ہو اپنی پورے صاف کرتے ہو اسیطرح کی روایت درمنثور مین
کہ ابن ابی شیبہ نے اپنی سند مین اور طبرانی اور ابن مردویہ نے حفص کے مان تک سند پہنچائی وہ
اپنی مان سے روایت کرتی ہین کہ وہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی خادم تہین اونہون نے فرمایا
کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی گہر مین ایک کتے کا پلا چلا آیا اور چارپائی کے نیچے گہس گیا
اور مر گیا تو جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر چار دن تک اللہ کا پیغام نہ اوترا آپنے فرمایا
ای خولہ رسول کے گہر مین کیا نئی بات ہوئی کہ جبریل میرے پاس نہین آتے مینے
کہا ای نبی اللہ کے ہمارے اوپر تو آجکے دن سے بہتر کوئی دن نہین لگذا آپ چلے اور ڈرہ کر
چلی گئی مینے اپنے جی مین کہا کہ مین گہر کو سنوارون اور جہاڑو دون سو مین جہاڑو لیکر
چارپائی کے نیچے جہکی ایک ایک بہاری چیز معلوم ہوئی مین وہان سے نہین سرکی یہانتک
کہ مرا ہوا پلا مجکو دکہائی دیا مینے اوسکو اپنے ہاتہہ مین لیا اور گہر کے پیچہے پہینک دیا تب حضرت

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بیتی ہوئی تشریف لائی اور آپ پر جب اللہ کا پیغام اوترتا تھا
تو آپ کا پسینہ لگتی تہی آپنی فرمایا ای خولہ مجکو اوڑھا دی پہر اللہ نے آپ پر والضحی واللیل
اذا سجی یہانتک کہ فترضی اتقا تمین ہی طبرانی اور ابن ابی شیبہ نی حفص تک سند پہنچا کے
جو میزکی تلی وہ اپنی مان اور وہ اپنی مان آگی وہی مطلب ہی اب یہ ذکر ہی کہ
اللہ نی اپنی رسول پر قرآن کی آیتین اور سورتین آہستہ آہستہ اپنی
حکمت سی اوتارین جو سورتین مکہ مین آپ پر اللہ نی اوتارین
اون سورتون مین اگلی وقت کی پیغمبرونکا حوال بہت سنا یا کہ
دیکہو جن جن لوگون نی پیغمبرون کا کہنا نمانا وہ یون غارت
ہوئی اور اون سورتون مین قیامت کی دن قبرون سی سبکی
اوٹھنی کا حال اور باغ بہشت اور دوزخکی آگ کا حال سنایا
اپنی بندونکو بت پرستی اور شرک سی ڈرایا اور اپنا اکیلا ہونا
خوب اونکو سمجہایا جب اصل ایمان کو خوب روشن کردیا تب
آپکو مدینہ مین پہنچایا اور جو سورتین مدینہ مین آپ پر اوتارین
اونمین فرض اور واجب اور حلال اور حرام اور شریعت
کی حکم بتلائی امام بخاری فرماتی ہین کہ ہمسی فرمایا ابراہیم جو موسی کے بیٹی کہا کہ ہمکو
خبر دی ہشام نی جو یوسف کے بیٹی کہ ابن جریج نے اونکو خبر دی کہا اور خبر دی مجکو یوسف نے
جو ماہک کی بیٹی کہا کہ مین پاس تہا حضرت عائشہ کی جو مان ہین ایمان والونکی
ایکا ایک اونکی پاس ایک شخص عراق کا رہنی والا آیا اور اوسنی کہا کونسا کفن بہتر
وہ بولین افسوس تجہپر اور تیرا کیا نقصان ہے کہا ای مان ایمان والون کی مجکو اپنا قرآن
دکہلائی وہ بولین کس لئی کہا شاید مین جمع کرون قرآنکو اوسکی موافق کیونکہ پڑہا جاتا ہی
کہ جمع کیا ہوا نہین ہی وہ بولین تیرا کیا نقصان ہی جسکو تو پہلی پڑہی اول جگہ ادسمین سے اوترا ہی

ایک سورۃ اوتری مفصل مین سی اوسمین ذکر تہا بہشت کا اور دوزخ کا یہانتک کہ
جب لوگون نے رجوع کی اسلام کی طرف پہر اوترا حلال اور حرام اور اگر اول ہی اوترتا
کہ شراب مت پیو تو وہ لوگ کہتی ہم شراب کو کبہی نچہوڑین گے اور اگر اوترتا کہ زنا مت
کرو تو وہ کہتی ہم زنا کو کبہی نچہوڑین گے جن دنون مین لڑکی تہی کہیلتی تہی پہر تہی اوندنو مین
مکہ مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اوترا بل الساعۃ موعدہم والساعۃ ادہی وامر یعنی بلکہ
قیامت وعدہ کی جگہہ ہی اونکی اور قیامت بڑی آفت ہی اور بہت کڑوی ہی اور سورہ
بقرا ور نسا جب اوتری جب مین آپ کی پاس تہی پہر حضرت عائشہ نی قران نکالا
اور سورتون کی کچہہ آیتین اوسکو لکہوادین **فائدہ** حضرت عائشہ کا مطلب یہہ ہے کہ جس سورۃ
کو چاہو پہلی پڑہو جسکو چاہو پیچہی پڑہو اسمین کچہہ حرج نہین پہر اسکی دلیل بتلائی کہ اللہ تعالی
نی اور ترکیب سی اوتارا ہی اور اب اور ترکیب سے لکہا گیا ہی پہلی پہل ایک سورۃ اوتری ہی
مفصل مین سے مفصل کی معنی جدا جدا کی ہوئین سو تین سورۃ ق سی آخر تلک کی سورتین
مفصل کہلاتی ہین کیونکہ یہہ سورتین اور سورتون سی چہوٹی ہین یعنی ایک سورۃ سی دوسری
سورۃ کا جدا ہونا انمین بہت ہے سو حضرت عائشہ نی یہہ حکمت بتلائی کہ اللہ تعالی نی اس
حکمت سی قران اوتارا کہ پہلی ایک سورۃ اوتاری جس مین ذکر تہا بہشت کا اور دوزخ کا
اور حلال اور حرام کی حکم پہلی نہ اوتاری پہلی دوزخ سی ڈرایا اور بہشت کی امید لاگے
کہ ایمان لاؤ اللہ اور رسول کا کہنا مانو جب لوگ ایمان لائی تب آہستہ آہستہ بری کامونکو
منع کیا سب حکم الہی نہین بہیجی کہ لوگونپر ایکا ایک بوجہہ نہ پڑی بری عادتین آہستہ
آہستہ چہوٹین سورہ قمر کی یہہ آیت بل الساعۃ موعدہم مکہ مین اوتری حضرت عائشہ
کا مطلب یہہ ہے کہ یہہ سورتین جو آخر مین لکہی ہوئی ہین یہہ پہلی پہل مکہ مین اوتری تہین
اور سورۃ بقرا ور نسا جو اول مین لکہی ہوئی ہین یہہ جب اوتری ہین جب مین آپکی
پاس تہی یعنی مدینہ مین اوتری ہین کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت

نکاح مکہ مین کیا تہا جب وہ چہہ برس کی تہین جب آپ مدینہ مین تشریف لائی
اور وہ نو برس کے ہوئین جب آپکی پاس آئین سورتین ہین کہ سورہ بقرا ور نسا مدینہ مین
اوتری ہین اتقان مین ہے کہ طبرانی نی ابن مسعود سے روایت کی ہی اونہون نے فرمایا کہ مفصل
یعنی یہہ جو آخر مین جدا جدا سورتین ہین یعنے سورہ ق سی آخر تک یہہ مکہ مین اوتری ہین ہم
کئی برس تک انکو پڑہتی رہی اسکی سوا کچہہ نہین اوترتا تہا امام بیہقی نی دلائل مین یونس
تک سند پہنچائی جو بکیر کی بیٹی ہی اونہون نے ہشام سی جو عروہ کے بیٹی وہ اپنی باپ سے اونہون نے
فرمایا کہ قرآن مین سے جو چیز ایسی اوتری ہی کہ اوسمین ذکر ہی اُمتون کا اور اگلی قرنون کا یعنی
زمانون کا سو وہ مکہ مین اوترا ہی اور جسمین فرض کری اون چیزونکا جو چیزین ضرور اور فرض کی
گئی ہین اور سنتین یعنے جو رسمین بیان کی ہین وہ مدینہ مین اوتری ہین فائدہ یہہ دونو قاعدی
اکثری ہین یعنی اکثر وہ سورتین جن مین ذکر ہی اگلی پیغمبرونکی امتون کا کہ پیغمبرون نے اونکو اللہ کے
پیغام پہنچائی کافرون نے نمانا اونپر عذاب آئی کہین طوفان آیا کہین زمین اولٹ گئی اور طرح
طرحکی عذاب اُنپر آئے یہہ احوال اگلی وقتونکی جن سورتونمین ہین وہ اکثر مکی مین اوتری
ہین جیسی سورہ اعراف اور سورہ شعرا اور سورہ طہ اور سورہ قصص اور بہت سورتین
اسی طرحکی ہین اور مکی کی سورتونمین کم احکام ہی ہین مگر کم مکہ مین فقط نماز فرض ہوئی
مدینہ مین زکوۃ اور روزہ اور حج اور جہاد فرض ہوا جو سورتین مدینہ مین اوتری ہین اونکی
اکثر بیان شریعت کی حکمونکا ہی جیسی سورہ بقرا اور سورہ نسا اور سورہ ال عمران اور
سورہ مائدہ اور اکثر مدینہ کی سورتونمین ذکر جہاد کی قاعدونکا اور منافقونکی ہجو
اور حلال اور حرام کا بیان بہت سے کہین کہین اگلی وقتونکا ذکر ہی تہوڑا تہوڑا آتا ہی
اللہ تعالی نی اسمین بڑی حکمت رکہی ہی مکہ کی لوگ اللہ کی صفتونسی اور پیغمبرونکی احوال
سی اور بہشت اور دوزخ سی اور قیامت سے واقف نتہی کہ اونمین جو سورتین اوتارین اونمین اللہ نے
صاف صاف دلیلون سے یہہ بیان فرمایا کہ مین اکیلا ہون سب میری بندی بنائی ہوئی

کوئی بیٹا نہین کوئی بی بی نہین پیغمبرونکا احوال بیان فرمایا کہ یہہ بات جو محمد صلی اللہ
علیہ وسلم تمکو بتلاتی ہین یہہ بات نئی نہین ہے سب پیغمبر یہی بتاتی آئی اگر تمکو پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم کے کہنے سی یقین نہین آتا تو اونکو یون آزماؤ کہ اگلی وقتونکا احوال اگلی کتابون
کے پڑھنے والون سے جا کر پوچھو اگر علم والی لوگ گواہی دین کہ یہہ احوال سب ٹھیک ہی
تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا جانو محمد صلی اللہ علیہ وسلم چالیس برسکی عمر تلک نہین
ان پڑھ تھے نہین پڑھے کبھی کوئی کتاب نہین پڑھی کبھی کچھہ لکھا نہین ان پڑھی تھی سی ایسا
کلام سنو اور اسکو اکیلا جانو سب پیغمبرون نے یہی بتایا جن لوگون نی پیغمبرون کا کہنا نمانا
اونپر ہمنی عذاب بھیجی اب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعد کوئی پیغمبر نہین ہے اب قیامت آویگی
اللہ سب کو زندہ کریگا اگلی پچھلی جتنی مر گئی ہین سبکو ایک پل مین اوٹھا کھڑا کریگا
سب سے حساب لیگا دوزخ اور بہشت کا سامنا ہوگا ان باتونکا ذکر مکی مین بہت اونرا پھر مدینہ
مین حکم احکام بتلائی یہہ طریقہ اللہ تعالی نی اسلیئے دکھلا دیا کہ ہم بہی جسکو سکھلا دین
یون ہی سکھلا دین پہلی ایمان کی باتین بتلا دین جب وہ شخص اللہ کو پہچانی کہ اللہ
سب کا بنانے والا اکیلا ہی اوسکا دوسرا کوئی نہین اور حضرت محمد اوسکی بندی اور اوسکی پیغام
پہنچانے والے ہین نماز روزہ اور سب حکم اللہ کے اونکی پاس آئی ہین اونہون نے اللہ کے حکم سب کو پہنچا دئیے
ہین جو شخص ان سب باتون پر یقین لاوے اور زبان سے اقرار کری اوسکو نماز روزہ اور سب ایمانکی باتین
سکھلا دین کہ اللہ کی فرشتون پر اور اللہ کی سب کتابون . پیغمبرون پر ایمان لا دین
اور قیامت اور بہشت اور دوزخ پر اور تقدیر پر ایمان لاوے اس آخری وقت مین یہہ بلا آئی
ہی کہ بہت لوگ اصل باتین ایمانکی نہین بتلاتی قرآن پڑھا دیتی ہین اور اتنا بہی نہین
بتلاتی کہ قرآن محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اوترا ہے جس جاہل سی پوچھو کہ قرآن کس پر اوترا لوگ کہتے ہے
کہ پڑھنے لکھنے والون پر اور مولویون پر اوترا ہی یہہ بلا اس سبب سے آئی کہ پہلی لوگون نے اس بات کا
چرچا بہت کم کر دیا مولود شریف مین اور وعظ مین بہی اس وقت مین خوب دیکھ لیا کہ جب آنحضرت پیغمبر

صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن کی اوترنیکا ذکر بہت کم ہوتا ہی بڑی مصیبت یہہ ہے کہ پڑہی
لوگونکو اگر کہو کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن کے اوترنیکا حال بیان کرو تو کہتی ہین
اس بہائی کچہہ ضرورت نہین اسکو سب مسلمان جانتے ہین یا اللہ یہ دی غفلت کے اوٹہادی
آئین اس زمانہ مین قرآن کا پڑہنا بہت کم ہوگیا اور پڑہتی ہین تو معنی سمیت نہین پڑہتے
ہین ای مسلمانو ہوشیار ہوجاؤ قرآن معنی سمیت اپنے لڑکونکو اور لڑکیونکو پڑہاؤ اویہہ کلمہ
جو ساری قرآن کا خلاصہ ہی سبکو سکہلاو آمنت باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الآخر والقدر
خیرہ وشرہ من اللہ تعالےٰ مین ایمان لایا اللہ پر اور اللہ کے فرشتونپر اور اللہ کے کتابون پر اور اللہ کے
پیغمبرون پر بہیجے جو کتابین اللہ نی پیغمبرونپر اوتارین توراۃ حضرت موسیٰ پر اوتاری زبور حضرت
داؤد کو دی انجیل حضرت عیسیٰ کو دی قرآن حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا ان سب
کتابونپر مین ایمان لایا اور اللہ کے سب پیغمبرونپر مین ایمان لایا اور پچہلی دن پر یعنی قیامت کے دن پر
مین ایمان لایا جبدن اللہ سب آدمیون اور جنون کو زندہ کرکی اوٹہا کہڑا کریگا اور سب سے
حساب لیگا جو لوگ اللہ کو اور اوسکی فرشتون کو اور اوسکی کتابون کو اور اوسکی پیغمبرون کو برحق
جانتی ہین اونکو باغ بہشت مین ہمیشہ رکہیگا اور جو ان باتو مین سے ایک بات کا بہی منکر ہی اوسکو ہمیشہ دوزخ
کی آگ مین رکہیگا اور تقدیر پر مین ایمان لایا کہ نیکی اور بدی سب اللہ کی ٹہرائی ہوئی ہی انہین پانچ چیزونکا قرآن مجید مین
بہت کثرت سی بیان ہے جو سورتین مکہ مین اوتری ہین اونمین اکثر انہین باتونکا ذکر ہی
یہی باتین ایمانکی جڑ ہین اور انہین باتونکو اس زمانہ مین بہت لوگ نہین جانتی ہین
اور خود جانتی ہین تو اپنی ساتہہ والونکو نہین سکہلاتی ہین اور بہت لوگ ان باتونکی
منکر ہوگئی ہین کوئی فرشتونکا منکر ہی کسی نے اللہ کی کتابون اور پیغمبرون سے بیر باندہا ہی
الہی دین محمدی کو پہر ہند مین پہیلادے آمین امام بخاری فرماتی ہین کہ ہمسی فرمایا آدم
کہا کہ ہمسی فرمایا شعبہ نی وہ ابو اسحاق سی اونہون نے فرمایا کہ مینی سنا عبدالرحمن سے جو یزید کا
بیٹا ہی کہا کہ مینی سنا ابن مسعود سے کہ سورہ بنی اسرآئیل اور سورہ کہف اور سورہ مریم اور سورہ طہ

اور سورہ انبیا کی ذکر مین وہ فرماتی ہتی کہ یہہ سورتین اول اول کی بڑی عمدہ
سورتوںمین سے ہین اور وہ میری یاد کی ہوئی سورتومین سی ہین امام بخاری فرماتی ہین
کہ مجہسی فرمایا مطر نی جو فضل کی بیٹی کہا کہ ہمسی کہا روح نی کہا کہ ہمسی فرمایا ہشام نی کہا
کہ ہمسی فرمایا عکرمہ نی وہ ابن عباس سے کہا بہیجی گئی اللہ کی رسول اللہ اونپر درود بہیجی
اور سلامت رکہی چالیس برس کی عمر مین پہر تیرہ برس مکہ مین رہے کہ اللہ کا پیغام اونکی
طرف آتارہا پہر اونکو ہجرت کا حکم ہوا پہر ہجرت کر کر دس برس رہے اور آپ جب تریسٹھ
برس کی تہی دنیا سی اوٹہہ گئی مولانا جلال الدین سیوطی اتقان مین لکہتی ہین کہ
کہا ابو جعفر نحاس نے ناسخ اور منسوخ کی کتاب مین کہ مجہسی فرمایا یحیی نے جو مرتج کی بیٹی کہا کہ
ہمکو خبر دی حاتم کی باپ سہل نے جو محمد کی بیٹی سجستان کے رہنی والی کہا کہ ہمکو خبر دی
ابو عبید بصری نی جو مثنی کی بیٹی کہا کہ ہمسی کہا یونس نی جو حبیب کے بیٹی کہا کہ مینی سنا ابو عمر سے
جو علا کی بیٹی وہ فرماتی تہی کہ مینی پوچہا مجاہد سے خلاصہ قرآن کی آیتوںکا جو مدینہ مین اوتریں
اور مکہ مین اوتریں وہ لکہو کہ مینی یہہ بات ابن عباس سے پوچہی تہی اونہون نے فرمایا کہ سورہ انعام
اوتری ہی مکہ مین اکہٹی اکمرتبہ سورہ مکہ والی ہی مگر تین آئتین اوسکی کہ وہ مدینہ مین اوتریں
ہین قل تعالوا اتل تین آئتون کی تمامی تلک اور جو سورتیں اوس سے پہلی ہین وہ سب مدینہ
مین اوتری ہین اور مکہ مین اوتریں سورہ اعراف اور یونس اور ہود اور یوسف اور
رعد اور ابراہیم اور حجر اور نحل سوا تین آیتون کے جو اوسکی آخر مین ہین کہ وہ مکہ اور مدینہ
کی بیچ مین اوتری ہین جب آپ احد کی لڑائی سی پہری ہین اور سورہ بنی اسرائیل اور
کہف اور مریم اور طہ اور انبیا اور حج سوا تین آیتونکی ہذان خصمان تین آیتونکی تمامی
تک کہ وہ مدینہ مین اوتری ہین اور سورہ مومنین اور فرقان اور سورہ شعرا سوا پانچ
آیتونکی جو اوسکی آخر مین ہین کہ وہ مدینہ مین اوتری ہین الشعرا یتبعہم الغاوون
آخر سورہ تک اور سورہ نمل اور قصص اور عنکبوت اور روم اور لقمان سوا تین آیتونکی

کہ وہ مدینہ مین اوتری ہین ولو ان ما فی الارض من شجرة اقلام تین آیتونکی تمامی تک
اور سورہ سجدہ سوا تین آیتونکی افمن کان مومنا تین آیتونکی تمامی تک اور سورہ سبا
اور فاطر اور یسین اور صافات اور ص اور زمر سوا تین آیتونکی کہ مدینہ مین اوتری ہین
وحشی کی حق مین جسنے حضرت حمزہ کو شہید کیا قل یا عبادی الذین اسرفوا تین آیتونکی تمامی
تک اور ساتون حامیمین اور ق اور ذاریات اور طور اور نجم اور قمر اور الرحمن اور
واقعہ اور صف اور تغابن مگر کچھ آیتین اوسکی آخر کی کہ مدینہ مین اوتری ہین اور ملک اور ن
اور حاقہ اور سال اور سورہ نوح اور جن اور مزمل مگر دو آیتین ان ربک یعلم انک تقوم
ادنی اور مدثر آخر قرآن تک مگر اذا زلزلت اور اذا جاء نصر اللہ اور قل ہو اللہ احد اور
قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کہ یہہ مدینہ مین اوتری ہین اور مدینہ مین
اوتری ہین سورہ انفال اور برائۃ اور نور اور احزاب اور سورہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
اور فتح اور حجرات اور حدید اور اوسکی بعد کی سورتین تحریم تلک سوا لاناکہتی ہین
سند اسکی مضبوط ہی اسکی مرد سب ثقہ ہین عربی کی قاعدونکی جاننی والی جو مشہور ہین
اور امام بیہقی نی دلائل النبوۃ مین فرمایا کہ ہمکو خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نی کہا کہ ہمکو
خبر دی ابو محمد عدل نی جو زیاد کی بیٹی کہا کہ ہمسی فرمایا محمد نی جو اسحاق کی بیٹی کہا
کہ ہمکو خبر دی یعقوب دورقی نی جو ابراہیم کی بیٹی کہا کہ ہمسی فرمایا احمد نی جو نصر کی بیٹی
وہ مالک کی بیٹی خزاعہ کی قوم کی کہا کہ ہمسی فرمایا علی نی جو حسین کی بیٹی وہ واقد کی
بیٹی وہ اپنی باپ سی کہا کہ ہمسی فرمایا یزید نحوی نی وہ عکرمہ سی اور حسن سی جو ابو الحسن
کی بیٹی یعنی امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ اون دونون نی فرمایا کہ اول جو اللہ نی اوتارا
قرآنمین سی مکہ مین وہ یہہ ہی اقرا باسم ربک اور ن اور مزمل اور مدثر اور تبت یدا ابی لہب
اور اذا الشمس کورت اور سبح اسم ربک الاعلی اور واللیل اذا یغشی اور والفجر اور والضحی اور
الم نشرح اور والعصر اور والعادیات اور کوثر اور الہاکم اور ارایت اور قل یا ایہا الکافرون

اور اصحاب الفیل اور فلق اور قل اعوذ برب الناس اور قل ہو اللہ احد اور النجم اور عبس
اور انا انزلناہ اور والشمس وضحاہا اور والسماء ذات البروج اور والتین والزیتون اور
لایلاف قریش اور القارعہ اور لا اقسم بیوم القیامہ اور ہمزہ اور والمرسلات اور ق اور
لا اقسم بہذا البلد اور والسماء والطارق اور اقتربت الساعۃ اور ص اور جن اور یس اور
فرقان اور ملئکہ اور طہ اور واقعہ اور طسم اور طس اور طسم اور بنی اسرائیل اور ساتویں
سورۃ اور ہود اور یوسف اور اصحاب حجر اور انعام اور صافات اور لقمان اور سبا
اور زمر اور حم مومن اور حم دخان اور حم سجدہ اور حم عسق اور حم زخرف اور جاثیہ
اور احقاف اور ذاریات اور غاشیہ اور اصحاب کہف اور نحل اور نوح اور ابراہیم
اور انبیا اور مومنون اور الم سجدہ اور طور اور تبارک اور حاقہ اور سأل اور
عم یتساءلون اور والنازعات اور اذا السماء انشقت اور اذا السماء انفطرت اور روم
اور عنکبوت اور جو مدینہ میں اتریں وہ یہ ہیں ویل للمطففین اور بقرہ اور آل عمران اور
انفال اور احزاب اور مائدہ اور ممتحنہ اور نسا اور اذا زلزلت اور حدید اور محمد صلی اللہ
علیہ وسلم اور رعد اور الرحمن اور ہل اتی علی الانسان اور طلاق اور لم یکن اور حشر
اور اذا جاء نصر اللہ اور نور اور حج اور منافقون اور مجادلہ اور حجرات اور یا ایہا النبی
لم تحرم اور صف اور جمعہ اور تغابن اور فتح اور براءۃ اور کہا بیہقی نے کہ ساتویں سورۃ سے
مطلب کہا سورۃ یونس کو کہا اور اس روایت میں چھوٹ گیا ذکر سورہ فاتحہ اور اعراف
اور کہیعص کا اور سورتوں میں جو مکہ میں اتریں فرمایا اور خبر دی ہمکو علی نے جو احمد کے
بیٹے وہ عبدان کے بیٹے کہا کہ ہمکو خبر دی احمد نے جو عبید کے بیٹے بیتیل کا کام کرنیوالے
کہا کہ ہمسے فرمایا محمد نے جو فضل کے بیٹے کہا کہ ہمسے فرمایا اسمعیل نے جو رقہ کے رہنے والے
ہیں عبد اللہ کے بیٹے وہ زرارہ کے بیٹے کہا کہ ہمسے فرمایا عبد العزیز قریشی نے جو عبد الرحمن
کے بیٹے کہا کہ ہمسے فرمایا خصیف نے وہ مجاہد سے وہ ابن عباس سے کہا انہوں نے فرمایا

کہ اول جو اوتارا اللہ نی اپنی نبی پر قرآن میں سے وہ یہہ ہی اقرا باسم ربک پہر ذکر کیا مطلب اوسی حدیث کا اور اون سورتونکو ذکر کیا جو روایت سے چہوٹ گئین اون سورتونکی ذکر مین جو مکہ مین اوترین کہا اور اس حدیث کا ایک راوی گواہ ہی مقاتل وغیرہ کی تفسیر مین ساتہہ اوس صحیح روایت کی جسمین صحابی کا نام چہوٹ گیا جو اوپر ہو چکی اور کہا ابن ضریس نی فضائل قرآن مین کہ ہمسی فرمایا محمد نی جو بیٹی ہین عبد اللہ کی بیٹی وہ ابو جعفر کے بیٹی کہا کہ ہمکو خبر دی عمر نی جو ہارون کی بیٹی کہا کہ ہمسی فرمایا عثمان نے جو خراسان کی رہنے والی ہین عطا کی بیٹی وہ اپنی باپ سی وہ ابن عباس سے اونہون نے فرمایا کہ جب کسی سورۃ کا شروع مکہ مین اوترا تہا تو مکہ مین لکہا جاتا تہا پہر زیادہ کر دیتا تہا اللہ اوسمین جو چاہتا تہا اور اول جو اوترا تہا قرآن مین سو یہہ ہے اقرا باسم ربک پہر ن پہر یا ایہا المزمل پہر یا ایہا المدثر پہر تبت یدا ابی لہب پہر اذا الشمس کورت پہر سبح اسم ربک الاعلی پہر واللیل اذا یغشی پہر والفجر پہر والضحی پہر الم نشرح پہر والعصر پہر والعادیات پہر انا اعطیناک الکوثر پہر الہاکم التکاثر پہر ارأیت الذی یکذب پہر قل یا ایہا الکافرون پہر الم تر کیف فعل ربک پہر قل اعوذ برب الفلق پہر قل اعوذ برب الناس پہر قل ہو اللہ احد پہر والنجم پہر عبس پہر انا انزلناہ فی لیلۃ القدر پہر والشمس وضحاہا پہر والسماء ذات البروج پہر والتین پہر لایلاف قریش پہر القارعہ پہر لا اقسم بیوم القیمۃ پہر ویل لکل ہمزہ پہر والمرسلات پہر ق پہر لا اقسم بہذا البلد پہر والسماء والطارق پہر اقتربت الساعۃ پہر ص پہر اعراف پہر قل اوحی پہر یس پہر فرقان پہر ملائکہ پہر کہیعص پہر طہ پہر واقعہ پہر طسم شعرا پہر طس پہر قصص پہر بنی اسرائیل پہر یونس پہر ہود پہر یوسف پہر حجر پہر انعام پہر والصافات پہر لقمان پہر سبا پہر زمر پہر حم مومن پہر حم سجدہ پہر حم عسق پہر حم زخرف پہر دخان پہر جاثیہ پہر احقاف پہر ذاریات پہر غاشیہ پہر کہف پہر نحل پہر انا ارسلنا نوحا پہر سورہ ابراہیم پہر سورہ انبیاء پہر مومنین پہر تنزیل سجدہ پہر طور پہر تبارک الملک پہر الحاقہ پہر سال پہر عم یتساءلون پہر والنازعات پہر اذا السماء انفطرت پہر اذا السماء انشقت پہر روم

پہر عنکبوت پہر ویل للمطففین سو یہہ ہی جو اوتارا اللہ نی مکہ مین پہر اوتارا مدینہ مین سورہ
بقرہ پہر انفال پہر آل عمران پہر احزاب پہر ممتحنہ پہر نسا پہر اذا زلزلت پہر حدید پہر قتال پہر رعد
پہر الرحمن پہر الانسان پہر طلاق پہر لم یکن پہر حشر پہر اذا جاء نصر اللہ پہر نور پہر حج پہر منافقون
پہر مجادلہ پہر حجرات پہر تحریم پہر جمعہ پہر تغابن پہر صف پہر فتح پہر مائدہ پہر برأۃ اور کہا
ابو عبید نے فضائل قرآن مین کہ ہمسی فرمایا عبد اللہ نی جو صالح کی بیٹی وہ روایت کرتی ہین معاویہ سے
جو صالح کی بیٹی وہ علی سی جو ابو طلحہ کی بیٹی اونہون نے فرمایا کہ اوتری مدینہ مین سورہ بقرہ اور
آل عمران اور نسا اور مائدہ اور انفال اور توبہ اور حج اور نور اور احزاب اور الذین کفروا اور
فتح اور حدید اور مجادلہ اور حشر اور ممتحنہ اور حواریین اسی مطلب یا سورہ صف کو اور تغابن
اور یا ایہا النبی اذا طلقتم اور یا ایہا النبی لم تحرم اور والفجر اور واللیل اور انا انزلناہ فی لیلۃ
القدر اور لم یکن اور اذا زلزلت اور اذا جاء نصر اللہ اور باقی جو ہی وہ مکہ مین اوترا
اور کہا ابو بکر بن انباری نی کہ ہمسی فرمایا اسمعیل قاضی نے جو اسحاق کی بیٹی کہا کہ ہمکو خبر دی
حجاج نے جو منہال کی بیٹی کہا کہ ہمکو خبر دی ہمام نی وہ قتادہ سی اونہون نے فرمایا کہ اوترا مدینہ
مین قرآنمین سے بقرہ اور آل عمران اور نسا اور مائدہ اور برأۃ اور رعد اور نحل اور حج
اور نور اور احزاب اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور فتح اور حجرات اور حدید اور الرحمن اور مجادلہ
اور حشر اور ممتحنہ اور صف اور جمعہ اور منافقون اور تغابن اور طلاق اور یا ایہا النبی
لم تحرم دس آیتو کی سری تک اور اذا زلزلت اور اذا جاء نصر اللہ اور باقی قرآن مکہ
مین اوترا **فائدہ** ان روایتومین بہت سے سورتین ایسی ہین کہ سبون نے فرمایا کہ مکہ مین اوترین
اور بعضی ایسی ہین کہ سبون نے فرمایا کہ مدینہ مین اوترین اور بعضی سورتین ایسی ہین کہ کسی نی
کہا مکہ مین اوترین اور کسی نی کہا مدینہ مین اوترین سب سے تو نکا بیان تب سی لکہا جاتا ہے
مولانا جلال الدین سیوطی یون لکہتی ہین کہ سورہ فاتحہ اکثرون نے یہہ کہا ہی کہ وہ مکہ مین
اوتری ہی روایت کیا ہی واحدی نی اور ثعلبی نے علا تک سند پہنچا کر جو بیٹے ہیں

وہ فضل سی جو عمرو کی بیٹی وہ حضرت علی سی جو ابو طالب کی بیٹی اونہون نی فرمایا کہ
اوتری فاتحۃ الکتاب یعنی وہ سورۃ جو شروع مین ہے کتاب کی یعنی سورہ الحمد مکہ مین ایک
خزانہ سی جو عرش کی نیچی ہی اور مجاہد کا یہہ قول مشہور ہی کہ وہ فرماتی تہی کہ وہ مدینہ
مین اوتری ہی یہہ روایت کی ہی فریابی نی اپنی تفسیر مین اور ابو عبید نے فضائل مین
صحیح سند سی مجاہد تک کہا حسین نے جو فضل کی بیٹی ہین یہہ غلطی ہی مجاہد کی کیونکہ علما
اونکی قول کی برخلاف کہتی ہین اور ابن عطیہ نی یہی قول نقل کیا ہی زہری سے اور
عطا سے اور سوادہ جو زیاد کی بیٹی اور عبد اللہ نے جو عبید کی بیٹی وہ عمیر کی بیٹی کہ یہہ لوگ
اسی کی قائل تہی اور ابو ہریرہ سے یہی روایت آئی ہی مضبوط سند سی کہا طبرانی نی اوسط
مین کہ ہمسی فرمایا عبید نے جو غنام کی بیٹی کہا کہ ہمکو خبر دی ابوبکر نی جو ابی شیبہ کے بیٹی
کہا کہ ہمکو خبر دی ابو الاحوص نے وہ منصور سے وہ مجاہد وہ ابو ہریرہ سے اونہون نے فرمایا کہ ابلیس
چیخنی لگا جسوقت سورہ فاتحہ اوتری اور مدینے مین اوتری یہان یہہ بہی گمان ہے کہ یہہ قول
مجاہد کا ہو کہ وہ مدینہ مین اوتری ہی اور بعضون نے یون سمجہا ہی کہ یہہ سورہ دو بار اوتری
ایک بار مکہ مین اور ایک بار مدینہ مین اب سنو کہ سورہ بقرہ اور سورہ ال عمران اور سورہ
نسا اور سورہ مائدہ سب کے نزدیک مدینہ مین اوتری ہین اور سورہ انعام اور سورہ اعراف
سبکی نزدیک مکہ مین اوتری ہین اور سورہ انفال اور سورہ توبہ سب کے نزدیک مدینہ مین
اوتری ہین مولانا لکہتی ہین کہ سورہ یونس مشہور یون ہے کہ وہ مکہ مین اوتری ہی
اور ابن عباس سے دو روایتین ہین اوپر کی دو روایتون مین اونکی زبانی ہو چکا کہ وہ مکہ مین
اوتری ہی اور ابن مردویہ نے عوفی تک سند پہنچائی وہ ابن عباس سے اور ابن جریج تک
سند پہنچائی وہ عطا سے وہ ابن عباس سے کہ اونہون نی فرمایا کہ وہ مکہ مین اوتری ہی اور
ابن مردویہ نے عثمان تک سند پہنچائی جو عطا کی بیٹی وہ اپنی باپ سے وہ ابن عباس سے
کہ اونہون نے فرمایا کہ وہ مدینہ مین اوتری ہے اور مشہور بات جو وہ اس روایت سے نکلتی ہی

کہ ابن ابی حاتم نے ضحاک تک سند پہنچائی وہ ابن عباس سے اونہوں نے فرمایا کہ جب
اللہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا پیغام پہنچانیکے لئے بھیجا عرب کے لوگ اس بات
سنکر ہوے یا جو لوگ اونمین سے اس بات کی منکر ہوے اور بولے کہ اللہ کی شان بہت
بڑی ہے اس سے کہ آدمی کے ہاتھہ پیغام بھیجے تب اللہ نے اوتارا اکان للناس عجباً
پوری آیت تلک یعنی کیا لوگونکو تعجب ہوا اس سے کہ ہمنے پیغام بھیجا اونمین سے ایک مرد کی
طرف کہ ڈرسنا لوگونکو اسکے بعد سورہ ہود اور سورہ یوسف سب کے نزدیک مکہ مین اوتری
ہین سورہ رعد کو مولانا لکھتے ہین کہ اوپر ہو چکا مجاہد کی سند وہ ابن عباس سے اور علی سے
جو ابو طلحہ کے بیٹے کہ وہ مکہ مین اوتری ہے اور باقی روایتونمین یہہ ہے کہ وہ مدینہ مین اوتری
ہے اور ابن مردویہ نے عوفی تک سند پہنچائی وہ ابن عباس سے اور ابن جریج تک سند
پہنچائی وہ عثمان سے جو بیٹے عطا کے وہ عطا سے وہ ابن عباس سے کہ وہ مدینہ مین اوتری
اور ابو الشیخ نے قتادہ سے بھی نقل کیا ہے کہ مدینہ مین اوتری اور سعید جو جبیر کے بیٹے ہین یہہ نقل کیا ہے
کہ وہ مکہ مین اوتری ہے اور یہہ قول کہ وہ مدینہ مین اوتری یہہ قول پکا ہوتا ہے اس روایت سے
جو طبرانی وغیرہ نے حضرت انس سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالی کا یہہ قول اللہ یعلم ما تحمل
کل انثی وہو شدید المحال تک اوترا ہے اربد بن قیس اور عامر بن طفیل کے قصے مین جب
وہ دونون مدینہ مین آئے جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور دونو قول یون
موافق ہوجاتے ہین کہ یہہ سورۃ مکہ مین اوتری ہے مگر کچھہ آیتین اوسکے مدینے مین اوتری
ہین سورہ ابراہیم سے سورہ انبیا تک سب سورتین مکے مین اوتری ہین سب کے نزدیک
سورہ حج کو مولانا لکھتے ہین کہ اوپر ہوچکا مجاہد کی سند سے وہ ابن عباس سے کہ وہ مکے
مین اوتری مگر کچھہ آیتین اور باقی روایتونمین یون ہے کہ وہ مدینہ مین اوتری اور ابن
مردویہ نے عوفی تک سند پہنچائی وہ ابن عباس سے اور ابن جریج اور عثمان تک سند
پہنچائی وہ عطا سے وہ ابن عباس سے کہ وہ مدینہ مین اوتری اور ابن فرس نے احکام القرآن

مین لکھا ہی کہ بعضون نی کہا کہ وہ مکہ مین اوتری مگر مذان خصمان اور بعضون نی
کہا مگر دس آتین اور بعضون نے کہا کہ مدینہ مین اوتری مگر چار آتین وما ارسلنا سن قبلک
سن رسول عقیم تلک یہہ بات کہی ہی قتادہ وغیرہ نی اور بعضون نے کہا کہ وہ سب مدینہ
مین اوتری یہہ بات کہی ہی ضحاک وغیرہ نی اور بعضون نے کہا کہ اوسمین بعضی آتین مدینہ
مین اوتری ہین اور بعضی مکہ مین اور یہی قول ہی اکثرون کا اور یہہ قول پکا ہوتا ہی اس بات سے
کہ اس سورۃ کی بہت سی آیتونکی حق مین یہہ روایت آئی ہی کہ مدینہ مین اوترین جیسا کہ
ہمنی اسکا بیان کیا ہی اسباب النزول مین سورہ مومنین سب کے قول مین مکی مین اوتری
سورہ نور سب کے قول مین مدینہ مین اوتری سورہ فرقان کو سولانا لکہتی ہین کہ کہا ابن
فرس نے کہ اکثرون کا قول یہہ ہی کہ وہ مکہ مین اوتری اور ضحاک نی کہا کہ مدینہ مین اوتری
سورہ شعرا سی الم سجدہ تک سب سورتین مکہ مین اوتری ہین سب کے قول مین سورہ احزاب
مدینہ مین اوتری ہے سب کی قول مین سورہ سبا سی سورہ احقاف تک سب سورتین مکی مین
اوتری ہین سب کے قول مین سورہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور سورہ انا فتحنا اور سورہ
حجرات مدینہ مین اوتری ہین سب کے قول مین سورہ ق سی سورہ قمر تک سب آتین
مکی مین اوتری ہین سب کے نزدیک سورہ رحمن کو سولانا لکہتی ہین کہ اکثرون کا قول
یہہ ہی کہ وہ مکہ مین اوتری ہی اور یہی بات ٹہیک ہی اسکی دلیل یہہ ہی کہ ترمذی اور حاکم
نی حضرت جابر رضہ تک سند پہنچائی او ہنون نے فرمایا کہ جب پڑہا جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم نی اپنی رفیقون کی سامنی سورہ رحمن کو یہان تک کہ اپنی فراغت کی فرمایا کیا
باعث ہی کہ مین تمکو چپ دیکہتا ہون البتہ جنون نے مجہسی اچہا جواب دیا تہا ہر بار جب مینی
اونکی سامنی پڑہا فبای الاء ربکما تکذبان یعنی پہر کیا کیا نعمتین اپنی ربکی جہٹلاو گی
وہ کہتی تہی ولا بشیء من نعمک ربنا نکذب فلک الحمد یعنی ہم تیری نعمتونمین سی کسی سے اے رب ہمارے
کسی چیز کو نہین جہٹلاتی ہین اور قصہ جنون کا مکہ مین گذرا ہی اور اس سے بڑہ کر صاف

دلیل یہہ ہی کہ امام احمد نی اپنی مسند مین مضبوط سند سی اسماءؓ تک سند پہنچائی جو حضرت
ابوبکر کی بیٹی ہین اونہون نی کہا کہ اللہ کے رسول اللہ اونپر درود بہیجی اور سلامت
رکہے سیاہ پتہر کیطرف نماز پڑہ رہی ہتی یہہ اس سے پہلی کا ذکر ہی کہ آپ اون باتونکا
شیشہ پہوڑین جنکا اونکو حکم ہوا اوسوقت مینی سنا آپ پڑہ رہی ہتی فبای الاء ربکما تکذبان
اور کافر سن رہی ہتی فائدہ یعنی پہلی پہل جو آپ چپکی چپکی لوگون کو اللہ کا پیغام پہنچاتی
ہتی ابہی یہہ آیت نہین اوتری ہتی کہ فاصدع بما تؤمر یعنی شیشہ پہوڑدی جس بات کا تجکو حکم
ہوا اس حکم کی اوترنی سی پہلی آپ کعبہ کے پاس سیاہ پتہر کیطرف نماز مین سورہ الرحمن پڑہ رہی تہی
سورہ واقعہ سب کے نزدیک مکہ مین اوتری سورہ حدید کو مولانا لکہتی ہین کہ کہا ابن فرس نے کہ
اکثرون نے کہا کہ وہ مدینی مین اوتری ہے اور کچہہ لوگون نے کہا کہ وہ مکہ مین اوتری ہے اور اس مین
شک نہین کہ اوسمین کچہہ آیتین ہین کہ مدینہ مین اوتری ہین لیکن اوسکا اول معلوم ہوتا ہے کہ مکہ مین
اوترا ہی مین کہتا ہون کہ جیسا ابن الفرس نے کہا ویسا ہی ہی کیونکہ مسند بزار وغیرہ مین حضرت
عمر سی روایت ہے کہ وہ ایمان لانی سی پہلی اپنی بہن کی پاس گئے اور اونکی پاس ایک کتاب تہی
کہ اوسمین سورہ حدید کا اول تہا انہون نے اوسکو پڑہا ہی اونکی ایمان لانیکا باعث ہوا اور
حاکم وغیرہ نی ابن مسعودؓ سے روایت کی ہی کہ اونہون نے فرمایا کہ اون لوگونکی ایمان لانی مین
اور اس آیت کی اوترنی مین فقط چار برس بیچ مین تہی کہ اللہ نے اونپر غصہ فرمایا ولا یکونوا
کالذین اوتوا الکتاب من قبل فطال علیہم الامد اور نہو جاوین اون لوگو نکیطرح جنکو
دی گئی کتاب پہلی پہر لمبی ہو گئی اونپر مدت پہر سخت ہو گئی اونکی دل سورہ مجادلہ اور سورہ
حشر اور سورہ ممتحنہ مدینی مین اوتری ہین سب کے نزدیک سورہ صف کو مولانا لکہتی ہین
ان پسند کیا گیا ہی قول ہی کہ وہ مدینہ مین اوتری ہی ابن فرس نے کہا کہ یہی قول ہی اکثرون
کا اور اسکی دلیل یہہ ہے کہ حاکم وغیرہ نی عبد اللہ بن سلام سے روایت کی ہی کہ ہم کئی آدمی
جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی اصحابون مین سے بیٹہی تہی آپسمین فکر کیا ہمنی کہا اگر ہم جانتی

کہ کونسا کام اللہ کو بہت پیارا ہی تو ہم وہ کام کرتی تب اللہ نی اوتارا سبح للہ ما فی
السموات و ما فی الارض وہو العزیز الحکیم یا ایہا الذین آمنوا لم تقولون ما لاتفعلون یہانتک کہ
اوسکو ختم کیا پہر اللہ کی رسول نی اللہ او نیز درود بہیجی اور سلامتی بہی اوسکو ہماری ربانی
پڑہا یہانتک کہ اوسکو ختم کیا فائدہ اکثرونے اس سورۃ مین فرمادیا کہ اللہ ان لوگونسی محبت
رکہتا ہی جو اوسکی راہ مین قطار باندہ کر لڑتی ہین اس سورۃ مین ذکر جہاد کا ہی اور جہاد کا حکم
مدینہ مین اوترا اور عبد اللہ بن سلام بہی مدینی مین ایمان لائی ہین اس سی ثابت ہوا کہ یہہ
سورۃ مدینی مین اوتری ہی سورہ جمعہ مولانا لکہتی ہین کہ صحیح یون ہی کہ یہہ بہی مدینی مین اوتری
کیونکہ بخاری نی ابو ہریرہ سی روایت کیا ہی اونہون نی کہا کہ ہم بیٹہی تہی پاس حضرت نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی سو اوتری اونپر سورہ جمعہ اور معلوم ہی کہ ابو ہریرہ بعد ہجرت کی مدت کی بعد ایمان لائی
ہین اور اس سورۃ مین ذکر یہود یونکا ہی اور وہ مدینہ مین تہی اور آخر اس سورۃ کا جب اوترا
جب لوگ آپکو خطبہ مین چہوڑ کر چلی گئی جب قافلہ اناج کا آیا جیسا کہ صحیح حدیثون مین اسی ثابت
ہوا کہ وہ سبکی سب مدینی مین اوتری ہی سورہ منافقون مدینی مین اوتری ہی سبکی نزدیک سورۃ
تغابن کسی نی کہا مدینہ مین اوتری اور کسی نی کہا مکہ مین اوتری سورہ طلاق اور سورۃ تحریم
مدینی مین اوتری ہین سبکی نزدیک سورہ ملک سی سورہ قیامت تک سب سورتین مکی مین
اوتری ہین سبکی نزدیک سورہ انسان مولانا لکہتی ہین کسی نی کہا مدینہ مین اوتری اور
کسی نی کہا مکہ مین اوتری مگر ایک آیت ولا تطع منہم آثما او کفورا سورہ والمرسلات سی
اذا السماء انفطرت تک سب سورتین مکی مین اوتری ہین سورہ مطففین کسی نی کہا کہ
مکہ مین اوتری ہی کیونکہ اوسمین یہہ ذکر ہی کہ کافر کہتی ہین کہ یہہ اگلی لوگونکی لکہی ہوئی باتین
ہین یعنی کافر طعن کرتی تہی کہ اگلی پیغمبرونکی لکہی ہوی باتین قرآن مین ہین وہ لوگ
پیغمبرونکی منکر تہی اور مدینہ کی کافر یہودی تہی وہ اگلونکی قائل تہی قیامت کی اور بہشت دوزخ
کی قائل تہی وہ ایسی بات نہین کہتی تہی اونکا کفر یہہ تہا کہ حضرت عیسی کی اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ

وسلم کی دشمن تھی اور بعضون نی کہا کہ مدینہ مین اوتری ہی نسائی وغیرہ نی صحیح سند ابن
عباس تک پہنچائی کہ جب آپ مدینہ مین آئی وہانکی لوگ ناپنی کی برتنونمین بڑی دغابازی
کرتی تھی اللہ نی اوتارا ویل للمطففین یعنی بڑا عذاب ہی گھٹتی دینی والونکو تب وہ لوگ اچھی
طرح ناپ کردینی لگی اذا السماء انشقت سی والشمس تلک سب سورتین مکہ مین اوتری ہین سورہ
واللیل کو مولانا لکھتی ہین کہ بہت مشہور یہہ ہے کہ وہ مکہ مین اوتری ہی اور بعضون نے کہا مدینی مین
اوتری ہی کیونکہ اوسکی اوترنیکا سبب نخل کی قصہ مین وارد ہوا ہے جیسا کہ ہمنی اسباب النزول
مین لکھا ہی اور بعضون نے کہا کہ اوسمین کچھہ آیتین مکی ہین اوتری ہین کچھہ مدینی مین اوتری
ہین والضحی سی اقرا تک سب سورتین مکی ہین اوتری ہین انا انزلناہ کو مولانا کہتی ہین کہ دو قول
ہین اکثرون نے کہا ہی کہ مکہ مین اوتری ہے اور اسکی دلیل یہہ ہی کہ ترمذی اور حاکم نی امام حسن
علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھایا گیا کہ آپ کی منبر پر
امیہ کی نسل کی لوگ ہین آپکو اسکا رنج ہوا تب یہ اوتری انا اعطیناک الکوثر اور اوتری انا
انزلناہ فی لیلۃ القدر کہا سند ہی کہ یہہ روایت بہت ضعیف ہی نہین ہے فائدہ آپکی مسجد
اور منبر مدینہ مین ہے تو یہہ خواب اپنی مدینہ مین دیکھا ہی تب یہہ سورتین اوتری ہین سورہ لم یکن
ابن فرس نے کہا کہ بہت مشہور یون ہے کہ مکہ مین اوتری ہی اور ابن کثیر نی یقین کرکی کہا ہی
کہ مدینہ مین اوتری ہے اور یہہ دلیل پکڑی ہی کہ امام احمد نی ابوحبہ بدری سے روایت کی ہی کہ جب اوتری ہی
لم یکن الذین کفروا من اہل الکتاب آخر تک تب جبریل نی کہا ہی پیغام پہنچانی والی
اللہ کی آپ کا مالک آپکو حکم کرتا ہی کہ یہہ سورۃ ابی کو پڑہائی فائدہ ابی جو کعب کی بیٹی
تھی مدینہ کی لوگونمین سے ہے اس سے معلوم ہوا کہ مدینی مین اوتری سورہ اذا زلزلت مین دو
قول ہین اور مدینی مین اوترنیکی یہہ دلیل ہی کہ ابن ابی حاتم نی ابوسعید خدری سے روایت کی
ہی کہ جب اوتری فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ مینی کہا ای پیغام پہنچانیوالی اللہ کے آگی کچھہ بات
انہون نے پوچھی ہے اور ابوسعید مدینی ہین تھے سورۃ العادیات مین دو قول ہین اور مدینی مین اوترنیکی

ہیہ دلیل ہی کہ حاکم وغیرہ نی ابن عباسؓ سی روایت کی ہی کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
نی ایک فوج بہیجی تہی مہینہ بہر تلک اوس فوج کی کچہہ خبر آیا پاس نہ آئی تب اوتری والعادیات
سورہ القارعہ مکہ مین اوتری ہی سورہ الہاکم بہت مشہور یون ہے کہ مکہ مین اوتری ہے اور مدینے
مین اوترنیکی دلیل یہہ ہے کہ ابن ابی حاتم نی ابن بریدہ سے روایت کی ہی کہ وہ انصار یعنی
دو قومونکی بقدمہ مین اوتری ہی اونہون نے آپس مین اپنی بڑائی کی تہی اور قتادہ سی
روایت کی ہی کہ وہ یہودیونکی حق مین اوتری ہے اور یہی قول پسند کیا گیا ہی کہ وہ مدینے
مین اوتری ہی والعصر سی لایلاف تک سب مکی مین اوتری ہین ارآیت مین دو قول
ابن فرس نے نقل کئی ہین سورہ کوثر ٹہیک بات یہہ ہے کہ وہ مدینی مین اوتری ہی امام
نووی نی صحیح مسلم کی شرح مین اسی قول کو پسند کیا ہی کیونکہ مسلم مین حضرت انس رضٰ
سی روایت ہے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہماری بیچ مین تہے ایکا ایک آپ کچہہ سو گئی
پہر آپنی مسکرا کر سر اوٹہایا اور فرمایا کہ مجپر ابہی ایک سورہ اوتری پہر آپنی پڑہا بسم اللہ الرحمن
الرحیم انا اعطیناک الکوثر یہانتک کہ اوسکو ختم کیا فائدہ یعنی حضرت انس مدینی کی لوگونمین سی
ہین رافعی فرماتی ہین کہ سونی سی مراد یہہ ہے کہ آپکو بیہوشی ہو گئی جیسی بیہوشی اللہ کی
پیغام کی وقت ہوتی تہی بعض روایتونمین یہہ لفظ آیا ہی کہ آپکو بیہوشی ہو گئی قل یا ایہا
الکافرون مکہ مین اوتری اذا جاء مدینہ مین اوتری تبت یدا مکہ مین اوتری قل ہو اللہ
مین دو قول ہین کیونکہ اوسکی اوترنیکی سبب کے بیانمین دو روایتین ہین اور بعضون نی
کہا ہی کہ دو بار اوتری ہی پہر مجپر یہہ بات ظاہر ہوئی کہ پکا گمان یہی ہی کہ وہ مدینہ مین
اوتری جیسا کہ مینی اسکا بیان کیا ہی اسباب النزول مین قل اعوذ برب الفلق اور قل
قل اعوذ برب الناس پسند کیا ہوا قول یہہ ہی کہ یہہ دونون مدینی مین اوتری ہین کیونکہ
لبید بن اعصم یہودی نے جب آپ پر جادو کیا تہا جب یہہ دونو سورتین اوتری نہین جیسا
کہ روایت کیا ہی بیہقی نی دلائل مین صحیح بخاری کی کہ عبداللہ بن مسعود نے فرمایا قسم

اوسکی جسکی سوا کوئی مالک نہین کہ نہین اوتری کوئی ایسی آیت اللہ کی کتاب سی
کہ مین سمجہتا ہون کہ کسکی حق مین اوتری اور کس جگہہ اوتری ؛
تمام ہوا پہلا حصہ پیغام محمدی کا سنہ ۱۲۹۵ ہجری

صحتنامہ کتاب پیغام محمدی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷	۷	جوہان ہین	جوان ہین	۳۷	۱۴	آپ	اب	۶۰	۷	جب سلیمان	جب سلیمان نے
"	۱۷	بہیچا	بہینچا	"	"	طراوت	طراوت سے	۶۴	۲	دیکہہ لی پہر	دیکہہ ہو کی
۸	۲	بہیچا	بہینچا	۴۰	۱۹	قافہ	قحافہ	۶۵	۲۱	بولی اب	آپ بولی
۹	۱۳	صلے اللہ وسلم	صلے اللہ علیہ وسلم نے	۴۲	۱۲	کہ اوسکو	کہ تو اوسکو	۶۶	۷	پہونکتا	بہونکتا
"	۱۴	یکایک	ایکایک	۴۳	۷	لیعحل	لتعحل	۶۸	۳	بہتر ہو	بہتر ہو تو
"	۱۵	یکایک	ایکایک	"	۱۹	ہلاق	ہلاق تہی	"	۱۸	بیان کیا	بیان کیا گیا
۱۲	۷	اوس آدمی	اوسی	۴۶	۲	بہیجتی	پہونچتی	۷۰	۱۵	اور بہرپیا	اور پیا
۱۸	۱۹	کہلا	دکہلا	۴۷	۹	جہتابک	جہتاک	۷۲	۲۱	ہاتہو	ہاتہون
۲۷	۱۰	سطعون	مطعون	۴۸	۷	ضحاک	ضحاک تک	۷۳	۵	ہوا رہا	ہو رہا
"	۱۱	اوسکی	اور اونکی	۵۱	۵	ابن منذ	ابن منذر	"	۸	فرماتالی	فرماتا ہی
۳۳	۱۲	حبیب	صہیب	"	۱۹	آلی تہی	آئی تہی	۷۷	۸	دیکہہ لیتا	دیکہہ لیتا تہا
"	۱۶	کرنے	کرتے	۵۳	۱	مطلب	مطلب سے	۷۸	۱۰	ختبتک	حتبتک
۳۴	۱۲	حباب	خباب	۵۵	۱۴	او	اوتارا	"	۱۷	اور کافر دنی	کافر دنی
۳۵	۱	سعید	سعد	۵۹	۱۶	فرشتون	قریشیون	"	۱۹	گہر	گہر گے
۳۶	۱۸	مالک	مانک	"	۱۸	مین ہی	مین ہین	۷۹	۱۸	بولا	وہ بولا

۱۷۱	۱۳	گرتی	گراتی	″	۲۱	شیم	اشیم	″	۱۶	لاوین	لاوی
۱۷۲	۱	چینی کی آلی سے	چینی دالے	۱۸۸	۳	وہ	اور	۲۰۶	۳	رُوح	رَوح
۱۷۳	۸	عروہ سے	عروہ کے	۱۸۹	۱۸	آپ	تو آپ	۲۱۱	۹	عام	غنام
″	۱۶	کہ آپ کے	کہ مین آپکے	۱۹۳	۹	ابن سند	ابن شند	″	۱۱	مدینہ سی	مدینہ مین
۱۷۵	۸	پیا	پیالہ	۱۹۸	۱۹	لکھا	نکھا	۲۱۶	۹	اور اسکی	اور مدینہ مین اوتنیکی
۱۷۶	۵	۱۲	۴	۲۰۰	۸	تعلبہ	ثعلبہ	″	۱۲	شدہی	فری
۱۸۵	۱۲	نبیع	منیع	۲۰۳	۱	نہین کوئی بی ہے	۴	۰	۰	۰	۰

اتھکا دیا خرا دیا
بیت المقدس

الحمد للہ الذی علم القران خلق الانسان علمہ البیان والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد الذی
انزل اللہ علیہ القران و الہ واصحابہ نجوم العرفان۔ امابعد یہ کتاب **پیغام محمدی**
کہ جسمین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن کی اوترنی کا اور معراج کا احوال اور
آپ نے کس کس طرح خلق کو اللہ کی پیغام پہنچائی یہہ سب حال حدیث کی معتبر
کتابون سے **مولوی عبد العزیز صاحب** محدث لکھنوی دام برکاتہ
نے لکھا ہے اس کتاب کا پہلا حصہ تمام ہوا اللہ تعالی دوسرے حصہ کے چھاپنے
کا سامان کردے آمین سبکو معلوم رہے کہ سوا حق تالیف رسوم
رجسٹری ہے داخل کیجاتی ہے کوئی صاحب اسکی چھاپنے کا
قصد نکرین بدون اجازت محمد عظیم صاحب
سوداگر اور مولانا محمد قمر الدین صاحب
منصرم کتاب ہذا کی اور
جسکو نسخی مطلوب ہے ان دونو صاحبون کی دوکانو سے جو دہلی مین بازار چاندنے
چوک مین مسجد فتحپوری کی متصل ہے طلب فرماوین فقط ٭ ٭ ٭

ولقد بعثنا فی کل امة رسولا

نسخہ

بشارت احمدی

تقریظ جناب مجیب العلما صدر الفضلا مولانا [illegible] عبد الحی صاحب لکھنوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً و مسلماً

اس رسالہ کے مضامین جسکو اطلاع ہوئی مضامین اسکے
بہت مفید و نفیس ہیں بشارت وجود محمدی صلی اللہ علیہ وسلم
اور ردحین آپ کی کتب و اقوال قدما یہود و نصاریٰ سے اور سوا اسکے اور
فوائد اسمیں مندرج ہیں حق تعالے اسکے مؤلف کو جزاء خیر دیوے
اور اس رسالہ کو منتفع بہ فرماوے

حررہ الراجی عفو ربہ القوی ابو الحسنات
محمد عبد الحی تجاوز اللہ عن ذنبہ الجلی والخفی

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِیْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا

اس کتاب مین ہنود کی پوتہیون سی یہ بیان ہی کہ جو کتابین ان لوگون
کی طرف سی حضرت آدم سی پہلی جنون کی زمانہ مین اوترین انمین صاف صاف تہی

بشارت احمدی

١٠٦٨٢

١٣١٤

ذکر شان حضرت محمد صلعم کی موجود ہین جس سی بڑی تردید ہوتا ہی اور انہی حضرت محمد کی بڑی بڑی
تعریفین کی ہین اور امام حسین کی شہادت کی صاف خبر ہی جو اُنکو دی گئی اور اس
کتاب مین یہ بہی بیان ہی کہ مسلمانونکو لازم ہی کہ [illegible] سی ڈرین و ہنود کی اگلی بزرگونسی زبان روکین

در مطبع حسینی اثنا عشری باہتمام سید عابد علی طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الہی تو اکیلا ہے نرنکار — کیا قدرت سے پیدا تو نے سنسار

تو ہی ہے تہامنے والا سبھون کا — نہیں بن تیرے ہل سکتا ہی ذرا

محمدؐ ہین الہی تیرے بندے — تیری پیغام کے پہونچانی والے

اوتارا تونی ہے قرآن او نپر — اسے لے لائے ہم ایمان سنکر

نبی عیسیٰؑ کو دی انجیل تو نے — الہی وہ سبھے ہین تیری ہی بندے

نبی موسےٰؑ کو دی توراۃ تو نے — پیمبر اور وے تیری ہین بندے

نبی جتنے الہی تو نے بھیجے — کلام اپنا اوتارا اونپہ تو نے

ہم اون پر لائی ہین ایمان سبھے — زبان سے بھی ہین ہم اقرار کرتے

الہی عشق اپنا ہمکو دے تو — کہ ہمکو ہر طرف سوجہی تو ہی تو

محمدؐ کا ہین دے عشق یارب — پیمبر اور وسلے تیری ہین جو سب

سبھون کا عشق تو ہمکو عطا کر — اسی عشق و محبت مین فنا کر

یا اللہ تو اکیلا ہی تیرا دوسرا کوئی نہیں پہلے تیرے سوا کچھ نہ تھا تو ہی اکیلا ہمیشہ سے تھا
تو ایسا ہے کہ پہلے نہ پیدا ہوا کہ تو ہمیشہ سے تھا اور ہمیشہ رہیگا تو نے آسمانوں کو
اور زمینوں کو بنایا تو نے فرشتوں کو نور سے اور جنوں کو آگ سے اور انسان کو مٹی سے
بنایا تو نے پیغمبروں پر اپنا کلام اوتارا کبھی تو نے خود پیغمبروں سے باتیں کہیں کبھی تو نے
فرشتوں کی زبانی پیغمبروں کے پاس اپنے پیغام بھیجے حضرت محمد اللہ کے پیغمبر ہیں انکو بھیجا اور رسالت
رکھی تو نے اوپر اپنا پاک کلام جبرئیل فرشتے کی زبانی بھیجا حضرت محمد نے اللہ تیرے بندوں کو پہنچے
تیرا کلام آدمیوں اور جنوں کو سنایا سارے جہان کو تیرا پیغام پہونچایا یہ قرآن جو ہم
پڑھتے ہیں بیشک تیرا کلام ہے تو نے ساتوں آسمانوں کے اوپر اپنے تخت پر سے یہ کلام
جبرئیل فرشتے کو سنایا جبرئیل نے زمین پر آکر یہ کلام حضرت محمد کو سنایا یا اللہ ہم تجھ پر
ایمان لائے اور حضرت محمد پر ایمان لائے کہ وہ تیرے بندے ہیں اور تیرے پیغام
پہونچانے والے ہیں اور قرآن پر ہم ایمان لائے کہ بیشک تیرا کلام ہے تو سچا اور جبرئیل سچے
اور محمد سچے جو تو نے فرمایا ہے اونہوں نے ہمکو پہونچایا یا اللہ حضرت محمد سے پہلے جتنے
پیغمبر تو نے بھیجے اون سب پر ہم ایمان لائے اور جتنی کتابیں تو نے اپنے پیغمبروں پر اوتاریں
ہم اون سب کتابوں پر بھی ایمان لائے حضرت عیسے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے
چھ سو برس پہلے تھے اون پر بھی ہم ایمان لائے کہ وہ تیرے بندے ہیں اور تیرے پیغام
پہونچانے والے ہیں انجیل کتاب پر بھی ہم ایمان لائے کہ وہ تیرا کلام ہے تو نے اپنے بندے
عیسے پر اوتارا ہے اونہوں نے اپنی قوم کو سنایا ہے حضرت داود جو اون سے پہلے تھے وہ بھی

تیری بندی ہین تونی اونکو زبور کتاب دی ہی حضرت داود پر اور زبور پر بہی ہم
ایمان لائی حضرت موسی جو اونسی پہلی تھی ہم اوپر بھی ایمان لائی یا اللہ ہم تیری
سب نبیون پر اور تیری سب کتابون پر ایمان لائی یا اللہ ہم تیری سب فرشتون پر
ایمان لائی اور قیامت پر بھی ایمان لائی تونی قرآن مین خبر دی ہی کہ تو سب آدمیون
اور جنون اور جانورون اور فرشتون کو زندہ کریگا سب سی حساب لیگا جو آدمی اور
جن تجھپر اور تیری فرشتون اور پیغمبرون اور کتابون اور قیامت پر ایمان رکھتی
اونکو ہمیشہ باغ بہشت مین رکھیگا جہان سب نعمتین موجود ہین اور جو آدمی اور جن
کسیکو تیرا شریک جانتی ہین یا تیری کسی فرشتی کی یا تیری کسی کتاب کی یا تیری کسی
پیغمبر کی یا قیامت کی منکر ہین اونکو ہمیشہ آگ مین جلاویگا یا اللہ ہمکو محمدی ایمان
پر قایم رکہیو آمین اب یہ کتاب بندہ گنہگار اللہ کی رحمت کا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت
کا اللہ سی امیدوار عبد العزیز ابن غلام احمد بن جمال الدین اللہ اوسکی اگلی پچھلی
چھوٹی بڑی سب گناہ بخشدی اور دین محمدی پر قایم رکھی اور اسمین پیدا دنیا سے
اوٹھاوی کہ ای ایمان والو اللہ تعالی نے ہماری پیغمبر حضرت محمد کو بہت بڑا رتبہ دیا
آپ سب بندونسی بڑہ کر اللہ کی پیاری ہین اگلی پیغمبرون پر جو کتابین اوتارین
سب کتابون مین حضرت محمد کی بڑی بڑی تعریفین کین توراۃ شریف مین آپکی
پیتی اور نشانیان صاف دکھائی ہین زبور مین آپکی آنیکی خوشیان سب کو سنائی ہین
حضرت اشعیا علیہ السلام کی ساری کتاب کی آیتین آپ ہی کی تعریف مین آئی ہین

انجیل پاک مین آپکی بشارتین صاف صاف سنائی ہین نصرانی اور یہودی جان بوجھکر
مکرتی ہین اور صاف صاف باتونکا مطلب اور بتلاتی ہین نصرانی کہتی ہین کہ یہ سب
بشارتین حضرت عیسے کی ہین اور انجیل پاک کی بشارت کا کچھہ اور مطلب الٹا کر
بتلاتی ہین یہودی کہتی ہین اچھے پیغمبر کی یہ بشارتین ہین وہ ابھی آئی نہین ہین اور
راہ دیکھہ رہی ہین ان دونون فرقونکو حضرت محمد سی ضد ہوگئی ہی جان بوجھکر
دوزخ کی آگ مین ہمیشہ کا جلنا اونہون نے قبول کیا نصرانیون نی جناب محمد صلی اللہ
علیہ وسلم سی ضد باندہی ہی اور سب پیغمبرونکو مانتی ہین جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی
دشمن ہین یہودیون نی حضرت محمد اور حضرت عیسے دونوکی دشمنی پر کمر باندہی ہی
مگر اللہ کی قدرت دیکھو جو جو کتابین پیغمبرونکی اونکی پاس ہین یہ دشمن بہتیرا اون
کتابونکو چھپا دین مگر اللہ ظاہر کر دیتا ہی اور محمدی بشارتین ہم محمدیونکو دکھا دیتا ہے
ہم محمدیونکی لئی بڑی خوشی کی بات ہی کہ ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی آنیکی ہمیشہ سے
دہوم تھی اور سب پیغمبر آپکی آنیکی خوشی کرتی تہی اور اسوقت کی راہ دیکھتے تہی کہ
یا اللہ وہ وقت کب آویگا کہ محمد صلی اللہ علیہ سلم پیدا ہون اور اونپر اللہ کا کلام اوترے
اور وہ کلام ساری دنیا مین پہیلی اور جو منکر ہون وہ قتل کئی جاوین اللہ کا شکر ہی
کہ ہمکو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت مین پیدا کیا اور ہمکو قران سکھایا اور ہمکو ایمان دیا
کہ ہم حضرت محمد پر اور سب پیغمبرونپر اور قرآن پر اور اگلی سب کتابونپر ایمان لائی حضرت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ سی مدینہ مین تشریف لائی اوسوقت سی جب یہ سورہ

گذر چکی اور تیرہویں صدی شروع ہوئی بہت لوگوں کی ایمانوں میں خلل پڑ گیا اللہ کی
کلام کا ادب اور اسکی پیغمبروں کا ادب دلوں سے کم ہو گیا مگر جنکی ایمان والی بھی بہت
بی ادبوں کو ادب سکھلاتی ہیں اور بی ایمانوں کو ایمان کا نور دکھلاتی ہیں جب تیرہویں صدی کی
ستر اور دو بہتر برس گذر گئی کلکتہ اور تمام ملک میں پادری نصاری کا غلبہ ہوا ایکا ایک
ایک نئی بلا آئی جو کبھی نہ دیکھی تھی نہ سنی تھی بہت سی نام کی مسلمان بی ایمان ہو گئی
حضرت عیسی کو اور انجیل پاک کو گالیاں دینی لگی جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جو شخص نبیوں کو برا کہی وہ قتل کیا جاوے اب مسلمان حاکم کوئی اس ملک میں نہیں جو
بی ایمانوں کا شر دفع کرے پھر اللہ کی فرمانیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سکھلایا تھا کہ
سب پیغمبروں پر اور سب کتابوں پر ایمان لاؤ اور اس ایمان کی بہت لوگ دشمن ہو گئے
اس وقت میں ہم سب محمدیوں کو دن رات کانپنا اور اللہ سے دعا مانگنا چاہیے کہ یا اللہ ہمارا
ایمان کی چور اور بی ایمانوں کی شر سے بچا اور اپنی سب پیغمبروں کی محبت اور انکا ادب
تعظیم ہماری دلوں میں قائم رکھیو آمین اب سنو کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جو
بشارتیں توراۃ شریف میں اور زبور شریف میں اور انجیل پاک میں اور سب
کتابوں میں موجود ہیں وہ بشارتیں سب ایک جگہ جمع کر کے ترتیب وار محمدیوں کی
دیکھنے کیلئے ایک کتاب طیار کی ہے اور اسکا نام بشارت محمدی رکھا اللہ تعالی
محمدیوں کو اسکے چھاپنے کی توفیق دیوے آمین اب یہ رسالہ اس بات میں لکھا جاتا ہے
کہ حضرت آدم جو سب آدمیوں کے باپ ہیں اور اللہ کی نبی ہیں اللہ نے انسی باتیں

باتین کین ہین اونکو پیدا ہوئے ہیسی پہلی زمین پر جن بستی تھے جنھونمین مہادیو جو بڑی بزرگ
تھے اور انکے پہچاننی والے تھے اونہونے بھی ہمارے پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کی بشارتین دی ہین اور آپکی بڑی بڑی تعریفین کین ہین اور آپکی صاحبزادی جناب
فاطمہ علیہا السلام کی بڑی بڑی تعریفین کیون اور آپکی دونو نواسون امام حسن امام حسین
علیہما السلام کی بڑی بڑی تعریفین کرکے جناب امام حسین علیہ السلام کی شہید ہونیکی
خبر دی وہ کتاب ہندوون کی پاس ہے اگرچہ ہندو لوگ حضرت محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کی اور سب پیغمبرونکی بڑے دشمن ہین اور ایسی کتابونکی چھپانیمین بڑے
محنت کرتے ہین مگر پہر اللہ تعالے اپنی قدرت سے حق بات کو ظاہر کردیتا ہے
ہندوونکی پوتھیون کی بولی اور ہی اوس بولی کو ہم مسلمان لوگ نہین سمجھتے مگر بہر
بعضے بعضے مسلمان جو اوس بولی کو سیکھہ لیتی ہین وہ اون کتابونسے خبردار ہوجاتے
ہین حضرت عبدالرحمن چشتی ایک بڑی بزرگ گیارہوین صدی ہین تھے
جنھونے ہندوون کی زبان سیکھی تھی اور اونکی کتابین دیکھی تھین اونہون نے
ایک رسالہ فارسی مین لکھا ہی اوس رسالہ مین محمدی بشارتین بیان فرمائی ہین
جو ہندوونکی پرانی کتابونمین پائی ہین اور ہمارے زمانے مین ایک مسلمان
دیندار جو ہندوونکی بولی سنسکرت سے خبردار ہین اونہونے ایک رسالہ اردو مین
لکھا ہے جو جو بشارتین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہندوونکی اگلی ایمانونکی
کتابونمین پائی ہین وہ اسمین بیان فرمائی ہین ایک بشارت ایک احمد صاحب نے

ہمارے زمانے مین اپنے رسالہ مین لکھی ہے یہ سب بشارتین ایک رسالہ مین اکھٹی
کر کر بہت صاف صاف ہندی بولی مین لکھی جاتی ہین اور ہر جگہہ پر فائدہ کا لفظ
لکھہ کر قرآن اور حدیث سی اور بزرگونکی کتابونسے اوسکا بیان بہت پھیلا کر لکھا
جاتا ہے اور مولوی محمد علی صاحب جو بچھراون کی رہنی والے ہین اونہونے جو جو باتین
ہندوونکی قائل کرنیکی واسطے اونکی کتابونسے نقل کین ہین اون باتونمین سے بہی بہت
باتین جو ہماری دین کو قوت دیتی ہین اس مین لکھدین اور نام اس رسالہ کا بشارت
احمدی رکھا یا اللہ اسکو قبول فرما اور اپنے بندونکو اسسے نفع پہونچا آمین محمدی لوگونکو
لازم ہی کہ اسکو نہایت شوق سی دیکھین اور اپنے ایمان کو تازہ کرین دل و جانسے
اللہ کا شکر کرین کہ اللہ نے ہمکو ایسے پیارے پیغمبر کی امت مین پیدا کیا جنکا نام ہزارون
برس پہلی آدمیون مین اور جنونمین مشہور تھا اور اونکا اور اونکی امت کا ذکر
اور تعریفین ہر طرف ہو رہی تہین پہلی ایک بڑی کام کی بات ہی اوسکو سمجھہ لینا چاہئی اللہ تعالے
نی قرآن شریف مین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا ہی کہ ہمنی بہت پیغمبر ایسی بھیجی ہین
جنکا احوال تجکو سنا دیا اور بہت پیغمبر ایسی ہین جنکا احوال تجکو نہین سنایا سورہ نحل مین اللہ
فرماتا ہی وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا یعنی بیشک ہمنی ہر قوم مین ایک پیغمبر بھیجا ہی
اور سب پیغمبرونے اللہ کا پیغام بندونکو یہی پہونچایا ہی کہ اکیلا اللہ تمہارا مالک ہی اوسکا
دوسرا کوئی نہین فقط اوسیکو پوجو پہر جنکو اللہ نے ایمان دیا وہ ایمان لائی جنکو
اللہ نے آگ مین جلانے کی لئے بنایا وہ کسی طرح نہین مانتی جب یہ بات معلوم ہو چکی تو

سمجھنا چاہئے کہ جسطرح حضرت عیسے کی بعد نصاری بہک گئی اور اونکی راہ پر نہیں اور جسطرح یہودی لوگ حضرت موسی کا نام لیتے ہین مگر اونکی راہ پر نہیں اور سب پیغمبرون پر ایمان نہیں لاتے اسی طرح ہندوونکا بھی حال ہی کہ جن بزرگونکا یہہ نام لیتے ہین وہ لوگ ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سی پہلے تھے اللہ کو پہچانتی تھے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارتین دیتے تھے کیا تعجب ہے کہ وہ پیغمبر ہون یا ولی ہون نادان لوگ انکا نام سنکر بی تحاشا برا کہنے لگتے ہین اور گمان کرتی ہین کہ جیسے یہہ ہندو بی ایمان ہین کہ اللہ کا شریک اور ونکو جانتے ہین اور پیغمبرونکو نہین مانتے ہین ایسے وہ بھی ہونگی یہہ گمان نادان مسلمانونکا بالکل غلط ہی اللہ تعالے قرانمین فرماتا ہی ای ایمان والو بہت سے گمانونسے پرہیز کرو کیونکہ بعضے گمان گناہ ہین مطلب یہہ ہی کہ جب تک کسی شخص کی برائی تمکو خوب تحقیق نہو جاوے جبتک بدی کا گمان مت کرو جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ تم اپنی تئین گمانسے بچاؤ کیونکہ گمان سب باتونسے زیادہ جھوٹا ہی مطلب یہہ ہے کہ گمان اکثر جھوٹھہ نکلتا ہی لوگ اپنی اٹکل سے جن لوگونکو برا سمجھتے ہین وہ لوگ حقیقت مین اچھی ہوتی ہین گمان کرنے والے ناحق گنہگار ہوتے ہین اس بات کو خوب سمجھنا چاہئے کہ ایمان اسکو کہتے ہین کہ اللہ کو اکیلا جاننا اور اوسکی سب فرشتون اور پیغمبرونکو ماننا جو شخص اللہ کا دوسرا کسیکو سمجھتا ہی یا کسی فرشتی یا پیغمبر کا منکر ہی وہ بی ایمان اور کافر ہی ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر جب سی اللہ نے قران اوتارا جن نصرانیون اور ہندوونے

قرآن کو نمانا وہ بی ایمان اور کافر ہین اور قرآن کے اوترنیسے پہلے جو نصرانی حضرت عیسے
کی شریعت پر قائم تھے اور سب پیغمبرونکو مانتے تھے اور اللہ کو اکیلا جانتے تھے وہ ایماندا
تھے اور بہت اچھے تھے یہودی جو حضرت عیسے کے دشمن تھے وہ کافر تھے اگرچہ حضرت
موسے کو مانتے تھے جو ایک پیغمبر کا منکر ہوا وہ سب کا منکر ہوا پیغمبر سب آپسمین ایک ہین
جو ایک کا دشمن ہے وہ سب کا دشمن ہے انجیل کے اوترنیسے پہلے جو یہودی حضرت
موسے کی شریعت پر قائم تھے وہ سب اچھے تھے جو ہندو قرآنکے اوترنیسے پہلے
اپنی پیغمبر کی شریعت پر قائم تھے اور سب پیغمبرونکو مانتے تھے وہ ایماندار تھے اور
اچھے تھے اور جو اپنی پیغمبر کی شریعت پر قائم نتھے یا کسی پیغمبر کے منکر تھے وہ کافر تھے
امام توربشتی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے عقیدونکی کتاب مین لکھا ہے کہ ہندونمین ایک کتاب
ایک فرشتے کے وسیلے سے اوتری تھی مولانا شاہ غلام علی صاحب جو حضرت علی کے
اولاد مین تھے اور دلی کے رہنے والے تھے اور قرآن اور حدیث کے بڑے جاننے والے
تھے اونھون نی اپنی پیرو مرشد مرزا جان جانان صاحب شہید کا حال ایک رسالہ
مین لکھا ہے اور اونکے خط اوسمین جمع کئے ہین مرزا صاحب کے چوتھوین خط مین یہ
بیان لکھا ہے کہ ہندوونکی پرانی کتابونسے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ نے ایک کتاب بھیجی تھی
جسکا نام بید تھا اوسمین چار دفتر تھے اللہ نے کچھ باتونکا حکم کیا تھا کچھ باتونسے منع
فرمایا تھا کچھ خبرین اگلے زمانہ کی تھین کچھ آیندہ زمانہ کی خبرین پہلے سے اللہ نے
دین تھین ایک فرشتہ جسکا نام برنہما تھا اوسکے وسیلے سے اللہ نی یہ کتاب

بھیجی تھی اور جتنے فرقے ہندوونکے ہین سب اسپر اتفاق رکھتے ہین کہ اللہ اکیلا ہے
اور سارا جہان اوسینے بنایا ہی اور قیامت اور حساب کتاب کو سب قائل ہین اس سے
معلوم ہوا کہ کوئی شریعت انمین تھی اب وہ موقوف ہوگئے اور اللہ تعالی نے قرآن
مین فرمایا ہے کہ ہر قوم مین پیغمبر آئے ہین اس سے معلوم ہوا کہ ہندوستان کے ملکون مین
بھی اللہ نے پیغمبر بھیجے ہین اونکا احوال ونکی کتابون مین لکھا ہوا ہی اونکی باتون سے
معلوم ہوتا ہی کہ وہ کامل تھے اور لوگ بھی اونکی برکت سے کامل ہوجاتی تھے اور
جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن جب نہین اوترا تھا اوس وقت ہر قوم پر
ایک پیغمبر بھیجے گئے تھے اور تابعداری اونہین پیغمبر کی اوس قوم پر واجب تھی جب
ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ نے ساری خلقت کی سمجھانیکو لیے بھیجا اوس
وقت سے قیامت تک سب پر آپ ہی کی تابعداری فرض ہی آپ پر قرآن کی
اوترنے کی شروع ہونے سے آج کی دن تک ایک ہزار ایک سو اسی برس
ہوئے ہین جو کوئی آپ پر ایمان نہین لایا وہ کافر ہے جو کوئی آپ سے پہلی تھے وہ اگر
اپنی شریعت پر قایم تھے تو وہ اچھے تھے پھر مرزا صاحب نے یہ بیان فرمایا ہی کہ اگلی
زمانہ کے ہندو جو بتونکو پوجتے تھے وہ اونکو اللہ کا شریک نہین جانتے تھے اپنے بزرگونکی
تصویرین برکت کے واسطے سامنے رکھتے تھے اسکا مطلب یہ ہی کہ اگلی شریعتون مین
تصویر بنانا حرام نہین تھا اچھے لوگونکی تصویرین برکت کو واسطے رکھنا درست
تھا اوس وقت مین جنھون نے تصویرین بنائین وہ گنہگار نہین ہین جنھون نے اونکو معبود کا

شریک سمجھا وہ البتہ دوزخی ہوئی اب ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت
مین اللہ نے مورت بنانیکو حرام کر دیا جو کوئی مورت بناویگا دوزخ مین جاویگا مرزا صاحب
پہلے اگلی ہندوونکا حال لکھتے ہین کہ بعضے فرشتے جو اللہ کے حکم سے جہان مین کام
کرتے ہین یا بعضے کاملونکی ارواحین کہ بدن کے چھوڑنیکے بعد بھی اونکا فیض اللہ نے
باقی رکھا ہے یا بعضے زندہ لوگ جو اونکے نزدیک حضرت خضر علیہ السلام کی طرح
پر زندہ ہین انکی صورتین بناکر اونکی طرف رجوع ہوتے ہین اور اس رجوع ہونے کے
باعث سے ایک مدت کی بعد جنکی وہ صورت ہے اونسے علاقہ پیدا ہوتا ہے اور اونکی
وسیلہ سی دین و دنیا کی مرادین حاصل ہوتی ہین اور اونکا سجدہ تعظیمی سجدہ ہے وہ سجدہ
نہین جو مالک مختار جانکر کیا جاوے اور اونکی طریق مین ماں باپ کو اور پیر کو
اور استاد کو سلام کی جگہہ سجدہ کی رسم تھی جسکو ڈنڈوت کہتے ہین مرزا صاحب کا
مطلب یہ ہے کہ اگلی زمانہ کی ہندوونکا یہ طریقہ تہا اونکی شریعت مین مورت بنانا
منع نہین تہا وہ اس طریقہ سے اللہ کے اچھے بندون سے علاقہ پیدا کرتے تہے اور
اللہ اونکو دین اور دنیا کا فیض اپنے خاص بندونکی وسیلہ سی دیتا تہا اب اللہ نے
ہماری شریعت محمدی مین مورت بنانا حرام کر دیا اب جو کوئی اس طریقہ سے
بزرگونکا وسیلہ پکڑیگا او سپر اللہ کا غضب اوتریگا او سب نیک بندے اوس سے بیزار
ہونگے البتہ ویسے اچھے لوگونکا دہیان کرنا ہماری شریعت مین باقی ہے مرزا صاحب
فرماتے ہین کہ اس طرحکا ایک معاملہ ہماری یہان بہی درویشونمین معمول ہے کہ اپنے مرشد

کی صورت کا تصور کرتے ہین اور طرح طرح کے فیض اوٹھاتے ہین مگر ظاہر مین تصویر
نہین بناتی ہین مرزا صاحب حاجی محمد افضل صاحب کے ذکر مین فرماتی ہین کہ حدیث
شریف کا سبق پڑہتے وقت اونکے دلکا فیض میری دلکو پہونچتا تھا اور اسد تعالے
سے جو دلکا علاقہ ہی وہ قوی ہو جاتا تھا حاجی صاحب حدیث شریف کی ذکر کے
وقت جناب پیغمبر صلی اسد علیہ وسلم کے دہیان مین بالکل ڈوب جاتی تہی اور بہت
نور اور برکتین ظاہر ہو جاتی تہین گویا کہ جناب پیغمبر صلی اسد علیہ وسلم کی حضوری
پوشیدہ طرح پر حاصل ہو جاتی تہی اوسوقت جناب پیغمبر صلی اسد علیہ وسلم کی
مہربانی اور ہماری طرف آپ کا مہربانی سے دیکھنا ہمکو دکھلای دیتا تہا حاجی صاحب
حدیث مین میرے اوستاد ہین اور صحبت کی پیر ہین ایکدن اونکے سامنے ایک شخص نے کہا
کہ مین نے خواب مین دیکھا ہی کہ ایک جنگل ہی آگ کا بہرا ہوا اور کرشن آگ کی اندر ہین اور
رامچندر اوس آگ کی کنارے پر ہین ایک شخص اسکی تعبیر مین بول اوٹھا کہ یہ دونو
آگ مین عذاب پاتے ہین مینے کہا اسکی ایک تعبیر اور بہی ہی اگلی لوگون مین کسی
شخص کو معین کر کے کافر کہدینا درست نہین ہی جب تک اوسکا کفر شریعت سے
ثابت نہو کیونکہ اسد تعالے فرماتا ہی وان من امۃ الا خلا فیہا نذیر کوی بستی ایسی نہین
جس مین کوی ڈرسنانیوالا نہ گذرا ہو تو ظاہر ہی کہ ان لوگون مین بہی کوی خوشی سنانیوالا
اور ڈرسنانیوالا گذرا ہوگمان جاتا ہے کہ وہ لوگ نبی ہون یا ولی ہون رامچندر کہ جنونکی
خلقت کی شروع مین پیدا ہوی اوسوقت مین عمرین لمبی تہین اور طاقتین زیادہ تہین

وہ اپنے زمانہ کے لوگونکو آہستہ آہستہ اسد کی راہ پر چلاتے تھے اور کشن اون لوگونکے
بزرگونمین سمجھے ہین اوسوقت ہین اگلی زمانہ سے عمرین چھوٹی تھین اور طاقتین کمزور تہین
اونہون نے اپنے وقت کے لوگونکے دلکو ایکا ایک اسد کی طرف کھینچ لیا گانی کی
کثرت جو اونسے لوگون نے نقل کی ہے اس سے معلوم ہوتا ہی کہ ذوق اور شوق اور
دل کو اسد کی طرف کھینچ لیجاتا اونمین بہت تھا تو اسد کی عشق اور محبت کی گرمیان
آگ کی جنگل کی صورت مین ظاہر ہوئین کشن جی جو اسد کے عشق اور محبت کی مزہ مین
ڈوبے ہوئے تھے وہ اس آگ کے اندر دکھلائی دیے اور رام چندر جو آہستہ آہستہ
اسد کی محبت کی راہ مین چلتے تھے وہ اوس آگ کی کنارے پر دکھائی دیے اگی اسد جانے
حاجی صاحب نے اس بات کو پسند کیا اور اس تعبیر سے بہت خوش ہوئے بعد اسکے
شاہ غلام علی صاحب لکھتے ہین کہ ابو صالح خان جو حاجی صاحب کے مرید اور جانشین
تھے وہ ہمارے زمین مین گئے تھے اونکو کچھ ضرورت تھی کہ اوسکو سامانکے لئے سات
روپیہ درکار تھے ایک رات کو تہجد کی نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک شخص ظاہر ہوئی
اونکی صورت ایسی تھی جیسے حضرت کشن جی کی ہندو لوگ بیان کرتے ہین
اوس شخص نے سلام کہا اور روپئے آگے رکھ دئے حاجی صاحب بولے کہ ٹھیرو مین
نماز پڑھلون بعد نماز کے فرمایا کہ تمہارا نام کیا ہے وہ بولے کشن اور یہ سات روپئے تمہاری
ضیافت لایا ہوں کہ تم ہماری زمین مین آئے ہو اونہون نے فرمایا کہ مین محمدی ہون اور
ہمارے پیغمبر جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ ہماری حاجتون اور مرادونکو

کافی ہے ہم بیگانہ کا تحفہ نہین لیتی اسپر وہ رونے لگے کہ ہمنی آخری زمانہ کی پیغمبر کی تعریف
اور اونکے راہ پر چلنی والونکی خالص محبت کا حال جتنا سنا تھا اوسے زیادہ ہمنی دیکھ لیا
تمام ہوا بیان شاہ غلام علی صاحب کا مولانا شاہ عبد العزیز صاحب دلّی مین قرآن اور
حدیث کی بڑے جاننے والے تھے اور تیرہوین صدی کو اونتالیسوین سال اونہونے انتقال
فرمایا اونسے مولوی رفیع الدین خان مرادابادی نے کچھ باتین پوچھی تہین اونہونے اوسکا
جواب لکھا تھا اون سوالون اور جوابون کو مولوی رفیع الدین خان صاحب نے
جمع کیا ہے اوسمین لکھا ہی کہ مولانا شاہ عبد العزیز صاحب لکھتی ہین کہ ہندو اس بات کو
سمجھ گئی تھے کہ اللہ تعالی کی تجلی اور ظہور بعضے چیزونمین ہوتا ہے اور اللہ تعالی کی طرف
زبانی بعضے لوگ کچھ بولتے ہین اور اونسے کرامتین ظاہر ہوتی ہین اور اللہ کی
حکم سے وہ لوگ خلق پر حکومت کرتے ہین سو وہ لوگ اس بات کو سمجھتے تھی اونسے
ویسا ہی معاملہ ہوا اور بید اونہون نے لکھوائے بہت بڑی مدت تک اونکی تعلیم اسی
طرحپر قایم رہے جیسا کہ کتاب جوگ بشست سے اور رامائن سے اور بہاگوت سے
معلوم ہوتا ہے یہانتک کہ بیاس نام ایک شخص پیدا ہوا اوسنے اونکے مذہب کو
برباد کیا اور شرک اور بت پرستی کو رواج دیا فائدہ معلوم نہین کہ مولانا نی کونسی
بیاس کو کہا ہی وہ بیاس جنہون نے بید جمع کئے ظاہر ہے کہ وہ یہ نہین ہین کیونکہ وہ
کرشن جی کی زمانہ مین تھے اور کرشن جی کو مولانا نی اچھے لوگون مین سمجھا ہی آگے
انکا ذکر آتا ہے پھر مولانا لکھتے ہین کہ یہ جو ہندوونکی شریعت مین کا تیھہ اور

کہتری اور مہاجن اور ہر قوم کی واسطے حکم علیحدہ تھے سو ہماری شریعت مین بھی اسطرح کے حکم ہین حضرت موسے علیہ السلام کی شریعت مین بنی اسرائیل کی بارہ قومو نمین ہر قوم کے واسطے حکم علیحدہ تھی ہماری محمدی شریعت مین ہاشم کی اولاد کو پانچوان حصہ کافرونکی لوٹ کا ملتا ہے اور زکوۃ اونپر حرام ہے اور ہندو لوگ جن لوگونکو اوتار کہتے ہین وہ لوگ ایسی تھے کہ اللہ کے قدرت کا ظہور اور نمونہ اونمین تھا خواہ وہ انسانونمین سے ہون یا شیر اور مچھلی وغیرہ ہون جیسے کہ حضرت موسے علیہ السلام کا عصا اور حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی مولوی امام الدین صاحب جو لکھنو مین مولانا کے شاگرد تھے اونہون نے کچھہ باتین آپکی زبانی جمع کی ہین اونمین لکہا ہی کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ حضور کنہیا کی حق مین کیا فرماتے ہین آپ نے فرمایا بہتر تو یہہ ہے کہ کنہیا کی حق میں چپ رہنا چاہیے اور بہا گوت جو ہندو ونکی معتبر کتاب مین اوس سے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ کنہیا اولیائونمین سے تھے اور اونکے مقام متھرا وغیرہ بلاشک عشق انگیز ہین یعنی اون مقامون مین اللہ کا عشق دلسے جوش کرتا ہی اور حضرت شاہ عبدالرزاق صاحب جو مانسہ کے رہنی والے تھے اونکی نقل بیان فرمائی کہ فرماتے تھے مین حج کو جاتا تھا کنہیا کے مقامونمین پہونچا کنہیا کی روح میرے سامنے حاضر ہوے اور پانچ اشرفیان نذر کین کہ مکہ کو آپ جاتے ہین اسکو خرچ کیجیے مینے قبول نکیا اور کہا کہ مین محمدی ہون مین اللہ کے سوا اور کسی سے مدد نہین چاہتا ہون اس روایت سے بھی معلوم ہوا کہ کنہیا نجات والونمین سے ہین تمام ہوا کلام مولانا کا اگلی لوگونکا یہہ طریقہ تھا اب

اس زمانہ مین بہت لوگ دوسرے فرقہ کی ضد مین اپنا ایمان کہو بیٹھے ہین نصاری کی ضد
مین حضرت عیسیٰ کو اور انجیل پاک کو برا کہتے ہین حضرت عیسے کی تعریف جا بجا قران مین
موجود ہے جسنی اونکو برا کہا وہ کافر ہوا اوسکا قتل واجب ہے ہندوونکی بزرگونکا ذکر
قران مین صاف صاف نہین ہے تو اتنا تو خوب معلوم ہے کہ اللہ نے ہر قوم مین پیغمبر بہیجے ہین
جن لوگون نے یہہ گمان کیا کہ جیسے یہہ ہندو ایمان کے دشمن ہین ویسے ہی انکی اگلے
بہی ہونگے جن لوگون نے یہہ گمان کر کے اونکو برا کہا وہ جلدی توبہ کرین جنکا پیغمبر ہونیکا
حال خوب معلوم نہین اونکی حق مین یون کہنا چاہئے کہ اگر وہ پیغمبر ہین تو ہم اونپر ایمان لائے
اور اونکے ساتہہ کسی طرحکی بی ادبی نکرنا چاہئے اگر کوئی ضدی اوچھا آدمی یہہ خیال
کرے گا کہ اگر وہ پیغمبر تہے تو وہ دوسری قوم کے ہین ہم اونکو ہرگز نہین مانینگے یا یہہ
خیال کرکے اونکو برا کہیگا وہ بیشک کافر ہو جاویگا اب یہہ سمجہنا چاہئے کہ ہمارے پیغمبر
صلے اللہ علیہ وسلم کی خوشخبریان جو اگلی وقت کے کتابونمین لکہے ہین اونکے
جاننے مین اور بیان کرنے مین ہماری دین کی بہت بڑی مدد ہے ایک تو اپنا دل بہت
خوش ہوتا ہے کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ نے بہت بڑا رتبہ دیا کہ اگلی سب
اچہے لوگ آپکا ذکر کرتے تہے اور آپکی تعریفین کیا کرتے تہے جن لوگونکی دلمین محمدی
ایمان کا نور باقی ہے وہ ان خبرونکو سنکر بہت خوش ہوتے ہین اس بارہ سو برس کے
عرصے مین جو جو محمدی علم والی گذری ہین جنہون نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریفین
لکہی ہین وہ سب اپنی اپنی کتابونمین اس بات کا بیان بڑی خوشی سی اور بڑی

وہ ہوم سے لکتے ہین کہ توراۃ اور انجیل و زبور مین اور سب کتابون مین حضرت محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کی تعریفین موجود ہین بلکہ وہ آیتین توراۃ اور انجیل کی بڑی خوشی سے لکتے
ہین جو آپ کی تعریف مین آئی ہین اور اس ذکر سے اونکا دل باغ باغ ہوتا ہی بارہ سو بہتر ۱۲۷۲
برس تک تو یہی قاعدہ جاری رہا مگر جب سے تیروین صدی کے بہتر برس گذرے
انکا ایک دلونکا رنگ بدلا بہت لوگ حضرت عیسے کے اور انجیل پاک کی دشمن ہو گئے
بالکل بے ایمان ہو گئے بہتونکو تہوڑی سی اونکی ہوا لگی او نکے سامنے جب توراۃ
اور انجیل مین سی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریفین بیان کرو تو وہ لوگ بہت ناخوش ہوتے
ہین اور کہتے ہین کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریفین قران اور حدیث مین کیا
تہوڑی ہین جو ہم توراۃ اور انجیل مین سے آپکی تعریفین بیان کرین اگلی کتابون اور اگلی
پیغمبرونکی ذکر سے اونکا دل رکتا ہی یا اللہ ہمکو قدیمی محمدی دین پر رکہیو تیروین صدی کی
آفتونسے بچائیو آمین اللہ تعالے نے قران شریف مین ہمکو یہ خوشی سناتا ہی کہ محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کی اور اونکی امت کی تعریفین ہمنے توراۃ اور انجیل اور زبور مین لکھی ہین بس
بات کی خوشی ہماری اللہ نے ہمکو سنائی اوس بات پر ہم کیونکر خوشی نکرین ہم محمدیونکو
لازم ہی کہ خوشی سے پہولے نسماوین کہ ہمارے رسول پاک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کی تعریفین اللہ نے پہلے سے سب آدمیونکو اور جنون کو سنائین اور آپکی امت کی تعریفین
بھی سب کو بتائین جو لوگ اس ذکر سنکر ناخوش ہوتے ہین معلوم ہوا کہ نور ایمان کا اونکے
دلونمین بہت کم ہو گیا یا اللہ نور محمدی کو ہند مین پھر پھیلا دی آمین دوسرا فائدہ اس

ذکر ہین یہ ہی کہ جس فرقہ کی لوگ جس کتاب کو مانتے ہین اونکو ہم اوسی کتاب سے قائل کرین نصارے اور یہود کو توراۃ اور انجیل سے قائل کرین ہندوونکو اونہین کی اگلی کتابونسے قائل کرین اور اللہ سے مانگین کہ یا اللہ اپنے بندونکو ایمان دے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اور سب پیغمبرونکو سچا جانین اور ایمان لاوین آمین جاننا چاہئے کہ یہ کتاب اب بہی ہندوونکی یہان موجود ہی ایک پنڈت نے لکنو مین میرے سامنے امام حسین علیہ السلام کو ذکر مین کہا تہا کہ ہمارے یہان خبر ہی کہ یون ہونگے اور یون شہید ہونگے مینے کہا پہر تم کیون نہین محمدی دین مین آتے ہو اوسنے کہا کہ ہمارے ہان کا علم ایک دریا ہی جہان اور باتونکا ذکر ہے وہان تمہارا بہی ذکر ہے پہر ایک اور پنڈت کاکوری مین ملا تہا اوسنے بہی بیان کیا کہ تمہارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر ہمارے یہان موجود ہی مینے کہا اوس کتاب کا کیا نام ہی کہا برم اوترکنڈ لفظ اوترکنڈ ہوا اوسنے بولا یہی لفظ مولانا عبد الرحمن چشتی نے بہی اپنی رسالہ مین لکہا ہی مینے پہر کہا تم ایمان کیون نہین لاتے وہ بولا کیا کرین باپ دادا سے لاچار ہین باپ دادا جو راہ ڈال گئے ہین ہم اوسی راہ پر چلتے ہین پہر ایک مدت کے بعد منشی ظہیر الدین صاحب جوابین اباد مین رہتے تہے اونہون نے ایک راجہ کی کہکر بنارس سے ایک پنڈت بلایا اور اوس پنڈت سے اس کتاب کا حال پوچہا اوس پنڈت نے بہی اقرار کیا کہ یہ کتاب ٹہیک ہی مہادیو کلہی کلام ہی ایکدن مین منشی صاحب کی پاس مسجد مین بیٹہا تہا اور وہ بنارس کا پنڈت بہی بیٹہا تہا مینے اوس پنڈت سے پوچہا اونسے کہا یہ سب باتین سچی ہین

میںنے کہا پھر تم ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو کیسا جانتے ہو کہنے لگا ہم اونکو اچھا جانتے
ہین میںنے کہا پھر تم کیون نہین اونکے دین مین آتے اوسنے کہا کہ وہ پیغمبر تمہاری
واسطے ہین ہمارے واسطے نہین اس بات کا جواب یہ ہی کہ جب تم اونکو سچا جانا تو
اونکو سب بات مین سچا جانا تو اونہون نے یہ فرمایا ہی کہ مین ساری خلقت کے لیے بھیجا گیا ہون
قران شریف مین اللہ تعالے نے ہم پر یہ بھی فرض کر دیا ہی کہ تم مین کچھ لوگ ایسے
بھی رہین جو نیکی کی طرف لوگونکو بلاتے رہین اور نیک کام کا حکم کرین اور بری کا
منع کرین اور وہی لوگ مراد کو پہونچنے والے ہین اس زمانہ مین بہت سے علم والے
کسی سے کچھ نہین کہتے اللہ کا فرض جانکر جو ترک کرتے ہین کافرونکو اور جاہل
مسلمانونکو کیا سمجھاوین گے اپنے گھر والونسے کچھ نہین کہتے اتنی خبر بھی اونکو نہین
سمجھاتے کہ قران حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ نے اوتارا ہی جاہل لوگ کہتے ہین
قران پڑھے لکھے لوگون پر اور مولویون پر اوترا ہی بہت سے علم والون نے تو یون
زبان بند کر لی ہی اور بہت لوگ وہ ہین جو اور کافرونسے اسطرح بحث کرتے ہین
کہ اونکے ساتھ آپ بھی کافر بن جاتے ہین نصاری کو توراۃ اور انجیل سے قائل
نہین کرتے بلکہ اونکی ضد مین توراۃ اور انجیل سے بے ادبیان کر کے اپنا ایمان کھوتے
ہین ہندوونسے بحث کرتے ہین تو اونکی اگلی زمانے کے خدا پرست بزرگون کو برا
کہتے ہین ایک نادان مسلمان نے ایک رسالہ ہندوون کے قائل کرنیکے لئے چھاپا
اوس مین ہنود کو جو حضرت آدم سے پہلے تھے اور بڑے خدا پرست تھے اونکو

اوس نادان مسلمان نے بہت برا کیا اور یہ دلیل لایا کہ ہندوؤنکی بعضی کتابون مین لکہا ہے
کہ مہادیو نے ایسی ایسی بری فعل کئے ہین تو نادان یہ نہ سمجہا کہ ہندوؤن نے کئی جگہ
بہت جگہ اونکی خدا پرستی اور دینداری اور پرہیزگاری کا بہی حال لکہا ہے پہر اگر
کسی کتاب سے اونکی کسی بری کام کی تہمت جہوٹ ہی ہو تو ہمکو یہی کہنا چاہئے کہ جس
شخص کی دینداری اور پرہیزگاری کی اتنی لوگ تعریف کرتے ہین اوس شخص کو
اگر تہوڑے لوگ برا کہتے ہین وہ جہوٹے ہین یا وہ مہادیو کوئی دوسرا ہوگا جسکے
برے فعل لکہے ہین ایک نام کی بہت لوگ ہوتے ہین مولوی محمد علی صاحب کہتے
ہین کہ فرقہ جین اور بودہ جو ہندوؤن مین ہین وہ کرشن جی کو بہت برا جانتے ہین
اور زنا کی نسبت اونکی طرف کرتے ہین اور بدہم پران مین مہادیو کو برا لکہا ہے اب
ہم کہتے ہین کہ جب ایسی غرضین یعنی ہندوؤن مین موجود ہین تو ہمکو یہی گمان کرنا چاہئے
کہ جو جو برے فعل مہادیو اور کرشن جی کی طرف نسبت کرکے لکہے ہین وہ اونکے دشمنون
نے جوڑ دئے ہین اور نادان دوستون نے بن سوچے بن سمجہے لکہ لئے ہین اوس نادان
مسلمان نے مہادیو کی ہجو لکہہ کر اور چہاپ کرا کے تئین ہی گناہ مین گرفتار کیا
اور بدگمانی کا گناہ اپنے سر لیا دوسرا گناہ اوسکے سر یہ ہوا کہ اوسکے رسالہ کو
دیکہکر ایک ہندو کو ضد چڑہا اور اوسنے بہت سے رسالے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
کی ہجو مین اور سب پیغمبرونکی ہجو مین چہاپے اور بڑے بڑے کفر بکے اون رسالونکو نام کے
مسلمان بے ایمانون نے بیچا چار پیسون کے لئے ایمان کہویا فتنہ اور فساد کا بیج او

نادان مسلمان لے بویا کچھر بعد اوسکے ایسی آدمیون سے اوس فرقہ مین کتابین
لکھین جو مولوی محمد علی صاحب کی سوط اللہ الجبار اور ظفر مبین اور فتح مبین اور سیف اللہ
القہار کتابین لکھین ایک صاحب نے تحفۃ الہند لکھی ان کتابوں مین ہندوونکو اونہین کی
کتابونسے قائل کیا یہ کام بہت اچھا کیا اور اللہ کا فرض ادا کیا مگر ہندوونکے اگلے
بزرگونکی حق مین وہنون نے بھی نیک گمان نکیا اور یہ نسوچا کہ ہندوونکی کتابونمین
طرح طرح کی باتین لکھین ہین کہین تو ایمان کی بڑی بڑی پکی باتین اور اللہ کی سچائی کی پرلے
درجے کی سیدھ اونکی کتابونمین اپنے بزرگونکی زبانی لکھی ہین کہین ایسی باتین بھی لکھین ہین
جن سے شرک اور کفر نکلتا ہے اس صورت مین ہمکو یہی گمان کرنا چاہیے کہ اگلے لوگ
جنکی زبانی ایمانکی باتین لکھی ہین وہ بیشک اچھے تھے اور جہان کفر کی باتین اونکی زبانی
لکھی ہین یا برے برے فعل اونپر تھوپے ہین وہ اونکے دشمنون نے اونپر تھوپ دیے ہین
ہمیشہ سے یہی دستور چلا آتا ہے کہ سب اچھے لوگونپر اونکے دشمنون نے اور نادان دوستون
نے تہمتین جوڑی ہین یہودیون نے دشمنی سے اور نصاریٰ نے نادانی کی دوستی سے
حضرت عیسیٰ پر کیا کیا تہمتین جوڑ رکھی ہین اللہ کی پناہ یہودیون نے حضرت ہارون
اور حضرت داؤد اور حضرت سلیمان پر کیسی کیسی تہمتین جوڑین اللہ نے جب حضرت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن اوتارا حضرت ہارون اور حضرت داؤد اور حضرت
سلیمان کی پاکی خوب طرح ظاہر کردی یہودیونکو جھوٹا کر دیا ہندوونکے بزرگونکا
ذکر صاف صاف قرآن مین نہین کیا مگر یہ قاعدہ تو بتلا دیا کہ برا گمان مت کرو

بہت سے گمانوں سے پرہیز کرو محمدی دین کا قاعدہ یہہ ہی کہ جس شخص کی برائی
لوگوں مین مشہور ہو مگر اوسکا برا ہونا خوب طرح تحقیق نہوا ہو تو اوسکو برا نکہنا چاہئے
اور جسکی خوبیان بہت لوگ بیان کرتے ہون اور کچہہ لوگ اوسپر تہمت دہرتے
ہون تو ان لوگونکو ہرگز سچا نجاننا چاہئے اور اگر کوئی شخص ایسا ہو جسکی برائی بڑی
خوب تحقیق ہو گئی ہو مگر ہم جانتے ہین کہ جو اوسکو برا کہینگے تو اوسکے ماننے والے
ضد مین آنکر اچہے لوگونکو برا کہنے لگینگے ایسی جگہہ پر تو برے شخص کو بہی زبانسے برا
نکہنا چاہئے اپنے دلمین اوسکا بغض رکہنا چاہئے عرب کے کافر لوگ بتونکو اللہ کا
شریک جانتے تہے شرک سے کافرونکے دل ناپاک تہے اونکے بتونکو اللہ نے قران
مین فرمادیا کہ یہہ بت ناپاک ہین اور دوزخ کا ایندہن ہین اور ایک جگہہ قران مجید
یون فرمایا کہ اونکے بتونکو برا مت کہو کہ وہ ضد کے مارے نادانی سے اللہ کو برا
کہنے لگینگے یہہ حکمت بہی بتلادی کہ جہان ایسا موقع دیکہو وہان بتونکو بہی زبانسے
برا مت کہو دل مین برا سمجہے رہو یعنے کافرونکی ضد مت بڑہاؤ اس بات کے نادان
مسلمان کچہہ نہین سوچتے جو جی مین آتا ہی سو بک ڈالتے ہین اور جہٹ پٹ رسالہ
طیار کرکر چہپوادیتے ہین محمدیونکو لازم ہی کہ جہالت کی باتونسے توبہ کرین اور جناب
مولانا عبد الرحمن چشتی کا بیان سنتین اگلے زمانہ کے پکے علم والونکی راہ پر چلین
کتنے بہلا اونکی کتابین آگ مین جلادین مولانا عبد الرحمن چشتی فرماتے ہین کہ ہندوونکے
وہ کتابین جن کتابونمین اگلے وقتونکا احوال لکہا ہی جو کتابین جنونکی اور زمین

فائدہ

رہنے والے زمین والون کے زمانہ مین لکہے گئین ہین وہ کتابین مینے بہت سی پیدا کین
جانا چاہیئے زمین کے رہنے والے فرشتے مولانا عبدالرحمن چشتی نے اون لوگونکو
کہا ہی جنکو اللہ نے نور اور آگ سے بنایا اونسے اولاد بہی ہوتی تہی وہ ایک قسم کے
جن تہے کہ جنکا ذکر نہین ہو سکتا ہی تفصیل تہذا اس لئی اونکو فرشتہ بہی کہدیا مولانا لکہتے
ہین کہ اون کتابون مین جو مینے دیکہین حضرت آدم علیہ السلام کے پیدا ہونیکا ذکر
نپایا آخر کو مینے بہت تلاش کی تو مجکو ایک کتاب ملی جسمین شیث کی زبانکو
پایا یعنی الہامی تہی اوسکی اولاد کے تذکرہ مین پیدایش اور رنگ بدلی حضرت آدم علیہ السلام کے اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم کی اور اونکی اولاد پاک کی صاف صاف بیان ہے اور شیث جنونکی قوم مین زمین
کی رہنے والے فرشتہ تہین بہیجے گئے تہے اور اون لوگونکی قومین رسول کو یعنی پیغام پہونچانیوالے کو بہیجتے تہے
اور شیث اگرچہ خود بہی قائل تہی مگر اکثر علم ناقص جمادیوسے لیتی تہی اور اپنی قوم کو پہونچا
تہی اور اپنی قوم کو بہیجے ہوئے پیغمبر تہے اور جمادیوکو ابوالجن کہتے ہین یعنے
جنون کے باپ اور وہ اون لوگونمین بہیجے ہوئے پیغمبر تہے جنون کے قوم مین اور
جن بزرگ نے جواہر التفسیر لکہی ہی وہ اور تاریخ طبری جنہون نے لکہی ہی وہ اور انکے
سوا اور بہی معتبر لوگون نے اس بات پر اتفاق کیا ہی کہ جنون کے راہ بتانے کی واسطے کوئی
جن پیغمبر ہوکر اللہ کی طرف سے آتے تہے تمام ہوا کلام مولانا کا فائدہ قران شریف مین
بہی اس بات کا صاف اشارہ موجود ہی سورہ انعام مین اللہ تعالے فرماتا ہی
یَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ یَاْتِکُمْ رُسُلٌ مِّنْکُمْ یَقُصُّوْنَ عَلَیْکُمْ اٰیٰتِیْ وَیُنْذِرُوْنَکُمْ لِقَآءَ یَوْمِکُمْ ھٰذَا

اللہ تعالے قیامت کے دن فرماویگا کہ اے قوم جنون اور انسانون کے کیا نہین آئے تھے تمہارے پاس پیغام پوہنچانیوالے تمہین مین سے جو بیان کرتے تھے تمہارے سامنے میری آیتین اور ڈراتے تھے تمکو تمہارے اس دن کے ملنے سی مطلب یہہ ہی کہ اللہ تعالے کافر انسانونکو اور کافر جنون کو یون قایل کریگا کہ تمہارے پاس میری طرف سے پیغام پوہنچانیوالے آئے تھے جو تمہین مین سے تھے یہہ لفظ جو فرمایا کہ تمہین مین سے اسکا ظاہر مطلب یہی نکلتا ہے کہ جنونکے پاس پیغام پوہنچانیوالے جنون مین سے آئے تھے اور آدمیونکے پاس پیغام پوہنچانیوالے آدمیون مین سے آئے تھے اور بعضے لوگ اسکا یہہ مطلب سمجھے ہین کہ تمہین مین سے ہونیکا یہہ مطلب ہے کہ آدمیون مین پیغمبر ہوئے اور اونہون نے آدمیون اور جنون کو دونوکو پیغام اللہ کا پوہنچایا اسکا پورا بیان یون ہے کہ بیشک ہمارے پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کا پیغام سب آدمیون کو اور سب جنونکو پوہنچایا ہے آپکے بعد کوئی پیغمبر نہین نہ آدمیونمین نہ جنونمین آپ سے پہلے جو پیغمبر تھے اونمین حضرت عیسے علیہ السلام کے پاس جنونکا آنا اور ایمان لانا ثابت ہے مگر اس سے یہہ نہین ثابت ہوتا کہ جنون مین کوئی پیغمبر ہون جاننا چاہئے کہ ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے ایک ہی وقت مین بہت سے پیغمبر ہوتے تھے ہر پیغمبر کو یہہ حکم تھا کہ اپنی قوم کو ہمارا پیغام پوہنچاؤ اللہ کو پہچاننا اور سب پیغمبرون پر ایمان لانا سب پر فرض تھا اور ہر قوم پر یہہ فرض تھا کہ اپنی پیغمبر کے حکم پر چلین اور اگر اپنی پیغمبر کے راہ کا جاننے والا کوئی نہ ملتا تھا اون لوگونکو دوسرے قومکے پیغمبر کے

شریعت پر چلنا بھی درست تھا عرب کے لوگ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی دین
تھی مگر جب مدتین گذر گئین اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی راہ کو لوگ بھول گئے عرب
کے بہت لوگ حضرت عیسی کی شریعت کے تابع ہوئے ورقہ جو حضرت خدیجہ
کے چچا کی بیٹے تھے عیسائی تھے جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب پہلے پہل
حضرت جبریل آئے اور سورہ اقرا کی پانچ آیتین لائے اونھون نے سنکر گواہی
دی کہ یہ ویسا کلام ہے جیسا حضرت موسی پر اوترا تھا اسی طرح جن کہ حضرت عیسے
پاس حاضر ہو کر ایمان لائے تو ایمان لانا تو سب پیغمبرون کا سب جنون اور
آدمیون پر فرض ہے اس سے یہ نہین نکلتا کہ جنون مین کوئی پیغمبر نہین ہوا اور اگر
وہ جن حضرت عیسی کی شریعت کے تابع ہو گئے تھے تو بھی اس سے یہ نہین نکلتا
کہ جنون مین کوئی پیغمبر نہو کیا عجب ہے کہ اونکی شریعت کا جاننے والا کوئی
اونمین نرہا ہو جس طرح عرب مین حضرت اسمٰعیل کی شریعت کا جاننے والا کوئی
نرہا تھا صحیح بخاری اور صحیح مسلم مین ہے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ مجکو پانچ چیزین دیگئین جو مجھسے پہلے نبیون مین سے کسیکو نہین
دیگئین وہ پانچ باتین آپنے بیان فرمائین اونمین یہ بھی فرمایا کہ نبی فقط اپنی
قوم کی طرف بھیجا جاتا تھا اور مین بھیجا گیا تمام لوگون کی طرف مولانا محمد شبلی
حنفی آکام المرجان مین لکھتے ہین کہ ابن عقیل نے فرمایا کہ عربی بولی مین ناس کا
جو لفظ بولتے ہین تو اوسمین جن بھی داخل ہوتے ہین اور جوہری نے فرمایا

کہ ناس کبھی آدمیون کو کہتی ہین کبھی جنون کو مولانا کا مطلب یہ ہی کہ اس
حدیث مین جو آپ نی لفظ ناس کا فرمایا بعثت الی الناس عامۃ تو ناس مین آدمی
اور جن سب داخل ہین جیسی ہندی بولی مین لوگ کا لفظ ہی آدمیون اور جنون کو
کہسکتے ہین تو اس حدیث کا مطلب یہ ہی کہ مین ساری آدمیون اور جنونکی طرف
بہیجا گیا قرآن شریف مین سورۂ فرقان کے سری پہ اللہ تعالی نے صاف فرمایا
کہ اللہ نے اپنی بندی یعنی محمد پر یہ قرآن اسلئی اوتارا کہ وہ سارے جہان کو
ڈرانی والا ہو اس لفظ مین بیشک ساری جن اور ساری آدمی داخل ہین ابن عبد البر
نی فرمایا کہ کسی کا اس مین اختلاف نہین یعنی سب مسلمانونکا اس پر یکا ہی کہ حضرت محمد
اللہ کی پیغام پہچانیوالی ہین آدمیون اور جنون کی طرف خوشی سنانی والی اور ڈرسنانے
والی اور جن باتون سے اللہ نی آپ کو سب نبیون پر بزرگی دی ہی انھین باتون مین
یہ بھی ہی کہ آپ ساری خلقت کی طرف جنون اور انسانون کی طرف بہیجی گئے
ابن حزم جو قرآن اور حدیث کی بڑے جاننے والی ہین انھون نے فرمایا کہ حضرت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے انسانون مین کا کوئی نبی جنونکے طرف نہین بہیجا گیا کیونکہ
جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی کہ نبی فقط اپنی قوم کی طرف بہیجا جاتا تہا اور جن تو
انسانون کی قوم مین سی نہین ہین ابن حزم کا مطلب یہ ہی کہ جب حضرت صلے اللہ علیہ
وسلم نی فرمایا کہ نبی فقط اپنی قوم کی طرف بہیجی جاتی تہی تو معلوم ہوا کہ حضرت عیسی
اور حضرت موسی اور سب اگلی پیغمبر جنونکے طرف نہین بہیجے گئے انسانون مین فقط اپنی قوم کے طرف بہیجے گئے

کہ اب ثابت ہو گیا کہ جنونکے ڈرانیکو لئے اونہین جنونمین پیغمبر ہوئے ہین کیونکہ اللہ
تعالیٰ قرآن مین خبر دیتا ہی کہ قیامت کے دن فرماویگا کہ اے قوم جنون کی اور انسانونکے
کیا نہین آئے تھے تمہارے پاس پیغام پونہچانیوالے تمہین مین سے جو بیان کرتے تھے
تمہارے سامنے میری آیتین اور ڈراتے تھے تمکو تمہارے اس دنکے ملنے سے مطلب
یہہ ہے کہ اس آیت سے صاف نکلتا ہے کہ جنونکو بہت سے پیغمبرون نے ڈرایا انسانونمین سے
تو حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے سب پیغمبر فقط اپنی اپنی قومکی طرف
بھیجے گئے جنونکی طرف نہین بھیجے گئے تو صاف ثابت ہوا کہ جنونکے پاس پیغام پونہچا
ڈرانے کو آئے جنکی اللہ خبر دیتا ہے وہ اونہین جنون مین کے تھے ابن
جریر فرماتے ہین کہ ہمسے فرمایا ابن حمید نے کہا کہ ہمسے فرمایا یحییٰ بن واضح کی بیٹی
کہا کہ ہمسے فرمایا عبید نے جو سلیمان کی بیٹی اونہون نے فرمایا کہ ضحاک سے
پوچھا گیا کہ جنونمین ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے کوئی نبی ہوئے ہین یا نہو
فرمایا تو نے نہین سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی یَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ
مِنْكُمْ يَقُصُّونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِي اے قوم جنون اور انسانونکے کیا نہین آئے تھے تمہارے
پاس پیغام پونہچانیوالے تمہین مین سے جو بیان کرتے تھے تمہارے سامنے میری آیتین اسکا
مطلب یہی ہے کہ پیغام پونہچانیوالے انسانونمین سے اور پیغام پونہچانیوالے جنونمین سے یہہ جو
ضحاک ہین اونہون نے ابن عباس کو اور جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو بہت سے دیکھنے والونکو دیکھا ہے
ضحاک خاص شاگرد ابن عباس کے ہین وہ جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے چچا عباس کے بیٹے ہین

جنکا نام عبد اللہ ہے وہ ابن عباس ہین کے مشہور ہیں اللہ نے اونکو علم کا دریا بنا دیا تہا
سو ضحاک نے بھی اس آیت کا یہی مطلب سمجہا مولانا محمد شبلی لکھتے ہین کہ ابن عباس
اور ابن جریج اور ابی عبید سے یہہ بھی روایت ہے کہ جنون کے پیغام پونہچانیوالے
وہ ہین جو انسانونکے پیغمبرون پاس حاضر ہوئے حضرت عیسی یا حضرت موسے یا
اور پیغمبرونکی باتین اونہون نے سنین وہی باتین اونہون نے اوجنبون کو جاکر
سُنائین تو وہ جن پیغمبرونکی طرف سے پیغام پونہچانیوالے ٹہرے یعنے خود اون جنونمین
اللہ کا کلام نہین اوترا اب ہم کہتے ہین کہ یہہ ذکر حضرت آدم کے بعد کا ہے
حضرت آدم سے پہلے تو زمین مین آدمی نہ تہے فقط جن بستے تہے لاکھون برس تک
جن زمین مین رہے یہہ ہرگز نہین ہوسکتا کہ اوس زمانہ مین اللہ نے اونکی طرف کوئی
پیغمبر نہ بہیجا ہو تو اس آیت مین صاف اشارہ اون پیغمبرونکی طرف ہے وہ پیغمبر جو
جنونمین حضرت آدم سے پہلے تہے وہ بیشک اصل پیغمبر اللہ کے تہے اونپر اللہ کا
کلام اوترتا تہا مولانا محمد شبلی آکام المرجان کے دوسرے باب مین لکھتے ہین کہ حذیفہ
کے باپ اسحاق قریشی جو بشر کے بیٹے ہین وہ کتاب مبتدا مین لکھتے ہین کہ ہمکو
خبر دی جویبر نے وہ ضحاک سے وہ ابن عباس سے اونہون نے فرمایا کہ اللہ تعالے نے
جنونکی طرف ایک پیغمبر کو بہیجا تہا اور اونکو حکم کیا تہا کہ اللہ کی تابعداری کرین اور
اوسکے ساتہہ کسی چیز کو شریک نہ کرین اور ایک کو ایک قتل نکرین جب جنون نے
اللہ کی تابعداری چہوڑ دی فرشتون نے کہا اتجعل فیہا من یفسد فیہا یعنے یا اللہ

تو زمین مین بناتا ہی اون لوگونکو جو اوسمین فساد کرینگی اور خون کرادین سگے
مطلب یہ ہی کہ اللہ نی جب حضرت آدم کی بنانی کا ارادہ کیا تب فرشتون نی یون کہا
اور یہ گمان کیا کہ انسان بھی جنونکی طرحکی ہونگی اسحاق فرماتی ہین کہ مجکو خبر دی مقاتل
اور جویبر نی وہ ضحاک سی روایت ابن عباس سے اونھون نی فرمایا کہ جب اللہ نی حضرت آدم
کی بنانی کا ارادہ کیا فرشتونسی فرمایا اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً مین
بنانی والا ہون زمین مین ایک نائب تب فرشتی بولی کیا تو بناتا ہی اون
لوگونکو جو فساد کرینگی زمین مین اور خونون کو کرادین گی ابن عباس نے فرمایا
کہ فرشتونکو غیب کی خبر نتھی لیکن اونھون نی آدم کی اولاد کی اعما لونکو جنون کے
اعمالونپر قیاس کیا اور کہنی لگی کیا تو بناتا ہی زمین مین اونکو جو اوسمین فساد کرینگی
جسطرح جنونے فساد کیا اور خونون کو کرادین گی جسطرح جنونے خونونکو بہایا
اسکا باعث یہ تھا کہ جنونے اسپے نبی کو قتل کیا تھا جسکا نام یوسف تھا اسحاق
فرماتی ہین کہ ابو روق نے فرمایا وہ عکرمہ سی وہ ابن عباس سے اونھون نے فرمایا کہ جب اللہ
نے سومنا کو بنایا جو سب جنون کے باپ ہین اور وہی ہین جو آگ کی شعلی سی بنائی
گئی پھر اللہ تعالی نے فرمایا کہ آرزو کرو اونھون کی یہ آرزو کی کہ ہم دیکھین اور ہم دکھائی
نہ دین اور ہم مٹی مین غائب ہو جاوین اور ہمارا ادہیڑ جوان ہو جاوے
سو یہ باتین اونکو دی گئین وہ دیکھتی ہین اور وہ دکھائی نہین دیتی اور جب
مرجاتی ہین مٹی مین غائب ہو جاتی ہین اور اونکا ادہیڑ نہو مرتا ہو جتنک

کری کی عمر سکا پھر وہ جیا دو کی جانا چاہیی کہ یہ جو اسحاق ہین جو بشر کی بیٹی ہین
اونکو حدیث والون نی معتبر نہین جانا گیا ونکی اس بات کا اور جگہ سی پتا لگتا ہی
اسواسطی اونکی روایتین لکھدین مولانا عبدالرحمن چشتی لکھتی ہین کہ روضة الصفا
مین لکھا ہی کہ ابن عباس نی فرمایا کہ جنون کی باپ کا نام سومان نستت
ہی اور جان اونکا خطاب ہی اور حضرت آدم علیہ السلام کتابونمین لکھا ہی
کہ جہان کا نام طارنوس تھا جب وسکی اولاد زمین مین بہت ہوئی اللہ تعالی
نے ایک شریعت اونکو عنایت فرمائی اور اون سب کو اپنی تابعداری کا
حکم فرمایا اور ہند کی تاریخ یعنی اگلی وقت کی احوال کی کتابونمین بیاس جو
جو بشست کی نواسی اور جانشین وہ لکھتی ہین کہ سومان نستت نام مہادیو کا ہی اور
طارنوس ایک اور بزرگ مہادیو کی وقت مین تہی اور وہ اللہ کی بندگی مین مشغول
رہتی تھی اونکا نسب نامہ برہما تک پہونچتا ہی یعنی وہ برہما کی اولاد مین تہے
اور بشست بہی برہما کی نسل مین ہین اور برہما کو بعضی تو کہتی ہین کہ وہ
آتشی یعنی آگ سی بنا ہی ہوی ہین جنون کی باپ ہین لیکن بیاس کی کلام
سی معلوم ہوتا ہی کہ وہ عنصری دیوتہ ہین اور اون لوگونکی بولی مین دو طرح کے
دیوتہ بیان کئی ہین ایک نورانی جنکا سردار بشن ہی وہ آپس
مین ایک سی ایک پیدا نہین ہوتی اور دوسری طرح کی دیوتہ عنصری
کہ اونسی اولاد پیدا ہوسکتی ہی تمام ہوا کلام مولانا عبدالرحمن چشتی کا اب ہم کہتی ہین

اللہ نے نور اور آگ سے بنایا ہے اب ہم کہتے ہین کہ اس سے ثابت ہوا کہ اون لوگونکے
بولی مین دیوتہ فرشتونکو کہتے ہین اور اون لوگونکو بھی کہتے ہین جو نور اور آگ سے بنائے گئے
تہے اونہون نے دو طرحکے دیوتہ بیان کئے ایک نورانی یعنے جو نور سے بنائے
ہوئے ہین جنکا تذکرہ اس سے پہلے ذکر فرشتونکا ہے چنانچہ ایک کتاب دیکہنے مین
آئی اوسکے لکہنے والے نے اپنا نام کلب حسن لکہا ہے اور اپنے باپ کا نام مرزا
کلب حسین خان اور دادا کا نام مرزا محمد تقی اصفہانی لکہا ہے اور لکہا ہے کہ یہ کتاب مین نے
بارہ سو بیالیسوین برس ہجری مین لکہی اوسمین لکہا ہے کہ بیاس جی بید انت
مین فرماتے ہین کہ نرگن سروپ پار برمہ یعنے اللہ جو کسے کی طرحکا نہین ہے
اوسکی صورت ان تینو دیوتہ سے علحدہ ہے اور تین دیوتہ اون لوگونکے نزدیک
یہہ ہین ایک برہما جو اللہ کے حکم سے بدن کو بناتا ہے شاید یہہ نام حضرت اسرافیل
کا ہو دوسرے بشن جو اللہ کے حکم سے پرورش کرنے مین شاید حضرت میکائیل
کا یہہ نام ہو تیسرے مہیش جو اللہ کے حکم سے جان نکالتے ہین یہہ نام حضرت عزرائیل
علیہ السلام کا ہے تمام ہوئی بات اوس کتابکی اب دوسری طرحکی دیوتہ جو بیان کئے
جنسے اولاد بہی ہوسکتے ہے اور اونکو اللہ نے عنصر سے بنایا ہے یعنے آگ سے بنایا ہے
سوا اوس آگ مین نور بہی ملایا ہے اس راہ سے اونکو بہی دیوتہ کہا مولانا عبد
الرحمن چشتی لکہتے ہین کہ عنصری دیوتہ ایک قسم کے فرشتے ہین اور اونسے اولاد
بہی ہوتی ہے اور اونسے گناہ بہی ہوجاتا ہے اور دوسری جگہہ پر جہان یہہ ذکر ہے

کہ حضرت آدم پیدا ہو چکی وہان لکھتے ہین کہ اوس زمانہ مین عنصری فرشتونکو دیتو
کہتے تھے اور منکو بہی کہتی تھے اور نورانی فرشتونکو دیوتا اور گن اور گندہرب
اور جچہ کہتے تہے اور جنونکو دیوا ورد یت اور راچھس وردانو کہتے تہے اور انسانکو
نل کہتے تہے اس بیان سے صاف یہہ بات ثابت ہوتی ہی کہ عنصری دیوتہ ایک تیسری
قسم تہی فرشتون اور جنونکے سوا اوس زمانہ کی لوگون نے اونکو جنونسے الگ شمار
کیا اسکا باعث صاف ظاہر ہی کہ اونکا اصلی باپ الگ ہی اور وہ نور اور آگ سی
بنای گئی ہین اونکے خواص جنونکے سے نہونگے اونکی خصلتین بہت عمدہ ہونگی مگر
اونکو فرشتون مین بہی شمار کرنا نچاہئے کیونکہ اونسے اولاد پیدا ہوتی ہی اور
گناہ بہی ہوجاتا ہی اونکے خواص جنونسے ملتے ہین فرشتونسے نہین ملتی بہتر
یون ہے کہ اونکو ایک تیسری قسم کہنا چاہئے کہ وہ نور سے اور آگ سے بنای گئی
ہین اسی باعث سے برہما کو بعضون نے آتشی کہا اور بیاس نے کہا کہ وہ دیوتہ
عنصری ہی دونو باتونکا ایک ہی مطلب ہی برہما جو عنصری دیوتونکا سردار ہی
آگ کی عنصر سے اور نور سے دونو سے بنایا گیا ہی طارنوس اور شیث اوسکی
نسل مین ہین حضرت آدم کی کتاب سے جو لفظ نقل کیا اوسمین طارنوس کو جن
کیا ہی معلوم ہوا کہ اس قسم کی لوگ بہی جنونمین داخل ہین مگر دونو قوم کا باپ علحدہ
ہی عنصری دیوتونکا اصل باپ برہما ہی اور جنون اور دیوونکا اصل باپ جان ہی
جنکو مہادیو کہتے ہین مولانا جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ

درمنثور مین لکھتے ہین کہ ابن جریر ابن عباس سے روایت لای ہین اونہون نے فرمایا
کہ ابلیس فرشتونکی ایک قوم مین سے تہا کہ وہ جن کہلاتے تہے وہ اون کی
آگ سے بنای گئے ہین یہانسے معلوم ہوا کہ ایک قسم کے فرشتے وہ بہی ہین
جو آگ سے بنای گئے ہین وہ جن بہی کہلاتے ہین مولانا عبدالرحمن چشتی لکھتے ہین
کہ ان دونو شخصون کو اللہ تعالے نے بن مان باپ کے بنایا برہما کو نور
اور آگ سے بنایا اور مہادیو کو آگ اور ہوا سے پیدا کیا اس سے معلوم ہوا کہ
اس تیسری قسم کی خلقت کو بعضون نے اس راہ سے فرشتہ کہا کہ نور کا بہی اونمین
میل ہی مگر اونکو جنون مین داخل سمجہنا چاہیی جنونکا خواص اونمین ظاہر ہی
اولاد کا ہونا اور گناہ کا بہی ہو جانا یہان ایک اور بات بہی سمجہنا چاہیی کہ
ہندوونکی کتابونمین جابجا دیوتاونکی بڑے بڑے گناہ لکہے ہین وہان سمجہنا
چاہیی کہ وہ دیوتا فرشتے نہین ہین وہ وہی دیوتا ہی جو منگلہ کہلاتے تہی
اونسے گناہ بہی ہوتی تہی اور اکثر ایسا ہوتا ہی کہ ایک نام کے دو شخص ہوتے ہین ایک
اچہا ایک برا ہندوونکے کتابونمین ایک جگہہ بہشت کی بیان مین لکہا ہے کہ
اندر وہانکا دربان ہی دوسری جگہہ لکہا ہی کہ اندر منیہہ اور بدلی وغیرہ پر مقرر
ہین ان دونون جگہہ پر بیشک کہ فرشتونکا ذکر ہے اور ایک اندر وہ ہی جسکا حال یون
لکہا ہی کہ اندر راجہ گوتم کی بیوی پر عاشق ہوا ایسا عشق مین ڈوبا کہ سلطنت
کی بندوبست سے غافل ہوا اس راجہ اندر کے بیوی شچی تہی اس اندر راجہ کی

بڑی بڑی بدکاریان لکھی ہین کیونکہ اسکے پتاپیہ اندر ہو گئے فرشتہ شین ہی بہیہ یعنی دیوتو نکا
بادشاہ تہا بہت برا بدکار رہتا اسی طرح لکی جگہہ پر ہندؤونکی کتابون سے معلوم
ہوتا ہی کہ جو نام فرشتونکے ہین وہی نام اور لوگونکے بہی ہوتے تہے مگر اونکی
خصلتون سے دونو کا فرق لکہا ہی دیتا ہو اب سمجہنا چاہیئے کہ جناب ابن عباس کی
زبانی جو ابن اسحاق نے لکہا ہی کہ جنونکے باپ کا نام سومنا ہے اور روضۃ الصفا
مین ابن عباس کی زبانی سومان نسنت لکہا سومنا اور سومان دونو لفظ
ایک ہی ہین کسی نے نون کو پہلے کہا کسی نے الف کو پہلے کہا اور بیاس نے لکہا
کہ سومان نسنت نام مہادیو کا ہے جو نام کہ ابن عباس نے بتایا تہا وہی نام
بیاس نے بہی لکہا معلوم ہوا کہ وہی سومان جو سب جنونکے باپ ہین اونہین
کو مہادیو بہی کہتے ہین مہا ہندی بولی مین بڑے کو کہتے ہین جیسے مہاراج
یعنی بڑے راجہ یعنے بڑے بادشاہ سو مہادیو کے معنے ہوے بڑے دیو یعنے
سب دیو اور جنونکے باپ یہہ اونکا خطاب ہی اصل نام سومان ہی **مولانا**
عبد الرحمن چشتی فرماتے ہین کہ امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم مین جن
لوگون نے احوال اگلے زمانے کا لکہا ہی اون سبون نے اس بات پر اتفاق کیا ہی
کہ زمانہ کے چار دورے تہیرائے ہین اور لکہا ہی کہ پہلے اور دوسرے دور مین
جنون نے اور عنصری دیوتون نے زمین مین بادشاہت کی ہی اور جو شریعت
اللہ تعالے نے اونپر بہیجی تہی اوسپر عمل کیا ہی اور تیسرے دور مین تہا کہ جسمین

اور اونکی غلبہ ہمی اسد کی حکمونپر چلنا چھوڑ دیا اور گناہ کرنا شروع کیا اللہ تعالے
فرشتونکو حکم دیا کہ اونکو فنا کردو فرشتونکی فوجین آسمانسے اوترین تمام جنونکو
غارت کردیا اونکی بعضے بچے جو معصوم تھے اونکو قید کرلیا اور آسمان پر لیگئی
اور سب قیدیونمین سے ایک عزازیل تہا جب اوسنے فرشتونکی صحبت مین ورش
پائی اوسکا رتبہ یہانتک پہونچا کہ اسد تعا کے تخت کے پاس بیٹھکر فرشتونکو
تعلیم کرتا تہا فرشتونکی فوجونکے ساتھہ آسمانسے زمین پر اوترکر حکم کرتا تھا ساری
زمین کو اوسنے اپنی حکومت کی نیچے کرلیا کبہی آسمانپر جاتا تھا کبہی زمین پر
آتا تہا یہہ قوتی کے باعث سے اوسکو غرور پیدا ہوا کہ میرا رتبہ سب سے بڑا ہی یہانتک
کہ اسد تعالے نے فرشتونسے فرمایا کہ مین زمین مین ایک نائب بنانیوالا ہون
فائدہ آکام المرجان مین ہے کہ ابن جریر نے فرمایا کہ ہمسے فرمایا ابن حمید نے کہا کہ
ہمسے فرمایا یحیی نے جو ابن ہم کی بیٹے لیا ہے۔ فرمایا ابو سعید یحمدی اسمعیل نے
جو ابراہیم کے بیٹے کہا کہ ہمسے فرمایا سر اسے جو ابو الجعد کے بیٹے وہ شہر سے جو
حوشب کی بیٹے اوسہون نے فرمایا کہ ابلیس ان جنو نمین کا تہا جسکو فرشتون نے
نکالدیا بعضے فرشتے اوسکو قید کرکے آسمان پر لے گئے ہمسے فرمایا علی نے
جو حسن کے بیٹے کہا کہ ہمسے فرمایا نصر کے باپ احمد نے جو محمد کے بیٹے برکہیوالی
کہا ہمسے فرمایا سعید نے جو داؤد کے بیٹے کہا کہ ہمسے فرمایا ہشیم نے کہ ہمکو خبر دی
عبد الرحمن نے جو یحیی کے بیٹے وہ موسی سے جو نمیر کے بیٹے اور عثمان سے جو سعید کے بیٹے

وہ سعد سے جو مسعود کی بیٹے اونہون نے فرمایا فرشتے جنون پر جہاد کرتے تھے سوا ابلیس قید کر لیا گیا اور وہ چھوٹا تھا اور فرشتونکے ساتھ رہا اور اونکے ساتھ اللہ کی بندگی کرتا تہا جب فرشتونکو حکم ہوا کہ آدم کو سجدہ کرین سب نے سجدہ کیا ابلیس نے نمانا اللہ تعالے فرماتا ہی الا ابلیس کان من الجن یعنے ابلیس نے نمانا وہ جنون مین کا تہا مولانا لکہتے ہین کہ تیسرے دور کے اخیر مین اللہ تعالے نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور وہ جو جنات مین تہے عنصری دیو تہے مین اگلی زمانہ کا احوال لکہنے والے ہین جیسے بشسٹ اور بیاس وغیرہ اونہون نے بہی زمانہ کے چار دورسے ٹہیرائی ہین پہلا زمانہ ست جگ کا یعنے سچا زمانہ جو سترہ لاکہہ اور بیس ہزار برس کا تہا دوسرا زمانہ ترتیا کا جو بارہ لاکہہ اور چہیانوی ہزار برس کا تہا تیسرا زمانہ دواپرکا جو آٹہہ لاکہہ چوسٹہہ ہزار برس کا تہا چوتہا زمانہ کل جگ کا جو چار لاکہہ بتیس ہزار کا ہی مولانا عبد الرحمن چشتی فرماتے ہین

کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ سے مدینہ مین تشریف لائے اسوقت سے اسوقت تک ایک ہزار اکتالیس برس گذر رہی ہین اور کل جگ کے زمانہ سے چار ہزار سات سو تین بیس برس گذرے ہین مطلب یہ ہی کہ مولانا عبد الرحمن چشتی گیارہوین صدی مین تہے اوسوقت تک اتنی برس گذری تہی اور آگے یہ بیان آویگا کہ زمانہ کل جگ کا قیامت سے مراد ہی جسوقت مسلمان

لوگ بہشت مین جاوینگی کل جگ کا زمانہ تمام ہوگا جناب شیخ محی الدین ابن عربی
رحمۃ اللہ علیہ فتوحات کی نوین باب مین لکہتے ہین کہ جس زمین مین حضرت آدم تھے
ساٹھہ ہزار برس پہلی تہے اسکا مطلب یا تو یون ہی کہ ساٹھہ ہزار برس پہلی تک
کا حال انکو معلوم ہوا اور اس سی پہلی کا نہ معلوم ہوا یا یہہ کہ برسونکا حساب
کئی طرح ہے شاید کوی حساب ایسا ہے ہو کہ لاکہون برس انکے
سی ساٹھہ ہزار برس ٹہیرین مولانا عبد الرحیم
چشتی لکہتے ہین کہ بعضے نادان آدمیون نے رام چندر اور کرشن اور
وغیرہ کو حضرت آدم کی اولاد مین سمجہا ہی یہہ بات بالکل غلط ہی کیونکہ رام
چندر ترتیا کی زمانہ مین تہی اور بشسست نے انکو برہما کی نسل مین لکہا ہے
اور برہما ستجگ کے زمانہ مین تہے اور مہادیو بہی ست جگ کی زمانہ میں تہے
ان دونون شخصونکو اللہ تعالے نے اپنی قدرت سے بن مان باپ کے بنایا تہا
برہما کو نور اور آگ سے بنایا اور مہادیو کو آگ اور ہوا سے بنایا اور حضرت
آدم علیہ السلام کی پیدایش دواپر کے زمانہ کے اخیر مین ہوئی اور کرشن اور
رام چندر نے حضرت آدم کی اولاد کا زمانہ پایا ہے لیکن بیاس نے انکا
پشت نامہ راجہ جدہ تلک پہونچایا ہی اور راجہ جدہ بہی ترتیا کے زمانہ میں
تہی اسی باعث سے کرشن غیرہ کو جدہ بنسی کہتے ہین بعضے کہتے ہین کہ نسل
راجہ جدہ کے ماہتاب کے نسل سی تہے اور رامچندر آفتاب کے نسل سے تہے

[illegible] عنصر تونکا [illegible] ملک پہونچتا ہی اور پر یہان زمین کی فرشتونکا سردار ہی **فائدہ**

مطابق [illegible] عنصری دیوتہ جتنا کہ اللہ نے نور اور آگ دونوسی بنایا ہی وہ ایک قسم کی جن

[illegible] فرشتہ کہلاتا اونہین [illegible] کا بہی میل ہوا اور ظہور مین ہی کہ بسبب

دیوتہ [illegible] فرشتہ ہی [illegible] کی نسل مین عمدہ عمدہ شخص ہین اونہین مین سری کشن جی بہی ہین پیدا ہونی سی

ثابت ہوا کہ سری کشن جی دیوتاؤنکی نسل مین ہین **مولانا عبدالرحمن چشتی** لکہتی ہین

کہ کشن اور رراجن کے زمانہ تک حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد کی لوگ ملک

ہند مین نہین آئے تھے ہند کے سارے ملک مین جنات اور عنصری دیوتہ پہیلی

ہوئے تھے بیاس جی لکہتے ہین کہ کشن کا ظہور اسی لئے تہا کہ کنس دیت کو مار ڈالے

اور مہابہارت کی لڑائی مین تمام قوم جنات کو اور عنصری دیوتہ کی قوم کو

ہلاک کری کہ ہند کا ملک اونسے خالی ہو جاوے اور حضرت آدم علیہ السلام کی

اولاد کے لوگ آنکر اس ملک مین اپنا قبضہ کرین کہ زمانہ جنونکا تمام ہو چکا اوس

زمانہ مین عنصری فرشتی کو دیوتہ بہی کہتے تہے اور سنگہہ بہی کہتے تہے اور نورانی فرشتونکو

دیوتہ اور گن اور گندہرب اور جچہہ کہتے تہے اور جنون کو دیوا ور دیت اور اچہس او

دانو کہتے تہے اور انسان کو نل کہتے تہے خلاصہ یہ کہ مہادیو آتشی جن تہے اور

کہلے اوچہی خوبیان اونمین اتنی نہین کہ اونکی قوم مین اونکی طرح کا کوی تہا اور

اللہ کا اکیلا ہونا خوب بیان کرتے تہے اور غیب کا حال اکثر اللہ اونپر کہول دیتا تہا

اللہ تعالے قران شریف مین فرماتا ہی وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون یعنی مین

جنون کو اور انسانون کو اسی لئے بنایا ہے کہ مجکو پوجین اس ایت مین صاف دلیل ہے
اس بات پر کہ جنون مین بہت سے خدا پرست اﷲ کے پہچاننے والے ہین
اب سنو کہ ست جگ کے تمام زمانہ مین جو پہلا دورہ تہا عمدہ دیوتون نے اور
جنون نے نہایت عیش اور خوشی مین اپنے عمر کاٹی کسی طرح کا رنج اور مصیبت اونہون نے
نہین اوٹھایا اس باعث سے اونکے دلون مین غرور سما گیا دنیا کی عزو مین مست ہوے
دوسرہ دورہ یعنے ترتیا کا زمانہ جب تمام ہونے لگا اون لوگون نے اﷲ کے حکم کے
برخلاف برے برے کام کرنے شروع کئے اسوقت مہادیو نے اونسے فرمایا کہ اگر
اپنی بہتری چاہتے ہو تو اﷲ کی شریعت کو مت چہوڑو نہین تو اپنے کئے سے پشیمان
ہوگے وہ لوگ دنیا کے غرور کے نشے مین ایسے مست تہے کہ اونہون نے مہادیو کی
نصیحت کا ذرا بہی خیال نکیا مہادیو نے اون سے ناراض ہو کر اون فسادی اور
شریر لوگونسے یون فرمایا کہ ہشیار رہو کہ اگر اﷲ چاہے گا دواپر کے زمانہ کے اخیر مین
اﷲ تعالے ایک شخص کو پیدا کریگا کہ وہ ساری زمین مین تمہارا نام و نشان نچہوڑیگا
مہادیو یہ بات فرما کر کیلاس پہاڑ کی طرف تشریف لی گئی اور اپنی مقام مین جا کر
آرام لیا ایکدن پاربتی نے مہادیو کو خوش دیکہا اور عرض کیا کہ آپ نے فرمایا تہا
دواپر کے زمانہ کے اخیر مین اﷲ تعالے جو بڑا حکمت والا اور بڑا قدرت والا ہے
وہ ایک شخص کو پیدا کریگا جو سارے دیوویت وغیرہ کو فنا کر کے ساری زمین مین
اپنا قبضہ کریگا جسوقت سے یہ بات سنی ہے مجکو بڑی حیرت ہے اب اس حقیقت کو

بیان فرمائی کہ وہ قادر برحق اوس شخص کو کس طرح پیدا کریگا مہادیو نے پاربتی کو
ان باتونکو پوچہنے سی منع فرمایا چونکہ عورت کی عقل ناقص ہی منع کرنیسے کچھہ فائدہ
نہوا پاربتی نے نہایت ہٹ کے کہ جب تک بیان نفرماوگی گا مین اپنی قالب مین
جان کو نرکہونگی مہادیو کو اپنی بی بی سے بڑی محبت تہی لاچار ہو کر انہون نے
کہنا شروع کیا اوسوقت بشست منی کیلاس پہاڑ کے نیچے اسد کے بندگی مین
مشغول تہی جو سوال اور جواب مہادیو اور گورا پاربتی کی آپس مین ہوتے تہے
بشست منی چونکہ مہادیو سے نہایت محبت رکہتے تہے وہ اون سب باتونکو ذرا ذرا
لکہتے جاتے تہے چنانچہ سوت اور سونگ جو مقام نکہمار مین اپنی قوم مین بڑے
علم والے اور کامل تہی اور دنیا سے الگ ہو کر اسد کی بندگی مین مشغول تہی وہ دونو
ان باتونکو بشست منی کی زبانی نقل کرتے ہین وہ باتین یہہ ہین بغیر گہٹا نے کے
اور بغیر بڑہنیکے ترجمہ اشلوک کا لکہا جاتا ہی مولانا عبد الرحمن چشتی فرماتے
ہین کہ اول چاہا تہا کہ اون اشلوکون کو بعینہ لکہدون لیکن کسی کی سمجہہ مین آتا
اسواعث سی نمونہ کے طور پر ایک اشلوک لکہدیا باقی اشلوکونکا ترجمہ لکہا
کہا کہ ہر شخص نے سونچی معلوم کرلے ایک اشلوک یہہ ہے اُدُماتہ پرت بُودو اُت
سو پچہہ ہل کنتی بشست منیا کو تنقہا او ترکہندی نُدنیتہ اب سنو مہادیو فرماتی ہین
کہ اے پاربتی دواپر کے زمانہ مین عجائب غرائب معاملے ظاہر ہونگے وہ قادر حق تعالی
جو سب ہی نرالا ہی نارد کو حکم فرماوی گا کہ وہ گن یعنے فرشتہ جسکا نام سایدی ہے

اوسے کہدے کہ زمین پر جاکر ایک مٹھی خاک لاوے اور اوس خاک کو برنہما کی
حوالہ کرے مولانا عبدالرحمن چشتی لکھتے مین کہ اون لوگون کی بولی
مین برنہما اسد کے حکم سے خلقت کے بنانیکے لئے مقرر ہے اور نارد بھی دیوتہ
یعنے فرشتہ ہے جو اوس وقت ملکی کاملون پر اوترتا تھا مہادیو نے فرمایا کہ پہر نارد
جاکر اسد کا پیغام اوسکو پہونچادیگا اور کہے گا کہ قادر حق نے کمال محبت سے
یہہ خدمت تجکو فرمائی ہے وہ چاہتا ہے کہ اوس خاک سے ایک شخص کو پیدا کرے
جب نارد نے بات تمام کی شاید ہی فرشتہ کی دلمین خیال آیا کہ نہین معلوم نارد
اپنے طرف سے کہتا ہے یا اسد نے یہہ حکم فرمایا ہے تحقیق کرنیکے واسطے وہ اسد کی
ذات پاک کی طرف رجوع ہوا کہ مین حاضر ہون کیا حکم ہوتا ہے جو کچہہ حکم ہو وہ
کام ابھی پورا کرون بغیر تالو اور زبان کے آواز آوی کی جو کچہہ ہمنے فرمایا تھا
وہ اوسنے تجہسے کہا تو کلال یعنی کمہار چار صورت والیکے یعنی برنہما کے آگے جا اور اوس سے کہہ کہ ایک
شخص کو ٹہیک درست کرکے بناوے کہ بہت زور والا اور خوبصورت آگ کی طرح
ہو یعنے اتنا حسن اور جمال اور کمال رکہتا ہو کہ کوئی اوسکے طرف دیکھہ نسکے اور پہلا
نام اوسکا دنیا ہوگا اور دوسرا نام اوسکا آدم ہوگا جب برنہما اوسکے قالب کو
موجود کریگا مین وسکو ایسی قبولیت دونگا کہ تمام خلقت کے لوگ اوسکی تعظیم کرینگے
اس بیچ مین پاربتی نے مہادیو سے کہا کہ جس شخص کے اسطرح کی کمال اوس
قادر حق نے بیان فرمائی وہ کس وقت پیدا ہوگا مہادیو نے فرمایا کہ دواپر کے

زمانہ سے تین ہزار سال باقی رہیں گے جب آدم پیدا ہونگے ای پاربتی وہ گنت یعنی فرشتہ آسمان سے زمین پر آکر کہے گا کہ ای ماں زمین ایک مٹھی خاک اپنی مین سے دے زمین اوسکو جواب دیگی کہ اے بیٹا مین ہرگز تجکو مٹی نہین دونگی مجکو معاف رکھہ کہ وہ چاہتا ہی کہ ایسا شخص مجسے پیدا کرے جو بہت گناہ کریگا نہ جگ کریگا نہ دان دیگا نہ برت رکہے گا نہ تیرت جاویگا **فائدہ** چار صورت کے یہ معنی ہین کہ برہما کے چار سر ہین جیسا کہ ہنود کی کتابون مین لکہا ہی اس مین کچہہ تعجب کی بات نہین ہے اور ان لفظون کا مطلب یہ ہی کہ آدم کی اولاد مین ایسی لوگ بہی ہونگے جو جگ یعنے نماز نہین پڑہین گے اور دان یعنے زکوۃ نہین دینگے اور برت یعنی روزہ نہین کرینگے اور تیرت یعنے زیارت کو نہین جاوینگے یعنے جو مقام زیارت کے اونکی لئے مقرر ہونگے جیسے کعبہ اور بیت المقدس اون مقامون مین بہت لوگ نہین جاوینگے اور اسد کے لئے نماز اور روزہ بہی نہین کرینگے اور اوسکے نام پر بہی نہین دینگے مہادیو فرماتے ہین کہ پہر وہ جچہہ یعنے فرشتہ زمین کی باتین سنکر پلٹ کر آسمان پر جاویگا اور اپنی جگہہ پر کہڑا ہوگا اور اس حال کو اسد تعالے کے سامنے عرض کریگا اوس وقت وہ قادر برحق جو بڑا جاننے والا ہی جم سی یعنی روح کے نکالنے والے فرشتے سے فرماویگا کہ تونے دیکہا یہہ گن یعنے فرشتہ خاک زمین سے نہ لایا روحون کا نکالنے والا کہے گا کہ مین خاک لاتا ہون اوسی وقت آسمان سے زمین پر گر پڑیگا جسطرح مینہہ کا قطرہ جلدی سے گر پڑتا ہی اور زمین کی رضامندی کے بغیر اپنا ہاتہہ لمبا کر کے

ایک مٹھی خاک لیکر برہنہا کے آگے جاوے گا برہنہا کہے گا شاید تو جوہی کہ تونے یہہ
کام کیا کہ بن رضامندی زمین کے تو مٹی لایا وہ فریاد کررہی ہے مین اس مٹی سے قالب
بناؤن وہ کسطرح برکت والا ہوگا روح نکالنے والا جواب مین کہیگا کہ اور
قادر برحق نے جو کچھہ حکم فرمایا مین بجالایا تجکو جو قالب بنانے کا حکم ہوا ہی تو بجالاؤ
تکرار ست کر کہ اس مین کچھہ فائدہ نہین فائدہ جیسا مہادیو نے خبردی تھی ویساہی ظہور
مین آیا مولانا محمد شبلی حنفی اکام المرجان مین لکھتے ہین کہ امام ابن جریر نے لکھا ہے کہ
ہمسے فرمایا موسےٰ نے جو ہارون کے بیٹے اونہون نے اپنی سند ابن عباس اور ابن
مسعود تک اور جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اصحابون تک پہونچای کہ اللہ تعالے
نے حضرت جبرئیل کو زمین کی طرف بھیجا تاکہ اوسمین سے مٹی اللہ کی پاس لاوین زمین نے
کہا مین تجہسے اللہ کے پناہ مین آتی ہون کہ تو مجہہ مین سے کچھہ مت لے وہ پلٹ گئے
اور اوسمین سے کچھہ نہین لیا اور عرض کیا ای رب اوسنے پناہ مانگی مینے اوسکو پناہ دے
پھر اللہ تعالے نے میکائیل کو بھیجا زمین نے اونسے پناہ مانگی اونہون نے پناہ دی
اور پلٹ گئے جسطرح حضرت جبرئیل نے کہا تھا اونہون نے بھی کہا پہر اللہ نے ملک الموت کو
زمین کی طرف بھیجا زمین نے اونسے پناہ مانگی اونہون نے فرمایا مین بھی اللہ کے
پناہ مین آتا ہون اس بات سے کہ پلٹ جاؤن اور اوسکا حکم بجانلاؤن اونہون نے
زمین کے اوپر سے مٹی لی اور ملادی ایک جگہہ سے نہین لی اونہون نے مٹی سرخ
اور سفید اور سیاہ مین سے لیا اسی لئے آدم کی بیٹی کئی کئی طرح کے ہوے پہر اوسمٹی کو

لیکن چڑھ گئے اور مٹی کو ہمکو یا یہانتک کہ چکنی مٹی ہوگئی اب سنو کہ شاید نام یا حضرت

جبرئیل کا ہی یا حضرت میکائیل کا ہر زبان مین فرشتونکے نام الگ ہین جو اوس

زبان مین جناب ملک الموت علیہ السلام کا نام ہی مہادیو فرماتے ہین کہ اے پاربتی

وہ تین ہزار سال جو دواپر کے زمانہ سے باقی رہین گے اونمین سے پانسو برس مہا

کو قالب کی ٹہیک کرنے مین گذرین گے پاربتی نے پوچہا کہ قالب ہو پانسو برس

مین بناویگا اوس خاک کو کس پانی سے گوندہیگا اور کس آگ مین پکاویگا بیان فرماتے

ہون جلد جواب فرمائے مہادیو نے فرمایا کہ اے میری بی بی اوس وقت برہم کی

پیشانی سے پانی ٹپکیگا اوس پانی سے وہ خاک گوندہی جاویگی اور وہ آگ جو

برہما کی آگ امانت رکہی ہی اوس آگ سے پکاویگا **فائدہ** پیشانی کا لفظ جو اللہ تعالے

کی حق مین آیا ایسی لفظین قران اور حدیث مین بہی بہت ہین اللہ کا منہہ اور

اوسکا ہاتہہ اور اوسکا قدم سب جگہہ یہہ مطلب سمجہنا چاہیے کہ بندونکا سا منہہ

اور بندونکا سا ہاتہہ نہین بندونکا سا قدم نہین ہم نہین جانتے کہ اوسکا منہہ

کیسا ہے اور ہاتہہ اور قدم کسطرح کا ہی کیونکہ ہم یہہ نہین جانتے کہ وہ آپ کسطرح کا

اب یہہ سمجہنا چاہیے کہ وہ پانی بہی اللہ کا بنایا ہوا ہی پیشانی سے ٹپکنے کا یہ مطلب نہین

معاذ اللہ خود بلکہ مطلب یہہ ہی کہ اللہ تعالے اپنی پاس اپنی قدرتسے اوس پانی کو موجود

کردیگا کہدیگا کہ موجود ہوجا وہ موجود ہوجاویگا اپنی ذات پاک کی پیشانی

کی پاس اوس پانی کو اپنی قدرتسے موجود کرکے فرشتونکے پاس ٹپکاویگا مہادیو

فرماتے ہین کہ تمام قالب آدم کا برہما اپنے ہاتھہ سے بناویگا لیکن سر اور منہہ کے
بنانے مین برہما حیران ہیگا اوس وقت وہ قادر برحق غیب سے اپنی قدرت کا ہاتھہ
ظاہر کرکے آدم کے چہرے کو اپنے ہاتھہ سے بناویگا اوسوقت برہما اس حالکو دیکہہ کر
جدا ہو جاوے گا اور ادب سے کہڑا ہو جاویگا بعد اوسکے ایک دوسرا ہاتھہ آدم علیہ
السلام کے سر پر ظاہر ہوگا پہر وہ قادر جسکو سب کچہہ قدرت ہی اور اوسکی طرحکا کوی
نہین ہی وہ قادر برحق آدم کے سر پر ہاتھہ رکہہ کر اپنی قدرت کے منہہ سے آدمکے
کان مین ہوا پہونک دیگا وہ خاک جو قالب کے درمیان مین ہوگی باہر اوڑجا ئیگی
اور پہونکنے کے وقت اچہی آواز آدم کے بدنمین ظاہر ہوگی اور وہ ذات پاک جسکی
طرحکا کوی نہین ہی آدمکی سر سے پاؤن تک اوسکے بدنکی تمام ٹکرون مین اپنی ذات کا
سایہ ایسا ظاہر کریگا کہ خود کیہر لیگا **فائدہ** روح کو بہی اسد ہی نے بنایا ہی جسطرح
بدن کو بنایا ہی روح بہی ہوا کے مانند ہی ہوا کے پہونکنے کا یہہ مطلب ہی کہ اسد تعالے
نے جو روح آدم علیہ السلام کی بنائی اوس روح کو اپنی قدرتکی منہہ سے آدمکے بدنمین
پہونک دیگا اور جسوقت اپنی بنائی ہوی روح کو آدم کی بدنمین پہونکے گا اوسوقت اسد تعالے
اپنی ذات پاک کا نور بہی آدم کے اوپر اوسکے سر سے پاؤن تک ظاہر کریگا اوسکا
نور آدم کو گہیر لیگا یعنے جسم کو اور روح کو اور دلکو سبکو گہیر لیگا جسطرح اوسنے اپنی ذات
پاک کو اپنی عرش پر ظاہر کیا ہوا وسطرح اپنی تین آدمکی تمام جسم اور روح پر ظاہر
کریگا سبب بیوقوفی کے بہت لوگ اس جگہہ پر دہوکا کہاتے ہین روح کو کہتے ہین کہ معاذ اللہ

اسد کی بنای ہوی نہین ہی خود اسد ہی بول رہا ہی روح کو نہیں سمجھے ہین وہ لوگ بیشک
بی ایمان ہین اور کافر ہین اسد تعالے نے جو قران شریف مین فرمایا ہی نفخت فیہ
من روحی یعنے پہونکون مین اوسمین اپنی روح کو — یعنے اپنی بنای ہوی روح کو
یعنے سب فرشتونسے فرمایا کہ آدم کو مٹی سے بنانیوالا ہون پہر جب اوسکو ٹہیک
کر چکون اور پہونکون اوسمین اپنی روح کو — یعنے اپنے بنائے ہوے روح کو
تو تم اوسکے آگے سجدے مین گر پڑیو اپنی روح کا مطلب بی ایمانون نے یہہ سمجہا ہی
کہ خود اسد آپ آدم ہی مین سما گیا اپنی روح آدم مین ڈالدی وہ لوگ کہتے ہین کہ بولتے
کو پہچانو ہر ہر گہٹ مین اسد ہی بول رہا ہی یا اسد بی ایمانونکو ایمان دے تیری رحمت
بہت بڑی ہی پردے غفلت کی اوٹہاوے کہ تیری بنای چیزونکو الگ اور تجکو
الگ پہچانین آمین جو لفظ اسد نے حضرت آدم کے حق مین فرمایا ہی وہی لفظ
حضرت عیسے کے حق مین بہی فرمایا ہی حضرت مریم جو حضرت عیسے کی مان ہین اونکی
ذکر مین اسد تعالے فرماتا ہی فنفخنا فیہا من روحنا یعنے پہونکدے ہمنے اوسمین یعنے مریم مین
اپنی روح مطلب یہہ ہی کہ حضرت عیسے کی روح جو اسد کی بنای ہوئے ہی وہ روح
اسد نے حضرت مریم مین ڈالدی حضرت مریم سے حضرت عیسے کو بن باپ کی پیدا کر دیا
نصاری اس جگہہ یہہ مطلب سمجہتے ہین کہ معاذ اسد اسد نے خود اپنی روح حضرت مریم مین
ڈالدی اور خود آپ ہی اسد اونکے پیٹ سے پیدا ہوا جو بات نصارے نے حضرت
عیسے کے حق مین کہی وہی بات تمام کے مسلمانون نے ہر ہر آدمی کی حق مین ہی

ان بے ایمانون نے نصارے کے بھی کان کاٹے اس زمانے کے بے ایمان فقیر کہتے ہیں
کہ اگلے زمانہ کے جتنے کامل درویش تھے معاذاللہ سب کا یہی عقیدہ تھا سب جھوٹونکا
یہی قاعدہ ہی کہ بڑے بڑے سچے لوگون پر تہمت جوڑتے ہین اور کہتے ہین وہ سب
ہمارے راہ پر تھے جسطرح نصارے نے حضرت عیسی کی باتونکا مطلب بدل رکہا ہے
اوسی طرح ان بے ایمانون نے اگلے اولیاونکی باتونکا مطلب بدل رکہا ہی اس مقام
مین دیکھو مہادیو نے پہلے ہوا کے پھونکنے کا بیان فرمایا یعنے وہ روح جو اللہ نے
بنای ہی اوسکے پھونکنے کا ذکر کیا پھر دوسرے بات اور بتای کہ اوسوقت اللہ
تعالے اپنا نور بہی آدم کی اوپر پہیلا دیگا روح کا بدن مین ڈالنا الگ بات ہے
پہر اپنے نور کا آدم علیہ السلام کے تمام بدن پر اور روح پر ظاہر کرنا یہہ دوسری
بات ہی اللہ تعالے قران شریف مین قیامت کے ذکر مین فرماتا ہی واشرقت الارض
بنور ربہا اور چمک اوٹھی گی زمین اپنے رب کی نور سے یعنی قیامت کے دن اللہ تعالی
اونسے حساب لینے کے لئے زمین پر آویگا اوسکی نور سے زمین روشن ہوجاویگی اسی طرح
سمجھنا چاہیئے کہ جب اللہ اپنی بنائی ہوئی روح آدم علیہ السلام کے بدن پاک مین
ڈالنے کے لئے آدم سے نزدیک ہوا اوسوقت اپنا نور حضرت آدم کے تمام جسم پر اور روح
پر پہیلا دیا حضرت شیخ فریدالدین عطار اللہ اونکے درجے بلند فرماوے اس جگہ فرماتے ہیں
شعر گر نبودی ذات حق اندر وجود ✦ آب گل راکے ملک کردی سجود ✦ یعنی اگر
اللہ کی ذات پاک کا نور اوسوقت حضرت آدم کے جسم پاک پر اور روح پاک پر

ظاہر ہوتا تو فرشتے پانی اور مٹی کو کب سجدہ کرتے اسکا سبب یہ ہے کہ اللہ نے جو فرشتون کو
حکم کیا کہ تم آدم کے آگے سجدہ کرو یعنی آدم کی یون تعظیم کرو اس سے یہ حکمت تھی کہ اللہ نے
اپنی تجلی کو اوسوقت حضرت آدم کے جسم اور روح پر ظاہر کیا تھا حضرت آدمکو
جب یہ مرتبہ دیا تو فرشتونکو حکم کیا کہ تم آدم کو سجدہ کرو دیکھو اس مٹی اور پانی کا یہ
رتبہ ہے کہ مین اپنا نور اسپر ظاہر کیا ہے اس باعث سے مٹی اور پانی لایق تعظیم کے ہو گیا
جسطرح کعبۃ اللہ نے اپنا نور ظاہر کیا اور کعبہ حق تعالی نے یہ حکم کیا اوسکے آس پاس پھرو
اور جسطرح اللہ نے اپنی ذات پاک کو اپنے عرش پر ظاہر کیا اور اپنا خاص مقام ٹھیرایا
اس باعث سے فرشتے عرش کے آس پاس پھرتے ہین محمدی شریعت مین سجدہ اپنے سوا کسیکے
لئے نہین فرمایا کعبہ کی تعظیم کے لئے اوسکے آس پاس پھرنا مقرر کر دیا اور یہ حکم فرمایا
کہ جب اللہ کے لئے نماز پڑھو تو اپنا منہ کعبہ کی طرف کرلو کیونکہ اللہ نے اپنا خاص نور
اوسپر ظاہر کیا ہے اللہ کے لئے سجدہ اور رکوع کرو اور نماز پڑھو کعبہ جو اوسکا خاص گھر ہے
اوسکے آس پاس گھومو اللہ کا نور جو کعبہ پر ظاہر ہوا اس سے کعبہ خدا نہین ہو گیا جو کوئی
کعبہ کے لئے نماز پڑھیگا کافر ہو جائگا حضرت موسے کے وقت مین طور پہاڑ پر اللہ نے
اپنا نور ظاہر کیا پہاڑ ڈہے پڑا حضرت موسے بیہوش ہو کر گر پڑے جو ایک بار اللہ نے
ایک درخت مین سے حضرت موسے کو پکارا اور اونسے باتین کین جو کوئی اوس درخت
کو خدا سمجھے وہ کافر ہے اسی طرح حضرت آدم علیہ السلام کے جسم پر اور روح پر اللہ نے
اپنا نور ظاہر کیا اس سے اونکی روح خدا نہین ہو گئی اور جسم بھی خدا نہین ہو گیا

جو کوی کہے کہ اونکی روح اسکی بنای ہوی نہین خود خدا سمایا ہی جو یہ سمجھی وہ کافر ہی اور جسنی کہا کہ جسم اور روح دونو کو اسد نے بنایا پھر اسد نے اپنا نور جسم پر اور روح پر ظاہر کیا جسنے یون سمجھا وہ دین محمدی پر قایم ہوا یا اسد اس فساد کو وقت کی آفتون سے ہمارا ایمان بچاؤ آمین مولانا عبد الرحمن چشتی اس رسالہ مین دوسری جگہ لکھتی ہین کہ اگلے ہندؤون مین اوتنان چارج اپنی کتاب کمانچال مین جمن کی بات کو رد کرتا ہی کیونکہ جمن کہتا تہا کہ معاذ اللہ روح کو کسی نے نہین بنایا ہی خود بخود آتی ہی اور جاتی ہی اوتنان چارج اس بات کو رد کرتا ہی اور کہتا ہی کہ تو بولا کرتا ہی مخلوق آتمان اور پرم آتمان سو مخلوق یعنی پیدا کیے ہوے آتمان اسی روح کو کہتے ہین اور پرم آتمان خدا کو کہتے ہین جو ہمیشہ سے ہی مطلب یہ ہی کہ جمن کافر تہا روح کو کہتا تہا کہ اسد کے بنای ہوی نہین سو چارج نے اوسکا کفر توڑا اور اوسکو خوب قایل کیا یہ جو مہادیو نے فرمایا کہ اسد تعالے چہرہ حضرت آدم کا اپنی ہاتھ سے بناویگا پھر دوسرا ہاتھ اونکی سر پر رکھکر ہوا کو یعنے اپنی بنای ہوی روح کو اونکے بدن مین پھونکیگا اوسکے موافق قرآن مجید مین بھی فرمایا ہی خلقتہ بیدی یعنے بنایا مینے اوسکو اپنی دونو ہاتھون سی یہان بھی وہی بات یاد رکہنا چاہیے کہ ہم نہین جانتے کہ اسد کا ہاتھ کیسا ہی اتنا جانتے ہین کہ کسی بندی کا سا ہاتھ نہین مہادیو فرماتے ہین ای پاربتی دواپر کے زمانہ کی موافق وہ بڑی عمر پاویگا اور تمام خلقتون مین ساری خلق سی بہتر ہوگا اوسکی آنکھین نیلوفر کی پہول کی طرح پرکھلی ہوی ہونگی اور اوسکا چہرہ چودہوین رات کی ہزارون

چاندون کے برابر روشن ہوگا فائدہ یہ جو فرمایا کہ دواپر کے زمانہ کے موافق اسکا مطلب کہ جیسے عمرین اول اول جیون کی وقت مین یعنے ست جگ مین ہوتی تہین ویسی لمبی عمر تو اوسکی نہین ہوگی لیکن دواپر کے زمانہ کی مناسب بڑی عمر ہوگی سو حضرت آدم علیہ السلام نے ہزار برس کی عمر پای جیسا حدیث محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سی ثابت ہی مہادیو فرماتے ہین ای پاربتی برنہا جب اسکی ذات پاک کا نور آدم کی ہستی مین یعنی جسم اور روح مین ظاہر دیکہیگا بی اختیار ہوکر اپنی تئین آدم کے نثار کرکے اونکو سجدہ کریگا ای پاربتی اوسوقت اوس قادر برحق کا حکم خلقتون کو ہوگا کہ آدم کو سجدہ کرو سارے دیوتہ اور منش اور رکہسر اور پشاچ اور راچہس وغیرہ سب ایکبار سجدہ مین منہہ لاوینگے ای پاربتی جب ساری خلق کی سب لوگ آدم کی سجدہ مین منہہ لاوینگی ایک دیوتا جسکا نام بہوت ہی یعنے عزازیل وہ سجدہ نہین کریگا اور رشک کی غلبہ سی آدم علیہ السلام کی حقارت مین زبان کہولیگا کہ یہ سب خلق سی بدتر ہی کیونکہ ہماری خلقت آگ سی ہی جو پاکیزہ عنصر ہی اور اسکو خاک کثیف مردار سی بنایا ہی پہر وہ ساری دیوتونسی کہیگا کہ ای عزیزو انصاف کرو مین کیونکر اوسکو سجدہ کرون ای پاربتی بہوت جان بوجہہ کر اپنی تئین اوس بڑی قادر دانا کی حکم سی برخلاف کریگا کیونکہ سارے دیوتے خود دیکہینگے کہ اوس بڑی قادر نے آدم کو اپنی ہاتہہ سے بنایا اور اپنی نور کو اوسکے قالب مین پہونکا پہر ایسی بڑی سجدہ سے انکار اور نافرمانی کریگا فائدہ یہان جو یہ لفظ ہی کہ اپنی نور کو اوسکے قالب مین پہونکا

اسکا یہ مطلب کہ روح جو اسکی بنای ہوی ہے اوسکو یہان یون کہا کہ اپنا نور یعنی
اپنا بنا ہوا نور جیسے روح کو اسد نے فرمایا کہ میری روح یعنی بنای ہوی روح اور روح
کو نور اسلئے کہا کہ روح نورانی اور روشن چیز ہے خصوصا خاص بندونکی روح جسکو وہان نور
کہا تھا اوسی کو یہان نور کہا ہے تو جو بیوقوف لوگ ایسے ہی لفظونسے دہوکا کہاتے ہین
اور شرک مین پہنس جاتے ہین یا اسد شرک اور کفر سے بچائیو آمین مہادیو فرماتے ہین
برہما یہ حال دیکہکر سب دیوتون سمیت اوسکو سجدہ کرینگے اور بہوت غصہ اور نادانی کی
غلبسی اپنے تئین آپ سجدہ کریگا آسمان پر نہ آسمانون کی آسمان پر یعنی عرش پر اور نہ
برہما کی مقام مین اور نہ ہمارے مقام مین اور نہ دیوتہ کے مقام مین اور نہ کندہربکی
یعنے فرشتونکی مقام مین اور نہ کیسرونکی یعنی درویشونکی مقام مین اور نہ راجاونکے
آگے اور نہ جوگیون کی آگے ایسے شخص اوسکو جگہہ نہین دیگا وہ درمیان آسمان اور
زمین کی سرگردان رہیگا اور پاریگا غرور سب بلاونسی بڑی بلا اور سب عیبونسی
بدتر ہے عقلمند وہ ہے کہ اسد کی ذات پاک کو حاضر ناظر جانکر سب چیزونکے ساتھ ادب
سے رہے جو اوسنے آدم علیہ السلام کو حقارت کی نظر سے دیکہا وہ دوزخ مین جاویگا

فائدہ جیسا مہادیو نے خبر دی ویسا ہی ظہور مین آیا معلوم ہوا کہ بہوت نام
ابلیس کا ہے اسد تعالی نے یہ قصہ قران شریف مین بہت جگہہ بیان فرمایا ہے کہ ہمنی
فرشتونسی کہا کہ آدم کو سجدہ کرو سب فرشتونسے سجدہ کیا مگر ابلیس نہ مانا اور گہمنڈ
کیا اور وہ کافرونمین سی ہوگیا اسد نے فرمایا ای ابلیس تو نی کیون سجدہ نکیا

اوسکو جسکو مینے اپنے دونو ہاتھونسے بنایا ابلیس بولا مین اوس سے اچھا ہون تو نے مجکو
آگ سے بنایا ہے اور اوسکو مٹی سے بنایا ہے اللہ تعالی نے فرمایا نکل دور ہو تجہپر میری
پھٹکار ہے انصاف کے دن تک ابلیس بولا اے رب مجکو ڈھیل دے اوس دن تک کہ لوگ اوٹھائے
جاوین یعنی جسدن تو سب کو زندہ کرکے اوٹھاویگا اوس دن مین زندہ رہون اللہ نے
فرمایا تو اون لوگون مین ہے جنکو ڈھیل دیگئی ہے ایک جانے ہوے وقت تک سورہ کہف
مین اللہ تعالی فرماتا ہے کہ ابلیس جنون مین کا تھا اوسنے اپنے رب کا حکم نمانا بھلا پھر تم اوس سے
اور اوسکی اولاد سے دوستی کرتے ہو اور وہ تمہارے دشمن ہین ابلیس نے کہا اے رب تو نے جو
مجکو گمراہ کیا تو مین آدم کی اولاد کو خراب کرونگا اونکو زمین مین بہارین دکہاؤن گا
اونکے آگے سے اور پیچھے سے اور اونکے داہنے سے اور اونکے بائین سے آونگا مگر جو تیرے خاص بندے ہین
اونکو نہین بہکا سکونگا اللہ تعالی نے فرمایا کہ جو تیری راہ پر چلینگے مین تجہسے اور اونسے
دوزخ کو بھر دونگا مہا دیو فرماتے ہین اے پاربتی آدم علیہ السلام کو وہ بڑا قادر ذات
والا اونکو پادشاہی عنایت فرماویگا نہایت قوت اور زور اور سخاوت اونکو دیگا
تمام علم اگلون اور پچھلونکے اونکو سکہلاویگا فائدہ اللہ تعالے قرآن شریف مین
فرماتا ہے اللہ نے آدم کو سب نام سکہلائے پھر اون لوگونکو فرشتونکے سامنے کیا اور فرمایا
مجکو ان چیزونکے نام بتلاؤ اگر تم سچے ہو فرشتے بولے تو پاک ہے ہمکو کچھہ علم نہین مگر جتنا تو نے
سکہلایا بیشک تو ہی ہے جاننے والا حکمت والا اللہ نے فرمایا اے آدم تو اونکو نام ان چیزونکے بتلا
جب آدم نے سب نام اونکو بتلادیے اللہ نے فرمایا کہ مینے تمسے نہین کہا تہا کہ مین جانتا ہون چہپی

آسمانون کا اور زمین کا اور جانتا ہون جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو کچھ تم چھپاتی تھے
آکام المرجان مین ہی کہ ابن عباس نے فرمایا ہی کہ اللہ تعالی نے حضرت آدم کو نام بتلای
انسان اور جانور اور زمین اور پہاڑ اور اونٹ اور گدہا اسی طرح سب قومون وغیرہ
کی نام بتای مجاہد نے ابن عباس کی زبانی فرمایا کہ برتن اور دیگ کا بہی نام بتایا مجاہد نے
فرمایا کہ ہر جانور کا اور ہر اوڑتے جانور کا اور ہر چیز کا نام بتلایا ربیع نے فرمایا کہ فرشتونکی
نام سکہلای زید کے بیٹے عبد الرحمن نے فرمایا کہ اونکی اولاد کی نام اونکو سکہلای صحیح بخاری
اور صحیح مسلم مین ہی کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن ایمان والی لوگ
جمع ہونگی اور کہینگی اگر ہم اپنی رب کی طرف سفارشی ڈہونڈتی پہر آدم کی پاس آوینگی اور کہینگی
تم باپ ہو سب آدمیون کی اللہ نے تمکو اپنی ہاتھہ سی بنایا اور اپنی فرشتون سے تمہاری سامنی
سجدہ کرادیا اور تمکو ہر چیز کی نام سکہلای آگی پہر یہ بیان ہی کہ حضرت آدم شفاعت سی
انکار کرینگی آخر کو جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی حکم سی بار بار سفارش کرینگی یا اللہ اپنا
دیدار اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت ہمکو نصیب کر آمین توراۃ شریف کی پہلی سورۃ
کی دوسری باب مین لکہا ہی کہ اللہ تعالی نے میدان کی ہر ایک چارپای جانور اور آسمان کی پرندونکو
زمین سے بنا کر آدم کی پاس بہیجا یا تا کہ دیکھے کہ وہ اونکی کیا نام رکہی سو جو آدم نے ہر ایک جاندار
کو کہا وہی اوسکا نام ٹہیرا اور آدم نے سب مواشیون اور آسمان کی پرندون اور ہر ایک
جنگلی جانور کا نام رکہا عماد لوفرماتے مین ای پادری ساری خلقت آتشی وغیرہ
اوسی یعنی آدم علیہ السلام سی ڈرینگی آدم تمام خلقتون پر غالب ہونگی اور زمین پیچ گہر بنا کر

آباد ہونگے اور تمام زمین کو اپنے قبضہ مین کرینگی پاربتی نے مہادیو سی پوچھا کہ حضرت اسطرح کا شخص حسن اور جمال والا اور ہمت والا اور پہچان والا کہانتک سے پیدا ہوگا عورت اوسکی لئے کہانسے پیدا ہوگی مہادیو نے فرمایا کہ اوسکی عورت اوسکی بائین پسلی سی پیدا ہوگی جیسی چودہوین رات کا چاند اور اوسکا بدن خاص سونیکی طرح روشن ہوگا پہلی دن سولہ برس کی پیدا ہوگی وہ اوسی وقت اوسکے ساتھ عیش کریگا اور اتنا حسن کتنی ہوگی کہ کامرت کی عورت کی مانند اوسکو نہتی ہوگی پر اور اکثر لوگ اوسکی حسن کو دیکہہ کر کہینگے کہ یہ پاربتی ہے اور آدم کو مہادیو کہینگے اور تو میرے ساتھہ کیلاس پہاڑ مین بیٹھی رہیگی اور طرح طرحکی نئے نئے تماشے دیکھیگی **فائدہ** فی الحقیقت ایساہی ظہور مین آیا جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث مین خبر دی ہے کہ حوّا بنائی گئین آدم کی بائین پسلی سے یعنی حضرت حوا جو حضرت آدم کی بی بی تہین اونکو اللہ تعالی نے حضرت آدم کی بائین پسلی سی بنایا توراۃ شریف جو اللہ نے حضرت موسی کو دی ہے اوسمین لکہا ہے کہ اللہ تعالی نے حضرت آدم پر نینڈ ڈالدی جب وہ سو گئے اللہ تعالی نے اونکی پسلی سی عورت کو بنایا اور اوس جگہہ پر گوشت بہر دیا قران شریف مین اللہ تعالی نے کئی جگہہ بیان فرمایا ہے کہ اللہ تعالی نے فرمایا اے آدم تو اور تیرا جوڑا باغ مین رہو اور جہان چاہو کثرت سے کہاؤ مگر اوس درخت کے پاس نجاؤ نہین تو تم گنہگار ہوجاؤ گے ابلیس نے جاکر بہکایا اور کہا تم اوس درخت کو کہاؤ گے تو تم دونو فرشتے ہوجاؤ گے

یا ہمیشہ جیو گے قسم کہا کر کہا مین تمہارا بہلا چاہتا ہون دونو نے اوس درخت کو چکہا
اسد نے پکارا کیون بنی تمکو نہین کہدیا تہا کہ شیطان تمہارا کہلا دشمن ہی دونو
بولے ای رب ہمنے اپنی جانون پر ظلم کیا اگر تو ہمکو نہ بخشیگا اور ہم پر رحم نہ کریگا تو ہم
تباہ ہوجاوینگے اسد نے فرمایا اوترو تمکو زمین مین رہنا ہوگا اوسمین جیوگے اوسمین
مروگے اوسی مین سے نکالی جاوگے یعنے قیامت کے دن زمین مین سے زندہ کر کر اسد تمکو
نکالیگا حضرت آدم اور حضرت حوا دونو زمین پر اوترے دونو سے اولاد پہیلی مہادیو
فرماتے ہین ای پاربتی پہلا بیٹا جو آدم علیہ السلام کی عورت سے پیدا ہوگا اوسکا
نام برنیلا ہوگا جسم مین بہت قوی ہوگا اور اکثر عجائب چیزین اوس سے ظاہر ہونگے
پہر ایک لڑکی پیدا ہوگی حضرت آدم اوس لڑکی کو اوس لڑکے کی نکاح مین حوالہ
کردینگے اور برنیلا اپنی بی بی کو ہمراہ لیکر آدم علیہ السلام سے جدا ہوکر زمین پر
آباد ہوگا تہوڑی مدت مین اولاد اوسکی بہت ہوجائیگی اور متصرف تمام زمین
ہوگی اور دوسرا بیٹا ہنسیلا نام ہوگا وہ لیسا بہادر اور زور آور ہوگا کہ ساری دنیت کو یعنی
جنونکو اپنا تابعدار کریگا جو کوئی اوسکی تابعداری کریگا اچہا رہیگا نہین تو وہ اوسکو ہلاک
کریگا اور آدم علیہ السلام کی بی بی سے ایک اور لڑکی پیدا ہوگی حضرت آدم اوسکو ہنسیلا کی نکاح
مین دینگے فائدہ اوسوقت بہائی کا نکاح بہن سے اسد تعالی نے درست کیا تہا پہر حضرت موسی کی
توراۃ مین حرام کردیا قرآن مین بہی حرام کردیا ہے مہادیو فرماتی ہین بعد اوسکے تیسرا بیٹا اونسے پیدا ہوگا
اوسکا نام دہنگی ہوگا وہ اپنے باپ یعنی دلی در ہوگا یہ بہا ابشن و جہیش اوسکو قبول نکرینگے وہ سب عبادتین

بندونکی دین کی منسوخ کریگا یعنی موقوف کردیگا اور جس جگہ پر ہمارا عبادت خانہ ہوگا
وہ اوسکو توڑ کر گرا دیگا اور طرح طرحکی قباحتین یعنی برائیان جو ہماری دین کے خلاف ہین
اختیار کریگا اور ساری فعل اور عبادتین و معاملی ہماری ہوتونکی برخلاف کریگا فائدہ جانا
چاہیے کہ عبادت کہتی ہین بہت بڑی تعظیم کو اور اوسکو فارسی مین پرستش اور ہندی
مین پوجا کہتی ہین سو ایک بڑی تعظیم تو وہی ہی جو اللہ کی لیے خاص ہی ویسی تعظیم کسی
دوسری کی نہین ہوسکتی وہ تعظیم یہ ہی کہ اللہ کو اکیلا سب کا مالک مختار سمجہ کر اوسکی
سامنی اپنی تئین جھکانا طرح طرحکی عاجزی اوسکی آگی کرنا یہ سمجہ کر کہ ہر چیز کا اختیار اوسکی
ہاتھ مین ہی اوسکی بن حکم ذرہ نہین ہل سکتا یہ تعظیم کسی دوسرے کی لئے کسی مانہ مین
درست نہین ہوسکتی کیونکہ اللہ کا دوسرا کوی نہین وہی اکیلا ہمیشہ سی ہی وہی اکیلا
سب کا بنانیوالا ہی کسی زمانہ مین کوی اوسکا ساجہی نہین ہوسکتا اوسنی کسی
زمانہ مین کسی بندے کو اپنی بندگی اور غلامی سی باہر نہین کیا اور کسیکو خود مختار نہین
کر دیا کہ جو چاہی سو کرے اور اوسپر بکیڑ نہو فرشتی جنکو اللہ نے نور سی بنایا ہی وہ بہی
سب اوسکی بندے ہین اوسکی دہشت سی ڈرتے ہین بن اوسکی مرضی کسیکی سفارش
نہین کرسکتی اوس سے بڑہ کر بول نہین سکتی اوسکی حکم سی کام کرتے مین جو حکم ہوتا ہے
بجالاتے ہین جو کوی فرشتونکو یا پیغمبرونکو خود مختار سمجہ کر تعظیم کریگا وہ بیشک
کافر اور مشرک ہی اب سمجہنا چاہیئے کہ اللہ کی جو خاص بندی ہین اللہ تعالی سارا
فیض دین اور دنیا کا اور سب بندونکو اونکی وسیلی سی دیتا ہی اسی لیے اونکی نبی

کچھہ تعظیم مقرر کی ہی دلمیں اونکو اپنی سی بڑا سمجھنا اور اونکا ادب کرنا اور انسی محبت رکھنا
اور اونکی تعریفین کرنا اتنی تعظیم تو اونکی ہر زمانے مین اللہ نے اپنی بندونپر فرض کی ہی
اور بعضی تعظیمین ایسی ہین کہ ایکنی امتہ مین اون تعظیمونکا حکم کیا دوسری زمانہ میں اون
تعظیمونکو منع کیا جیسے اونکو اللہ کا پیارا بندہ سمجھہ کر تعظیمی سجدہ کرنا فرشتونکو
اور سب جنونکو حکم کیا کہ حضرت آدم کو تعظیمی سجدہ کرین قران شریف مین آیا ہی
کہ حضرت یوسف کو اونکی مان باپ نی اور گیارہ بہائیون نی تعظیمی سجدہ کیا اس
تعظیم کو محمدی شریعت مین اللہ نے موقوف کر دیا سجدہ فقط اللہ نے اپنی ہی لئی
رکھا دوسری تعظیم یہ کہ اونکا دہیان کرنیکی لئی اونکی تصویر بنایا توراۃ مین حضرت
موسی کو حکم ہوا کہ ایک صندوق بناؤ اور اوسکے اوپر دو فرشتونکی تصویرین
بناؤ لوگ اوس صندوق دیکہکر اللہ کی عبادت کرنے آتے تھے منظور یہ تہا کہ فرشتونکی
تصویرین دیکہہ کر فرشتونکا بہی دہیان آوے کہ وہ اللہ کی خاص بندی ہین اب اللہ نے
محمدی شریعت مین تصویر بنانا موقوف کر دیا اور جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نی
فرما دیا کہ تصویر بنانی والی دوزخ مین جاوینگی مطلب یہ ہی کہ جب سی اللہ نے منع کر دیا
اوس وقت سی جو کوئی بناویگا دوزخ مین جاویگا جس کام کو اللہ نی توراۃ مین حکم فرمایا تہا
اوسکو حرام کر دیا اور جو کوئی پچہلی حکم کو چہوڑکر پہلی حکم پر چلی وہ اللہ کا تابعدار نہین بلکہ
ضدی اور باغی جہنمی ہی اب سنو کہ ہندو ونکی اگلی کتابونسی ثابت ہوتا ہی کہ اگلی
زمانہ مین دیوتاؤنکی یعنی فرشتونکی اور خاص بندونکی تعظیم کا یہ طریقہ تہا کہ

اونکی تصویرین بناکر سامنی رکہتی تہی اور ان خاص شخصونکا دہیان جمائی تہے اس مین
حکمت یہ تہی کہ فرشتونکا اور ان خاص شخصونکا دہیان خوب جما رہی اور اونکی محبت دلمین
رچی رہی اور دہیان کرتے کرتے اونکی اچہی خصلتین اس شخص مین آجاوین جو شخص
جسکے دہیان مین بہت رہتاہی اوسکی خصلتونکا اثر اوسکی دلپہ پیدا ہوجاتاہی وہی
خواص اوسکو بہی اللہ دیتاہی مہادیوکے اس قول سی معلوم ہوتاہی کہ اللہ تعالی نی
دیوؤن اور جنون کو ایسی تعظیم فرشتونکی بتائی تہی جب حضرت آدم کو پیدا کیا
تو حضرت آدم کا رتبہ فرشتونسی بڑہا دیا سب فرشتونکا اور جنونکا اونکی سامنی سرجہکاو
فرشتونکی تعظیم کا جو طریقہ دیوؤنکو بتایا تہا وہ منسوخ کردیا یعنی موقوف کردیا
اسکا بیان آگی بہی آویگا اگر اللہ چاہیگا اس جگہہ پر مہادیو نے حضرت آدم کی تین
صاحبزادونکا ذکر کیا سو ظاہر یون ہی کہ برنیلا قابیل کو کہا اور ہنسیلا ہابیل کو کہا
ہی کیونکہ توراۃ شریف سی ثابت ہی کہ پہلی قابیل پیدا ہوی پہر ہابیل پیدا ہوی پہر
قابیل نی ہابیل کو ناحق مارڈالا اور قرآن شریف مین اللہ تعالی نے یہ قصہ جناب محمد صلی
اللہ علیہ وسلم کو سنایا ہی کہ آدم علیہ السلام کی ایک بیٹی نے اپنی بہائی کو مارڈالا اور
یہ بہی توراۃ شریف سی ثابت ہی کہ قابیل اللہ کے حضور سے چلاگیا اور عدن کی پورب
طرف نود کی سرزمین مین جارہا اور قابیل سی حنوک پیدا ہوا یہانسے معلوم ہوا کہ
اوسوقت تک خون کی بدلے خون کا حکم نہین ہوا تہا پہر توراۃ شریف مین حضرت
نوح علیہ السلام کی طوفان کی بعد لکہاہی کہ اللہ تعالی نے حضرت نوح سی فرمایا کہ مین

آدمی کی جان کا بدلہ ہر ایک آدمی کے ہاتھ سے کہ اوسکا بھائی ہے لونگا جو کوئی آدمی کا لہو بہاویگا آدمی ہی اوسکا لہو بہایا جاویگا ان آیتون سے معلوم ہوا کہ اوسوقت سے خونکے بدلے خون کا حکم ہوا یہ جو تیسرے صاحبزادیکا ذکر ہے جنکا نام دہنکی لکھا ہے ؛ ذکر حضرت شیث علیہ السلام کا ہی حضرت شیث علیہ السلام جب پیدا ہوے تو توراۃ شریف مین لکھا ہی کہ حضرت حوا نے فرمایا کہ اللہ نے مجکو ہابیل کے بدلے دوسرا بیٹا دیا اسلیئے اونکا نام شیث رکھا عبرانی مین شاث کی معنی دینا ہین توراۃ شریف مین ہے کہ حضرت شیث حضرت آدم کی صورت پر اور اونکی مانند ہوے سو جہاد یونے حضرت شیث کی شجاعت اور بہادری کو یون بیان فرمایا کہ وہ بیباک ایسے نڈر ہونگے اللہ کے سوا کسیکا ڈر نمانینگے برہما اور بشن اور مہیش جو تین فرشتے ہین اس بات کو قبول نکرینگے کہ یہ ہماری بہت بڑی تعظیم کرین کیونکہ فرشتے اونکو اپنے آقا حضرت آدم کا جانشین سمجہینگے حضرت شیث اس طریقے کو موقوف کردینگے جو دیوون مین پہیلا ہوا تہا کہ فرشتونکی تصویرون کو سامنے رکھکر اونکی بڑی تعظیم کرتے تہے اسطرح کی عبادتخانے جس مین تصویرین ہونگی وہ توڑ دالینگے آگے بڑھکر یہ بیان آتا ہی کہ جب حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالی نے پیدا کیا دیوونکو حکم ہوا کہ تم پہاڑون اور جنگلونمین اور تاپوون مین رہو کہ ہمنے ساری زمین آدم کی اولاد کو دی یہانسے معلوم ہوتا ہی کہ جب جنون کو زمین پر رہنا منع ہوا اور اونکا ملک آدمیون کو ملا اونکے عبادتخانے توڑے گئے کیونکہ وہ تربیت آدمیونکی واسطے تہیں شیطنے

آدمیونکو اسد نے نئی شریعت دی اور جنونکی شریعت مین بھی بہت بڑا رتبہ
اونہین کا تھا جو اللہ کی یاد مین مشغول ہتے تھے اونکو فرشتونکی خدمت مین ہنے
کی حاجت نہین تھی **مولوی** محمد علی صاحب نے سوط الله الجبار مین لکھا ہی کہ ہنر
بید اینکہد حجر بید مین ہی کہ اوسکی پہچاننے سی تمام جہان تابعدار اور دیوتا سب
تابعدار ہوجاتے ہین پھر مین کسیکے واسطے جگ کرون یعنی اسد کے پہچاننے سی سب
فرشتے تابعدار ہوجاتے ہین سو مین فرشتونکی بڑی بڑی تعظیمونمین کیون مشغول
رہون اور ست اسر انکہد حجر بید مین ہی کہ جسکو ایسا علم ہو وہ کسواسطے جگ کرے کیونکہ
جو جگ کا نتیجہ دینے والا ہی اوس تو ایسی سمجھ والا اونچا ہی اور بہت بڑا ہی یعنے فرشتے
جو جگ کا نتیجہ اسد کے حکم سے دیتے ہین اونسے اسد کا پہچاننے والا بہت افضل ہی وہ کیون
فرشتونکی یاد مین اور اونکی دہیان مین زیادہ مشغول رہی تیتریا انکہد حجر بید مین لکھا ہی
کہ جو اس قول کے موافق عمل کرے وہ دیوتاون اور فرشتون سی بلند مرتبہ پاوے
بلکہ اونکا راہ بتانے والا اور سردار اور سفارشی ہوجاوے اور مہر بید انکہد
حجر بید مین ہی کہ کل جہان کو جگ کی چیزونکی طرح سمجھی اور آتما کو یعنی اسد تعالی کو آگ
کی جگہہ پر جانے پھر اوسمین ہوم کوی پھر جو مرتبہ تمام دیوتاونکا ہو اوسی زیادہ اوسکا
ہووے **فائدہ** جگ ایک طریقہ تعظیم کا تھا کہ غلہ اور میوہ اور بہت چیزونکو
فرشتونکی نیاز سمجھ کر آگ مین جلا دیتی تھی اس جلا دینی کو ہوم کہتی ہین سو اس جگہہ یہ مطلب ہے کہ
جسطرح آگ مین غلہ اور میوہ وغیرہ سب جل جاتا ہی اسیطرح اسد کے عشق کی آگ

اور اوسکے دہیان مین سارے جہانکو اپنے دہیان سے مٹاوے تو اوسکا مرتبہ سب فرشتونسے زیادہ ہی وہ فرشتونکی تعظیمین کیون بجا لاوی ہان اتنا سمجہے رہی کہ فرشتے اللہ کے اچھے بندے ہین اونکا ادب ولحاظ رکہے سوطاسد الجبار مین ہی کہ بید یہ بات ظاہر ہی کہ جگ دیوتاؤنکے تعظیم کے لئے ہوتا تھا چنانچہ چانڈوک اپنکہد شام بید وغیرہ مین صاف لکہا ہی کہ جگ تین دیوتاؤنکے واسطے ہوتا ہی بشن رودر آفتاب اور بید مین یہ بہی لکہا ہی کہ آفتاب باوجود اسقدر شرف اور منزلت کہ اوس نور کا ایک ذرہ ہے یعنے اللہ کے سامنے اوسکی شان وشوکت کچہہ بہی نہین ہی اور بید وغیرہ سے خوب ثابت ہی کہ برہمن وغیرہ لوگون نے دیوتاؤنکے واسطے جگ کیا ہی یہ طریقہ فرشتونکی تعظیم کا حضرت آدم علیہ السلام کی شریعت مین اللہ نے موقوف کردیا مگر معلوم ہوتا ہے کہ جنونکے واسطے وہی شریعت قایم رہی یہانتک کہ ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالی نے ایسی شریعت دی کہ سب آدمیون پر اور سب جنون پر اوس شریعت پر چلنا فرض کردیا سرب بید اپنکہد ججر بید مین ہی کہ حیف ہی اوسپر جو ایسی ذات پاک کو چہوڑکر کسی دیوتا کی خوش کرنیکو جگ کرے ایسی داناای کو چہوڑ کر مین کسواسطے جگ کرون اور جگ کی بید مین پہسون خلاصہ یہ کہ فرشتونکی تعظیم مین اور اونکی دہیان مین مشغول رہنا اون لوگونکے واسطے تھا جنکے عقل ناقص ہے اور اونکا دل ایکا ایک اللہ کی یاد مین نہین لگسکتا اونکی واسطے پہلی یہ طریقہ تھا سری کشن جی نے بتیسری دیبا مین حکم دیا کہ دیوتونکی واسطے جگ کرو تاکہ

وہ تیرے مددگار ہین جو دیوتونکی نذر کریگا وہ اوسکی مراد بر لائینگے اگر کوئی بدلہ نذر تو جوڑ رکھے برابر ٹھیرینگے ظفر مبین مین ہی کہ سری کشن جی نے کرشن گیتا مین شلوک ۴۰۳ مین فرمایا کہ بیوقوف ہین جو میری صورت بناتے ہین کرشن گیتا کی ۳۰۰ شلوک مین ہی کہ جاہل دیوتون اور ستارونکو پوجتے ہین اشلوک ۳۰۳ مین ہی کوتاہ عقل دیوتونکی پوجا سے جو پہل پاتے ہین وہ جلد جاتا رہتا ہی اور اونکا حشر اونکے ہمراہ ہوتا مگر اصل مطلب سی محروم رہتے ہین ان سب باتون سے یہ ثابت ہوتا ہی کہ ہنود کے کامل لوگ دیوتاونکی یعنے فرشتونکی تعظیم مین اور دہیان مین مشغول ہیں کو بہت بڑا رتبہ نہین جانتے تھے بلکہ اونکا مطلب یہ تہا کہ چند روز فرشتونسے دل لگاؤ پھر اللہ کی یاد مین ڈوب جاؤ اصل مطلب یہی ہی اوسے محروم رہنا بڑی بدنصیبی ہے پھر یہ بھی تاکید کرتے تھے کہ اونکو اللہ کا شریک مت سمجھو لیعنے جو فائدہ اونسے پہونچتا ہی اوسکو اللہ ہی کی طرف سے سمجھو ظفر مبین مین ہی کہ سری کشن جی نے ۵۔۴۔۱۶ شلوک مین فرمایا ہی کہ جو کسی شی کو پرمیشر قرار دیتا ہی اور بغیر دلیل اوس سی دل لگاتا ہی وہ جاہل مطلق تموگنی ہی دنکیو کسی شئے مین سب چیزین آگئین کوئی اللہ کے سوا کسی چیز کو خدا ٹھیراوے وہ جاہل ہی غارت کرنیکے قابل ہی مہابھارت پرب ۱۲ مین ہے کہ راجہ بھرت کے باپ نے جب خدائی کا دعوی کیا اپنی تصویرین بنا کر لوگونکو دین کہ ان مورتونکو پوجین ایک مدت کے بعد راجہ بھرت حاکم ہوا اوسنے تمام خلق کو اللہ تعالی کے پوجنے کا حکم کیا اور جو کوئی اس بات کو نمانتا تھا وہ اوسکو قتل کرتا تھا

اور فرمادیا کہ اون تصویرونکو جہان دیکہین توڑ ڈالین اور جلادین کرشن گیتا کی
۲۳ جو دیوتاؤنکو اور پیرونکو پوجتا ہی اوسکا حشر اونکی ہمراہ ہوتا ہی اور جو جنیات
کو پوجتا ہی اوسکو وہ اپنے ہمراہ لیجاتے ہین اور جو اسد تعالی کو پوجتا ہی وہ اوسی سے ملجاتا
فائدہ اسد کا پوجنا یہ ہی کہ اوسکو سہلانے برای کا مختار جانکر اوسکی تعظیم کرنا
ایسی تعظیم کسی بندیکے لئے کرنا کفر ہے اور ونکو پوجنے سے مراد فقط تعظیم ہو کہ اونکو
اسد کا بندہ مقبول جانکر اونکی تعظیم کرنا اور اونسے فیض لینا اور یہ سمجہنا کہ فیض
سب اسد کی طرفسے اور اوسکے حکم سے ملتا ہے کرشن گیتا کی ۲۵ مین ہے جو جپ
اور ریاضت کرے ایشر کی ہیبت کرے یعنی خالص اسد کے واسطے کرے اب جاننا
چاہیے کہ اسد تعالی نے محمدی شریعت مین بعضی بعضی تعظیمین فرشتون اور پیغمبرون
کی موقوف کردین مگر وہ جو اونکی اصل تعظیم تہی دلمین اونکی محبت رکہنا اور اونکا
دہیان کرنا اور اونکی تعریفین کرنا اس طریقہ کو اسد نے ہماری شریعت مین یون
جاری کیا کہ جناب محمد صلی اسد علیہ وسلم کی اوپر ایسا قران اوتارا کہ اوسمین جابجا
اسد کی تعریف ہی کہ وہ اکیلا ہی اوسکے سواکسیکو کچہ اختیار نہین ہو اسکے ساتہہ
جابجا فرشتون اور پیغمبرون کا ذکر اور اونکی اچہی خصلتونکا ذکر اور اونکی تعریفین
جابجا موجود ہین اس قران مین اسد نے دونو باتونکو الگنا کہ دیا کہ جو کوی اوسکو
دل لگا کر پڑہے اسد کو خوب پہچانے اور اسد کی محبت اور اوسکی فرشتون اور پیغمبرون
کی محبت اوسکی دل مین جمی رہے اسد تعالی آپ ہر نعمت کا دینے والا ہی مگر اوسنے

دستور یون رکھا ہی کہ ایک کے وسیلہ سی ایک کو دیتا ہی فرشتون اور پیغمبرون
اور اولیاؤنکا جب کوی ذکر کرتا ہی اور اونکی تعریف کرتا ہے تو اللہ تعالی اونکی
پاک ارواحونکا فیض اور اثر اوسپر ڈالتا ہی جسطرح اللہ تعالی سورج کی گرمی ہمپر
ڈالتا ہی ہر شخص دیکھہ لیوے کہ جسوقت اچھے لوگونکا ذکر ہوتا ہی اوسوقت اوسکی دلکا
کیا حال ہوتا ہی اللہ کی محبت کا اور اچھے بندونکی محبت کا اثر تھوڑا یا بہت جسقدر
اللہ کو منظور ہوتا ہی اوسقدر دلمین صاف معلوم ہوتا ہی یہ طریقہ جو اللہ نے ہماری
محمدی شریعت مین رکھا ہی اوس طریقہ سے نہایت عمدہ اور بہتر ہے جو اگلی لوگونکے
وقت مین دستور تھا کہ اچھے لوگونکا تصور یون کرتے تھے کہ اونکی تعریفین کرکے
اونکی تعظیمین کرکے اونکو بلاتے تھے ہماری شریعت مین بعضی تعظیمین وہ ہین جنکو
اللہ نے صاف صاف حرام کردیا اور اوسکو کفر کی نشانی ٹھیرادیا جیسی مورت بنا کر
تعظیمی سجدہ کرنا اور ایک طریقہ تعظیم کا وہ ہی جو قران مین ہمارے واسطے مقرر کردیا
اور حکم فرمایا کہ اللہ کا ذکر کرو اور اوسکو یاد کرو اسکی ساتھہ جابجا یہ بہی تاکید
کردی کہ پیغمبرونکا ذکر کرو اور اونکو یاد کرو جو کوی قران اور حدیث مین فرشتون
اور پیغمبرونکا حال اور جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اور اونکی اولاد پاک کا اور اونکی
اصحابونکا احوال اور اولیاؤنکی کتابون مین اولیاؤنکا احوال دیکھتا ہی یا پڑہتا ہے
اللہ تعالی اونکی پاک ارواحونکا فیض اور اثر اوسکو پہونچاتا ہی وہ شخص اوس
فیض اور اثر کو پہچانے یا نہ پہچانے جنکا دل اللہ نے روشن کیا ہی وہ پہچانتے ہین

جنکو اتنی سمجھ نہین ہے وہ نہین سمجھتے کہ یہ اثر کس چیز کا ہی مگر یہ جانتے ہین کہ اللہ
نعمت کا دینے والا ہے بعضی تعظیمین ہین جنکو ہماری شریعت مین حکم کیا نہ منع کیا اوس
طرح کی تعظیمین پچھلے زمانہ کے بزرگون نے کسی ضرورت سے کین ہین پچھلے زمانہ مین امت
محمدی کی بہت کامل لوگون نے ایسا کیا ہے کہ اللہ کے نامونکا وظیفہ اس نیت سے
اور اس غرض سے پڑہا کہ فرشتے ہمارے پاس آ وین اور اللہ کے حکم سے ہماری
مدد کرین ایماندار جن ہمارے تابعدار ہو جاوین اسکی ساتھ فرشتون اور پیغمبرون اور
اولیاؤنکے نام انکو بھی جپا ہی اونکا تصور اور دہیان خوب لین جا کر بیٹھے مین اگرچہ اونکے
دہیان اور تصور سے کوئی ایماندار خالی نہین ہی مگر اس دہیان کو ذرا بڑھا دیا جس
بات کی کچھ اصل شریعت مین پائی اوسکو ذرا بڑہایا اللہ تعالے نے چونکہ ان باتونکو
صاف صاف منع نہین کیا تھا اللہ تعالی نے اس طریق مین بھی ان لوگونکو بڑے
بڑے فیض عنایت فرمائی مگر یہ طریقہ ہر شخص کو نچاہیے اس مین بڑے بڑے کھٹکے ہین
جو شخص کہ کسی بڑے درجے والیکو بلاتا ہی اوسکی خاطر اور اوسکا لحاظ لازم نہایت
ہو جاتا ہی جو کوئی اونکی مرضی کے خلاف کوئی بات کرتا ہی سزا پاتا ہی اور جو اللہ کا
کلام پڑہتا ہی اور جو طریق اوسنے بتلایا ہی اوس طریق پر اللہ کے اچھے بندونکو
یاد کرتا ہی اوسکے بن بلاے اللہ تعالی اپنی خاص بندونکو اوسکی مدد کے لیے
بہیجدیتا ہی مگر پچھلے بزرگون نے یہ راہین اس ضرورت سے نکالین کہ کسیطرح
لوگونکا دل نیکی کی طرف لگے اگر اونسے کہتے ہین کہ اللہ کی محبت کامل دلمین رکھو تو

اونکا دل ادہر نہین آتا بھلے اچھے بندونسے دنیا ہی کی غرضونکے واسطے دل
لگاوین اور اونکی خدمت مین رہین کسی طرح دنیا سے دل ہٹے کیا عجب ہے کہ اس
وسیلہ سے اللہ سے دل لگ جاوے یا اللہ اپنا عشق اور اپنے پاک بندونکا
عشق عنایت فرماوین جہاد لیو فرماتے ہین کہ ہمارے دین مین جو جو برے
کام ہین وہ اونکی شریعت مین اچھے ہوجاوینگے جن کامونکو اللہ نے اب منع
فرمایا ہے اونکا کرنا اب برا ہے اونہین کامونکا اوسوقت اللہ حکم کریگا وہی کام
اوسوقت مین اچھے ہوجاوینگے اسکا مطلب اون بیانونسے صاف کھل جاتا ہی کہ دیود
کی شریعت مین اللہ تعالی نے گائے کی تعظیم کا حکم کیا تھا آدمیونکو گائی کی ذبح
کرنیکا حکم کیا پھر فرمایا کہ اونکے سب کام اور عبادات اور معاملے ہمارے دیوتونکے
برخلاف ہونگے یعنے اوس شریعت مین اللہ کی عبادت کا طریقہ بھی دوسری طرحکا
ہوگا اور آپس کے معاملون مین بھی نئے نئے حکم دیگا اس عبارت کا مطلب یہی ہے
جو لکھا گیا اگر کسی ہندو کے دلمین یہ وسوسہ آوے کہ جہادیو نے معاذ اللہ اونکی
ہجو کی ہے کہ وہ ہمارے دین کو مٹادینگے تو اسکا جواب یہ ہی کہ آگے بڑہ کر دیکھو
جہادیو نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کیسی کیسی تعریفین کین ہین اور یہی
فرمایا ہی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ساری اگلی شریعت کو موقوف کر کے اپنی شریعت
ساری خلقت کو سکہلاوینگے معلوم ہوا کہ جہادیو اگلی شریعتونکے منسوخ ہونیکو
برا نہین جانتے تھے آگے بڑہ کر یہ بھی ذکر آتا ہے کہ جہادیو نے فرمایا کہ آدم کی

اولاد مین وہ لوگ ہونگی جو اسد تک پہونچی ہونگی سوا اسد کی کسی طرف
رجوع نکرینگی اور دیوتہ کی پوجا بالکل چھوڑ دینگے دیکھو یہان بھی مہادیو
اون لوگونکی تعریف کرتے ہین جب مہادیو سب جگہہ اون لوگونکی تعریف
کرتے ہین جو اگلی شریعت کو منسوخ کر دینگی تو بیشک اونکا مطلب یہان بھی
یہی ہی کہ حضرت آدم کے تیسری صاحبزادے جو دیوتونکی شریعت کو منسوخ کر دینگی
وہ بہت اچھی ہونگی اس جگہہ یہ لفظین صاف نہین ہین تو اون لفظون کا
مطلب اور جگہہ سی صاف سمجھ لو یہ جو فرمایا کہ برہما اور بشن اور مہیش اونکو
قبول نکرینگی اسکا یہ مطلب ہرگز نہین کہ معاذ اسد فرشتی اونسی ناراض ہونگی
بلکہ مطلب یہ ہی کہ فرشتی اونکو بہت بڑا رستبہ والا سمجھ کر اپنی تعظیم مین مشغول
رکھنی کے لئی قبول نکرینگی فرشتونکی تصویرین بنا کر اونکا دہیان جانا اس
راہ کو وہ صاحبزادی آدم علیہ السلام کی موقوف کرینگی اور برائی کا لفظ جو
فرمایا اسکا یہ مطلب ہرگز نہین کہ وہ فعل اونکی حق مین بری ہونگی قباحت
اور برائی مین یہ قید لگادی کہ ہماری دین مین یعنی جو فعل ہماری دین مین
اب بری ہین کیونکہ اسد نے اون فعلون کو منع کیا ہی وہی فعل وسوقت
مین اچھے ہو جاوینگے کیونکہ اسد اوسوقت مین اون فعلونکا حکم دیگا جتنی
فعل اور جتنی طریقے اسد کی عبادت کی اور آپسکے معاملی ہونگی وہ سب نئی
ہونگے اسد نئی شریعت اوسوقت مین بہیجیگا معارج النبوۃ مین لکھا ہی

کہ حضرت شیث علیہ السلام انسانون اور جنون کی اکثر فرقہ پر پادشاہ تھے
مہادیو فرماتے ہین کہ چوتھا بیٹا آدم علیہ السلام کا بدمال نام پیدا ہوگا اور
پانچ ولاتین اپنی حکومت کی نیچے لاویگا اور دیوتا اور دینت سے بھی مار دہاڑ کے
زور سے محصول لیگا جو کچہ کبھی نہوا تہا وہ کریگا اور ملک کی سب راجہ اوسکی
تابعداری کرینگے اور اوسکے تابعدار ہونگے اور طریقے نئے شریعت کا ظاہر
کریگا فائدہ دیکھو حضرت آدم کے چوتھے صاحبزادی کے حق مین بہی فرمایا کہ
وہ نئی شریعت کو ظاہر کرینگے اور دیوتون سی یعنے وہی تیسرے قوم جو نور اور
آگ سے بنائی گئی ہین اور دینت سے یعنی جنون سی جو آگ اور ہوا سے بنائی
گئی ہین سبسے محصول لینگی خلاصہ یہ کہ اللہ تعالے نی حضرت آدم علیہ السلام کی
اولاد کو سب دیوون اور جنون اور دیوتون پر حاکم کیا جنہون نی مانا وہ اچھی رہے
جنہون نے نمانا اونہون نی سزا پائی محمد بن جریر طبری کی تاریخ جو عربی مین تھی
اوسکا ترجمہ فارسی مین ابو علی محمد بلعمی نی کیا ہے اوسمین کیومرث پادشاہ کی
حال مین لکہا ہی کہ وہ پہلا پادشاہ جہان کا ہے بعضی لوگ کہتے ہین کہ یہ نام
آدم علیہ السلام کا ہے یہ قول عجم والونکا ہے بعضونکا قول یہ ہی کہ حضرت شیث
علیہ السلام کے پوتی جنکا نام قینان ہی وہی کیومرث ہین وہی پہلی پادشاہ
جہان کی ہین ابن مقنع نے لکہا ہے کہ جب قینان پادشاہی پہ بیٹھے فوج
جمع کی اور جنون سے لڑنے کو گئے اور مسلمانونکی علما یون فرماتے ہین کہ کیومرث

حضرت آدم علیہ السلام کی بیٹون مین سی ہین جب حضرت شیث علیہ السلام نی
وفات پائی آپس مین بہائیون مین موافقت نرہی کیومرث اوٹھہ کھڑے ہوے
اور اپنے فرزندونکو لیکی دماوند پہاڑ پر تشریف لے گیٔ اور وہان ٹھیرے اولاد کی
بہت کثرت ہوئی اوس جگہہ شہر بنائے کیومرث بہت خوبصورت اور نیک
نیت تھے اوس جگہہ پر دیو تھے اسد کی مدد سے سب دیوٗن کو وہان سی نکالدیا
اونکا ہتیار ایک لکڑی اور ایک کوہین تھا اوسپر اسد کا بہت بڑا نام لکہا ہوا
تھا جس جگہہ کوئی دیو اور پری تھا اسد کے نام کی زور سے اوسکو بہکا دیتے تھے
اور سب اونسے ڈرتے تھے اور بہاگتے تھے اور کیومرث کی ایک صاحبزادی اونہین کے
طور پر تھی بڑے بہادر تھے اون کا نام اُشہنگ تھا وہ ہمیشہ پہاڑون پر رہی تھی
اور اسد کو پوجتی تھی تاریخ طبری مین بہت بڑا قصہ ونکی لڑائی کا لکہا ہے کہ
اونہون نی دیوٗن سے لڑائی لڑے اور لکہا ہے کہ اوس زمانہ مین دیو اور پری
ظاہر تھے آدمیون سے پوشیدہ نہین تھی تمام ہوا بیان تاریخ طبری کا ظاہر ایسا
معلوم ہوتا ہے کہ مہادیوجی نی جو حضرت آدم علیہ السلام کی چوتھے صاحبزادے کا
حال بیان فرمایا ہی وہ بہی کیومرث ہین واسد اعلم پھر تاریخ طبری مین لکہا ہی
کہ کیومرث کی ایک بیٹی تہین اونکا نام ماریہ تھا اونکا ایک بیٹا تھا کیومرث نے
اوسکا نام سیامک کہا سیامک کا ایک بیٹا ہوا اوسکا نام اوشہنگ تھا اور
بعضے کہتی ہین کہ اوشہنگ مہلائیل کی بیٹے تھے قینان کی پوتے تھے اوشنگ

جب پادشاہ ہوے اونہون نے ساری زمین کو لے لیا اور خلق کو اللہ کی طرف بلایا اور دیونکو آبادیون سے نکالدیا اوشہنگ دین اسلام پر تھے اونکے بعد طہمورث پادشاہ ہوے آتش پرست لوگ کہتے ہین کہ وہ بتونکو پوجتے تھے یہ بات غلط ہو وہ اللہ کو پوجتے تھے اور حضرت ادریس علیہ السلام کے دین پر تھے اللہ تعالی نے اونکو ایسا زور دیا تھا کہ ابلیس کو اور دیوؤن کو اونہون نے اپنا تابعدار کرلیا تھا اور اونکو حکم کیا تھا کہ خلق کے درمیان مین سے باہر چلے جاؤ اونہون نے سب کو آبادیسے باہر نکالدیا جنگلون اور دریاؤن مین پہنچ فارسی بولی اونہین سے شروع ہوئی اور خط اونہون نے لکھا امام ابن اثیر جزری رحمۃ اللہ علیہ تاریخ کامل مین لکھتے ہین کہ امام ابو جعفر طبری کی کتاب بڑی معتبر ہے کیونکہ وہ امام ہین اونکی باتین بڑی پکی ہین اونمین علم اور صحیح عقیدہ اور سچائی جمع ہے مہادیو فرماتے ہین اے پاربتی اسی طرح آدم علیہ السلام کی بی بی سے پہلی بیٹا پیدا ہوگا بعد اوسکے لڑکی اور ہر ایک لڑکی ایک بیٹے کو سونپی جاویگی سب اکیس بیٹے اور بیس بیٹیان اونسے پیدا ہونگی فائدہ امام احمد قسطلانی مواہب مین لکھتے ہین کہ حضرت آدم جب حضرت حوا سے ملی بیس بار کے پیٹون مین چالیس لڑکے پیدا ہوے مہادیو فرماتے ہین کہ اون سبون مین سے دو بیٹون کو ایک لڑکی کی باعث سے دشمنی پیدا ہوگی وہ بیٹا اپنے بھائی کو قتل کریگا اور اوس لڑکی کو اپنے ساتھ لیکر ملک کونسلا کی طرف جاویگا اور وہان جاکر زور اور حکومت بہت پیدا کریگا اور چاندی اور سونا پہاڑ کی کمانون مین سے

نکال کر خلقتونکو دیگا اکثر لوگ زمین کی اوسکی سخاوت کی خبرین سنکر اوسکے آگی جا دینگے
اور اپنی خواہش کی موافق سونا اور چاندی پاوینگے اور وہ بیٹا آدم کا بڑا بادشاہ
ہوگا اور یہ گناہ کہ اپنے بہائی کو مار ڈالا اس گناہ کی ملامت سی عبادت بہت کریگا
اور ہمیشہ نیلا لباس پہنیگا **فائدہ** درمنثور مین ابن جریر اور عبد بن حمید اور ابن منذر اور ابن ابی
حاتم سی لکہا ہے کہ حضرت آدم کی لڑکا اور لڑکی جوڑوان پیدا ہوتے تہے تو ایک پیٹ کی
لڑکی کا نکاح دوسری پیٹ کی لڑکے سی کر دیتے تہی قابیل کی بہن ہابیل کی بہن سی
زیادہ خوبصورت تہی ہابیل نی چاہا کہ قابیل کی بہن سی نکاح کرے قابیل نی نمانا اور
کہا وہ میرے ساتھہ پیدا ہوئی ہی اوس سے مین نکاح کرونگا اور ادن دونون نے
اللہ کی نذر کی قابیل کی نذر قبول نہوئی اوسنے کہا مین تجکو مار ڈالونگا کہ تو میری بہن سے
نکاح نکرے قرآن شریف مین اللہ تعالی نے یہ قصہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سنایا ہی
کہ آدم کے دو بیٹے اللہ کی نذر لائے ایک کی نذر قبول کی گئی دوسرے کی نذر قبول
نہوئی اوسنے کہا مین تجکو مار ڈالونگا وہ بولا کہ اللہ اونہین لوگون سے قبول کرتا ہی
جو ڈرنے والے ہین اگر تو میری مارنے پر اپنا ہاتھہ پہیلاویگا تو بہی مین تیری مارنے کی لئے
اپنا ہاتھہ نہین پہیلاؤنگا مین اللہ سے ڈرتا ہون جو ساری جہانکا مالک ہی مین
چاہتا ہون کہ میرا اور تیرا گناہ تو ہی لیکر جاوے اور تو آگ والون مین سی ہو جاوے
یہی بدلہ ہے بے انصافونکا پہر اوسکا جی اپنی بہائی کی مار ڈالنی پر راضی ہوا اوسنے اوسکو
مار ڈالا اور ٹوٹا پانیوالونمین ہوگیا ابعد اوسکی اللہ تعالی نے اوسکی حق مین فرمایا کہ

فائدہ اوسوقت مین بہائی کا نکاح بہن سی درست تہا پہر اللہ نے اوسکو حرام کر
توراۃ مین اور قرآن مین صاف فرمادیا ہی

وہ شرمندون مین سی ہوگیا یعنے اپنے بھائی کے قتل کرنے پر نہایت شرمندہ رہا توراۃ شریف کی پہلی سورۃ جو پیدایش کی کتاب کہلاتی ہے اوسکی چوتھے باب مین لکہا ہے کہ قابیل اللہ تعالی کی حضور سے نکل گیا اور عدن کی پورب طرف نود کی سرزمین مین جا رہا اور اپنی بیبی سی ہم بستر ہوا اور وہ حاملہ ہوئی اور حنوک کو جنی اور اوسنے ایک شہر بنایا اور اوس شہر کا نام اپنے بیٹے کے نام کے موافق حنوک رکھا مہادیو فرماتی ہین اے پاربتی آدم علیہ السلام کے بیٹون سے اولاد بیشمار پیدا ہوگی ایک شخص سے ایک ہزار فرزند ہونگے ہزار آدمی سی لاکھہ آدمی ہونگی لاکھہ آدمی سی کرور ہونگے اسی طرح گنتی آدم علیہ السلام کی بیٹون کی بیان مین نہین آتے اور وہ لوگ عجب طریقہ اختیار کرینگے بہت سے لوگ ایک جگہہ بیٹھہ کر ساتھہ ملکے کھانا کھاوینگے اور کپڑون کو مدت کے بعد دہووینگے اور اس طریق سے ساری جہان مین دخل کرینگے **فائدہ** یہان بھی وہی مطلب ہے کہ اونکی شریعت مین اسکا حکم نہی ہوگا معلوم ہوا کہ دیوتونکی شریعت مین سب کو مل کہانا منع تھا اور کپڑونکو ہر روز دہونیکا حکم تھا سو مہادیو تعجب کی طور پر فرماتی ہین کہ اللہ تعالی اوس وقت مین نئی شریعت بہیجیگا عجب طرحکی شریعت ہوگی جو ہماری شریعت سے بالکل الگ ہے بعد اوسکے حضرت آدم کی اولاد مین جو گنہگار اور بدکار لوگ ہین اونکا ذکر کرتے ہین اور یون فرماتی ہین اور اونکی گناہ کی غلبہ سی زمین عاجز ہو جائیگی اور چھہ ہزار برس وہ نہایت ظلم اور زبردستی سے تمام ملک کی بادشاہی کرینگے اور بعض اونمین سی اللہ سے ملنے والی ہو نگے

سوا اللہ کی ذات پاک کے اور کسی طرف رجوع نکرینگے اور دیوتہ کی پوجا بالکل چھوڑ دینگے

فائدہ دیکھو یہ جو فرمایا کہ اونکے گناہ کی غلبہ سے اسکا یہ مطلب ہرگز نہین کہ کیڑونکا

ہر روز زندہ ہونا اور ساتھ ملکر کھانا معاذ اللہ اونکی حق مین گناہ ہے گناہ کا مطلب آگے

لکھ دیا کہ چھ ہزار برس نہایت ظلم اور زبردستی سے بادشاہی کرینگے اس ظلم اور

زبردستی کو گناہ کہا ساتھ ملکر کھانیکو اور کیڑے ہر روز زندہ ہونیکو ہرگز گناہ نہین

کہا مطلب یہ ہے کہ اونمین بہت لوگ بڑے بڑے گناہ کرینگے چوری اور زنا اور

خون ناحق اور جادو کرے اور اللہ کا شریک اورونکو جاننا اور پیغمبرونکو جھٹلانا

اور پیغمبرونکو طرح طرح سے ستانا ایسے ایسے ظلم اونمین پھیلینگے سو ایسا ہی ظہور مین آیا

حضرت آدم کی کچھ مدت بعد بت پرستی پھیلی کچھ بزرگ لوگ مر گئے تھے بھلے علم والے

لوگون نے اونکی تصویرین بناکر اوب سے رکھ لین تا کہ اونکو دیکھ کر اللہ کی یاد کا زیادہ شوق

آوے جب علم والے لوگ مر گئے جاہل لوگ ونہین بتونکو اپنا مالک مختار سمجھ کر پوجنے لگے

اللہ تعالے نے حضرت نوح کو پیغمبر کیا کہ اپنے قوم کو ہمارا پیغام پہونچاؤ اور ہمارے

عذاب سے ڈراؤ حضرت نوح کی سمجھانے سے تھوڑے سے لوگ ایمان لائے باقی

سب طوفان مین ڈوب گئے ہر زمانہ مین بے ایمان بادشاہون نے طرح طرح کے ظلم

پیغمبرونپر اور ایمان والونپر کئے نمرود بادشاہ نے حضرت ابراہیم کو آگ مین ڈالا

اللہ نے آگ کو ٹھنڈا کردیا اور حضرت ابراہیم کو بچالیا فرعون بادشاہ مصر نے حضرت

موسے کو قتل کی تدبیر کی اور ایمان والونپر بڑے بڑے ظلم کئے آخر فرعون مع لشکر سمیت

دریا مین ڈوب گیا حضرت موسی کے بعد یہودی کافرون نے بہت پیغمبرونکو قتل
کیا نبیون کا مار ڈالنا یہودیونکی عادت تھی حضرت اشعیا اور حضرت یحیی اور حضرت
زکریا کو شہید کیا حضرت عیسی کے قتل کا ارادہ کیا تھا کہ اللہ نے آپ کو آسمان تک
زندہ اوٹھا لیا حضرت عیسے کے بعد توایمانوالون پر کافرون نے ہر طرف سے نرغہ کیا
جو کوئی اللہ کا اور پیغمبرونکا نام لیتا تھا اور بتونکو نہین پوجتا تھا نے ایمان بادشاہ
اوسکو بڑے بڑے عذاب دیکر مارتے تھے آخر کو ایمان والے لوگ جنگلون
اور پہاڑون مین جا بیٹھے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ دیکھتے تھے کہ سب نبیون نے
خبر دی تھی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار سے کافر مارین جاوینگے ایمان والے
امن امان سے زمین مین بسینگے حضرت آدم کے وقت سے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم تک چھ ہزار سال گذرے ہین جبیا اوسکے نے فرمایا کہ چھ ہزار برس تک ظالم
بادشاہ ہونگے حکومت دنیا مین رہیگی اور یہ بھی فرمایا کہ بعضے اونمین سے اللہ کو
ملنے والے بھی ہونگے یعنے پیغمبر اور ولی اللہ کے ہوتے رہینگے مگر وہ تھوڑے ہونگے
چارون طرف سے اونپر نرغہ ہوگا پھر اون اللہ والونکا وہی بیتا بیان فرمایا کہ دیوتہ کی
یعنے فرشتونکی پوجا یعنی اونکی تصویرون کی تعظیم کرنا یا اونکا دہیان جمانا اور اونکی تعریفین کر کر اونکو منانا یا بلانا
جس طریقہ سے دیوتونکی شریعت مین تھا وہ لوگ بالکل چھوڑ دینگے یعنے اونکی
شریعت مین اللہ تعالی اس طریقہ کو موقوف کردیگا اگرچہ تصویر بنانا اگلی شریعتون میز
منع تھا حضرت موسی کو اللہ نے دو فرشتونکی تصویرین بنا کر صندوق پاک پر رکھنے کا

حکم کیا مگر اون تصویرونکی اسطرحکی تعظیم حضرت موسی کی شریعت مین نہین تہے
جیسے دیوونکی شریعت مین تہی اوسکو اللہ نے حضرت آدم کے وقت سے منسوخ
یعنے موقوف کر دیا مہادیو فرماتے ہین کہ چھ ہزار سال کے بعد مندر نے یعنے مکہ کے
ملک مین کہ دریا کے درمیان مین وہ زمین واقع ہے وہ بڑا قادر اوس مقام مین ایک
عجب طرحکا مخلوق آدم علیہ السلام کی اولاد مین پیدا کریگا جس زمین مین اوسکو پیدا
کریگا وہ زمین لایق پرستش کے یعنے جگہ اوس بڑے قادر کی ہوگی پاربتی نے مہادیو سے
پوچھا کہ جس شخص کو وہ بڑا قادر اسطرحکی برکت والی جگہہ مین پیدا کریگا وہ شخص دیوتہ کے
گھر مین یا کسی کے گھر مین یا کس جگہہ پیدا ہوگا صاف بیان فرمائیے مہادیو نے فرمایا
اے پاربتی وہ کانت بھوتجہ کے پیٹ سے پیدا ہوگا اور وہ درویش اور معرفت یعنے
اللہ کی پہچان دریا کے برابر رکھتا ہوگا تو اوس سے موتی پیدا ہووے اور اوسکی
عورت کا نام سانک رکہا ہوگا اور وہ تینون چیزین اپنے سے پیدا اور رگہہ بید اور
ججر بید پڑہا ہوگا اور چوتھا بید استبرین بید الف لام میم کے حرفون تلک پڑھکر چھوڑ دیگا
آگے نہ پڑہیگا سوت اور سوتک نے بشت سے پوچھا کہ جب وہ معرفت یعنے اللہ کی
پہچان دریا کے برابر رکھتا ہوگا تو کس لئے اللہ کے کلام سے انکار کریگا اور چوتھا بید
تمام کر کے نہ پڑہیگا الف لام میم کے حرف سے چھوڑ دیگا بشت نے جواب دیا
کہ جب برہما نے چارون بید ست جگ کے زمانہ کے لوگون پر ظاہر کیا یعنے
عنصری دیوتہ اور جن جو تعلیم کے لائق تھے اونکو چارون بید معنی سمیت سکھلا دئے

اور تاکید کردی اور فرمادیا کہ ست جگ کے زمانہ مین سیام بید کے موافق عمل کرین اور
اور تریتا کے زمانہ مین رگھ بید پر عمل کرین اور دواپر کے زمانہ مین یجر بید پر عمل کرین اور
کل جگ کے زمانہ مین وہ بڑا قادر مُتّی سے النسانکی خلقت کو پیدا کریگا وہ لوگ اتھرین بید
پر عمل کرینگی اور اتھربن بید مین چار چیزین یعنی چار قسم ہین تین قسم کہ آدم علیہ السلام پر اوترے اور فرزند جو درجہ
بدرجہ پیدا ہونگے وہ پڑہین گی اور چوتھی قسم کہ اوسمین مقصد سب بیدونکا ہے سوا
مہامت کے یعنی سوا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کوئی بیٹا آدم کا اوسپر پورا عمل نہین
کرسکتا چوتھے قسم کو اگر کوئی مہامت کے بن حکم پڑہیگا کچھ فائدہ نہوگا سو کانت بہو تجہ
یعنے عبداللہ دینداری کی غلبہ سے اتھربن بید کے چوتھی قسم نہین پڑہینگے کہ دوسرے کی
لیئے امانت رکھی ہے اس سے اللہ کے کلام کا انکار لازم نہین آتا یہانتک بات
بشمت کی تھی فائدہ عرب کا ملک جزیرہ یعنے ٹاپو کہلاتا ہے یعنی کہنی طرف سے سمندر کے
بیچ مین ہے عرب کے ملک کا نام شاید دیوتون کی وقت مین مندر نے تھا اور
پھر یہ کہا کہ جس زمین مین اللہ اوسکو پیدا کریگا وہ زمین لایق لبشن کی ہوگی ظاہر تو
مطلب ہے کہ فرشتونکے لایق ہوگی اور شاید لبشن اوس زبان مین اللہ کو بھی کہتی
ہون کہ مولانا عبدالرحمن نے لبشن کے معنی یہ لکھے کہ وہ ملک اوس بڑے قادر برحق کی
ہوگی مطلب یہ کہ وہان اللہ کا خاص مقام ہوگا یہ صاف اشارہ مکہ کی طرف ہے
جہان اللہ کا خاص گھر کعبہ موجود ہے یہ جو آپکے باپ کا نام بتلایا اسکے معنی معلوم نہین

مگر ساٹک رکھیا کے معنی تو وہی معلوم ہوتی ہے جو آمنہ کے معنی ہین یعنی امن و امان دینے والے
یعنے سب لوگونکو اوسپر بھروسا ہے کہ وہ بڑے سچے ہین دغا اور فریب اوس مین نہین ہے
یہی معنی ہین ساٹک رکھیا کے یعنے اعتبار رکھنی والی اور یہ جو بیان فرمایا کہ وہ یعنی محمد صلی
اللہ علیہ وسلم کے باپ دریا کا سا علم رکھتے ہون گی اسکا یہ مطلب نہین کہ ظاہر مین ×
اوستادون سے علم پڑھا ہوگا بلکہ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالی نے غیب کے عالم مین
سب علم اونپر کھولدیا ہوگا اور وہ اوسکو ظاہر نکرینگے سو مہادیو کے بیان سے ثابت
ہوا کہ حضرت عبد اللہ کو اللہ تعالی نے غیب کے عالم مین سب کتابین کھلادی گئے
چارون بید جو دیوونکی زمانہ مین اوتری تھی وہ سب اونھون نے غیب کے عالم مین
دیکھ لئی تین بید پورے دیکھے اتھرین بید کے فقط تین حصے دیکھے یعنی حضرت آدم کے
وقت سے حضرت عیسی کے وقت تک جو جو کچھ پیغمبرون پر اوترا اوسکا مطلب اتھرین بید کے
موافق ہے وہ بھی اللہ نے دکھادیا الم تک پڑھ کے چھوڑ دیا یعنے قران شریف کو
نہین دیکھا کیونکہ یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امانت ہے آپ سے پہلے کوئی اوسپر عمل
نہین کر سکتا سو ادب کی راہ سے اوسکو اوس عالم مین نہ پڑھا یہ غیب کے بھید اللہ جسپر چاہے
کھولتا ہے اونہین کو معلوم ہوتی ہے پھر مہادیو فرماتے ہین اسی بار بھی
وہ اپنی قوم مین سردار ہوگا سب بستی کے لوگ اوسکے دروازے پر آوینگے اور اوسکی
تابعداری کرینگے اول تین بیٹے اوس سے پیدا ہونگے پھر جب چوتھا بیٹا پیدا ہوگا وہ
بید کی حد سے نہین ڈریگا اور نہایت شجاعت یعنے بہادری والا اور عرفان یعنی

صفحہ ۹۷ بعد ختم صفحہ ہذا اسہو ارہ گئی ا

ہوتی ہم میہ ... اری کرو ان باتون سے اونکی ساری قوم اونسے جدا
ہو جاویگی ... انا عبد الرحمن چشتی لکھتے ہین کہ بیاس نے بھی
کتاب بہونک ... ان مین لکھا ہو کہ آیندہ زمانے مین یعنی کلی جگ مین
مہامت پیدا ... اور مہامت کو جون مسلمان لوگ محمدی کہینگے
اونکا نشان یہہ ہی ... سر پر بدلی سایہ کرینگے اور اونکی جسم کا
سایہ نہو گا اور مکھی او ... مین بیٹھے گی اور وہ زمین کو
لپیٹ جاوینگے اور عو ... عبت کرینگے قوت اونکو بہت
ہوگی اور ملک دیتا ... تلاش نہین کرینگے اور اونکی سب تلاش
دین کے لیے ہوگے او ... پیدا کرینگے اوسکو اللہ کے راہ مین خرچ
کرینگے اور آپ تمام ... دینگے اور عرب کا بادشاہ اونکا دشمن ہوگا
اور وہ اللہ کے د ... نگا اور وہ قادر دانا اور قدرت والا اونکو
تینتیس ادہیا پران ... کا مطلب یہہ ہے کہ تینتیس سیپاری قران کے
او ... رین گے اور جو کوی اس کتاب کے موافق راہ چلے گا
... اللہ تک پہونچیگا اوسوقت مین اللہ تک پہونچنے کی دوسری راہ
نہ ہوگے اس جگہ تک کلام بیاس کا تہا پہر مہادیو فرماتی ہین ای
پاربتی مہامت سارے عبادتونکو اور اگلی شریعت کو موقوف
کرکے اپنی شریعت کو ... اوسوقت کے ساری خلقت کو سکہلادینگے
اور ایسی تلاش کرینگے ا

اسد کی پہچان والا ہوگا اور اوسکا نام حجامت ہوگا یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
پھر فرمایا کہ پہلی تین بیٹے اور پیدا ہونگے مجمع البحار میں مولانا محمد طاہر نے لکھا ہی کہ اکثر
لوگون نے یہی کہا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ماں باپ کے اکلوتے بیٹے تھے اس سے
معلوم ہوتا ہی کہ بعضون نے یہ بھی کہا ہی کہ آپکی بھائی اور بہنیں تھے اور امام ابو یعلی کی
مسند میں ہی کہ حضرت آمنہ نے فرمایا کہ جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرے پیٹ میں پڑے
تو کوئی حمل میں نے ایسا نہیں اوٹھایا جو آپ سے زیادہ ہلکا ہو اور ایسا جو آپ سے زیادہ
برکت والا ہو اس کلام سے بھی معلوم ہوتا ہی کہ آپ سے پہلے بھی کچھ اولاد ہوئی تھی
مولانا جلال الدین سیوطی نے ایک رسالہ میں لکھا ہی کہ کچھی سند سے یہ خبر پہونچی ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آگے ایک حدیث ہی اوسمین یہ لفظ ہیں کہ
میرا ایک بھائی تھا مہاویر فرماتی ہین کہ اونکی وضع دیکھکر اونکی ساری ہم
قوم کے لوگ حیران رہینگے نئے طرح کا اونکا احوال دیکھینگے وہ پوست
جو بدن کے آگے ہوتا ہی وہ اونکی نہوگا بعد چند برس کے جب داڑہے
اور مونچھہ نکلیگے تو سوا سر اور داڑہے کی اور کسی جگہہ پر زیادتی بالونکی
نہوگی کہ حجام کی حاجت پڑے اور وہ پوجا جو اونکی قوم کے لوگ کرینگے وہ نہ کرینگے
اور اپنی قوم سے کہینگے کہ مجکو اوس قادر وحدہ لاشریک کا یہی حکم ہی کہ اسطرح
کی بے معنی پوجا مت کرو اور میں سوا اللہ کی ذات پاک کی اور کسی طرف رجوع نہیں کرتا

دیکھو یہ سب پیتے اور نقصان ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مین صاف موجود ہین آپ ختنہ
کئے ہوئے پیدا ہوئے تھے اور سوا سر اور ڈاڑہی کی آپ کے جسم پاک پر بہت بال نتھے
آپ نے اللہ کے حکم سے اپنی قوم کو بت پوجنے سے روکا اسپر وہ لوگ دشمن ہوگئے عرب
کے لوگ بتونکو اللہ کا شریک کہتے تھے اور جانتے تھے کہ ہمارے یہ ٹھاکر خود مختار ہین
جو چاہین سو کرین آپ اونسے فرماتے تھے کہ کہو لا الہ الا اللہ یعنی کوئی مالک نہین سوا
اللہ کے وہ لوگ اس کلمہ سے منکر تھے آخر کو آہستہ آہستہ وہ لوگ آپکی دین مین آئے
جنھون نے نمانا وہ قتل ہوئے دیکھو ہماری حدیث کی کتابون مین لکھا ہی کہ جب آپ
اپنی دائی حلیمہ کی یہان رہتے تھے ایکبار دہوپ مین تشریف لے گئے ایک بدلی
آپکو ساتھ رہی اور آپ پر سایہ کرتی رہی جب آپ بارہ برس کی تھے اپنے چچا ابوطالب
کی ساتھ ملک شام کی طرف تشریف لے گئے اونہون نے آپ کو اونٹونکی چرانیکو
بہیجا جب آپ تشریف لائے تو ابر آپکو اوپر سایہ کئے ہوئے تھا اور یہ بھی لکھا ہی کہ
آپ کا سایہ نہین پڑتا تھا اور مکھی آپ پر نہین بیٹھتی تھی اور زمین کو لپیٹ لیا اور
معراج کی رات مین مکہ سے براق پر سوار ہو کر تھوڑی دیر مین بیت المقدس مسجد مین
پہونچے جو مکہ سے مہینا بھر کی راستہ پر ہے اور آپ کی رفیقونکا بیان ہی کہ رستا چلنے مین
آپ سب سے زیادہ جلد پہونچ جاتے تھے گویا زمین آپ کی لئے لپیٹی جاتی تھی ہم لوگ بہت
محنت سی چلتے تھے اور آپ بے محنت چلے جاتے تھے اور بہر جلد پہونچ جاتے تھے اور آپکے
بہت سی بی بیان تھین آپکی رفیقون نے فرمایا ہے کہ ہم کہا کرتے تھے کہ آپ کو اللہ نے

تیس مردونکے برابر قوت دی ہے آپ کی سخاوت کا حال او رعلم لکھانیکا حال حدیثون مین بہت کچھ لکھا ہے اللہ نے آپ پر قران اوتارا ہے ہندوؤنکو لازم ہے کہ بیاس جی کے اس قول کی موافق قرآن پر ایمان لاوین اور اسی راہ پر چلین بیاس جی صاف فرماتے ہین کہ اوسوقت مین اللہ تک پہونچنے کی اور کوئی راہ نہوگی مہادیونے بھی صاف فرمادیا کہ مہامت اگلی سب شریعتون کو موقوف کرکر اپنی شریعت ساری جہانکو سکھاوینگے اس مقام مین اون پنڈتونکا قول رد ہوگیا جو کہتے ہین کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے واسطے ہین ہمارے واسطے نہین ہین اون پنڈتون کو لازم ہے کہ ہٹ دہرمی سے توبہ کرین اور مہادیو کی خبر دینے کے موافق محمدی شریعت کے تابع ہو جاوین اگر اب اپنی اگلی شریعت پر چلینگے ہرگز اللہ سے نہ ملینگے اور دوزخ سے کبھی نہین چھوٹینگے گرنتھ ست جی بھی صاف خبر دیتے ہین کہ جب برہما نے چارون بید ست جگ کی اچھی لوگون کو سکھائے اوسوقت یہ بھی کہدیا کہ ست جگ مین سیام بید پر عمل کیجیو اور تریتا مین رگھ بید پر اور دواپر مین ججر بید پر اور کل جگ مین اتھربن بید کی چارون قسمون پر اپنے اپنے وقت پر عمل ہوگا اتھربن بید کی چوتھی قسم پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم عمل کرینگے سو اتھربن بید کی باتین قران کے موافق ہین اس بید کا ذکر آگے آویگا اگر اللہ چاہیگا ہندوؤنکو چاہیے کہ اپنی نجات کی جلد فکر کرین اور اگر شیطان جو حضرت آدم کی اولاد کا دشمن ہے اور اوسکی فوج لشکر کے لوگ جو جگہہ جگہہ آدمیونکی دلونمین فساد کی باتین ڈالنے کو موجود ہین وہ اگر ہندوؤنکے دلونمین یہ خیال ڈالین کہ مولانا

عبدالرحمن چشتی نے یہ سب باتین اپنی جی سے جوڑکر لکھدی ہین ہین تو اس شبہہ کا دفع کرنا
بہت آسان ہی کتابونکو تلاش کرو پنڈتونسے پوچھو ابھی اللہ چاہی تو سارا حال کہل
جاے گا اور اگر پنڈت لوگ ان کتابونکو چھپا وین تو اونکو ایمان کا چور سمجھو اور اگر
شیطان دلمین یہ خیال ڈالی کہ اپنی برادری سے ڈرو اونکی خلاف کروگے تو عزت
جاتی رہیگی برادری سے باہر ہو جاوگے اس خیال کا یہ جواب دیوین کہ دنیا چندروز ہے
مرنیکے بعد جب ہمارا اللہ ہمکو دوزخ مین جلادیگا برادری والے کچھہ بچا نہین سکینگے
وہ تو خود ہمارے ساتھہ پڑے جلتے ہونگے ایسونکا ڈر ماننا اور اپنے اصل مالک سے نڈر نا
بڑی بیوقوفی ہی اگر شیطان یہ خیال ڈالے کہ اپنے باپ دادا کی راہ مت چھوڑو اپنے
باپ دادا کی بات کی جہان تک ہوسکے پچ کیے جاؤ تو شیطان کو صاف جواب دیوینا
کہ تو ہمارا اپکا دشمن ہے، باپ دادا اگر جاہل تہے کتابین اونہونے نہین دیکھین تھین یا جان بوجہ کر
اونہونے حق بات کو چھپایا تھا اور جان بوجہہ کر دوزخ قبول کیا تھا تو اون نے
نصیبون کے ساتھہ ہمکو آگ مین جلنا منظور نہین یا اللہ تو ہی دینے والا ہی اگر تو ایمان دے
تو کوئی روکنے والا نہین یا اللہ اپنے بندونکو ایمان دے آمین مہادیو نے یہ بھی بتادیا
کہ جسطرح ہمارے یہان ساکہہ یعنی برس لکھے جاتے ہین کہ اوس معاملے کو اتنے برس گذرے
اس باعث سے ہر کاغذ اور کتاب کا حال معلوم ہو جاتا ہی کہ اسکو لکھے ہوے کتنی برس
گذرے اسی طرح کل جگ کے آخر تک کتابونمین محامت کے سن یعنی برس لکھے جاوینگے
سو ایسا ہی ظہور مین آیا جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحابون کے وقت سے آج تک

جو کاغذ لکھا جاتا ہی اوسمین لکھدیتے ہین کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے
جب مکہ سی مدینہ کی طرف ہجرت کی تھی اوسوقت سی آج تلک اتنی برس گذرے
جیسے مولانا عبد الرحمن چشتی نے اس کتاب میں لکھا ہی کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
کی ہجرت سی آج تک ایک ہزار ایکتالیس برس گذرے اس لکھنے سے ہمکو معلوم
ہوگیا کہ اس کتاب کو لکھے ہوے دوسو انچاس برس ہوے کیونکہ اب ہمارے پیغمبر
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت سی بارہ سو نوے برس گذرے ہین مولانا
عبد الرحمن چشتی گیاروین صدی مین تھے اب تیرہوین صدی اخیر ہوتی ہی مہادیو
فرماتے ہین ای پاربتی مہاست کی بی بی سے جو بیٹا پیدا ہوگا اوسکو سی قادر کی حکم
سے وہ گندہرپ یعنے فرشتہ جسکا نام وکرودہ ہی اونکی جانونکو نکالکر آسمان پر لے
جائیگا جم کا یعنے روح کے نکالنی والی فرشتی کا ہاتھ اون لڑکونکی جان پاک پر نہین پہونچیگا
بعد اوسکی وہ قادر جسکی طرحکا کوئی نہین وہ مہامت کو ایک بیٹی دیگا جو ہزار بیٹونسے
بہتر ہوگی اور وہ بہت خوبصورت اور بے مثال ہوگی اور اللہ کی بندگی مین نہایت
درست ہوگی کبھی اوسکی زبانسے جھوٹ نہ نکلیگا اور سب چھوٹے بڑے گناہ سی وہ
محفوظ ہوگی اور باپ کے وسیلہ سی اللہ کے نزدیک ہوجاویگی وہ برا قادر مہامت
کی اوس بیٹی کو دو بیٹے نیک بخت عنایت فرماویگا وہ نوحسن اور جمال والی اور دونو
اللہ کے پیارے ہونگے اور بہت زور والے اور اللہ کے پہچاننے والے اور عزت والے
اور شجاعت یعنی بہادری والے اور سب نیک کامونمین بے مثال ہونگے اور وہ قادر

نہ اوسکی طرحکا کوی نہین ہے وہ اونکی بعد اور کوی بشر اوسطرحکا کھلی اور چھپی کمالونکے
والا پیدا نہین کریگا اور وہی مہامت کی بیٹی اونکی جانشین ہونگی اور اونسی بہت
اولاد ہوگی اور دن بدن اپنی سچی دلیلونسی لوگونکو مہامت کی دین مین لاوینگی اور
مہامت کی دین کو روشن کرینگی اور مہامت اپنی ساری قوم سی بلکہ اپنی بیٹی سی بہی اونکو
زیادہ چاہین گے اور یہ دونو بیٹے مہامت کی دین مین کامل ہونگی اور کوبی کام اپنی
جی کی خوشی کے واسطے نکرینگے اور سب قول اور فعل اونکی ہی قادر کی مرضی کی موافق
ہونگی اور ہمیشہ اللہ کی کام کی واسطی تلاش کرینگے ای پاربتی مہامت کی مرنے کی بعد چند سال
گذرینگے کہ مہامت کی اون دونو نواسون کو بعضے شریر لوگ ناحق ظلم کرکے دنیا کی
خاطر سے اونکو مار ڈالین گی اور ساری زمین اونکی مار ڈالنی سے نے سر ہو جاویگی
اور اونکی مار ڈالنے والی ملیچہ ہونگی یعنے بے دین ہو جاوینگے دین اور دنیا سی مردود
ہو جاوینگے اور اونکی دلمین مہامت کی محبت نرہیگی اور عاقبت مین کسی طرح خلاصی
نرک سی یعنے دوزخ سے نہین پاوینگے ظاہر مین مہامت کی دین مین ہینگی اور کہلاوینگی
اور آہستہ آہستہ اور لوگ بہی اونکی ہمراہی قبول کرینگے اور مہامت اور مہامت کے
فرزندونکے چال چلن کی برخلاف بہت سے کام ضد سے اختیار کرینگے تھوڑیسی آدمی
مہامت کی فرزندونکی راہ پر رہین گے اکثر خلقت اونکی لوگ ونہین مار ڈالنی والونکی
موافق بہت کام کرینگے اور ظاہر مین مہامت کی دوستدار کہلاوینگی اور کلجگ کے
زمانہ کی اخیر مین ظاہر داری کی لوگ بہت ہونگی اور ساری جہان مین فساد برپا کرین گے

اسے پاربتی وہ بڑا اقتدار ایک کامل مرد کو مہامت کے دین کی مدد کے
واسطے بھیجیگا وہ ساری زمین کو اپنی حکومت کے نیچے لاکر اکثر ظاہرداری والونکو
قتل کر ڈالیگا بعد اوسکے وہ لوگ پشیمان ہوکر سیدہی راہ پر آویتگے اور جو چال
چلن مہامت کا او مہامت کے فرزندونکا تھا اوسکا تیسرے رواج ہوگا پورب
سے پچھم تک کوی بندہ مہامت کے فرزندونکے برخلاف راہ نہین چلیگا جسوقت
اوسوقت مین وہ مرد کامل تلاش کریگا کسی جگہہ پر ہند و یا ظاہرداری والا شخص
نظر نہ آویگا ساری خلقت مہامت کے دین مین آویگی اور کل جگ کے زمانہ کے اخیر
اونکے دین کا پورا رواج ہوگا اور وہ شریعت جسکا اوسقادر نے مثال فرمائی ہے
مین یعنی چوتھی کتاب مین حکم کیا ہی مہامت کی تابعدار لوگ ویسے عمل کرینگے اور تمہارا
کا دین کمال کو پہونچیگا **فائدہ** جیسا مہادیو نے خبر دی ویسا ہی ظہور مین آیا
جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی حضرت خدیجہ سے کئی صاحبزادی پیدا ہوئے
چھوٹی سی انتقال کر گئے مہادیو کے خبر دینے سے معلوم ہوا کہ اونکی روح پاک کی نکالنے
لئے اللہ تعالی نے جناب ملک الموت علیہ السلام کے سوا کسی اور فرشتے کو بھیجا تھا
پھر اللہ تعالی نے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک بیٹی عنایت کی جنکا نام فاطمہ ہے
جنکے حق مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مریم کے سوا جنت کی جتنی عورتین
ہین فاطمہ اون سب کی سردار ہین اونکی تعریفین بہت حدیثون مین آپ نے فرمائی ہین
جناب فاطمہ کا نکاح اللہ کے حکم سے حضرت علی کے ساتھہ ہوا جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کی چچا ابوطالب کے بیٹے تھے حضرت فاطمہ اور حضرت علی کو اللہ نے دو صاحبزادے
عنایت فرمائے امام حسن اور امام حسین ان دونو کے حق مین جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ حسن اور حسین سردار ہین جنت کی جوانون کے اور بھی حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے اون دونو کی بڑی بڑی تعریفین فرمائی ہین جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
حضرت فاطمہ اور حضرت علی اور امام حسن اور امام حسین سے نہایت محبت رکھتے تھے
جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ نے دنیا سے اوٹھا لیا امام حسن کو اونکی بی بی
نابکار نے زہر دیکر شہید کیا امام حسین کو یزید پلید پادشاہ ظالم نے فوجین بھیجکر
کربلا کے میدان مین شہید کیا اون شہید کرنیوالیکو مہادیو صاحب نے بلچھ کہا ہی آج
ہندو لوگ ضد کے مارے سب مسلمانونکو ملچھ کہتے ہین یزید والونکی بعد بھی بہت
لوگ اسطرحکی ہوی جو دنیا کی طمع سے اور ظالم حاکمونکی خاطر سے ایمان کھوتے ہین جیسا
مہادیو نے خبر دی ہے اب اخیر زمانہ ہی تیروین صدی اخیر ہوا اب اسطرحکی لوگ بہت
ہوئے ہین تھا ہر کے مسلمان نکلے بے ایمان اب اللہ تعالی تھوڑی مدت کی بعد جناب امام مہدی
علیہ السلام کو محمدی دین کی مدد کے لئے بھیجگا حضرت امام مہدی سید ہونگی جناب
فاطمہ کی اولاد مین پیدا ہونگی مکہ اور مدینہ سے اونکا ظہور ہوگا اللہ تعالی آپ کو
سب مسلمانونکا پادشاہ کریگا آپ نصاری پر جہاد کرینگے بڑی بڑی لڑائیان
ہونگی آخر نصاری شکست کہاوینگے ایکا ایک پورب کی ملک مین دجال نکلیگا
دجال ایک کافر آدمی ہوگا فوجین یہودون اور شیطانونکی اوسکی ساتھ ہونگی بہت لوگ

کہیگا کہ مین اللہ ہون تمہارے لئے کھانا پینا لایا ہون گنوار سے کہیگا کہ مین تیری
مان باپ کو جلا دیتا ہون دو نو شیطان اوس گنوار کی مان باپ کی صورت بنکے
اوسکے سامنے آوینگے اور کہینگے بیٹا یہ تیرا خدا ہی اسی طرح کے شیطانی کرشمے دکھا کر بہت
لوگونکو گمراہ کریگا مکہ اور مدینہ کی سوا ساری شہرونمین پھریگا شام کے ملک مین پہنچیگا
حضرت عیسی پیغمبر جنکو اللہ نے زندہ آسمان پر اوٹھا لیا ہی اونکو اللہ آسمان سے بھیجیگا +
حضرت عیسی اوترکر دجال کو قتل کرینگے ہم محمدی لوگ حضرت عیسے کی ساتھ ہوکر یہودی
مردودونکو قتل کرینگے پھر حضرت امام مہدی علیہ السلام دنیا سے اوٹھ جاوینگے
حضرت عیسی چالیس برس دنیا مین بادشاہت کرینگے محمدی شریعت کو سارے جہان مین
پھیلا دینگے کوئی کافر دنیا مین باقی نہین رہیگا سب محمدی ہو جاوینگے سبہونکی دل
صاف ہو جاوینگے کینہ اور بیر دلونسے بالکل نکل جاویگا اس مقام مین مہادیو نے
مرد کامل حضرت عیسی علیہ السلام کو فرمایا ہی کیونکہ آگے فرماتے ہین کہ جب وہ مرد کامل
چھپ جاویگا تو دنیا مین فساد پھیلیگا اور حضرت امام مہدی علیہ السلام کی اوٹھ جانیکی
بعد حضرت عیسی موجود ہونگے فساد ہرگز نہین پھیلیگا بلکہ حضرت عیسی فساد اور کفر اور
شرک کو مٹا کر محمدی دین سارے جہان مین پھیلا دینگے مہادیو فرماتے ہین کہ جو شریعت
اللہ تعالی نے اتھربن بید مین فرمائی ہی محمدی لوگ وسپر عمل کرینگے مطلب یہ ہی کہ اتھربن
بید مین پہلے سے اللہ نے بتا رکھا ہی کہ محمدی شریعت اسطرح کی ہوگی اوسمین یہ یہ حکم
ہونگے اوس وعدہ کے موافق قرآن اور حدیث مین وہ حکم بھیجے ہین یعنے قرآن اور

حدیث پر عمدی لوگ اوس زمانہ مین عمل کرینگے اتھربن بید کا حال آگی آویگا اگر اللہ
چاہیگا مہادیو فرماتے ہین اے پاربتی جس چیز نے کمال پکڑا اوسکو زوال نزدیک
ہی بعد اوسکے وہ مرد کامل پردہ مین ہو جائگا اور جہان کا رنگ بدل جاویگا ہر جگہہ
فساد اور خلل ہوگا کوی شخص اپنی مان اور بیٹے کو نہین پہچانیگا آدمی جانورونکی طرح
مان اور بیٹے سے صحبت کرینگے اور کوی کسیکو نہین پہچانیگا تمیز درمیان مین سے اوٹھہ جاویگی
اور جانورونکی طرح اوقات بسر کرینگے اوسوقت زمین فریاد کریگی کہ یا اللہ ان +
آدمیونکے گناہونکی کثرت سے مین ہلاک ہوتی ہون مجکو نجات دے اے پاربتی +
اوسوقت وہ بڑا قادر زمین کی دعا قبول کریگا اور مقام سنبھل ہو برہمن مین قہار
کی صفت کی ساتھہ کلنکی شکل ظاہر کریگا اوسوقت آسمان اور زمین ہلنے لگین گے اور
زور کی ہوائین چلنے لگین گی اور زمین کی خلقتو نپر قیامت قایم ہو جائے گی اور جتنی
چیزین زمین کے اوپر موجود ہین سب فنا ہو جاوین گی اور جہان اندھیرا ہو [illegible]
چندمدت ویران اور خراب رہیگا اوسوقت قادر دانا آدم کو اونکی تمام اولاد
سمیت زندہ کریگا جب سب زندہ ہو وینگے اوسوقت وہ بڑا قادر مہامت کی
بیٹی سے فرمائگا کہ تو اپنے بیٹونکے واسطے نالش کرتی تھی اب تیرے دونو بیٹے موجود
ہین اونکولے اور سرگ مین یعنے بہشت مین جاوہ اپنے دونو بیٹونسے ملاقات کرکی
کھڑی رہیگی پھر اللہ کا حکم ہوگا کہ مانگ کیا مانگتی ہی تب مہامت کی بیٹی اپنے بیٹونکے
ساتھہ دعا کے واسطے ہاتھہ اوٹھائے گی کہ یا اللہ جس کسی نے مہامت کا کلمہ پڑھا ہی

اون لوگونکو نجات دے وہ قادر کریم ذوالجلال مہربان ہوکر فرماویگا کہ تو محمد جن کو
یعنے سب مسلمانونکو مینے بخشا مہامت کی ہینی اپنے بیٹون سمیت سجدہ کرکے سب مسلمانونکو
اپنے ساتھ لیکر سرگ مین یعنے بہشت مین جاوسے گی اولنکا دورہ اخیر ہوگا اور زمانہ
کل جگ کا تمام ہوگا یہ تہین باتین مہادیوجی کی جو اونہون نے پاربتی سے فرمائی تہین
فائدہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جو خبرین بیان کین اونکا خلاصہ بہی یہی ہی کہ حضرت
عیسیٰ انتقال فرماوینگے محمدی لوگ آپکی جنازہ پڑہکر جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کی مزار پاک کی پاس دفن کردینگے پہر ایکوقت ایسا آویگا کہ قران دنیا سے اوٹھہ جاویگا
آخر کو کوئی شخص زمین مین ایسا نرہیگا جو اللہ اللہ کہے آدمی گدہونکی طرح جماع کرینگے
یعنے کچھہ تمیز نرہیگی ایکا ایک اللہ تعالی صور کے فرشتیکو حکم کریگا وہ صور پہونکیگا
اوسکی آواز سے قران مجید مین اللہ خبر دیتا ہی کہ زمین ہلائی جاویگی قیامت کا زلزلہ
بڑی چیز ہے سورہ طور مین فرماتا ہی کہ آسمان ہلنے لگے گا جابجا فرماتا ہی کہ پہاڑ ریت
کیطرح ہوجاوینگے اور اوڑ جاوینگے زمین کا ایک صاف میدان ہوجاویگا پہر دوسری بار جب صور
پہونکا جاویگا اگلے پچہلے آدمی اور جن اور جانور سب کو اللہ زندہ کریگا سب سے
حساب لیگا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی حکم سے بار بار گنہگار مسلمانونکی سفارش
کرینگے جن لوگون نے بڑے بڑے گناہ کئے ہین مگر اللہ کو اکیلا جانتی رہے اور اوسکے
سب فرشتون اور سب پیغمبرون اور سب کتابونکو مانتے رہے اونکو حضرت محمد صلی
اللہ علیہ وسلم اللہ کے حکم سے دوزخ سے نکالینگے اور بہشت مین داخل کرینگے سفارش

حکم سب سے پہلا آپ کو ہوگا پھر اور پیغمبرون کو اور فرشتونکو اور اچھے بندونکو اللہ تعالی
شفاعت کا اذن دیگا گنہگارونکی سب شفاعت کرینگے اس جگہہ پر مہادیو نے
فقط جناب فاطمہ کی سفارش کا ذکر کیا کیونکہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتبہ تو
ظاہر ہی کہ آپ سب کے سردار ہین جسکو رتبہ ملا آپ ہی کے طفیل مین ملا یہ فقط جو
لکھا ہی کہ مقام سنبھل برہمن مین اسکا مطلب اچھی طرح نہین کھلتا مگر دوسرے رسالہ
مین ثابت کیا ہے کہ شنبھل نگرے عرب کی ملک کو کہتے تھے اور برہمن اچھے درویشونکو
کہتے تھے تو کیا عجب ہے کہ یہ مطلب ہو کہ عرب کے ملک مین ہمن یعنی اچھے اللہ والونکی
مقام مین اللہ تعالی قہر کی صفت کو ظاہر کریگا کلنکی شکل کا مطلب معلوم ہوتا ہی کہ
کلکے اوتار اونکی کتابون مین جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا خطاب ہی یعنی کلنک کی
دور کرنیوالے سو مطلب یہ ہے کہ محمدی شکل کے مشابہ اللہ تعالی ایک شکل ملک عرب مین
ظاہر کریگا کیا عجب ہی کہ یہ مطلب ہو کہ صور کے پھونکنے والی فرشتیکو اللہ تعالی بیت
المقدس مین ظاہر کریگا بیت المقدس مسجد ملک شام مین ہی جو عرب کی طرف ہی
اب باقی رہی یہ بات کہ کل جگ کا زمانہ جو چار لاکھ برس کا لکھا ہی اسکا کیا مطلب ہے
ایک مطلب تو یہ ہے کہ مہادیو نے فرمایا کہ وہ زمانہ اوسوقت تمام ہوگا جب
گنہگار مسلمان دوزخسے نکالے جائینگے اور بہشت مین داخل ہونگے شاید
اوسوقت تک اتنا زمانہ گذر جاوے اور دوسرا مطلب یہ ہے کہ شاید جنونکا
زمانہ بہت گذر جاتا ہو اور ہمارا زمانہ اوتنی مدت مین تھوڑا سا گذرتا ہو جیسا کہ

حضرت خواجہ محمد پارسا رحمۃ اللہ علیہ فصل الخطاب مین لکھتی ہین کہ جنون کا زمانہ لطیف ہے
ہم آدمیونکے زمانہ مین جو لنبا ہی وہ اوس زمانہ مین چھوٹا ہی جو کوئی اوس زمانہ مین کام کرتا ہے
ایکدن مین اتنا کام کرتا ہی جتنا ہمارے زمانہ کے مہینے مین یا برس مین نکر سکے جیسا
کہ تونے سنا ہی کہ جن بہت جلد کام کرتے ہین اور جنون کے لڑکے ایکدن مین اتنا
بڑہ جاتے ہین کہ آدمیونکے لڑکے دس برس مین اتنا نہین ہتے اسکا باعث یہی ہے
کہ اونکا بڑہنا اوس زمانہ مین ہے کہ جو اوسکا تھوڑا ہی وہ بہت ہی اور جو اوسکا چھوٹا ہے
وہ لنبا ہے اور اوس زمانہ مین بھی گذرا ہو زمانہ اور بالفعل کا موجود زمانہ اور آنے
والا زمانہ ہوتا ہی اور اونکی کل کا دن جو گذرا اور جو کل کا دن آویگا وہ آدمیونکا اگلا برس
اور اب کا برس ہے اور یہ بات اٹکل کے طور پر ہے نہ صد اندیشے کی راہ سے اور اسپر
کوئی دلیل ہم نہین لا سکتے مگر جن لوگونکی دلکی آنکھین کھلی ہین اونکو اسمین کچھ شک
نہین ہی تمام ہوا کلام فصل الخطاب کا یہ جو فرمایا کہ ہمارے زمانہ مین جو لنبا ہی وہ اوس
زمانہ مین چھوٹا ہی یعنے ہم اوسکو لنبا سمجھین اس راہ سے کہ اوس مین بڑے بڑے
کام ہوی اگرچہ وہ زمانہ ظاہر مین چھوٹا ہے مگر کام کے راہ سے بڑا ہے اسی راہ سے فرمایا
کہ جو کام وہ لوگ تھوڑی دیر مین کرتے ہین ہم بہت مدت مین نہین کر سکتی تو ایک راہ سے
یون کہنا چاہیے کہ جو ہمارے زمانہ مین تھوڑا سا زمانہ ہی وہ جنونکی بیان بہت
بڑا زمانہ ہے جب اونکے لڑکے ایکدن مین اتنا بڑہ جاتے ہین کہ آدمیونکے لڑکے
دس برس مین اونہ نہ بڑہین تو ایک راہ سے یون کہنا چاہیے کہ ہماری بیان

ایکدن گذرتا ہے جنونکے یہان دس برس گذر جاتے ہین اونکا بڑہنا اوس
زمانہ مین ہی کہ جو اوسکا تھوڑا ہی وہ بہت ہی اس رو سے یون فرمایا کہ دنیامانیکا جو
چھوٹا ہی وہ لنبا ہی یہ جو پہلے لکھا ہے کہ جو ہمارے یہان لنبا ہی وہ وہان چھوٹا ہی
معلوم ہوتا ہی کہ اس بات کا یہ مطلب ہی کہ جو کام ہمارے یہان بہت لنبا ہے یعنے بڑی دیر مین
ہوتا ہے وہ کام جنونکے زمانہ مین بہت چھوٹا ہے یعنے بہت آسان کام ہی اور یہ
جو لکھا ہے کہ آدمیونکا جو اکلا سال اور اب کا سال ہی وہ اونکا کل کا دن ہی اسکا
مطلب ہی کہ جو ہمارے یہان کا بہت بڑا زمانہ ہی جن اوسکو تھوڑا سمجھتے ہین کیونکہ بڑے
بڑے کام اونکو آسان ہین وہ کام اونکو تھوڑے معلوم ہوتے ہین جو کام اونہون نے
ہمارے سال بھر مین کیے وہ ہمسے دس برس مین نہو سکین مگر پھر وہ کام ونکے نزدیک
ایکدن مین ہوئے پھر لکھا ہے کہ فرشتونکا زمانہ جنونکے زمانہ سے زیادہ لطیف ہے
وہان ہزار سال ایک دم ہی جو کوئی اوس زمانہ مین کام کرے ہزار سال کا کام ایکدن
مین کرتا ہے پھر لکھا ہے کہ انسانکی روح جب قوی ہوتی ہی اور شریعت کی خوب
طرح تابع ہوتی ہے اپنی تین لطیف زمانہ مین لیجاتی ہین اور ایکدن مین اتنا کام
کرتی ہی کہ . . . . ہزار سال بھر مین نکر سکے اور قصہ خضر علیہ السلام کا نوادر الاصول مین موجود ہے
اگر روحکی قوت کامل ہوجاتی ہی روحانیونکے زمانہ مین چلی جاتی ہی اور ایک ساعت
مین لاکھہ برس کا کام کرتی ہی جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا معراج اسی مقام مین تھا
پھر لکھا ہے کہ روایت آئی ہے کہ حضرت جنید کے ایک مرید دریاے دجلہ کے کنارے پر

کہ غسل کرین کپڑے اوتارے اور غوطہ لگایا دم بھر مین ہندوستان مین پہونچے وہان
نکاح کیا لڑکے پیدا ہوئے برسون وہان رہے پھر دوبارہ اپنے تئین پانی مین دریاے
دجلہ مین دیکھا اور کپڑے جس جگھہ رکھے تھے وہین رکھے ہوے پائے اور پھیر اپنے
خانقاہ مین آئے اور لوگونکو دیکھا کہ اوسی نماز کا وضو کر رہے تھے اسیطرحکی ایک بات
وہ ہے جو مولانا عبد الرحمن جامی رحمۃ اللہ علیہ نے نفحات الانس مین لکھا ہی کہ حضرت
شیخ بہاؤ الدین عمر رحمہ کے سامنے سورج نکلتے وقت ایک درویش آ سے آپ اللہ کی یاد مین
سر جھکائے ہوے بیٹھے تھے آپ نے سر اوٹھایا اور فرمایا کہ بھلا ہو سکتا ہی کہ صبح کی نماز
کی وقت سے اسوقت تک کسینے پچاس ہزار برس اللہ تعالی کی بندگی کی ہو اس بات سے
معلوم ہوتا ہے کہ اوسوقت اللہ تعالی نے اونکے واسطے زمانہ کو پھیلا کر پچاس ہزار
برس کر دیا تھا اونہون نے اوسمین اللہ کی بندگی کی مولانا عبد الرحمن چشتی مراۃ الاسرار
مین لکھتے ہین کہ حضرت شیخ علاؤ الدولہ سمنانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ ہمنے غیب کے
عالم مین دیکھا ہی کہ کبھی ایسا ہوا ہی کہ ہزار برس ہمنے دریا مین سیر کی ہو اور ہم رات
اور دنکو گنتے تھے یہانتک کہ ہزار سال تمام ہوے جب ہم غیب سے پھر آے تو اوتنا ہی
زمانہ گذرا تھا جو صبح کی نماز کے بعد سورج نکلنے سے پہلے تک ہوتا ہی غیب کے عالم مین ایسی
باتین بہت ہوتی ہین یہی سبب ہے کہ بعضے لوگ جنکو تحقیق کی آنکھہ نہتی وہ یون سمجھے
کہ ہماری روح اس سے پہلے دوسرے بدن مین تھی اور ہزار برس کی عمر ہوی
تھی جو کچھہ اونہونے دیکھا تھا اوسنے جانا کہ دوسرے بدن مین تھا مولانا عبد الرحمن

چشتی لکھتے ہین کہ سوت لو وسونک نے بشست سے پوچھا کہ جو کچھ مہادیو نے آدم علیہ
السلام کی پیدایش کے بیان مین فرمایا تھا اور تمکو معلوم تھا پھر آدم علیہ السلام کی
اور اونکے فرزندونکی پیدایش بھی تمہارے سامنے ہوئے جسطرح مہادیو نے بیان
تھا اوسی طرح پیدا ہوئے یا فرق ہوا بشست نے جواب دیا کہ اب تک تمکو پوری ہدایت
نہین ہوئی کیونکہ تم اسی لوگ مین یعنے اسی عالم مین تھے اور مین بھی تھا اور وہ
ہمارے تمہارے سامنے پیدا ہوئے تمنے کونسا فرق دیکھا جو دوبارہ پوچھتے ہو اور مہادیو
کی بات مین شک لاتے ہو اے عزیز مہادیو نے اپنی طرف سے نہین کہا تھا جو کچھ سرگ پر
یعنے آسمان پر لکھا ہوا دیکھا تھا وہ نقل کیا تھا فرق کسطرح ہوتا لیکن جب تمکو ایسی
باتین سننے کا شوق ہی تو مین اور بھی کئی باتین کہتا ہون ہوشیاری سے میری
طرف کان رکھو جب آدم کو اوس سچے قادر نے پیدا کیا اور کپڑے بہشت کے اونکو
پہنائے تمام خلقت نے جنون نے اور فرشتون نے اونکو اللہ کے حکم سے سجدہ کیا
جیسا مہادیو نے فرمایا تھا اور تمام خلقت آس پاس آدم کے کھڑی تھی کہ غیب کے عالم
سے آواز پہونچی کہ یعنی ساری زمین آدم کو دی تمکو زمین پر کچھ دخل نہین رہا تم پہاڑونمین
اور جنگلونمین اور بیدانون مین اور دریاون مین اور ٹاپو وان کے بیچ مین جا کر جگہہ
پکڑو اور تمہاری جگہہ اوسی جگہہ ہی یہ سنکر بعضے دیوتہ آسمان پر چلے گئے اور مہادیو
پاربتی کو ساتھ لیکر کیلاس پہاڑ کی طرف چلے گئے چنانچہ اب تک کیلاس پہاڑ پر
مشغول ہین پاربتی کے ساتھ عشق کر رہے ہین اور اکثر کیسا دیو سمجھنا لوگ زیر جو

چھوڑکر پہاڑون مین چلے گئے جس قدر اولاد آدم علیہ السلام کی زیادہ ہوی قوم
جنات کو برطرف کر کے خود آباد ہوے جو آدم علیہ السلام کے فرزندون نے بہت
دیا کی شروع کی جنونکے پاشاہون نے اپنی قوم سے کہا کہ اونکو اپنے ملک مین دخل
ندین جنونکی قوم سے نے غلبہ کرکر اونکو عاجز کرلیا اوسوقت بعضے فرزند آدم علیہ
السلام کی جنکو اسد تعالی کی ذات پاک سے بہت نزدیکی حاصل تھی اونہون نے جنونکی
ظلم سے نالش مین زبان کھولی اور اوس قادر بے مثال نے اونکی دعا قبول کر کے
نارد کو حکم کیا کہ زمین کے اوپر جا اور جنون وغیرہ سے کہدے کہ ہمنے زمین آدم کی
بیٹون کو دی اور وہ شریعت جو تمیون بید مین ہمنے تمکو بتلائی تھی اوسکو موقوف
کیا اب وہ عبادت اور وہ اسد کی راہ پر چلنا تمہارا زمین کے اوپر کچھہ فائدہ ندیگا
کس لئے اپنی اوقات ضایع کرتے ہو زمین اور بڑے بڑے پہاڑ اور دریا ہمنے اونکو
دئے اور اونکے واسطے ہمنے دوسری شریعت بھیجی تمہاری شریعت مین گائے کی پوجا کرنا
یعنی تعظیم کرنا اسد تابعدار تھے ہمنے اونکو حکم کیا کہ گائی کو ایذا رکھا مین گائی کا مارنا دیکھنے سے تمہارے
بدن پر لرزہ پڑیگا تمہاری دو تو جانکی بہتری اسی مین ہی کہ اگر اپنی زندگی چاہتے ہو
پہاڑون مین جاؤ یا اس بدن کو چھوڑو اور آسمان پر آکر ارواحون کے عالم مین ہو اب
تم زمین کی طرح اپنے دلسے باہر کرو ست جگ دواپر تریتا اور دواپر تین زمانون تک
تمہارا عمل تھا اب زمانہ کل جگ کا آیا ہی تمہارا رہنا زمین کے اوپر باعث خرابی اور بلا کیکا
ہی نارد نے عرض کیا کہ حکم کے موافق مین زمین کے اوپر جاتا ہون اور اوس قوم کو

پیغام پہونچاتا ہون لیکن وہ ملک گناہ کی جگہہ ہی مین گناہ مین گرفتار ہو جاؤن اوسوقت
اوس بڑے قادر برحق نے حکم کیا کہ تو خاطر جمع رکھہ جسطرح نیلوفر کا پہول پانیکے بیچ مین
رہتا ہے اور پانی اوسکا کچھہ نقصان نہین کرتا ہی اور اوسمین اثر نہین کر سکتا ہے
اوسی طرح مین تجکو اوس ملک مین بچاے رکھونگا کچھہ اثر اوس عالم کا تجکو نہین ہوویگا
تب نارد نے زمین پر اوتر کر دیوتہ اور جن وغیرہ کو جو کال اوس قوم کے تھے اللہ کا پیغام
پہونچایا اور فرمایا کہ اگر خودی اور غرور سے سارے جہان کے مالک کا حکم نمانوگے
تمہاری ہلاکی کا باعث ہوگا تمہاری بہتری اسی مین ہی کہ اس ملک سی باہر جاؤ نہین تو
ایک شخص جسکا نام کشن ہی اوسکو پروردگار اپنے خاص صفتونسی آراستہ کر کر زمین کے
اوپر تمہاری قوم مین پیدا کریگا تاکہ تمکو ہلاک کرے اور تمہارا نام زمین پر نچھوڑے
پھر بیس برس کی مدت تک نارد ہر ہر ملک مین یہ نصیحت پکارتا رہا اس کلام کو سنکر
سب دیوتہ جو باقی رہے تھے زمین کو چھوڑ کر یہان آے کہ اب جس جگہہ فرماے
ہم وہان رہین اور اللہ کی بندگی مین مشغول ہون اوسوقت مہادیو نے فرمایا
کہ کیلاس پہاڑ کی ایک شاخ پر مین رہونگا اور دو شاخین خالی ہین وہان تم جاکر
عبادت کرو پھر سب دیوتون نے اوس پہاڑ کی دونو شاخون پہ جگہہ پکڑی
اللہ کی قدرت سی وہی جگہہ اونکو آب حیات کے برابر ہوگئی یہانتک کلام بہشت کا تھا
فائدہ اس بیانسے اوس بات کا مطلب خوب کہل گیا جو اوپر ہو چکی کہ حضرت آدم
علیہ السلام کے تیسرے صاحبزادے نے ہندؤنکی شریعت کو منسوخ کر دیا [illegible]

فعل اوس شریعت میں درست اونکی حق میں بری تھی کیونکہ مصر فی اون فعلونکو منع کیا
تھا جیسے گائی کا ذبح کرنا وہی فعل اللہ نے حضرت آدم کی اولاد کو بتلا دیے تھے وہ
فعل آدمیونکی حق میں اچھی ہوگئی لیکن معلوم ہوا کہ وہ شریعت جنونکی بھی اوس وقت
تک منسوخ نہیں ہوئی تھی کیونکہ حکم نہیں ہوا کہ تم بھی گائی کو ذبح کرو اور کہا جاوے کہ یہہ حکم ہوا کہ
انکو جنونکو جیسے گائی کے ذبح کرنے اور کہا جنیکا حکم کیا ہی تمسے یہہ دیکھا نہیں جاتا کہ تم کیا
جاوا اس سے ثابت ہوتا ہی کہ جنونکو اوس وقت تک یہی حکم رہا کہ تم اپنی شریعت کے
موافق اللہ کی عبادت کرو مگر پہاڑونمیں اور جنگلونمیں جاکر چھپے رہو اسی باعث
حضرت آدم علیہ السلام کے تیسرے صاحبزادے زیدون نے عبادت خانی توڑ ڈالے
کیونکہ دیوجن وہاں سے نکالدئے گئے اور آدمیونکو وہان رہنے کا حکم دیا اور وہ عبادتخانہ
آدمیونکی شریعت کے موافق نتھی اس لئے توڑی گئی یہانتک وہ بات ہوتی ہوئی کہ حضرت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے جتنی پیغمبر تھے اونمین کوئی جنونکی طرف نہیں بھیجا گیا جن
اپنی شریعت پر رہی اور اپنی شریعت پر رہے جب اللہ نے ہمارے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کو بھیجا تب سارے جہان کے جنون اور انسانونکو محمدی شریعت پر چلنے کا حکم کیا اب جو
کوئی جن یا آدمی اس پچھلے حکم کو چھوڑ کر پہلے حکم پر چلیگا اوسنے اللہ سے منہ پھیرا وہ
دوزخ میں ہمیشہ پڑا رہیگا مولانا عبد الرحمن چشتی لکھتے ہیں کہ ہر چیا س قرن
ہیں کہ جب یہہ بات رکھیسر ان لی یعنی عبادت کرنیوالون نے اور قوم جن کے
کانون نے بہشت سے سنی کہ دیوتون نے اوس قادر دانا کے حکم سے

[illegible] کو چھوڑا اور کیلاس پہاڑ پر چلی گئی [illegible] سب [illegible] ہو گیا اور ساری زمین سے
[illegible] کے پاس مقام کیلاس میں آئی اور عرض کیا کہ ہماری قوم میں
[illegible] کرین سدیشٹا اور سوتک نے کہا کہ تھوڑی دن باقی
[illegible] باقی ہیں جس وقت زمانہ کل جگ کا آن
پہونچیگا [illegible] تم بھی چھوڑ دیجیو کیونکہ ہم اس جہان میں نہیں
سکینگے اور [illegible] چھوڑنے کے سوا کوئی علاج نہیں پھر چند مدت کے بعد
[illegible] سدیشٹا اور سوتک کے ساتھ بیردی میں ہو گئی اور بعض دینت بنسی
[illegible] اور [illegible] اور سپال وغیرہ اسنداکیسی اور جالونرا اور سچ ناتھ
وغیرہ جو بڑی [illegible] تھی انہون نے خودی و غرور کی باعث سے ملک کو چھوڑا اور
دنیا کو واسطے خدا کا حکم نمانا اور طرح طرح کے فساد ملک میں کئی اور وہ مغرور
لوگ اکثر ایک ہند میں تھے ور آدم علیہ السلام کی فرزندون نے اور ملکون میں دخل
کر لیا تھا مگر ہند کے ملک میں ان جنون کی زبردستی اور ظلم سے بالکل آدمیونکا دخل
نتھا شاید حدیث شریف کی کتابونمین بہت روایتونسے ثابت ہے کہ حضرت
آدم علیہ السلام ہند کی ملک مین اتری ہین سراندیب کے ملک مین اور وہ ملک
دکھن کے ایک طرف کو ہے وہان ایک اونچی پہاڑ پر حضرت آدم کی قدم مبارک
کا نشان بھی ہے حضرت آدم وہان رہا کرتی تھی مولانا سید غلام علی آزاد جو علم
حدیث شریف کا بھی رکھتے تھے اونہون نے ہند کے حال مین ایک کتاب لکھی ہے

اسمین لکھتے ہین کہ ہند بعض وقت دلی اور بعضے اودہ اور دکن [illegible]

بعض وقت فقط دلی کے ملک کو کہتے ہین تو اسم ہو اکثر اسم [illegible]

کہ آدم علیہ السلام کی اولاد جنونکے ظلم کے باعث [illegible]

ہند مین آئی تھی اسکا یہ مطلب ہے کہ دلی کے ملک مین [illegible]

شہر [illegible] مین آئی تھے اور سراندیپ کا ملک [illegible] بہت [illegible]

جہان حضرت آدم علیہ السلام رہتے تھے اور [illegible]

یہہ بھی لکھا ہے کہ روایت آئی ہے کہ اودہ کا شہر [illegible] اور اسکو

حضرت شیث علیہ السلام نے بنایا ہے جو حضرت آدم علیہ السلام کے

صاحبزادے ہین اگر یہہ روایت ٹھیک ہے تو پہلے پہل حضرت آدم علیہ السلام

کی اولاد کے لوگ ملک ہند مین آئے پھر جنون کے ظلم سے عاجز ہو کر چلے

گئے جیسا کہ اوپر ذکر ہو چکا کہ جب آدم علیہ السلام کے فرزند [illegible]

چالاکی شروع کی جنونکی بادشاہون نے اپنی قوم سے کہہ کر [illegible]

چنانچہ اب شہر اودہ مین ایک احاطہ کے اندر ایک لمبی قبر [illegible] ان کے

لوگ کہتے ہین کہ یہہ قبر حضرت شیث علیہ السلام کی ہے [illegible]

عبدالرحمن چشتی بیاس کی زبانی لکھتے ہین کہ نارد منی یہہ حال دیکھکر [illegible]

کے حضور مین یہہ احوال عرض کیا اور آسمان پر گئے اور بہشت بھی نارد کے ساتھ

آسمان پر چلی گئی اور اوسوقت اوس بہشتی قادر برحق نے کشن کو کنس [illegible] کے

پیٹ سے جسکا نام دیوکی تھا پیدا کیا اور کشن کا باپ باسدیو دیوتہ عنصری
تھا اور یہ کنس بادشاہ ظالم تھا متھرا کے مقام مین رہتا تھا اور لشکر کے زور
سے اور بہادری سے ہند کے سب راجاؤنکو اپنا تابعدار کیا تھا اور طرح
طرح کے فساد اور ڈھیٹ پن کرتا تھا اوس وقت کے خلقت کے لوک اوسکی ظلم
سے عاجز ہوے اور اوس قوم کی عبادت کرنے والون اور اچھے لوگونکی طرف رجوع
ہوئی اون لوگون نی خبر دی کہ تم خاطر جمع رکھو نزدیک ہے کہ کشن دیوکی کے پیٹ
سے پیدا ہوگا وہ کنس کو مار ڈالیگا فائدہ ظفر مبین مین ہے کہ بہاگوت کے
دسوین اسکند کے پہلی ادہیا مین ہے کہ راجہ اگرسین جو بڑی گیانی تھی انکی بی بی پورن
ریکہا کے پاس ور ملک راچہس آیا اور راجہ صاحب کی صورت بنکر زنا کیا جس سے
کنس پیدا ہوا مولانا لکھتے ہین کہ بعض نجومیون نے کنس کو بھی اس بات سی خبردار
کر دیا جو لڑکا اوس وقت دیوکی کی پیٹ سے پیدا ہوتا تہا کنس اوسکو مار ڈالتا تھا
یہ قصہ سو بیچ سی زیادہ مشہور ہے کشن کے مار ڈالنے کے لئی بہی کنس نے بہت ارادہ کیا
لیکن اوس قادر حق نے اونکو بچا رکہا چند روز کے بعد بہت سی دینت یعنی جنونکو
اور ابراہت ہاتہی کو جسمین اٹھارہ ہزار ہاتھی کا زور تہا اوسکو کنس سمیت مار ڈالا
اور ہلاک کر دیا اور اسکا ملک اپنی قبضہ مین لی لیا ظفر مبین مین صفحہ ۳۷۹
مین ہے کہ جب تک کنس مارا نگیا تب تک متھرا کی رہنے والے راہ پر نہ آئی اور
اچھی لوگون نی امن نہ پایا اسی صفحہ مین لکہا ہی کہ دہرم پرب مہابہارت

میں ہے کہ راجہ کیسا کو ایک جن نے پکڑا راجہ نے سبب پوچھا اوسنے کہا اگرچہ تو اپنے ملک میں عدل کرتا ہے
لیکن تیرے قریب سلطنت دوسرے بادشاہ کی ہے اوسکے ملک میں ظلم اور گناہ بہت ہوتا ہے
تو اسکا نشین ہو گا اگر وہ بادشاہ آدمی ہو تو تو اوس سے لڑائی کر اور اوسکو قتل کر ڈال ورنہ تجھے
چھین لے تاکہ لوگ تمہیں گمراہی سے بچے ہوں مولانا لکھتے ہیں کہ راجہ اسکے اگرچہ منت کی ایک بھی نہ جیتا
اور راجہ انکے ساتھ کر دلشکر جمع کر کے جراسندہ لڑائی کو متہرا میں آیا کرشن نے
سبکو فنا کر دیا پھر وہ لوگ کال جمن کو لیکے جمشید کو کرشن سے لڑنے کے لیے لائے کرشن نے اول جو لڑنا
لڑنا صلاح نہ دیکھا کرشن جی نے تمام لوگوں سمیت شہر کو چھوڑ کر دوارکا کی طرف چلے گئے تمام لوگوں کو
دوارکا میں چھوڑ کر خود اکیلے متہرا میں کال جمن کے سامنے آئے اور اوسکو فریب سے پکڑ ہلاک کیا اور اوسکا
تمام اسباب خزانہ اپنے قبضہ میں لائے فائدہ سوط اللہ الجبار میں ہے کہ سری کرشن جب کال جمن سے
بھاگے اور کال جمن نے اونکا پیچھا کیا کرشن جی نے اپنی چادر ایک شخص پر ڈالدی تاکہ کال جمن سمجھے
کرشن ہی وہ شخص پہاڑ کی چوٹی پر سوتا تھا اور اوسنے اللہ سے دعا کی تھی کہ جو کوئی مجھکو جگاوے وہ جل
جاوے کال جمن نے اوسکو کرشن سمجھ کر زور سے ہلایا اور کال جمن جل گیا سوط اللہ الجبار میں لکھا ہے
کہ سسپال کرشن جیکا پھوپی زاد بھائی تھا بھاگوت کی دسویں اسکند ادھیاہ میں ہے کہ اوسنے یگیہ سبھا
میں کرشن جی کو برا بھلا کہا کرشن جی نے اوسکو قتل کیا ظفر مبین میں لکھا ہے ادھیاہ اسکند دہم بھاگوت میں ہے
کہ کرشن جی نے کہا کہ سسپال کے ڈر کے مارے ہم بھاگتے پھرتے تھے اور متھرا کو چھوڑ کر سمندر کے کنارے
آ بسے ہیں مولانا لکھتے ہیں کہ پھر کرشن جی نے دوارکا میں جا کر کھڑی چند دنوں کے بعد جراسندہ اور
بجرناتھ اور دنیت بکیشر اور سب بڑے بڑے راجہ جو جمنون کی قوم میں تھے اون سبکو ہلاک کیا اس قابو پر دانائی

اپنی بڑی قدرت اونپر ظاہر کی تہی کہ کوئی اونسے جیت نہین سکتا تھا ایک بڑا راجا دولت والا اور
لشکر والا اور جادوگر کانوروکی ملک مین تھا سولہ ہزار لڑکیان ملکون سکے راجاونکی
ظلم سے چہین لایا تھا وہ سب وسکے پاس جمع تہین کرشن جی اوسکے حکم سی گروڑ جانور
پر سوار ہوکر اوسکی سر پر جا پہونچی اور بڑی لڑائی ہوئی آخر اوسکو مار ڈالا اور
وہ سولہ ہزار لڑکیان بیشمار مال و خزانہ سمیت اپنی قبضہ مین لائی اور اونکی ساتھ عیش
کرتی تہی فائدہ بہاگوت کی دسوین اسکند مین ستر اوہیا مین ہے کہ نارد جی نے کرشن سے پیند کو
ایک وقت مین سولہ ہزار آٹھہ سو محلو نمین دیکہا کہین کہڑی کہین بیٹہی کہین نہاتی
کہین تیل اوبٹن ملتی کہین پانسے کہیلتے کہین برہمنونکی کہانیکا اہتمام کرتے کہین عیش
فرماتے کہین کہانا کہاتے جب نارد جی نے تعجب کیا تو اونہون نی فرمایا کہ نارد
تو اپنے دلمین کچہہ شک نکر میری مایا اتی پربل ہی سب عالم مین پہیل رہی ہے
یہ مجہی سے ہوتی ہی دوسرے کی کیا طاقت ہے مولانا لکہتے ہین کہ بعد اوسکی کنورون اور پنڈون کے
بیچ مین مہابہارت کی لڑائی کی اور کنورون اور کیسر کے ایکسو بہائی تہے کئی لاکہہ
شخص اپنی ساتہہ لیکر کرشن سے لڑنے آئی کرشن نی بالکل اون سب کو عاجز کر دیا فائدہ
ظفر مبین کے صفحہ ۲۰۰ مین ہی کہ مہابہارت اسمید پرب مین ہے کہ ایک دیو کی عورت نے
کہا کہ میری چہاتیان جو چار کوس کی لمبی ہین مین اون سی ارجن کو مارونگی اس سے یہی معلوم
ہوا کہ یہ لڑائی دیو دن سی تہی ظفر مبین کے صفحہ ۲۰۰ مین لکہا ہی کہ مہابہارت کے
بن پرب مین لکہا ہے کہ ارجن نے اتنی تیر دریا مین پہینکے کہ دریا خشک ہوگیا اور دیو ونکو

پیادہ تھی وہ دو جنگلی مین آئے یہانسے یہی ثابت ہوا کہ یہ لڑائی دیوون سی تھی اسی صفحہ
مین ہے کہ ہندوون کے قول کے موافق اس معاملہ کو پانچہزار برس سے زیادہ نہین
گذری مولانا لکھتے ہین کہ پہر ہندوون کو نصیحت کی کہ تم جگ اسمید کرو بہت سے
لشکر جمع کر کے اونکی ساتھہ ساری زمین مین گردش کی سب بڑی بڑی راجہ
گوشہ پکڑ کر رہگئے انکو بہی ہلاک کرڈالا فائدہ ادہیای ۸۴ کاشی کہنڈ اسکند
پران مین ہے کہ اسی لاکہہ بیٹے پوتے صاحب اقبال سری کشن جی کی اونکی زندگی
مین تہی اور بہاگوت کے نوین اسکند مین ہے کہ راجہ سگر کے چہہ ہزار بیٹے قابل جنگ
کے ایک بی بی سے اوسکی زندگی مین موجود تہے کہ اسمید جگ کی گہوڑی کی ساتھہ
وہے تہی مہابہارت کے اسمید پرب مین ہے کہ جگ کا گہوڑا ایک سرزمین پر
پونہچا جہان عورتین ہی تہین اور مرد کوئی نہ تہا ایک ولایت ایسی بہی کہ درختون
سے جانور پیدا ہوتی تہے اور جوان ہوتی تہے اور آخر دن بوڑہی ہوکر سورج
ڈوبتے وقت مرجاتی تہے فائدہ لطائف اشرفی مین ہے کہ جناب سید اشرف
جہانگیر رحمۃ اللہ علیہ نے جب دنیا کی سیر کی ہے تو آپ بہی اس شہر مین پہونچے
ہین جہان فقط عورتین تہین وہان ایک پانی تہا کہ اوسمین نہانے سے حمل
رہتا تہا اور آپنے وہ درخت بہی دیکہا ہے جسمین انسان پیدا ہوتی ہین
ظفر سبین مین ہے کہ مہابہارت کے اسمید پرب مین ہے کہ جب اسمید جگ
کا ارادہ کیا مدہشٹہر نے کرشن جی سے مشورہ لیا انہون نے فرمایا کہ جن

لوگونمین یہ نشانیان ہون انکو اس مشورہ مین شریک نکرو جسکی مان ناقص ہو
اور جو ہمیشہ پیٹ کے کام مین رہے اور جس کے پاس عیب جنس کے عورت ہو اور جو
ہمیشہ عورتون کے عشق مین رہے اور انکا تابع رہے اور جو شخص اپنی سسر کے
گھر مین رہے بھیم مین یہ سب باتین موجود ہین بھیم نے جب یہ باتین سنی کہا
کہ آپنے بہت خوب فرمایا مگر اپنی فکر کیجیی کہ کسکا پیٹ تمسے زیادہ بڑا نہین اور
اگر میری گھر مین دیوزاد ہے تو آپکی گھر مین جاموونت ریچھ کی بیٹی ہی آپ ہی
انصاف کیجی کہ دیو کی بیٹی بہتر ہے یا ریچھ کی بیٹی اور مین کسی دیو کے گھر مین
نہین رہا ہون مگر تم دوارکا مین کہ دریا کے درمیان ہی رہتی ہو اور دریا
کی بیٹی تمہاری گھر مین ہے اور تم عورتون کی تابع ہو رکمنی نے تمپر زور کیا
تمنے ایک پھول رکمنی کو دیا اوسنی تمپر زور کیا یہانتک کہ تم اوس پھول کے
درخت کو اندر کے باغ سے لائی اور اسکو دیا اس پر بھی اوسنی تمسے صلح نکی یہ سب
باتین تم مین موجود ہین تم اورون پر کیا عیب رکھتی ہو کرشن جی نی فرمایا کہ
ای بھیم تجھپر رحمت ہو تو نی اچھی باتین کہین اور بھیم کو بغل مین لی لیا فایدہ
اس قصہ سی بھی معلوم ہوا کہ اوسوقت مانی ہین دیوتونکو دیوؤن سی رشتہ داری
ہوتی تھی اور کرشن جی کو مولانا عبدالرحمن چشتی رہ لکھتے ہین کہ انکا باپ بسدیو
دیوتا عنصری تھا اور انکی مان کنس دینیت کی بیٹی جن کی بہن تھی معلوم
ہوا کہ جنوین اور عنصری دیوتون مین رشتہ داری ہوتی تھی اور دیوتونکی قوم

اگرچہ جنون بھی ہین مگر اونکی قوم علیحدہ ہے اس لئی دیو ونکو غیر جنس کہا ظفر مبین
مین ہی کہ بہاگوت سے ثابت ہی کہ رکمنی جی سیتا جی کی اوتار ہین یعنی سیتا جے
جو راجہ رامچند کی بیوی تہین اونکی روح کا ظہور رکمنی جی مین ہوا تھا اس بیان سے معلوم
ہوتا ہے کہ رامچندر جی کا زمانہ پہلی تھا اور کرشن جی انکی بعد ہین اور صفحہ ۴۹۶
مین ہندو کی کتابون سی نقل کیا ہی کہ مہاراجہ رامچندر جی نی دس ہزار برس
سلطنت کی اس سی یہ بات پکی ہوتی ہے کہ وہ حضرت آدم علیہ السلام سے
پہلے جنون کے ترتیا مین تھی مولانا لکہتی ہین کہ جب گومی وہیت اور مغرور باقی نرہا
اوس وقت کشن نے چاہا کہ مین اس دنیا سی اوٹھ جاؤن اور پردی مین ہو جاؤن
اوسوقت ارجن اور اودہو اور انگند کو بلا کر نصیحت کی کہ زمانہ کل جگ کا آن پہونچا
مین چاہتا ہون کہ پردی مین ہو جاؤن اور ساری پنڈو برف پہاڑ مین جا کر
اپنی بدنکو چہوڑ دین کیونکہ زمین کے اوپر بچاری اور تمہاری رہنی کا وقت
نہین رہا اودہو سے کہا کہ بدری ناتھ گنیدار پہاڑ پر جا کر اللہ کی ذات پاک سے
مشغول ہو اور انگند کو کہا یا سر کے کناری پر جا کر اللہ کی عبادت مین قایم رہے جبکہ
کشن آپ پردی مین ہو گئی ایکسو پچیس برس اس دنیا مین رہی اور لڑائیونمین
مشغول رہے بعد اوسکی سب پنڈون سے نے جا کر برف پہاڑ مین اپنی جان فی فایدہ
ظفر مبین مین ۶۰۱ صفحہ مین لکھا ہے کہ بہاگوت کی ۱۱ اسکند کے ۶ اودہیا مین
لکھا ہے کہ ایکدن شیو اور برہما اور سب دیوتا عالم ہوا سے کرشن کی زیارت کو آئے

اور ہاتھ جوڑ کر خوشامد کرنے لگے کہ جتنی روحین اس عالم مین ہین تمہارے زیارت
کے فیض سے نجات پاجاتی ہین بہشت مین کچھ بھی جگہ نہین رہی اور سب دوزخ خالی
پڑے رہگئی سو آپ مہربانی فرماکر اس عالم سو غائب ہوجای کرشن نے فرمایا تم سچ
کہتے ہو کل جگ کی عمر سے پانچ برس گذر چکی اب تم خاطر جمع رکھو عنقریب اس عالم سے
غائب ہوتا ہون پھر ادسی اسکندکی بارہوین ادہیاے مین ہے کہ اودہو جی نے سری کرشن
جی سی کہا کہ جتنی روحین جہانین ہین سب کی نجات کیون نہین ہوئی کرشن جی
نے کہا ای اودہو اسمین ایک بات ہی کہ جو سب روحون کی نجات ہوجاوے
تو جو روحین بندہی ہوی ہین وی کیا سمجھین کہ ہم بندہی ہین اور نجات کے
قابل ہین وہ اوسکی ارام کی قدر نہ جانتی مگر ایکدن سب اروحونکی نجات ہوگی
اب جاننا چاہئی کہ اوپر یہ بیان ہوچکا کہ دواپر کے زمانی سے جب تین ہزار
سال باقی رہی تب حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئی اور پانچسو برس مین انکا
قالب تیار ہوا معلوم ہوا کہ حضرت آدم علیہ السلام کے اٹھائی ہزار برس
کی بعد زمانہ کل جگ کا شروع ہوا وہ زمانہ حضرت نوح علیہ السلام کی عمر کے
اخیر ہونی کا ہے مولانا مجیر الدین حنبلی رحمۃ اللہ علیہ نی توراۃ شریف کی یونانی
ترجمہ کے موافق یون تحقیق کیا ہی کہ حضرت آدم علیہ السلام کو زمین مین اترنیکو
ایکہزار چہ سو بیالیس برس گذری تھی جب حضرت نوح علیہ السلام پیدا ہوی
اور حضرت نوح کا پچاس کم ہزار برس دنیا مین رہنا قران شریف سے ثابت ہے

اور ابن جریر وغیرہ نے لکھا ہی کہ حضرت آدم علیہ السلام جنت مین تینتالیس [۴۳]
برس رہی تو حضرت نوح علیہ السلام کی عمر مین اکیسو پینتیس [۲۱۳۵] برس باقی تھے کہ زمانہ
کل جگ کا شروع ہوا اور کشن جی نی دنیا سی انتقال فرمایا اہل ہند مانتی تک حضرت
آدم علیہ السلام کی اولاد کے لوگ ملک ہند مین نہین آئی تھے اور حضرت نوح
علیہ السلام نے جن لوگونکو اللہ کا پیغام پہونچایا اور ان لوگون نی نمانا وہ لوگ اور
ملکونمین تھے جنپر طوفان آیا چنانچہ مولانا جلال الدین سیوطی نے ازرقی او ابو الشیخ
اور ابن عساکر کے کتاب سی ابن عباسؓ کی زبانی لکھا ہے کہ طوفان سند اور ہند
کے قریب نہین آیا مولانا لکھتی ہین کہ بعد اسکی ایکہزار چارسو برس کے قریب بعضی
راجہ ہندؤن کی نسل سے زمین کی اوپر رہے اور حضرت آدم علیہ السلام کے
اکثر فرزند بھی آکے جابجا رہنی لگے دن بدن حضرت آدم علیہ السلام کی فرزندونکی
کی قوت زیادہ ہوتی گئی حضرت آدم علیہ السلام کا وہ بیٹا جسنی اپنی بھائیکو مار ڈالا
تھا اور وہ بھاگ گیا تھا جسکا نام قابیل تھا اوسکی نسل مین سی ایک شخص نے زور
پکڑا اور وہ ہند کے ملک مین بادشاہ ہوا اور جنون کی لڑکیان اپنی نکاح مین
لایا اور قنوج کو اپنی باپ کے نام سے آباد کیا اور دین اور مذہب جنونکا
اختیار کیا اون لوگون نے بید پڑھے اور حضرت آدم علیہ السلام وغیرہ کی کتاب سے
محروم رہے اور ہندوستان کے بعد کہ ظہور رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کا قریب
پہونچا جنون کی قوم کے لوگ جو زمین کے اوپر تھے اونسے اولاد کا ہونا موقوف

ہونی لگا لاچار ہوکر انہون نے حضرت آدم علیہ السلام کی فرزندون کو لیکر
اپنا لے پالک بنایا اور اپنی جگہہ پر بیٹھایا اور خود پوشیدہ ہوگئی اور تمام زمین پر
حضرت آدم کے فرزندون کا قبضہ ہوگیا جو کچہ اس بڑی قادر کا ارادہ تہا وہ
ظاہر ہوا جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی یفعل اللہ مایشاء اللہ جو چاہتا ہی وہ کرتا ہے
اور اللہ تعالے نے فرمایا ہے ان اللہ یحکم مایرید اللہ حکم کرتا ہی جو چاہتا ہی غرض
یہ ہی کہ بندؤن کی وضع اور طور سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حضرت آدم
علیہ السلام کی اولاد مین ہین اور اب وہ اپنا نسب جنون کی قوم تک پونہچاتے
ہین اب اس کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ جہالت اور نادانی کی غلبہ سی اپنی باپ
دادون کا دین اور مذہب اور حسب و نسب بہول گئین ہین اور اپنی تئین
نہین پہچانتی ہین کہ اللہ تعالے فرماتا ہے من یہدی اللہ فمالہ من مضل ومن یضلل
اللہ فمالہ من ہاد یعنے جسکو اللہ راہ سجہاتا ہے اوسکا کوئی بہٹکانی والا نہین اور
جسکو اللہ بہٹکاتا ہے اوسکا کوئی راہ بجہانی والا نہین یہ کلام بیاس کا تہا
سو تمام ہوا فائدہ توراۃ شریف کی پہلی سورت جو پیدایش کے کتاب کہلاتے
ہی اوسکی چہٹی باب مین لکہا ہی کہ جب روی زمین پر آدمی بہت ہونی لگی اور
اونسی بیٹیان پیدا ہوئین تو سرداروں کی بیٹون نے آدمیونکی بیٹیونکو دیکہا کہ وہ
خوب صورت ہین اور ان سبہون مین سی جسکو جو پسند آئین اپنی لئی جورواں
لین پہر لکہا ہے کہ اون دنون مین زمین پر جبار یعنی زبردست لوگ تہی اور بعد

اوسکی یہ ہے کہ سردارون کے بیٹے آدمیونکی بیٹیون پاس گئے تو انسی لڑکی پیدا ہوئی
اور یہ وہ زبردست تھی جو قدیم سے نامور شخص تھے دیکھو توریت شریف سی یہان صاف
یہ مطلب ثابت ہوتا ہی کہ جن اور دیو جو اپنی قوم کے سردارونکی بیٹے تھے وہ آدمیونسے
زیادہ زبردست تھی اور قدیم سے یعنی بہت مدتونسی نامور مشہور تھی اسکا صاف مطلب
یہی ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام سی بہت مدت پہلی سے وہ مشہور لوگ تھے
اونہوں نے آدمیونکی بیٹیون سے نکاح کیا اور انسی اولاد پیدا ہوئی توریت شریف مین
عبرانی مین یہان یہ لفظ ہی کہ بنی ہا الوہیم سو الوہ جسکو عربی مین الہ کہتی ہین اسکی
معنے ہین حاکم اور شاکر سو توریت شریف مین بعضی جگہ یہ لفظ اللہ کی حق مین آیا ہی
جو اصل حاکم سب بندونکا ہے اور بہت جگہ یہ لفظ حاکمون اور سردارون کے
حق مین آیا ہے توریت شریف مین جابجا اسکی مثالین موجود ہین یہان بھی اقلس نے
اپنی ترجمہ مین اور ۱۱ ۱۸ عیسوی مین جو عربی ترجمہ پادریون نے چھاپا تھا اونمین
سردارونکے معنے لکھی ہین یہی معنے ٹھیک ہین مگر بعضے نادان پادریون نے یہان
ترجمہ مین خدا کا لفظ لکھدیا کہ خدا کے بیٹون نے پھر یہ مطلب سمجھا کہ اللہ کی بیٹونکا
مطلب یہ ہے کہ اوسکی پاک بندی۔ مگر یہ لفظ جو ہے کہ انہوں نے آدمیون کی بیٹیون سے
نکاح کیا اس لفظ سی صاف نکلتا ہی کہ وہ لوگ آدمیون سے باہر تھی تو بیشک
وہ جن اور دیو تھی جن کا زمانہ حضرت آدم علیہ السلام سے بہت پہلی تھا
مگر یہود اور نصارا اس مطلب کو نہین سمجھی کوئی کہتا ہے یہ ذکر فرشتون کا ہے

کو ہی کہتا ہے حضرت شیث علیہ السلام کے اولاد کا ذکر ہی یہ مطلب کسیطرح
نہین بنتا معلوم ہوا کہ بیشک جنون اور دیودن نے اور ان لوگون نی جو عنصری
دیوتا کہلاتے تہے آدمیونکی بیٹیون سے نکاح کیا اور اسیطرح ادمیون نے جنون کے
بیٹیونسے نکاح کرلیا جیسا کہ مولانا عبدالرحمن چشتی رح نے لکہا ہی توراۃ شریف
کی پہلی سورت کی چوتہے باب مین لکہا ہے کہ قابیل اللہ تعالی کی حضور سے نکلگیا
اور پورب طرف نود کی سرزمین مین جا رہا اور اپنی بی بی سے ہمبستر ہوا اور وہ حاملہ
ہوی اور حنوک کو جنی اور اوسنے ایک شہر بنایا اور اوس شہر کا نام اپنی بیٹی کے نام
کے موافق حنوک رکہا اس کتاب کا لکہنے والا کہتا ہے کیا عجب ہے کہ حنوک کا
لفظ بدل کر قنوج ہوگیا ہو اگر یہ بات ہی تو یہ شہر خود قابیل نے اپنی بیٹی حنوک
کے نام سے بنایا پہر حنوک کی بیٹے نے اپنی باپ کی نام سے اور زیادہ اس
شہر کو آباد کیا جیسا کہ آگی آتا ہے کہ یہ شہر دوبارہ حضرت نوح کی بیٹی حام کیوقت
مین آباد ہوا نواب سید صدیق حسن خانصاحب نے کتاب آثار قیامت مین لکہا
ہے کہ ابوالفدا نے مختصر مین لکہا ہے کہ قنوج کا جو ملک ہی اوسکی شہر وہین بہائے
ہین اور وہان سمندر کی تمامی ہے اور جو اوسکا بادشاہ ہوتا ہے اوسکا نام
نودہ ہوتا ہے ہم کہتے ہین کہ اس سے معلوم ہوا کہ توراۃ شریف مین جو لکہا ہے
کہ قابیل نود کی زمین مین جارہا تہا سو نود کی زمین اسی زمین کو کہا ہی
جہان قنوج ہے یہ نہ ہو کہ اسی زمین کا نام نود تہا تب تو یہان کا بادشاہ

تو وہ کہلاتا تھا پھر کتاب آثار قیاست مین لکھا ہے کہ یہ شہر ہند کی راجاؤنکا
مقام تہا اور ہندمین بہاڑ ہین اور یہ شہر گنگا اور جمنا کے بیچ مین ہین کہ اسکو
دو آب کہتی ہین بیان کرتے ہین کہ اوسکی آبادی پہلی قابیل کے وقت مین
ہوئی پھر دوبارہ حضرت نوح کے بیٹے حام کے وقتمین آباد ہوا اور کتاب
خلیرۃ القدس مین لکھا ہے کہ شیخ سراج الدین ابوحفص عمر ابن وردی نے
کتاب خریدۃ العجائب مین لکھا ہے کہ قنوج بڑا چوڑا ملک ہی اور وہانکے
لوگون کے پاس مورتین ہین کہ پہلی لوگ اگلون سے اونکولیتے چلی آتی
ہین اور کہتی ہین کہ اوسکو دو لاکھ برس ہوی اور وہان کی بادشاہ کے
پاس فوج اور ہاتے بہت ہین مجدالدین فیروزآبادی صاحب قاموس
اور سید مرتضی صاحب تاج العروس نے اس شہر کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہی کہ قنوج
ہند مین ایک شہر ہے بڑا چوڑا اوسمین بہت بازار ہین عمدہ عمدہ مال
اوسکی طرف لوگ لیجاتی ہین سلطان محمود نے اوسکو فتح کیا ہے مولانا
عبدالرحمن چشتی نے مراۃ الاسرار مین لکھا ہے کہ سلطان محمود نی جب قنوج
کو فتح کیا دس ہزار بت خانے شہر قنوج کے ویران کیئے اور ان بت خانونکے
کے بنائے جانے کی تاریخ چالیس ہزار اور بعضونکی پچاس ہزار سال
لکھے تھے بیان سے معلوم ہوا کہ یہ شہر بہت بڑا تھا اور وہ بت خانے
جنون اور دیوؤن کی وقت کے بنے تھے اگلی لوگون نے یادگاری کے لیے انمورتین

بتائین پچھلی لوگ اونکو پوچھنی لگی اللہ نے محمدی شریعت کا نور پھیلایا جو چیزین انکے
راہ سی روکتی تھین انکو مٹا دیا ابن اثیر رہ نے اسد الغابہ مین لکھا ہے کہ روایت
کیا مکی نے جو ابراہیم کے بیٹے بردع کے رہنی والی وہ روایت کرتے ہین اسحاق سے
جو ابراہیم کے بیٹے طوس کے رہنی والی وہنون نے مجسے فرمایا اور وہ ستانوی برس
کی تھے اونہونے فرمایا کہ مینی ہند کی بادشاہ سرتابک کو دیکھا اوس شہر مین جسکا
نام قنوج ہی مینے اوسی کہا کہ تجھپر کتنی برس گذری کہا نوسو برس اوپر پچیس کی
اور وہ مسلمان ہی اور اوس نے کہا کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی دس اصحابون
کو میری پاس بھیجا تہا اونمین ہی تھے حذیفہ جو یمان کے بیٹے اور عمرو جو عاص
کے بیٹے اور اسامہ جو زید کے بیٹے اور ابو موسی اشعری اور صہیب اور سفینہ
وغیرہ آپنی اوسکو اسلام کیطرف بلایا اوسنی قبول کیا اور مسلمان ہوا اور
جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے خط کو چوم لیا اسکو ابو موسی نے روایت
کیا ہے اور ابن مندہ وغیرہ نے خوب کیا جو اسکو چھوڑ دیا کیونکہ اسکی
لکھنی سے اسکا نلکہنا بہتر تہا فائدہ یعنے ابن اثیر رحمہ اللہ نی اس بات کو معتبر
نہین جانا مولانا عبد الرحمن چشتی کا اور سب صوفیون کی مذہب کا
بیان مولانا عبد الرحمن چشتی اللہ اونسی راضی رہی انہونے کتاب مراۃ الاسرار
جو اولیا اونکی احوال مین لکھی ہے اوسمین جابجا قران اور حدیث پر عمل
کرنے کی تاکید فرماتی ہین اور صوفیونکی احوال مین لکھتی ہین کہ اہل سنت اور جماعت

کے سب علم والونکا اسپر اتفاق اور ایکہ ہی کہ حق ان چارون مذہبون مین یعنی
حنفی مالکی شافعی حنبلی مین گہومتی والا ہی اور یہ لوگ یعنی صوفی لوگ بھی حق بات کے
طالب ہین اسباعث سی یہ لوگ بغیر انکار کے چارون مذہب کی پیروی کرتے
ہین اور ایک مذہب کی قید مین نہین ہین اور سب مذہبونکی قول جو موافق حدیث کے
اور قرآن شریف کے پاتی ہین اوسپر عمل کرتی ہین اس باعث سی کہتے ہین کہ
الصوفی لا مذہب لہ یعنے صوفی کا کوئی مذہب نہین حضرت شیخ سعد الدین
فرغانی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب مناہج العباد چارون مذہبون کے بیان مین لکھی
ہے نہایت عمدہ کتاب ہے صوفی کو اوسکی بڑی ضرورت ہی مولانا عبد الرحمن چشتی
رحمۃ اللہ علیہ لکھتی ہین کہ صوفیہ نکا دار مدار صاف صاف آیتون اور حدیثون
پر ہے پہر امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے احوال مین لکھتی ہین کہ شیخ فرید الدین عطار
رحمۃ اللہ علیہ فرماتی ہین کہ اوس شخص کی تعریف کون کرسکتا ہی جسکی تعریف
سبکی زبان پر جاری ہے اونکی محنتین اور اللہ کے دہیان مین غرق رہنا نہایت ہی
ظاہر شریعت مین اور باطن کی راہ مین اونکا بڑا درجہ ہی اونہونے بہت
بزرگون کو دیکہا ہی امام جعفر صادق علیہ السلام کی صحبت پائی ہی اور اونہو
نے آپ فرمایا ہے لولا السنتان لہلک النعمان اگر وہ دو برس نہوتی تو نعمان
ہلاک ہوجاتا یعنے اگر مین دو برس امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت مین
نہ رہتا تو مین ہلاک ہوجاتا مولانا عبد الرحمن چشتی رحمۃ اللہ اسکی بعد لکھتی

ہین کہ امام ابو حنیفہ رہ اپنی ذات سی تابع صاف صاف آیتون اور حدیثون
کے تھی کسواسطے کہ قول امام ابو حنیفہ رہ کا مشہور ہی کہ جسجگہ قول ہمارا
جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ والسلم کی حدیث کے برخلاف پاؤ اوسکو چھوڑدو
اور حدیث پر عمل کرو اور وہ کیونکر ایسا نفرماتی اونکو تو جناب پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم نے خواب مین حکم کیا تھا کہ میری طریق کو ظاہر کر فایدہ مولانا
عبدالرحمن چشتی رہ نے جو یہ لفظ لکھا کہ اپنی ذات سی آیتون اور حدیثون کے
تابع تھی اسمین اشارہ یہ ہی کہ جو لوگ اونکی نام لینی والے ہین وہ دو طرح کے
ہین ایک تو وہ ہین جو حقیقت مین اونکی راہ پر ہین جیسی اونکی شاگرد امام
ابو یوسف رہ اور امام محمد رہ اور امام زفر اور بڑی بڑی شاگرد اور اونکے
بعد بھی جو انصاف والی ہین جیسی امام طحاوی وغیرہ اونکو جہان حدیث ملجاتی
ہے اور وہ حدیث امام کو نہین ملی تھی اس باعث سی اونہون نے اپنی قیاس
سے ایک بات کہدی تھی جب یہ لوگ حدیث پاتی ہین امام کا قول
چھوڑ دیتی ہین اور حدیث شریف پر عمل کرتی ہین دوسری قسم کے نام کی
حنفی وہ لوگ ہین جو کہتی ہین جو حدیث امام کو نملی اور اماموں کو ملی اونکی بات
کا ہمکو اعتبار نہین اگر ہزار آدمی اوس حدیث کی گواہی دین تو بھی ہم اونکی
گواہی نمانین گر بعضی کہتی ہین کہ یہ حدیث اگر ہو گی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے پہلی فرمایا ہو گا پھر آخر مین منع کردیا ہو گا بعضی کہتی ہین حدیث کا

سمجھنا مشکل ہے سیدہی سیدہی صاف صاف لفظون کو کہتی ہین کہ ہمین
معلوم اسکا کیا مطلب ہے ہمکو اتنی سمجھ نہین کہ اسکا مطلب سمجھین اسطرح
کے لوگونکو ملا کیدانی ہے اوسنے صاف لکہدیاہے کہ التحیات مین انگلی سے
اشارہ کرنا معاذاللہ حرام ہے جسطرح حدیث والی لوگ کرتی ہین اصل
حنفیون مین ملا علی قاری ہین اونہون نے ملا کیدانی کا رد لکہاہے اور لکہاہے
کہ امام ابوحنیفہ رہ سے بہی یہ اشارہ ثابت ہے اور اگر امام نے منع بہی کیا ہوتا
اور ہمکو اپنی رسول پاک صلعم کی حدیث ملتی تو ہم حدیث ہی پر عمل کرتے
پہر مولانا عبدالرحمن چشتی نے امام شافعیؒ اور امام احمد ابن حنبل کی بہت
بڑی تعریفین لکہین ہین پہر حضرت شیخ الاسلام خواجہ عبداللہ انصاریؒ
کے احوال مین لکہاہے کہ وہ حضرت ابوایوب انصاریؓ کی نسل مین ہین
صاحب نفحات یعنی مولانا عبدالرحمن جامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتی ہین
کہ شیخ الاسلام نے فرمایا ہے کہ مجکو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی تین لاکہہ حدیثین یاد ہین ہزار ہزار سندون کی ساتہہ اور فرمایاہے
کہ جنہے تین سو آدمیون سے حدیث لکہی ہے وہ سب سنی تھی اور حدیث والے
تھی بدعتی نہین تھے اور رای والی یعنی قیاس والی نہین تھے اور کسیکو یہ بات
میسر نہین ہوی اور بہت سی سندین عالی مین نے چہوڑ دین اور نہین لکہین
کہ وہ مرد رای والا تھا یا علم کلام والون مین سے تہا سو مولانا عبدالرحمن چشتیؒ

لکھتے ہین کہ وہ کیونکر ایسا نکرتی کہ صوفیونکا مذہب حدیث والونسے بہت نزدیک ہوتا ہے فایدہ بدعتی وہ لوگ ہین جنہون نے حدیث والون پر یہ گمان کیا کہ یہ لوگ جہوٹی ہین رافضیون نے گمان کیا کہ جو حدیثین حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہم اور حضرت عثمانؓ کی تعریف مین حدیث والی لوگ بیان کرتی ہین وہ حدیثین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہین فرمائین ان لوگون نے آپ پر تہمت جوڑی ہے خارجیون نے یہ گمان کیا کہ جو حدیثین حضرت علیؓ کی تعریف مین ہین وہ حدیثین لوگون نے دلسے جوڑی ہین معتزلیون نے گمان کیا کہ جو حدیثین اللہ کے دیدار کے مقدمی مین اور گناہ گار مسلمانونکے دوزخ مین سے نکلنے کی مقدمی مین ہین وہ لوگون نے دلسے جوڑین ہین سو حضرت عبد اللہ انصاری صوفی نے ایسے لوگون کی زبانی حدیثین نہین سنین اور انکو اپنا اوستاد نہین بنایا اگرچہ اوسکی سند عالی تھی عالی سند اوسکو کہتی ہین کہ جسمین بیچ والی تہوڑی ہون جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ مین اور اپنی بیچ مین جتنی تہوڑی آدمی ہون اوسقدر وہ سند زیادہ اونچی ہے کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نزدیکی بہت بڑی نعمت ہی اور قیاس والی وہ لوگ ہین جو بدعتی تو نہین ہین مگر حدیثین دیکھنے مین کم مشغول رہتی ہین بلکہ جو مسئلی صاف صاف حدیثون مین نہین پاتی ہین اون مسئلون کو قیاس سے نکالا کرتے ہین ایک مسئلہ پر قیاس کرکے اوس طرح کی سیکڑا دن مسئلہ نکالتی ہین اس کام مین اگرچہ غیب

تو یہ کام بھی اچھا ہے مگر بہت سی حدیث والوں نے اس سے بچے احتیاط کی سے
کہ جب آدمی اپنی عقل سے بہت باتین نکالیگا بہت جگہ اوس سے غلطی ہوجاویگی
اور جب حدیث کے دیکھنے مین کم مشغول رہیگا اوسکی باتین بہت حدیثوں
کے خلاف ہوجاوینگین اور اوسکو خبر نہوگی ایسے لوگونکو بھی حضرت عبداللہ
انصاری صوفی نے بہت اچھا نجانا اور اونسے حدیثین نہ سنین اور علم کلام
اوسکو کہتی ہین کہ بدعتی فرقونسے یعنے معتزلیون اور رافضیون اور خارجیون سے
بحث کرنا اور اونکی قائل کرنے کی لئے طرح طرحکی دلیلین اپنی عقل سی نکالنا
یہ کام بھی اگر انصاف کی ساتھ ہو تو اچھا ہی مگر اسمین زیادہ مشغول ہونے
مین بڑی خرابیان پڑتی ہین بہت لوگ معتزلیون سے لڑتی لڑتے خود
آدہی معتزلی ہوگی اور اونکی بہت باتین اونہون نے پسند کرلین اور بہت
لوگ رافضیون سے لڑتی لڑتی اونکی ضد مین آنکر خارجی ہوگی حضرت علی سے
سے بی ادبی کرنے لگے حضرت عبداللہ انصاری صوفی نی علم کلام والوں
حدیثین نہین سنین جو لوگ خالص حدیث والی تھے اونہین سی حدیثین
سنین اور صوفیونکا مذہب خالص حدیث والونسی بہت ملتا ہے اتنا
فرق ہی کہ حدیث والی لوگ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمائی
ہوئی باتون مین اور آپ کے کامون کے دریافت مین زیادہ مشغول رہتی
ہین اور اللہ کا دہیان بھی رکھتی ہین اور صوفی قرآن اور حدیث کو بقدر ضرورت

حاصل کرکے اسدکی دہیان مین ڈوبی رہنی کی زیادہ مشق کرتی ہین اور اپنی دلکی
درست کرنی مین بہت مشغول رہتی ہین کہ ہماری دلمین کوئی بات خلاف قرآن
اور حدیث کرنہ آنی پاوی اور جو حکم شریعت کی ظاہر مین ہاتھہ پاؤن سے ادا ہوتی ہین
اونکو بہی ادا کرتی ہین اور اسد اور رسول کی محبت ایمان کی جزو ہے قرآن اور حدیث
مین اسکی بڑی تاکید ہے اور محبت کی جگہ دل ہی اوس محبت کی بڑہانی کی مشق
کرنے مین صوفی بہت مشغول رہتی ہین اور حدیث والی بہی ان باتون سے خالی
نہین مگر زیادہ مشغولی انکو حدیثون کی یاد رکہنی مین اور لوگون کی سمہانی مین رہتی
ہی دونون طرحکی لوگ امت محمدی مین بہت ہوی اسد اون سب سے راضی ہوی اور ہمکو
اسد اونہی کی راہ پر رکہی آمین بشارت محمدی جو پوتہی راماسنگ رام مین ہے
مولانا عبد الرحمن صاحب لکہنوی کے سلسلے کے ایک مرید ہین اونکا نام طالب
حسین شاہ ہے اسد ہمکو اور انکو اور سب محمدیونکو دین محمدی پر قایم رکہے
اور وہ فرخ آباد کی رہنی والی ہین اور پہلی ہند وتہی پہر اسد نے انکو نور ایمانکا
عنایت فرمایا اونہون نے ایک کتاب مین اپنا حال لکہا ہے اور جناب محمد صلی اسد
علیہ وسلم کی بشارت ایک پوتہی سے لکہی ہے چنانچہ اوس بشارت کی ہندی
لفظین یہی اون سے پڑہ کر صحیح کرلین وہ اوس کتاب مین فرماتی ہین کہ ہندو
بید کی خبردار ہونے کے سبب سے بہٹک رہی ہین کوئی آگ کوئی خاک کوئی پانی
کوئی ہوا کوئی پتہر کوئی درخت کو پوج رہی ہین اور نہین جانتی کہ ہمارا پیدا

کرنے والا کون ہے اور اوسکی کیا پہچان ہی اگر یہ لوگ بید کی سمجھہ بوجھہ رکھتی ہوتی
تو ہر ایک اپنا معبود جدا جدا بناتی اور کوئی خدا اوکی قائل نہ ہوتے سمجھو اسی تقریر و
بید کا گیان وہ ہی جو تو نسی رکھا جی نے بسنشٹ جی کو سمجھایا ہے اور رامائن کے
اخیر بالکنڈ مین گوسائین جی نے بیان فرمایا ہے چوپائی اکل انیہ انام ارویا
ابہنو گم اکسنڈ انوپا یعنے خدا اوسکا کوئی نسب ہی نہ وہ کسی سے پیدا ہوا ہی اور نہ
کچہہ اوسکا نام ہے اور نہ کچہہ اوسکی صورت ہی اور ابہنو یعنے پوشیدہ حال کا گم ہے
یعنے جاننی والا ہے اور ٹکڑے بھی نہیں ہو سکتا اور بہت اچھا ہے فائدہ نام
سننے کے معنے یہ ہین کہ جب وہ ہی تھا اور کوئی نہیں تھا تو اسکا نام اوسکی سوا کون
لیتا پہر اگلی بہت لفظین لکہین ہین اوسمین یہ بھی ہے کہ وہ سنتا ہی اور سب
کام کرتا ہے اور سب کچہہ دیکھتا ہے پہر لکہا ہے کہ ہندؤن مین جو اگلی لوگ تھے
اونمین کاک بہسنڈ جی اور گرڑ جی اور بیاس جی سب دین ہنود مین اسکو اکیلا
جاننی والے تھے اور معتبر بزرگون مین تھے سو یہ بیان بسنڈ جی کا ہی جو گرڑ جی
سے فرمایا ہے اوسکو پوتھی راماین کے بارھوین اسکند اور چھٹی کانڈ
مین مہاراج بیاس جی لکھتے ہین اور یہ پوتھی داخل اشارہ پرانون مین ہے
اور گوسائین جی نے یعنے تلسی داس نے ٹیکا یعنے ترجمہ اوسکا بہاکا کے زبان مین
کیا ہی کہ حاشیہ پر اس پوتھی کے چھپا ہوا ہے اوسکی دیکھنے سے حال ان لوگون
کے سچائی کا ظاہر ہوتا ہے اور وہ یہ ہے چوپائی سیان نیکہہ بات کچہہ راکہن

وید پران سنت ست نہاکون یعنے بھسنڈجی گرڑجی سے فرماتی ہین کہ اب مین کسیکی
پکہہ یعنے طرفداری اور بات یعنے طرف داری یہان نکرونگا جو وید نے کہاہے
اور پران نے کہاہے اور سنت یعنے بزرگونکا مت یعنے دین ہے وہ مین کہونگا
چوپای برکہہ سہس دس سندرم ہوی تہ کی بعد نہ پاوی کوی ٭ یعنے اب سے
دس ہزار برس تک سندرم یعنے ولایت عام مین رہے گی اوسکی بعد پہر کوی
یہ مرتبہ نہین پاسکتاہے فائدہ اس کلام سے معلوم ہوتاہے کہ کاک بسنڈجی نے
حضرت آدم علیہ السلام سے پہلے یہ بات فرمای ہے اور وہ دیوتاؤن اور جنون مین
سے ہین کیونکہ حضرت آدم علیہ السلام کے چہہ ہزار برس بعد ہماری حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم پیدا ہوی اور اب اوسوقت سے تیرہ سو برس گذری ہین اور
کاک بسنڈجی خبر دیتی ہین کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دین پندرہ سو برس
تک رہیگا تب امام مہدی علیہ السلام ظاہر ہونگی پہر ولایت ختم ہوجاویگی
اور یہان فرماتے ہین کہ اب سے دس ہزار برس تک ولایت رہیگی معلوم ہوا
کہ انکا زمانہ حضرت آدم علیہ السلام سے پہلے ہے چوپای دیس عرب
بہرگ لتا سہای سوتہل بہوم گت سوکہگرای یعنے عرب کے دیس مین
بہرگ یعنے سکرکے یعنے جمعہ کے ستارہ کی طرف سہای یعنے اچہی ہے اور اوس
بہتاری کا مقام ملک پچہم کا ہے اور وہ لتا سہای یعنے خوش ہے اور بہوم
سوتہل ہے یعنے زمین اچہی شان کی ہے سوکہگرای کنگ کہتے ہین کوی کو

اوہمنت مجہار اٹو یعنی نگم اگم سمندر کو کہتی ہین یعنی سمندر کا جیسا پہیلاو ہی ویسا ہے
تیج یعنی جلال بے انتہا اونکا ہوگا اور تپتی یعنی گرم ہوگا آیا یعنی آوا اوہمنت یعنی انکو
مجہار یعنی بیچ مین یعنی جسطرح کمہار کے آوی مین ایک جگہ آگ لگی اور سب طرف
جلنے لگا اسیطرح وہ دین محمدی عرب سی سب ملکونمین پہونچیگا اور گرما گرمی کی ساتھ
جاری ہوگا چوپائی تب لگ جو سندرم یہی کوئی ہوہنا محمد پار نہو ہی یعنی اس تن
کے جاری رہنی تک جو کوئی خدا تک پہونچنا چاہی تو بلی وسیلہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کے نہین پہونچیگا چوپائی تپستی ہا انس جنت بہکاری ہو شہرت نام ہوین برت دہار
پر تپستی انس یعنی عابد آدمی جنت بہکاری یعنی بڑی بہیک مانگنی والی اور جرحو و
شہرت نام یعنی اوس نام پاک کا وظیفہ کرتی ہے ہوینگے برت دہاری یعنی ... تبہی و آلے
چوپائی بن آچار بچار دہنینا ہو بجین جاہی نرمشی کلیسا ہو یعنی ...
کوئی آچار بچار تجگی یعنی چہوت پاک دریچہ جا پاٹ جیسا ... ہی اوسکو
چہوڑسکے یعنی طریقہ اسلام قبول کرکے جاہی یعنی اوسکو نر یعنی انسان وظیفہ کرنگی
اونکی جبتی فکرین دین دنیا کے ہین وہ سب دور ہوجاینگے سور ٹہا دیپک
تم اس جوت جرت اور جارت آدہک تہنین کرسان سجہوت توکیت سنوکیت مین
بڑی دیپک یعنی چراغ کے مانند اس جوت یعنی ایسا نور کہ روشن ہوتا ہے
اور روشن کرتا ہے ادہک یعنی بہت یعنی وہ نور محمدی مثل چراغ کی روشن
ہوگا کہ ایک چراغ سے اور بہت سی چراغ روشن ہوتی جاوینگی کرسان یعنی

پتھری اور سجوت یعنی چنگاری تو کت یعنی کسطرف سی سر گمنت یعنی سوختہ یعنی وہ
مانند پتھری کی آگ کی ہوگا کہ ایک چنگاری نکلی اور دیکھو کسطرف سی سوختہ مین نکلی یا
نہ یعنی نکلی دوہا اونگ شونک اور رار کر تو ریا اہک دو دار ہو جا گرت سکپت
تین چہم نام ابستہا چار ہو اونگ مقام شبد اور اتپہا گاہی جسکو ارادہ الہی
کہتی ہین اور شونگ یعنی اللہ تعالیٰ کا علم جسی کوئی ذرہ پوشیدہ نہین اور رار کر او کی
اصل رار اکار یعنی اللہ کی ذات پاک جسکو کوئی نہین کہتا کہ کیسا ہی تو ریا
یعنی اللہ کی پہچان جاگرت یعنی خلقت انسانونکی اور سکپت یعنی مقام ارواح جونکا
تین یعنی خلقت فرشتون کی ابستہا یعنی منزل یعنی یہہ چار منزلین دین محمدی مین
مقرر ہونگی دوہا ایک سہس اور پنچ ست مدہ منگل ابریک ہو تام دیار ن
کرین نشچی من کرشیک ہو یعنی ایک ہزار اور پانچ سو برس تک نہایت خوشی سے
جو بی انتہا ہے لوگ اوسی نام کو وظیفہ کرینگے یقین دلسی مضبوط ہوکر چوپائی
شونسا بنج ملک سر پا وین ہر ور رس کر وید بکہانی ہو یعنی اللہ کی محبت مین
مست جانا اور نجات وہی انسان پاوینگی ہرور رس کر یعنی بار بار اچھی
طرحسے وید بیہ بات کہتا ہے چوپائی تب ہوی نہک لنک وتارا ہو
مہدی کہین شنگل سنسارا ہو نہک لنک کی معنے معلوم نہین یعنی نب ایک
اوتار یعنے مرد کامل ہوگا جسکو سب امام مہدی کہینگے چوپائی ہر سندم
نمان نہین ہوی ہو تلسی بچن ست کوئی یعنی اوس وقت البعید ہی

ولایت نہین ہوگی تلسی داس جے سچ سچ کہتی ہین اتھربن پراو کالکی پران سے

محمدی بشارتون کا بیان ایک رسالہ اجمیر شریف مین چھاپا گیا ہے جناب خواجہ معین الدین

چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہ پاک کا فیض اللہ تعالی یون ظاہر کیا ہے

جو جناب خواجہ نجم الدین صاحب چشتی سکے مرید ہین اور خواجہ

خاص مرید اور جانشین ہماری دادا پیر صاحب

رحمۃ اللہ علیہ سکے ہین سو مولوی محمد

مین لکھی ہین ایک کا نام التصدیق المنود

کشف الاستار رکھا ہے اونہون نی بہت سے محمدی بشارتین

اگلی کتابون سے لکھی ہین ایک عبارت اتھربن بید کی

سنسکرت حرفون مین لکھکر اوسکا ترجمہ اردو مین کر دیا ہے

یہہ ہے جو ہمارا پروردگار پرورش کرنیوالا اور دولت کا

جسکے مہربانی سے ہمارا راجہ پوتر نے بڑا رتبہ پایا ہے اور وہ راجہ

اپنی مریدون کو اللہ کا یہہ منتر دیتا ہی اور اسکی یہہ کہتا ہے کہ مین بھگوان

دوست اس خدا کو لا اله الا اللہ اونچی آواز سے پکارتا ہون اور یہہ منتر اور روزہ

انہون سے نے اقبال کے ترقی کیواسطے شکر بینی اور ہوم کرنیوالی کو راجہ

کے موافق سب کچھ دیتا ہے اور سب سے بڑا اللہ جسکو اندر کا مالک کہتی

ہین اور سب سے بڑا عمدہ پر یہہ ہے سب جیوکے باطن کا جانی والا عزیز ہو سکتا

بھول جاو ہی سو ہندوونکی کتابون مین دس اوتار لکھے ہین اون اوتارون مین کرشن کو سبسے بڑا کامل لکھا ہے اور ہندوون کے اگلی بزرگون سے نے بدہ اوتار کی اور کلکی اوتار کے خبر دی ہے سو بدہ اوتار کا زمانہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت پہلی ہے مگر برہمنون نے بدہ اوتار کو نہین مانا جسطرح یہودیون نے حضرت عیسی علیہ السلام کو نہین مانا مگر چین وغیرہ مین بدہ متی بکثرت ہین اور خدا کو ایک کہتی ہین اور کلکی اوتار کے جو پتے ہندوؤن کی اگلی کتابون مین لکھی ہین وہ سب پتے ہمارے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم مین موجود ہین خوب ثابت ہوا کہ کلکی اوتار خطاب حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے مولوی محمد حسن صاحب نے ایک سبسے بڑا کام کیا کہ ہندوون کے جتنی راجہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے گذری ہین اون سب کا حال ہندوون کی معتبر کتابون سے لکھدیا ہے اسمین بہت بڑا مطلب ہے بڑی کام کے بات یہی ہے یہ ہے کہ ہماری حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلی کچہ بے ایمان لوگ ہندوستان مین جو پہیل گئے تہے اگلے بزرگون نے اونکی بہی خبر دی ہے اور اونکی پتے بتای ہین پہر فرمایا ہے کہ بعد اوسکے کلکی اوتار کا ظہور ہوگا سو ہندو لوگ ہند کے مارے کہدیتی ہین کہ وہ جو ہماری بزرگون نے بری اور بدکار لوگون کی خبر دی ہی سو انہین مسلمانون کے خبر دی ہے اس لئے اول سی آخر تک اونکی سب راجاؤن کا حال بیان کر دیا اور آئینہ کیطرح صاف دکہا دیا کہ جن بے ایمانون کی خبر اوتارون سے دی تہے وہ ہماری پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے ہوچکی اور کلکی اوتار کے جو پتے اور

نشان تھے وہ سب ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین موجود ہین اِ مولوی صاحب لکھتے
ہین کہ وشنو پران جو ہندؤنکی بڑے معتبر کتاب ہی جس شخص نے وہ کتاب لکھی ہے وہ
چوتھی باب مین لکھتا ہی کہ پریچھت راجا میرے وقت مین ہے اور پریچھت ابھیمن کا
بیٹا ہی اور وہ ارجن کا بیٹا اور ارجن پانڈو کا بیٹا اور پانڈو بیاس برہمن کا اور
وشنو پران بید بیاس کے بیچہ اور پران بیاس کے اول کا ہی وہ چوتھی باب مین
بائیسوین درجے مین لکھتا ہی کہ پریچھت سے راجا اکشما تک پانڈو وہین بائیس پشت
ہو گی اور اوسی باب مین تئیسوین درجے مین لکھتا ہی کہ سورج بنسیون مین اکشوا
جو وشنو پران کے لکھنے والے کے وقت مین تھا اس سے شاکیا تک اشارہ پشتین
ہونگی اور وشنو پران کا ترجمہ جو انگریزی مین ہی اوسمین لکھا ہی کہ پرانی عمارتین
جو انگریزون کو ہندوستان مین ملین ہین اون عمارتون کے پتھرون پر جو کچھ لکھا
ہوا تھا اوسی ہمکو معلوم ہوا کہ شاکیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے سات سو
برس پہلے پیدا ہوا تھا اور حضرت عیسیٰ سے پانچ سو تینتیس برس پہلے مرا اور
چین اور تبت وغیرہ اور قومونکے احوال کی کتابون سے بھی مطابق کر لیا اور
اسی پران مین اسی جگہہ پر لکھتا ہی کہ قوم پانڈو جسنی قوم برہمن اور چھتری سے بنیاد
ڈالی ہی وہ اکشما پانڈو پر تمام ہوا اور اکشما کا باپ سدہودہنا کا بلی اور دوآبا کا راجا
تھا جیسا ترجمہ انگریزی مین لکھا ہی کشف الاستار مین ہی کہ اوسکے بعد راہا سہا تیرہ
سے تئیس پشت کے بعد سومترا پر تمام ہوا تصدیق الہنود اور کشف الاستار مین ہی

کہ سوترا پانڈو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے چھ سو برس پہلے تھا اور شاکیا وہی جینی بدہ مذہب کی بہت مددگی ہی اور اوسی پران مین مگد کے گہرانے کا سلسلہ لکہا ہی اور مگد پہلے پٹنہ کو کہتے تھے اور یہہ سلسلہ جراسندہ سے شروع ہوا جو کشن جی کے مقابلہ پر تہا اور اوسکا بیٹا سہادیو اکشن جی کا تابع ہوکر مہابہارت کی لڑائی مین پانڈوون کا شریک ہوا اور اکیس پشت پیچہے رپنجی پر تمام ہوا جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پانچ سو برس پہلے تہا اس مقام مین بہت بڑا مطلب ہی وہ یہ ہی کہ اس رپنجی کے مارے جانے کے بعد ہندو لوگ گمراہ ہوگئی اونہین بی ایمانونکی پہلے سے اوتارون نے خبر دی تہی اور یہ رپنجی حضرت عیسیٰؑ سے پانچ سو برس پہلے تہا تو ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے رپنجی گیارہ سو برس پہلے تہا کتاب بہاگوت جو ہندوون کی بڑی معتبر کتاب ہے اوسمین لکہا ہی کہ جب رپنجی مگدی یعنی پٹنہ کا رہنی والا مارا جاوے گا زمانہ بہت خراب ہوگا اور بت پرستی اور بی ایمانی پہیلے گی اور عمدہ عبادت غسل ہی شمار ہوگا جو دور دراز پانیون پر جاتا ہوا اور چوری کو ہنر اور زنا کو لوگ شجاعت اور خوبی سمجہین گے اور سب عیب ظاہر ہون گے اور سارے ملک ہند مین جیسے آبو اور قنوج اور رنگدا اور پراگ اور متہرا اور کاشی مین ملیچون کا راج ہوگا اوسوقت کلکی اوتار پیدا ہون گے بہاگوت کے اس بیان سے ثابت ہوا کہ بت پرستی ہندوونمین اوسوقت تک نہ تہی مطلب یہ ہے کہ وہ بت پرست جو بتون کو اللہ کا شریک سمجہنے لگے یہہ بت پرست اوسوقت سے پہلے نہ تہی اس بت پرستی کو

اگلی ہندو بت پرا جانتے تھے فقط اتنا کرتے تھے کہ اللہ کے خاص بندون کے
تصویرین برکت کے واسطے اپنی پاس رکہتے تھے تاکہ اونکی محبت اور آونکا دہیان ہر وقت
جمار ہے جب پہنچی بار آگیا اوسکے بعد ایسے بت پرستی پہیلی جسمین ایمان جاتا رہا اوسمین
بی ایمان بت پرستونکو اگلے ہندوون نے ملیچھہ یعنی بی ایمان کہا ہی اور یہ خبر دی ہی کہ
جب بت پرستی اور بی ایمانی ہندوستان مین پہیل جائیگی تب اس کفر کے مٹانے کے
لئے اللہ تعالی کلکی اوتار کو یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بہیجیگا کلکی پران جو ہندو نکی
معتبر کتاب ہے اوسمین لکہا ہے کہ کلکی اوتار اونکو اسلئے کہا ہی کہ وہ کالک کو دور
کرینگے جو زمانہ کے دل پر چہار ہا ہوگا اور وہ آپہی پورن برہم ہونگے مطلب یہ ہے
کہ کالک کہتے ہین زنگار کو یا میل کو سو آپ کا خطاب کلکی اوتار اسلئے ہوا کہ آپ ایسے
وقت مین ظاہر ہوے کہ سارے جہان کے دل پر اندہیرا کفر کا چہا گیا تہا اور
آپ خود پورن برہم تہی یعنے پوری تھے سب کمالونمین کامل تھے یہی پتا آپکا
توراۃ اور زبور مین اور حضرت اشعیا علیہ السلام کے صحیفے مین بہی اللہ نے
دیا ہے کہ اندہیرا کفر کا سارے جہانمین پہیل جاویگا اور ظلم ظالمونکا انتہا کو پہونچیگا
تب آپکا ظہور ہوگا سو ایسا ہی ہوا ادہر ہندوستان کے ملک مین حضرت
عیسی علیہ السلام کے پانچ سو برس پہلی سے ہندو بگڑے اللہ کو بہول گئی
اور بتون کو اللہ کا دوسرا سمجہی بعد اوسکے پانچ سو برس بعد حضرت عیسی کے
وقت یہہ ملک شام اور روم کے بیت یہودی یون بگڑے کہ حضرت عیسی کے

پھلی دشمن ہوئی کچھ دنون سے بعد حضرت عیسیٰ کے ماننے والے یون بگڑ سے کہ حضرت
عیسیٰ کو انہون نے خدا کا دوسرا سمجھا حضرت عیسیٰ سے کچھ سو برس بعد اللہ نے جناب
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ مین پیدا کیا اور ان پر قران اوتارا کہ سب قومون کے
دلون پر سے میل چھڑ اوین اور پردی غفلت کے اوٹھا دین یہی پتا حضرت شعیا
علیہ السلام کے صحیفے مین دیا ہی کہ ساری قومون پر جو پردہ پڑا ہوا ہے اللہ تعالے
اس پردی کو اوٹھا دیویگا ایک سالہ پادریون نے لکھا ہے اوسمین وشنو پران سے
نقل کیا ہی کہ دولت اور دین داری دن پہ دن گھٹے گی یہانتک کہ دنیا بالکل تباہ
نہ ہو جائیگی لوگ ون بھاری بوجھون سے جنھین اونکی بادشاہ اونپر ڈالین سگے
پریشان ہو کر جنگلون اور پہاڑونین جا چھپین سگے اور جنگلی شہد ساگ پات
جڑین میوے پھل اور پتون پر خوشی سے بسر کرینگے آخر کو کلکی اوتار اویگا وہ سب
ملچھون اور چورون کو اور سب جنکے مل بدے پر مائل ہین تباہ کریگا دیکھو یہ پتا
صاف محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی آپ کے وقت سے تین سو برس پہلے
قسطنطین بادشاہ جو حضرت عیسیٰ سے تین سو برس بعد تھا بت ستی چھوڑ کر جھوٹ موٹ
کا عیسائی ہوا اوسنے حضرت عیسیٰ کو اور روح القدس کو دو خدا ٹھہرا کر سب لوگونپر
جبر کیا کہ تین خدا ؤنکا اقرار کرو نہین تو تمھاری گھر تباہ کردی جائینگے اوسوقت سے
ایمان دار لوگ جو اللہ کو اکیلا جانتے تھے اور سب پیغمبرون کو اللہ کا بندہ جانکر
مانتے تھے جنگلون اور پہاڑونین چھپ چھپ کر بیٹھ رہے ساگ پات کھا کھا کر

اور اپنا ایمان بچایا جب اللہ نے محمدی نور پھیلایا تب سب ہمارے والوں نے امن پایا تصدیق الہنود

مین ہی کہ مگد کے خاندانکے بعد دشنوپران ور بیاگوت مین پر ا دھتہ شنگ کے بیٹی کی پانچ پشت

تک کی سلطنت لکھی ہی آور کشف الاستار مین ہی کہ پرنجی کے وزیر پرادھتہ نے اوسکو مارڈالا

اوسکی بیٹی شنگ کی سلطنت پانچ پشت پر ہوئی اونکے بعد دان شششوناک قوم کانتہ کی

ایکسّو ساٹھہ برس کی سلطنت لکھی ہی اونمین اجیتا ستروچھٹی پشت مین تھا اور حضرت

عیسے سے ساڑھی پانسو برس پہلے پرنجی کے اول زمانے مین تھا اونکے بعد نند کے گھرانے

کی سلطنت لکھی ہے اونمین مہانند حضرت سکندر کے وقت مین تھا آور دشنوپرانکے

چوتھی باب کے آخر کے موافق ارجن کے بہائی جد ہشتر کے سلطنت چھوڑنے اور

پریچیت کے پیدا ہونے سے مہانند تک عرصہ ایکہزار پندرہ برس کا لکھا ہی آور نند کے گھرانے

کے بعد موریا کے گھرانے کی سلطنت ایکسّو سینتیس برس کی لکھی ہی آونکی بعد دشنگ

یعنی شناکے کی ایکسّو بارہ برس کی سلطنت لکھی ہی وہ بھی گذر گئی آونکی بعد چار کنڈونکی

یعنی چار ذاتونکی سلطنت چارسو پانچ برس کی لکھی ہی آونکی بعد اندراسکے گھرانے کی تیس

راجاؤنکا بیان ہی جنکی سلطنت چارسو چہیالیس برس کی لکھی تہی یہ دستور ہوئی کہ حضرت

عیسے سے بیس برس پہلی شروع ہوی آور حضرت عیسی کے چارسو چھبیس برس بعد

تمام ہوی یہ سلسلے بدستور ہوی اور سب ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلی ہو چکے

ان سلسلون کے بعد اور سلسلے لکھے ہین کہ سات شخص ابہیر اور دس گردہرب اور سولہ

شاکی اور دس گنگ اللہ آٹھو یادونا اور چودہ توشاری اور تیرہ منڈی اور دس گرنڈ ہوچکے

اور کل زمانہ ان سلسلون کا ایکہزار ستاویں برس مین لکھا ہی اونکا بیان ترتیب سے
یون ہے کہ آٹھہ یاونا اجیتا ستروسکے زمانے مین حضرت عیسٰی سے پانسو پندرہ برس
پہلے تھے اور یہ یاونا یونان کے لوگ ہین کیونکہ ہند کا واسطے یونان سے
قدیم سے رہا ہے کہ حضرت سکندر کے زمانے تک یونان والون کو یون کہا گیا ہی یعنے
ہندوستان کے لوگ اوس زمانے مین یونان کے لوگون کو یون کہتے تھے چنانچہ خود حضرت
سکندر کو یون کا بادشاہ کہا ہی اب خوب ثابت ہوگیا کہ یاونا بھی انہون نے یونان کے
لوگون کو کہا ہی پھر اونکے زمانے کو دیکھو کہ آٹھہ یاونا کے بعد چودہ نوشاری ہوی اور
نوشاری قوم پانڈون کے بعد تھے اور سومترا پانڈو حضرت عیسٰی سے چھہ سو برس پہلے
تھا اور یہ سومترا پانڈو قوم کا آخری راجہ ہے اور اوسکے بعد نوشاری ہوے تو یہ آٹھ
یاونا حضرت عیسٰی سے پانسو برس پہلے تھے اور وشنو پران کا شرح کرنے والا اور انگریزی
ترجمہ کرنے والا یہان یون سمجھا ہے کہ یہ یاونا وہ ہین جو بارلیخ کہلاتے ہین جو حضرت سکندر
کی فوج مین سے باقی رہ گئی تھے وہ بلخ مین رہے اور انہونے جمنا تک راج کیا اگر وہ ہین تو بھی
حضرت عیسٰے علیہ السلام سے تین سو برس پہلے کے ہین اور مہابھارت کی لڑائی مین کرشن جی
کے مقابل مین جو جراسندہ تھا اس جراسندہ کو کال یون نے مدد کی تھی جیسا کہ مہابھارت
کے سبھا پرب مین لکھا ہی اسیلیے بھاگوت مین اوسکو یعنے کال یون کو اسُر کہا ہی اور اسر
ناپاک اور بی ایمان کو کہتے ہین اوسکو اسیلیے بی ایمان کہا کہ اوسنے کرشن جی سے سامنا کیا
اور جراسندہ ظالم کا شریک ہوا ایک شخص کے بُری ہونے سے ساری قوم بُری نہین ہوجاتی

یونان والے اگلے وقتونمین بہت سے بے ایمان تہے اور اونمین بہت خداپرست
بہی تہے حضرت سکندر بادشاہ ایسے خداپرست تہے جنہون نے ہر ہر شہر مین آگ پوجنے
والون کے آتشخانے توڑے اور خداپرستی ہر ہر شہر مین پہیلائی اور حضرت ابراہیمؑ
کی شریعت کو جاری کیا اور یہ جو کاٹہون کی قوم ہے انکی اصل بہی یونان سے ہے
پادریون کی کتابون مین ہے کہ گاتہ ایک وحشی قوم تہی جو ملک یونان کی آس
پاس رہتی تہی اونہون نے حضرت عیسیٰؑ کے تین سو برس بعد ملک روم پر حملہ
کیا اور اوسکے دس شاخین ہوگئین جتنے قومین کاٹہون کی ہین وہ سب قومین اونکی
بہی لکہی ہین معلوم ہوا کہ وے لوگ ملک یونان سے ملک ہند مین آئے ہین
اور جو لوگ کہتے ہین کہ یاونا بہاکوت مین سلمانون کو کہا ہے محض غلط ہے
اور بعضے ہندو اسپر یہ دلیل لاتے ہین کہ یاونا لوگ پچہم کی طرف سے آئے تہے
اور عرب ہماری ملک سے پچہم طرف ہے اسکا جواب یہ ہے کہ ہندستان سے
اور سب ملک پچہم کی طرف ہین یونان بہی پچہم طرف ہے یون انہی یونان والونکو
کہا ہے پہر تصدیق اسکو دو مین لکہا ہے کہ اونکے بعد چودہ ۱۴ نوشاری ہوی
وہ گہرانا بسر واکا ہے جو پانڈو کے بعد ہے اونکے بعد سولہ شاکی بیرنا کے
گہرانے کے ہین پہر دس گنگ ہین اونمین مہاگنگ تہا پہر سات شخص الیتر
اونمین سکوئنت کو ہی تہا جیساکہ آرایش محفل مین ہندو کے کتابون مین سے
لکہا ہے بعد اونکے گردہرپ کے گہرانے کا ذکر ہے اونکے بعد تیرہ ۱۳ منڈ نے

وشنو پران سکے لکہنے کے موافق ہین وہ تیرہ شخص شالباہن سکے ہین جو شمالی یعنے
اوترطرف تھا جیسا کہ اسی پران کی شرح مین لکہا ہے الفنسٹن انگریزی کی
اردو کتاب کا دوسو ایکیسوان صفحہ دیکہنا چاہیے اور ریاگوت مین اسجگہ پر
دنل گرنڈ لکہتا ہے وہ ایک قوم مہاراشٹر اور اڑیسا کے درمیان مین
جنکا راج اوس کتاب سکے چارسو دسوین صفحہ کے موافق منڈیون کی پہلے
مین تھا سو یہ سب سلسلے ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے ہو چکی پھر
ذکر مونون کے راج کا ہے جو تین سو سال کرین اور وشنو پران کی شرح
کے موافق مون قوم بھیم وا وترکی ہی اور سنسکرت مین مون چپ کو کہتے ہین
اور سمندر پال فقیر بڑے مدت تک چپ رہا آخر کو بکرم کی بادشاہت پر
قبضہ کر کے اوسنے اپنی اولاد سمیت تین سو برس راج کیا اور سلطنت شالباہن
کے گھرانی کی ایک ملک مین اور سمندر پالی کی سلطنت دوسری ملک مین
ایک ہی وقت مین تھی پھر ذکر ہے کہ گیارہ شخص پارسی کی سلطنت ہو گی
سو اب تک دکہن مین اونکا پتا موجود ہی وہ لوگ الفنسٹن انگریزی کی
اردو تاریخ کے چارسو ساتوین صفحہ کے موافق حضرت عیسیٰ کی زمانی مین
تھے وہ تلوک چند کے گھرانی سکے گیارہ شخص ہین جنکا راج سمندر پالیون کے
بعد ہوا ہے پھر ذکر کیلا کا یا ڈونا کا ہی اب کیلا کا کو کلنکا بولتے ہین وہ پہلو کیا
تلنگانہ مین اڑیسی کی پاس ایک ضلع ہی اور اڑیسا کے احوال مین جو

سب بادشاہ بن بیٹھے تھی تاریخ کی کتابونکی لکھنے والونے راجہ اندر کے خاندانونکا
کا سا راج لکھا ہی اوس زمانہ مین قوم چہتری سے راج جاتا رہا تھا اور تیرہ
سے شد ہر تک اہیر اور کوہی اور جنگلی علاقہ مگہ اور الہ آباد اور متھرا اور
کاشی اور قنوج وغیرہ مین خود مختار راج کرتے تھے گویا برات کی گشتی
مین ہر ایک راجہ اور ٹھاکر ہو گیا تھا اور شہر لبھی پور جو اودی پور کے راجاونکا
ہمیشہ سے گجرات مین بادشاہی شہر تہا اوسکو نوشیروان کی فوج نے سرے سے مسمار
کر دیا تھا یہانتک کہ راجہ کی قوم مین سے کسیکو زندہ نچھوڑا تھا دیکھو وہ جو
بھاگوت مین بتا دیا تھا کہ تمام ملک ہند مین آبو اور قنوج مین اور مگہ اور
پراگ اور متھرا اور کاشی مین ملیچھون کا راج ہوگا اوس وقت کلکی اوتار تشریف
لاینگے یہ پتا جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہونے کے زمانہ مین کیسا
ظاہر ہوا اسی نوشیروان کے زمانہ مین ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوے
اور سورج بنسی بینام ونشان ہو گئے بس پتا پورا ہو گیا یہ ضرور نہین کہ اونکا
نشان پھر کہین سے ظاہر نہو یہ جو اودی پور کے راجہ کہتے ہین کہ ہم اونکی
اولاد مین ہین اور وہ رام چندر کی فرزندونمین تھا اسکا سبب یہ ہی کہ ایک
رانی جسکا نام پشپاوتی تھا زندہ رہ گئی تھی وہ بھاگ کر ملنگیہ کے پہاڑ
مین چھپ گئی تھی لیکن چونکہ حمل سے تھی لڑکا جنی اور اوسکا نام گوہ رکھا اور وہ
انھی ملک کا راجا ہوا کلکی پران مین لکھا ہی کہ قوم کلکی اوتار گرگ گیشور شی تی ... سے گر چھوڑا

ہونگے اور ہمارے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی قوم کے لوگ اللہ کی عبادت
کرنیوالے تھے کعبہ جو اللہ کا گھر ہے اوسکے خادم اور مجاور تھے حضرت اسمٰعیل پیغمبر جو حضرت
ابراہیم پیغمبر کے بیٹے تھے اونکی نسل مین قریشی لوگ تھے مگر حضرت اسمٰعیل کا زمانہ بہت گذر
گیا تھا بہت سے عرب کے لوگ بت پرستونکی صحبت مین بگڑ گئے تھے مگر کچھہ لوگ خدا پرست
بہی باقی تھے ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے باپ دادون سے کہین بت پرستی
ثابت نہین بہت سے علم والونکے تحقیق یون ہے کہ آپکے باپ دادا سب خدا پرست
تھے شرک سے پاک تھے کلکی پران مین کلکی اوتار کے باپ کا نام وشنو یس
لکھا ہے اور وشنو انکی بولی مین اللہ کو کہتے ہین اور یس کے معنے ہین بندہ
تو وشنو یس کے معنے ہوئے بندہ اللہ کا اور عربی مین عبد اللہ کے بہی یہی معنی ہین کہ بندہ
اللہ کا اور عبد اللہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا باپ کا نام ہے اور کلکی اوتار
کی ماں کا نام سومتی ترجمہ کیا ہے اسکے معنے ہین معتمدہ یعنے بہروسا کی ہوئی
یعنے بہروسا ہے اوسپر کہ وہ بہی ہے دغا اور فریب نکرے گی یہی معنے ہین آمنہ کے
یعنے امن و امان والی فائدہ مولانا عبد الرحمن چشتی کے رسالے مین سے
انکے باپ کا نام کانتہ یہو تجھہ لکھا ہے سو ایک پنڈت نے یون بتلایا
کہ کانت کے معنے ہین نور اور جلال کے اور یہو تجہہ کے معنے مشغول
رہنے والا اب یہہ معنے ہوئے کہ اللہ کے نور مین مشغول رہنے والا
یہ معنے بہی عبد اللہ کے معنے سے نزدیک ہین اللہ کا خاص بندہ ہی ہوئے

جو اللہ کی یاد میں مشغول رہے کلکی پران میں لکھا ہے کہ کلکی اوتار کے تین بھائی ہونگے ایک
کا نام کوی یعنی معنے ہیں عقیل کے دوسرے کا نام سمنت اسکے معنے ہیں بہت علم
والا یہی معنے جعفر کے نام سے نکلتے ہیں تیسرے کا نام پراگ اسکے معنے ہیں
علی سو عقیل اور جعفر اور علی جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ابو طالب کے بیٹے تھے
اور ابو طالب نے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نہایت محبت سے پالا
تھا ابو طالب آپکے باپ عبد اللہ کے بھائی تھے دونوں کی ماں ایک ہی تھیں ہندو
ہیں ایسے چچا کو باپ کہتے ہیں کلکی اوتار کے پیدا ہونیکا مقام شنبل نگری لکھا ہے
شنبل نگری عرب کی بستی کو کہتے ہیں اسکی تحقیق یہہ ہے کہ ہندو دفتر میں زمین کے
اور جنگل کے سات حصے اور سمندر کے بھی سات حصے کیے ہیں جنگل کے حصوں میں
جو بڑا جنگل ہے اوسکو دیپ کہتے ہیں اور چھوٹے جنگل کو اپدیپ کہتے تھے اور
ہند کے لوگ جب ملکوں کی سیر کرتے تھے تو سوائے ہندوستان کی اور ملکوں میں
خشکی کی راہ سے جانا مشکل تھا سندھ سے چین تک جو باقی جمبو دیپ کے
برابر ہے تو اس میں درخت جامن کے بہت ہیں اس راہ سے اوسکو جمبو دیپ کہتے تھے
اور سمندر کو سمندر شور کہتے تھے اور جب ایران کو جاتے تھے جسکے بندرگاہ کو
تاپو سمندر کہتے ہیں اس باعث سے ساکھ دیپ کہتے تھے اور سمندر شور جو عرب
کا سمندر ہے اودہی سمندر سے ایران کو جاتے تھے اسی باعث سے
سمندر کو سمندر شور کہتے تھے تیسرا جنگل ہیں [illegible] اور عرب ہے

اور اسمین روشنی دو قسم کی ہوتی ہے ایک تو وہ جو سمندر مین معمولی ہوتی ہے اور دوسرے
ایک کیڑے کی جنبش سے پیدا ہوتی ہے اور سمندر مین جو بڑے درخت سی روشنی پیدا ہوتی
ہے اوسکو شمشیل اور شاملیل اور شنیل کہتے ہین اس باعث سے اوس جنگل کا شنیل نگر کی
نام رکھا اور سا ایران اور عرب کے درمیان کا سمندر چھوٹا ہے لیکن اسمین چلنا مشکل ہے
اس باعث سے اوسکو چھاچھ کا سمندر یعنے کھٹا نام رکھا تھا چوتھا جنگل افریقیہ ہے
ملک مصر وغیرہ جہان کوش کی بھی ملک ہین وہ کوش جو حام کا بیٹا تھا اور حام
حضرت نوح علیہ السلام کے بیٹے تھے تو اوسکو کوش دیپ کہتے تھے اور کش کا لفظ اصل مین
کوش ہے جسمین سے واو گرا دیا اور چونکہ عرب اور مصر کے بیچ مین حضرت ابراہیم
علیہ السلام کے زمانہ سے آمد و رفت جاری ہے اس راہ سے اوسکو ہندوون نے
سمندر گھی کا کہا ہے پانچوان جنگل یونان ہے جب مصر سے یونان کو جاتے ہین
تو سمندر راہ مین ہے اگرچہ اوسکا پانی میٹھا نہین لیکن آمد و رفت کثرت سے ہے ہند کے
لوگون نے اوسکو شربت کا سمندر کہا ہے اور کرونچ یعنے بگلہ اوسمین بکثرت ہے
اس جہت سے اوسکو کرونچ دیپ کہا ہے چھٹا جنگل روم اٹلی ہے جسمین پہاڑ کی
کثرت ہے جسکو کوہ سیدک کہتے ہین اس باعث اوسکو سمیدک دیپ کہا ہے
اور بیچ کا دریا جو بہت زور شور سے ہے اوسکو شراب کا دریا کہا ہے ساتوان
جنگل ہسپانیہ ہے اور اٹلی سے وہان جاتے ہوے مصر کے سمندر کا حصہ
پڑتا ہے اس لئے اوسکو شہد کا سمندر کہا اور اس ملک مین پانی کی

کثرت ہی اور پانی کی کثرت کو پہکر کہتے ہین اس باعث سے اوسکو پہکر دیپ کہا
ہی اب ثابت ہوا کہ شالمل اور شیبل اور شنبل اور شنگل دیپ خاص ملک
عرب اور شام کو کہتے ہین اور بعضے شاعرون نے اگرچہ سراندیپ کو بہی
شنگل دیپ کہا ہی مگر یہان یہ مطلب نہین کیونکہ یہان شنبل نگری ہی کہا ہی
اور شنبل نگری سراندیپ کا نام نہین اور سنسکرت مین شنبل دریا کی کنار کوہی
کہتے ہین اور مکہ شریف دریا کے کنارے پر ہی اور بعضے ہندو جو خیال کرتے
ہین کہ کلکی اوتار شہر سنبل علاقہ کٹہیر مین پیدا ہونگے یہہ خیال اونکا صاف
غلط ہی کیونکہ اس شہر کا نام سنبل چہوٹے سین سے ہی اور شنبل نگری مین بڑا
شین ہی بیشک اوس سے مراد عرب کی بستی ہی اور کلکی پران مین ایک پتہ یہ
لکہا ہی کہ کلکی اوتار کہوہ مین تپشی کرینگے یعنے ایک غار مین اللہ کی عبادت
کرینگے سو یہ پتہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم مین خوب ظاہر ہی جب آپکی
عمر چالیس برس کی ہوئی اللہ تعالی نے آپکے دل مین تنہائی کی
محبت ڈال دی مکہ مین ایک پہاڑ ہی جسکا نام حرا ہی اوس پہاڑ مین
ایک غار ہی اوس غار مین اکیلے بیٹہے رہتے تہی اور اللہ کی بندگی
مین مشغول رہتے تہے کئی دن کا کہانا اکٹہا اپنے ساتہ رکہہ لیتے
تہی جب وہ کہانا ہو چکتا تہا تو اپنی بی بی حضرت خدیجہ انکے پاس
تشریف لاتے تہے اور اوتنے دنونکا کہانا پہر اوسی غار مین لیجاتی تہے

چند مدت یون گذری کہ یکایک اللہ نے اوس غار مین جبرئیل فرشتہ کو بہیجا
حضرت جبرئیل نے آپکو اللہ کا کلام سنایا اور پیغام اللہ کا پہنچایا پانچ آیتین سورہ
اقرا کی پہلی پہر تہوڑی تہوڑی آیتین قران کی اللہ تعالی حضرت جبرئیل
کی زبانی بہیجا تہا آپ اونسے سن لیتے تہے اور لکہنے والون سے لکہوا لیتے تہے
اپنے ہاتھہ سے کبہی آپ نے لکہا نہ تہا اور کوئی کتاب پڑہی نہ تہی قرآن کے اترنے
کے بعد بہی آپنے اپنے ہاتھہ سے نہین لکہا اللہ نے یہ نشانی دکہلائی کہ دیکہو
انکو کسی آدمی نے نہین پڑہایا ہے سب کچہہ اللہ ہی نے بتایا ہے کلکی پران مین
ایک پتہ یہہ لکہا ہے کہ کلکی اوتار پہاڑ کی کہوہ مین پرسرام سے تعلیم پاوینگے
سو پرسرام روح کو کہتی ہین اور رام اللہ کو کہتے ہین اور حضرت جبرئیل کا خطاب
ہے روح القدس یعنے اللہ پاک کے بنائے ہوئی روح سو یہ پتہ بہی حضرت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم مین خوب ظاہر ہے اوس پہاڑ کے غار مین اللہ نے
روح القدس کو آسمان سے بہیجا اونہون نے اللہ کے حکم سے پہلی پہل
اوس غار مین آپکو اللہ کا کلام سکہایا اور کلکی پران مین ایک پتہ یہہ لکہا
ہے کہ شنبہل دیپ کے راجہ کی بیٹی اپنے وکیل کی معرفت آپکو قبول کریگی سو
حضرت خدیجہ جو مکہ مین بڑی رئیس کی بیٹی ہین اونہوںنے اپنی غلام میسرہ
کی معرفت جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغام نکاح کا دیا اور آپکی نکاح
مین آئین یہہ پتہ آپکا اللہ تعالی نے حضرت داود کی زبور مین بہی دیا ہے

کہ ویسی تعریفین نہ توراتہ مین ہین نہ زبور مین نہ انجیل مین اور فرشتونکی بھی بڑی بڑی تعریفین
اللہ نے قرآنمین کی ہین اسی طرح آپکی حدیثونمین فرشتون اور پیغمبرون کی اور سب
اچھی لوگون کی بڑی بڑی تعریفین ہین یہی پتا آپکا اللہ نے حضرت اشعیا علیہ السلام
کی صحیفہ مین بھی دیا ہی اور فرمایا ہی کہ وہ سچا ہے تونکی سچائی ظاہر کریگا اور انجیل
مین حضرت عیسی سے یون کہوایا ہے کہ وہ میری تعریف کریگا سو جناب محمد صلعم
حضرت عیسی کی وہ وہ تعریفین کی ہین کہ الحمد اللہ اسی طرح سب نبیون کی تعریفین
قرآن اور حدیث مین موجود ہین اور اللہ نے قرآنمین یہ بھی فرما دیا کہ ہمنی ہر قوم مین
ایک پیغمبر بھیجا ہی جن پیغمبرون کا نام نہین لیا اونکی بھی تعریفین کردین کلکی پران
مین ایک بہت بڑا پتا یہ دیا ہی کہ کلکی اوتار اپنا دین تلوار کے زور سے جاری
کرینگے یہی پتا جا بجا توراتہ اور زبور اور انجیل پاک مین اور صحیفون مین موجود ہے
تمہاری تلوار اللہ کو بہت پیاری ہی کلکی پران مین ہے کہ آخر کلپ مین یعنی آخری
زمانی مین پھر کلکی اوتار کی صفتین ظاہر ہونگی اسکا صاف مطلب یہ ہے کہ آخری
زمانی مین امام مہدی ظاہر ہونگی اگرچہ وہ پیغمبر نہ ہونگی مگر جناب پیغمبر صلعم کے
بڑے نائب ہونگی اونکا نام محمد ہوگا اور اونکی باپ کا نام عبد اللہ ہوگا
[illegible] قتل کرینگی پھر حضرت عیسی آسمان سے اوترکر دجال کو اور
[illegible] سارے جہان مین محمدی دین پھیلا دینگی کلکی پران مین
[illegible] کلکی اوتار کا لکھا ہی وہ بھی حضرت صلعم کے زائچہ سے موافق ہی جناب

پیر کے دن ربیع الاول کے بارھوین کو پیدا ہوئے آپکی پیدائش حضرت عیسیٰ ع کے
پانسو ستر برس بعد ہوئی اور جب آپ نے مکہ سے مدینہ شریف کیطرف ہجرت فرمائی تو
اول محرم شروع سنہ ہجری کا سولھوین جولائی ۶۲۲ سنہ عیسوی مین تھا اور ہجرت سے گیارھوین
برس کی محرم کی پہلی تاریخ مارچ کی انیسوین ۶۳۲ سنہ عیسوی کے مطابق ہے تو آپکے
پیدائش کے برس کے محرم کی پہلی تاریخ فروری کی بارھوین سنہ ۵۷۰ عیسوی مین ہے
تو صفر کا مہینا مارچ کی گیارھوین یا اپریل کی بارھوین تک ہوا اور ربیع الاول کی پہلی
تاریخ ماہ اپریل کی گیارھوین یا بارھوین مین ہوئی اور وہی بیسدی ماہ بیساکھ تھی
اور مشہور بات ہے کہ آپکی پیدائش صبح صادق کیوقت ملک عرب مین ہوئی کہ ملک
ہند کے بیچون بیچ مین دو ہزار کوس کا فاصلہ مکہ شریف سے ہے اور دو گھنٹہ کا فرق
پڑتا ہے جسوقت عرب مین صبح صادق ہوتی ہے ملک ہند کے بیچون بیچ مین اوسوقت دو
گھڑی دن چڑھتا ہے اور بارھوین ربیع الاول کو آپکی پیدائش کے برس مین ماہ اپریل
کی بائیسوین کو آفتاب برج حمل مین تھا اور جو بارھوین تاریخ چاند کی تھی چاند سرطان
مین ہوا جیسا کہ ابو معشر آفتاب کو برج حمل مین اور ذنب کو قوس مین اور راس کو
جوزا مین لکھا ہے یہ تو مطابق ہے اور حساب سے زہرہ برج حوت مین اور عطارد اور
مشتری برج ثور مین اور مریخ برج جدی مین اور زحل برج میزان مین ہوتا ہے
پس اس صورت مین زائچہ وہی نکلتا ہے جو کلکی پران کے اشلوکون مین ہے اور وہ
یہ ہے دوادشی شام شکل پکش شبھی ماس مادھو بوم ہست وہی ہرشنی.

کہ ہمنے آسمان مین برج بنائی اور انکو رونق دی دیکھنے والونکی لئے یعنے ہر ہر برج کو
تارونسے رونق دی اور سورج اور چاند کے حقمین فرمایا ہر ایک ایک گھیر مین پیرتے
ہین اور سورۂ اذا الشمس مین فرمایا کہ مین قسم کھاتا ہون اونکی جو پیچھے جانے والی ہین
ڈوبنے والے پیچھے ہٹ جانے والے یعنے تارے جو آسمان پر چلتے ہین پھر چلتے چلتے
پیچھے ہٹ جاتے ہین جو لوگ تارونکا علم جانتے ہین اونکے نزدیک یہ بات ثابت
ہے کہ زہرہ اور عطارد اور مشتری اور مریخ اور زحل یہی سورج چاند کیطرح
آسمانمین سیر کرتے پھرتے ہین باقی سب تارے اپنی اپنی جگہ پر ہی ہوتی ہین تو یہ
ساتون جو سیر کرنے والی ہین کبھی کسی برج مین جاتے ہین کبھی کسی برج مین تو جب
کوئی پیدا ہوتا ہی اوسوقت وہ لوگ دیکھتے ہین کہ اسوقت کون سا تارا کس برج
مین ہے اللہ تعالے نے ہر چیز مین نئے نئے تاثیر رکھی ہی جو تارا جس برج مین
ہوتا ہی اسکی ویسی تاثیر اللہ تعالی ظاہر کرتا ہے ہر چیز کا اثر اوسی کی ہاتہ مین ہی یعنے
بعضے برج مین ان تارونکا ہونا اسبات کی نشانی ہوتی ہی کہ اللہ چاہیگا
تو یہ شخص بڑا صاحب اقبال ہو مگر یہ تاثیر اللہ ہیکی اختیار مین ہے تارونکے
اختیار مین نہین اگلی زمانے مین جو ایمان والے لوگ تھی [illegible]
تھے تو یہی سمجھتے تھے کہ یہ سب تاثیرین اللہ ہی کے ہاتہ مین ہین جب [illegible]
سے بیوقوف لوگ اللہ کو بھول گئی اور یہ سمجھنے لگے کہ معاذ اللہ تارے خود مختار ہین
کسی کو دولت دیتی ہین کسی کو محتاج کر دیتی ہین معاذ اللہ انکو اختیار ہے [illegible]

سو کرین اور بعضے ظالمون نے یہ شرارت نکالی کہ بعضے تارونکی بعضے تاثیرین
دیکھ دیکھ کر اوس تاثیر کو کسی ڈھب سے اور کسی ترکیب سے کسی دوسری چیز پر لی لیا
اور اوس تاثیر سے کسی آدمی کو مار ڈالا یا ایسا اوسکو دبایا کہ وہ بیمار پڑ گیا جادو
گرون نے تارونکے تاثیر کو لیکر بی گناہونکا خون کرنے کے لئے پوشیدہ خنجر
تیار کیا کہ جسکو چاہینگی چپکی سے مار ڈالینگے مگر اللہ نے جسکے مقدر مین جو
لکھا ہی وہی ہوتا ہی اللہ کو یہی منظور تھا کہ یہ شخص مارا جاوی اور ظالم
اوسکے بدلی دوزخ مین جاوی اب اللہ نے محمدی شریعت مین اس علم کا
سیکھنا منع کر دیا سنن ابی داؤد مین ہی کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا
کہ جس نی یکمقدمہ تارونکی علم کا سیکھا تو اوسنی ایکمقدمہ جادو کا سیکھا مطلب
یہ ہے یہ علم جادوگرونکے کام مین آتا ہی جسنے اسکو سیکھا ایسا ہوا گی بڑھکر
جادو بھی سیکھے اسلئے ہماری پیغمبر صلعم نے اس فساد کا دروازہ بند کیا کشف
الاستار مین لکھا ہے کہ اللہ کا لفظ اتھربن بید مین اور نام بید مین موجود
ہی اور نام محمد اور احمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اتھربن بید مین موجود ہی خاص کر
رکھو بید کے منتر مین نام احمد موجود ہی وہ منتر یہ ہی سری توام ماہی
سرسمو دائی وشمائی کامائی احمد ناروبائی نجیام رشمائی
بان جانتوائی سموروائی کمانتوائتائی یاجنمائی سایلائی
ررسائی مانی ہیوتا احمندکائی سوریائی ہدانسائی ایایائی

اور جس جگہ مین الا اللہ اور محمد کا لفظ موجود ہی اوسکا منتر یہ ہی آدم نمو
ستستہ یا نوچھیال تتندہ پی سنگر گودمان جیسان باجہا نو
جھتی نیان ہنتندہ نمتندہ النالک الاالک تج الوجسبان محمد الا الک
کرپان جیسان نیجان تتندہ پی جاجسان نماہی جیوسبان ہان
اور لکھا ہے کتاب دبستان مذاہب مین لکھا ہی کہ اکبر بادشاہ کے زمانے مین ایک
شیخ بہاو الدین نامی بید کا پڑھا ہوا برہمن مسلمان ہو گیا تھا اوسکی پاس یہ عبارت بید کی
تھی اور سب ہندو اوسکے مضمون کو قائل کیا اور یہ کہا کہ جبتک اس عبارت کو نہ
پڑہینگے تو موافق بید کے نجات نہوگی اوسکو ہندو لوگ اُن کی کہتی ہین وہ یہ ہے
لا الہ ہرنی پاپن الا الہ پرم پدم جنم بیکنٹھ براپت نیوتی
تو جپتی نام محمد یعنی لا الہ کہنے سے ہٹتی ہین پاپ اور الا اللہ کہنے سے پرم
پد ہوبی ملتی ہے جنم بیکنٹھ اگر چاہو تو نام محمد کا وظیفہ کرو اب جواب اُن
لوگونکا ہی جنکی دلمین یہ جم گیا ہی کہ جنون کے قصے بی اصل
ہین آئی ایمان والون خوب سمجھو کہ ہماری حضرت صلعم کی بہت بڑی شان
اسبات سے خوب ظاہر ہوتی ہے کہ حضرت آدم ع کے پیدا ہونے سے پہلے جنون
اور دیوون کے زمانے مین اللہ کے اچھے بندون نے آپ کی تعریفین کین
اس لئی ہمکو اون لوگونکا جواب دینا بہت ضرور ہی جو ان قصونکو بی اصل جانتے
ہین اور انگریزونکی انکلو نکو بہت مانتی ہین رسالہ کشف الاستار ہندونکی

کتابون سے اپنی سمجھ مین یون ثابت کر دیا ہی کہ بید بہت سی شخصون نے اپنا
اور یہ چار بید جو اب ہندوؤن کی یہان موجود ہین جنمین بناوٹ کی باتین
اور کفر کے باتین گڈمڈ کر کے لکھی ہین ان کی سوا اور کوئی بید پہلے نہین تھا اور
یہ بھی لکھ دیا ہی کہ مہادیو اور پاربتی اور کرشن اور رامچندر وغیرہ یہ
یہ سب لوگ حضرت عیسیٰ سے چار پانچ سو برس پہلی تھے اور بیدونکی بنیاد
پہلے بیاس نے ڈالی پھر رامچندر نے نئی سری سے بیدونکی بنیاد ڈالی
مگر کشف الاستار کے اخیر مین جو گنگا شب سے ایک قصہ ایسا بھی لکھا ہے
جس سے ثابت ہوتا ہی کہ رامچندر کی ہین پھر لکھا ہے کہ اگر ہم ایسا نہ بھی مان لیجے
لین تو بھی پہلے رامچندر جنھون نے بیدونکو جمع کیا اونکو ہوئے زمانا
گذرا پھر لکھا کہ ہماری حضرت صلعم کی تعریفین جو بید مین ہین وہ اسرائیلی
پیغمبرون سے یعنی حضرت موسیٰ اور حضرت داؤد اور حضرت اشعیا سے
پہونچین ہین اوسکو بید مین لکھ دیا ہے اس سے کیا ان کی خوبی معلوم کیا
جب یہ آپ ایمان والون مولانا عبد الرحمن چشتی نے معتبر کتاب
سے لکھا ہے اور وہ کتاب اب تک ہندوؤن مین موجود ہی کہ حضرت
آدم سے پہلے جنون کے وقت سے نام محمد صلعم کا اور انکی تعریفین مشہور
تہین اسمین کون سی بات عقل سے برخلاف ہی اسمین تو جناب محمد صلعم
کی شان و شوکت بہت زیادہ ثابت ہوتی ہی اور جنونکا حضرت آدم سے

پہلے پیدا ہونا قران شریف سی ثابت ہی تو بید ونکا حضرت آدم سے پہلے اوترنا ہرگز
عقل کے برخلاف نہین ہے کشف الاستار مین لکھا ہی کہ مہادیو جنکا ذکر بید ونمین
ہی وہ رامچندر کی وقتمین تھے کیونکہ دونونکی ملاقات بالمیک مین موجود ہی
پہر جین دہرم کی کتابون سے ایک قصہ مہادیو اور پاربتی کا بری طرحپر لکھا ہے
گویا مہادیو کا حضرت عیسےٰؑ سے چارسو برس پہلے ہونا اور انکا آدمیون
مین سے ہونا اور بد فعل اور بدکار ہونا ثابت کردیا اس جگہ پر یہ بات بہت
کہلی ہوئی ہی کہ یہ مہادیو اور پاربتی وہ ہرگز نہین ہین جنکا قصہ مولانا
عبدالرحمن چشتیؒ نے معتبر کتاب سی لکھا ہی جنہون نی حضرت آدم اور حضرت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہونے کی پہلے سے خبر دی ہی اور جین دہرم
والی لوگ ہندونکا ایک فرقہ ہی جو سب کی برخلاف ہی انہونی یہ قصہ
جوڑ دیا ہو تو ہی کچھ تعجب نہین ظفر مبین مین ہی کہ جین شاستر اور بودہ شاستر
اور ناستک شاستر خدا کے قائل نہین اور سانک شاستر والی خدا
کو بید اکرنے والا نہین جانتے ہین ان فرقونکو اکثر ہندو بہی برا جانتے
ہین ان لوگون نے یہ قصہ عداوت سی جوڑ دیا ہو تو کیا عجب ہی اور اگر
یہ قصہ ٹہیک ہے ہو تو اسکی یہ دلیل ہرگز نہین ہوسکتی کہ اس نام کا کوئی
شخص آدم سے پہلے کسی زمانے مین نہین ہوا ایک نام کی سیکڑون آدمی
ہوتی ہین کشف الاستار کی اخیر مین ایک ہندو نی بہی مولوی عنایت

موافق لکھدیا کہ ہندو لوگ جو کہتے ہین کہ آٹھہ مہادیوا ور بشت اندر اور حیدر
گذری ہین یہ بات بی اصل ہی ہم کہتے ہین یہ بات ہرگز بی اصل نہین ہی ایک
نام کے بہت لوگ ہوا کرتے ہین باقی رہی کرشن جی جنکا احوال مولانا عبدالرحمن
چشتی نے معتبر کتاب سی لکھا ہی کہ اونہونے اللہ کے حکم سے ظالم دیوون اور جنون
پر بڑی بڑی جہادکی تاکہ حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد کی لوگ امن
امان سے زمین مین بسین اور وہ خود جنو نمین سے تھے اونکا زمانہ حضرت آدمؑ
سے اڑھائی ہزار برس بعد حضرت نوحؑ کیوقت مین تھا سو اونکا زمانا جو
لوگون نے کھینچ کر حضرت عیسیٰؑ کے زمانے تک پہونچایا ہی اونکو بڑی مشکل پڑی
ہے کشف الاستار مین لکھا ہی کہ جراسندہ جو کرشن جی سے لڑنی کو آیا تھا
وہ حضرت عیسیٰؑ سے پانسو برس پہلے تہا تو کرشن جی کا بہی وہی زمانہ ہی پھیر
لکھا ہی کہ جراسندہ کا بیٹا سہادیوا کشن جی کا تابع ہو گیا اور بڑی لڑائی
مہابہارتمین پانڈونکا شریک ہو گیا اوسکی اولاد کا سلسلہ اکیس پیڑہی
پیچہے رنیجی پر تمام ہوا اور رنیجکو تصدیق الہنود مین لکھا ہی کہ حضرت
عیسیٰؑ سے پانسو برس پہلے تھا اب مشکل پڑگئی کہ جراسندہ اور رنیجی دونون
حضرت عیسیٰؑ سے پانسو برس پہلے تھے دونو کی بیچمین اکیس پیڑہی
کا فرق کیونکر پڑگیا یہ سوچ کر کشف الاستار مین لکھدیا کہ ہندونکی
بیان لیبالک پتا کر ایکدن مین اکیس پیڑہی ہو سکتے ہے مطلب یہ ہے

کہ جراسندہ اور رنچھی ایک ہی وقت مین تھی اور اکیس پیڑھی یون ہوگیی کہ ایک
نے ایک کولی بالک بنا لیا ایک دُنمین اکیس پیڑہیان ہوگئین یہ فقط اونکا
وہم اور خیال ہے شک بات بیشک وہی ہے کہ جراسندہ سے رنچھی تک سچ سچ
اکیس پیڑہیان گذرین زمانہ کرشن جی کا رنچھی سے اتنا نی ہزار برس
پہلے تھا اوسی زمانہ مین بیاس جی نے بیدونکو چن چن کر چار حصہ بنائی
کشف الاستار اور ظفر مبین مین لکھا ہی کہ مجوسیون کی کتاب دساتیر
مین لکھا ہے کہ ایک شخص جسکا نام بیاس تھا وہ ہندوستان سے
بلخ مین گیا اور زرتشت سے تعلیم پائی بیاس نے سمجھ لیا کہ یہ وہ بیاس ہے
جسنے بیدونکو نئی سری سے لکھا ہے پھر یہ خیال کیا کہ حضرت صلعم
کی تعریفین اور جتنی ایمان کی باتین بیدونمین ہین وہ بیاس نے زرتشت
سے سیکھین اور زرتشت نی اسرائیلی پیغمبرون سے سیکھین اور کشف الاستار
مین یہ بھی لکھا ہے کہ بید بیاس کے بعد کتنی ہے دوسری بیاس گذری
ہین جنھون نے پران یعنی کتابین جمع کین جب یہ بات ثابت ہوئی
تو پھر کیا ضرور ہی کہ یہ بیاس جو بلخ مین گیا یہ وہی پہلا بیاس ہو
جسنے بیدونکو جمع کیا ہے ظفر مبین مین یہ بھی لکھا ہی کہ بیٹلی انگریز
نے بہت دلیلون سے ثابت کیا ہی کہ پراسر جی جو بید بیاس کے
باپ ہین اونکا زمانہ حضرت عیسیٰؑ سے پندرہ سو چتر برس پہلے تھا

اس صورت مین زرتشت کی پیدائش بیاس کے سیکڑون برس بعد ہی ٹھیک بات یاد
ہے جو ظفر سبین مین ہے کہ بیدست جگ کے زمانہ مین ایک ہی جگہ لکھا تھا پہر بہاگوت
کے پہلے اسکندہ سے لکھاہے کہ بید بیاس نے بیدون کی عبارت سے چار حصے چن کر
لکھے پہر دیکھا کہ کل جگ کے آدمی بہت کم عمر ہونگے وہ اسکو بہی نہ پڑہ سکین گے
تب انکی شاخین بنائین دوسرے اسکندہ مین لکھا ہی کہ بائیسوین اوتار بیاس جی
ہین جب کل جگ کی نشانیان ظاہر ہوئین ونہونے چار بیدون مین سے چن چن کر
لکھا اسی اسکندہ مین لکھاہے کہ بیاس جی نے اول جدا جدا بید ونکو اکھٹا کیا
پہر جو جو باتین چارون بیدون مین جدا جدا تہین انکو جمع کرکے اونکا نام انیکمد
رکھا اور بارہوین اسکندہ چھٹی ادہیاےمین لکھاہے کہ بیاس جی نے رگہ بید
اور اتھروبید اور یجر بید اور سام بید اور پران سے چار حصے چن کر بنائی
اور چار شاگردون کو پڑہائی اور اونکی شاگردون نے اور شاگرد ونکی شاگردون
نے اوسین بہی دخل تصرف کرکے بہت شاخین بنالین اور اونکے جدا
جدا نام رکھے ظفر سبین کے دوسو اکیسوین صفحہ مین مہابہارت بن پرب سے
لکھاہے کہ دواپر کے زمانہ مین بید ونکی معنے بدل گئی اور جو کچھ بیدون مین تہا
اوسکا چوتھا حصہ لکھا گیا اسی طرح جوگ بشست مین بید ونکی بدل جانے کا
حال چھٹے پران پرکرن مین لکھاہے اور بہاگوت کے گیارہوین اسکندہ
مین تیئیسوین ادہیاےمین لکھاہے کہ کرشن جی نے یون فرمایا کہ ای اودہو

ان ہی دینون نے بید اپنی عقل کے موافق طرح طرح کی عقل خرچ کرکے بیان کیے
ہین جیسے ایک درخت ہو اوسکو کوئی شاخ اور کوئی پھول اور کوئی پتا بتاتا
ہے ایسی ہے بیدینون نے اپنی عقل کے موافق ہمیشہ بیدونکو بیان کیا ہے
اور غرض اور نفسانیت اور نادانی کے باعث سے اپنی ضد سے باز
نہین رہتے ظفر مبین مین لکھا ہے کہ مہابھارت مین پرب ۱۲ بارہ فصل راجہ
دہرم مین لکھا ہے کہ ست جگ مین بادشاہ نہ تھا خلق کی زندگانی سچائی
سے تھی کوئی کسی پر ظلم نہین کرتا تھا لوگ ہی کام کرتے تھے جسمین اوسکی راضی
ہو اشارہ لاکہہ تک زندگانی خلق کی اسی طرح پر تھی جب ترتیا کا زمانہ
آیا خلق نے ظلم شروع کیا رکہشرونی اور دیوتاؤن نے برہما سے کہا
کہ جھگڑے ایسی نئی نئی باتین نکلی ہین جو آگے نہ تہین لوگ چارون بید پر عمل
نہین کرتے اور اوسکے معنی کو بدلتی ہین ان سب باتون سے ثابت ہوا کہ
مولانا عبد الرحمن چشتی کا بیان بیشک ٹھیک ہے چارون بید حضرت آدم
سے پہلے جنون کی زمانہ ست جگ مین اوترے پھر بیاس جی نے انکو مختصر کیا
مہابھارت کی لڑائی کشن جی اور بیاس جی کے وقت مین ہوئی سوط اقتد الجلد
مین لکھا ہے کہ اس لڑائی مین ابہمن جو ارجن کا بیٹا تھا سولہ برس کے عمر مین
مارا گیا اوسکی بی بی حمل سے تھے اوس سے راجہ پریچھت پیدا ہوا اوسکے زمانے
مین دوسری راجہند پیدا ہوئی اس عرصے مین بید ناپیدا ہو گئی تھی اونہونے

نی سری سے بیدونکی بنیاد ڈالی اوسمین گوتم کا اور راجہ جنک کا اور
بسوامتر اور بشست اور مہادیو اور رام کرشن کا نام فلاں عرصے
مین ان چارون بیدونکی شرح راون نے لکھے کشف الاستار مین صاف
لکھا ہے کہ بیاس کے بیٹے سکھدیو کا زمانہ اور رامچندر کی خسر راجہ جنک کا اور
راجہ پرچیت کا زمانہ ایک ہی مگر اس زمانیکو سمجکر حضرت عیسیٰ ع کے زمانہ کی
قریب پہنچا دیا اور یہ دلیل پکڑی کہ گوتم حضرت عیسیٰ ع کے زمانہ سے چارسو
تیس برس پہلے تھا یہ بات تاریخ تاتار سے ثابت ہے اور بسوامتر جو رامچند کے
اوستاد ہین وہ حضرت عیسیٰ ع سے ساڑی تین سو برس پہلے
تھے یہ گوتم اور بسوامتر کوئی اور ہونگی ایک نام کے بہت لوگ ہوتے
ہین پھر یہ بھی بشنوپران سے نقل کیا ہے کہ راجہ پرچیت سے سومتر آٹھ سو تئیس
پشتین ہین اور سومترا حضرت عیسیٰ ع سے چھہ سو برس پہلے تھا اب تو راجہ پرچیت
کا زمانہ حضرت عیسیٰ ع سے بہت دور ہوگیا مولوی محمد علی صاحب صفائی لکھا ہی کہ جس
زمانہ مین بسوامتر پیدا ہوا تھا اسوقت مین عمر انسان کی چارسو برس
کے ہوتی تھی اور معتبر کتابون سے ثابت ہے کہ بسوامتر راجہ پرچیت کی زمانہ تک
موجود رہا اب ثابت ہوا کہ بسوامتر حضرت نوح ع کے بعد ہے اس زمانے
مین چارسو برس کی عمر ہوتی تھے جیسا کہ توراۃ شریف سے ثابت ہے
جب بیدونکی بنیاد پھر رامچندر نے ڈالی اوسکی بعد پھر اور لوگ اپنی عقل اور ذہن سے

اپنی عقل اور فہم سے باتین بناتے گئے کتاب آرایش محفل جو سید شیر علی صاحب نے سنہ
بارہ سو بیس ہجری مین لکہی ہے اوسمین راجہ پریچہت سے بکرماجیت تک بینسٹھ بادشاہ
نام بنام لکھے ہین اور سب کی بادشاہی کی مدت بہی ہر جگہ لکہی ہے اور راجہ پریچہت سے
انہائیسوان راجہ کہیمن لکھا ہے پہر لکھا ہے کہ پانڈون کی سلطنت اوسی تک
تہی اٹھارہ سو چہپسٹھ برس تک اونکی گہرانے مین بادشاہت رہی پہر سینتیس بادشاہ
بکرما تک لکھے ہین اور ایک جگہ لکھا ہے کہ راجہ جنمیجی کو یعنی پریچہت کی بیٹی کو چار
ہزار آٹھ سو برس ہوئے ہین معلوم ہوا کہ راجہ پریچہت کا زمانہ حضرت عیسیٰ سے
تین ہزار برس پہلے ہے اوسکی بعد ہر زمانہ مین بیدونمین نئی نئی باتین ملتی
گئین سوطا اعد الجبار مین لکھا ہے کہ انڈوک اپنکہدا تہرین بید مین ہی کہ
شنکراچارج کی تفسیر مین یون لکھا ہے اور زمانہ شنکراچارج کا بکرماجیت کے
بعد ہے اور جو لوگ بکرماجیت کی بعد ہوئی ہین اونکی کلام بہی اوسمین لکھی ہین
اور رکہونکا یعنے درویشونکا آپس کا خلاف اور اونکی گمراہیون کا بیان اوسمین
لکھا ہے ظفر مبین اور سوطا اعد الجبار مین پچہلے زمانہ کی باتین بید ونمین دیکہکر
سمجھ لیا کہ بید پچہلی زمانہ مین لکھی گئی ہین اور جنہونکا لنبا زمانہ جو حضرت آدم سے
پہلی تہا اوسکو بلکل غائب کر دیا بلکہ ست جگ کا زمانہ آدمیون مین ثابت
کر دیا اور یہ دلیل پکڑی کہ مہابہارت مین طوفان کی ذکر مین لکھا ہے کہ وہ
زمانہ مچہہ اوتار کے ظہور کا ہی اور اسپر سب ہندو لنکا ایکا ہی کہ مچہہ اوتار

کا ظہور ست جگ کے زمانہ مین ہوا تھا پس معلوم ہوا کہ ست جگ کا زمانہ حضرت نوح ؑ
کے زمانہ کا نام ہے اسکا جواب یہ ہے کہ اگر کسی نے حضرت آدم اور حضرت نوح ؑ
زمانہ کو اور کسی نے حضرت ابراہیم ؑ کے زمانہ کو ست جگ کہا تو اوسکا مطلب یہ ہے
کہ آدمیون مین وہ سچا زمانہ تھا اسی یہ نہین ثابت ہو سکتا کہ حضرت آدم ؑ سے پہلی
جنون کا زمانہ نہ تھا اور اونکی اول زمانہ کا نام ست جگ نہ تھا اللہ تعالی نے قران
مین ہماری رسول پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سورہ حجر مین خبر دی ہی کہ جن کو ہمنی آدم ؑ سے
پہلے لون کے آگ سے پیدا کیا مولوی صاحب لکھتے ہین کہ ہند کے جاہل جو ست جگ
کا زمانہ لاکھون کرورون برس کا بیان کرتے ہین یہ سب خیال بندی اور بناوٹ
ہے چنانچہ بھاگوت کے پہلی اوپنکھد اسکند مین لکھا ہے کہ ست جگ مین آیو یعنے عمر
منشیہ کے یعنے آدمی کے لاکھ برکھ کے یعنے برس کی ہوتی تی اور ترتیا مین دس ہزار
برس کی اور دواپر مین سہسر برکھ کی یعنے ہزار برس کی اور کل جگ مین سو برس کی
عمر کا پرمان ہے اسکا جواب یہ ہے کہ مولانا عبد الرحمن چشتی نے اپنی رسالہ مین لکھا
ہے کہ اوس زمانہ مین منشیہ اون دیوتون کو کہتے تھے جو نور اور آگ سے بنائی ہوئی
ہین اور انکو دیوتا بھی کہتے تھے اور وہ ایک قسم کے جن تھے اونکی عمر ذکا لکھا
ہونا قران اور حدیث کے برخلاف نہین ہے کیونکہ حضرت آدم ؑ کے وقت سے
حضرت نوح ؑ کی وقت تک آدمیون کی عمر ہزار ہزار برس کی ہوتی تھی حدیث
شریف مین موجود ہی کہ حضرت آدم ؑ کی عمر ہزار برس کی لکھی گئی تی اور حضرت نوح

کے ذکر مین اللہ تعالے سورہ عنکبوت مین فرماتا ہی کہ حضرت نوح ؑ اون لوگونمین پچاس
ہزار برس رہی اور حضرت آدم ؑ اور حضرت نوح کی بیچ مین جتنی بزرگ ہین اون سبکی عمر
توراۃ شریف مین ہزار برس کے قریب قریب لکھی ہین اور حضرت نوح کے بعد کسی کی
عمر چار سو برس کی کسی کی دو سو برس کی توراۃ شریف مین لکھی ہے عمرین گھٹتی گھٹتی
سو برس سے بھی کم رہگئین اسی طرح جنو نکا جب اول زمانہ تھا اوسوقت مین لاکھہ برس کی
عمر کا ہونا تعجب کی بات نہین اب آخری زمانہ مین جنون کی عمرین ہزار برس کی یا پانسو
برس کے ہوتی ہین حدیث شریف کی کتابون مین یہ حدیث بہت سندونسی آئی ہی اور
مولانا جلال الدین سیوطی نے لقط المرجان مین لکھا ہی کہ اسکی سند اچھی ہی کہ
ہامہ جو ابلیس کے پروتی ہین وہ جناب پیغمبر صلعم کی حضور مین حاضر ہوی اور آپ پر
ایمان لائی آپنی کئی سورتین قران کی انکو سکھلائین اونھون نے بیان کیا کہ جسدنون مین
قابیل نے ہابیل کو قتل کیا اُندنونمین مین لڑکا تھا پہر مین حضرت نوح ؑ اور حضرت ہود ؑ
اور حضرت صالح ؑ اور حضرت ابراہیم ؑ اور حضرت یعقوب ؑ اور حضرت یوسف ؑ کی ساتھ
رہا ہون اور حضرت موسیٰ ؑ سے ملا ہون اونھون نے مجکو توراۃ مین سے کچھہ سکھلایا
اور فرمایا کہ اگر تو عیسیٰ ؑ سے ملی تو اونکو میری طرفسے سلام کہنا اور مین حضرت
عیسیٰ ؑ سے ملا اور حضرت موسیٰ کا سلام انکو پہونچایا اونھون نے مجھے فرمایا کہ اگر تو
محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ملی تو اونکو میری طرفسے سلام کہنا تب جناب پیغمبر صلعم نے اپنی آنکھون
سے آنسو بہائی اور روئی پہر فرمایا کہ عیسیٰ پر سلام ہو جبتک دنیا رہے اور تجھہ پر سلام

اے ہامہ تیری امانت ادا کرنے پر آپنے اوس سے فرمایا کہ ہمارے پاس اپنی حاجت لایا کیجیو
اے ہامہ اور ہماری ملاقات مت چھوڑیو دیکھو آدمیون کی زمانہ مین جنونکا آخری زمانہ تھا
اسوقت بھی ان کی عمر تین ہزار برس کی ہوی اب ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تیرہ
سو برس ہوی آپکے دیکھنے والے جنونکو کسی نے دوسری صدیمین کسی نے ساتوین صدیمین
کسی نے دسوین صدیمین کسی نے بارھوین صدیمین کسی نے ہمارے زمانے مین تیرھوین
صدیمین دیکھا ہے حدیث والون کی کتابون مین اور اولیاؤن کی کتابونمین معتبر
لوگونکی زبانی ایسی روایتین بہت لکھی ہین اس کتاب کا لکھنے والا عبد العزیز کہتا ہے
کہ مولوی محمد احسن جو ہمارے رہنے والے تھے اونہونے مجھسے بیان فرمایا کہ مجھسے کہا
مولانا سید عالم علی نے انہون نے کہا کہ مجھسے بیان فرمایا محمد اسحاق نے کہا کہ مجھسے بیان فرمایا
عبد العزیز نے اونہون نے کہا کہ مجھسے بیان فرمایا ولی اللہ نے اونہون نے کہا کہ مجھسے فرمایا
عزیز اللہ نے اونہون نے کہا کہ مجھسے فرمایا مراد علی نے اونہونے کہا کہ ہمسے فرمایا عبد الوہاب نے
اور وہ جنونمین سے تھے اونہونے کہا کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَن
تَزَيَّا بِغَيْرِ زِيِّهٖ فَقُتِلَ فَدَمُهٗ هَدَرٌ اور ایکبار یون کہا کہ مَن تَزَيَّا یعنے جو
کوی اپنی بھیس کے سوا اور بھیس کریگا پھر وہ مار ڈالا جاےگا تو اوسکا خون بے دعوے
ہی فائدہ یہ آپنے اسلئے فرمایا کہ جنون کے عادت ہی سانپ بچھو وغیرہ جانورونکے
شکل مین ظاہر ہوتے ہین اس حالت مین اگر کوی انسان انکو مار ڈالی تو خون کا
دعوے نکرین اور حدیثونمین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انسانونکو منع فرمایا کہ

کہ اگر گھر مین سانپ نکلی تو تین بار خبردار کردو پھر اگر ظاہر ہو تو اوسکو مارڈالو خبردار
کرنیکا طریقہ سنن ابوداؤد مین یون ہی کہ آپنے فرمایا جب سانپ ظاہر ہو تو لوی
کہو کہ ہم تجہسے سوال کرتے ہین نوحؑ کی اقرار اور سلیمانؑ کے اقرار کے وسیلہ سے
کہ تو ہمکو مت ستا پھر اگر وہ پھر آوی تو اوسکو مارڈالو شاہ ولی اللہ صاحب نے
اپنے رسالہ نوادر مین اسی سند سے دو حدیثین اور لکہین ہین مگر یون لکہا ہی
کہ ہمکو خبر دی مولوی عزیز اللہ نے جو مولوی مراد اللہ حدیث جاننے والیکی
بیٹی تھے اونہونے فرمایا کہ مجکو خبر دی میری باپ مولوی مراد اللہ نے اونہون
نے فرمایا کہ مجھسے بیان فرمایا شیخ محمود مغربی نے جو مکہ شریف کے رہنے والے تھے
اونہون نے فرمایا کہ مجھسے فرمایا شیخ عبدالوہاب نے جو جزیرہ کے رہنے والی تھی وہ روایت کرتے
ہین جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا مَنْ بَلَغَهُ عَنِّي حَدِيثٌ
فَرَدَّهُ فَأَنَا خَصْمُهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ یعنے جس شخص کو میری کوئی حدیث پہونچی پھر وہ
اوسکو نمانے تو مین اوسکا دشمن ہون قیامت کے دن پھر فرماتی ہین کہ ہمکو خبر دے
مولوی عزیز اللہ نے کہا کہ مجھسے فرمایا میرے باپ نے کہا کہ مجھسے فرمایا شیخ عبدالوہاب جن نے
جو جزیرہ کے رہنے والی ہین وہ روایت کرتے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا
لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ هَوَاهُ تَبَعًا لِمَا جِئْتُ بِهٖ یعنے ایمان والا نہین ہوگا
تم مین کا کوئی یہانتک کہ اوسکی جی کی چاہت اوس چیز کے تابع ہو جاوی جو مین
لایا ہون شاہ ولی اللہ صاحب لکھتے ہین کہ مین نے مولوی مراد اللہ کو دیکھا تھا

اور مین اونکے پاس بیٹھا اور سنا اون سے بحث کی تھی اور مجکو معلوم نہ تھا کہ اونکے پاس
یہ دونو حدیثین ہین تو دیکھنے کی راہ سے میرے بیچ مین اور جناب پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم کے بیچ مین دو ہی شخص ہین ایک انسان اور ایک جن اور پہلی
حدیث کی راہ سے میری اور آپکی بیچ مین چار شخص ہین اور دوسری حدیث کی
راہ سے تین شخص ہین اور اللہ صاحب ہی کیواسطے سارا شکر ہے جو ساری جہانکا
مالک ہے تمام ہوا کلام شاہ صاحب کا اور لکھنؤ مین مولوی عبد الرزاق صاحب نے
مجھسے بیان فرمایا کہ وہ مدراس سے پلٹے ہوے آتے تھے راہ مین اونھون سنے
ایک جن سے ملاقات کی کہ وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دیکھنے والون مین
تھے اونھون نے کچھ حدیثین بھی اونسے بیان فرمائین مولوی صاحب فرماتی
تھے کہ ایسا نورانی شخص مینے کبھی نہین دیکھا مولوی عبد المجید صاحب جو
دہلی کی رہنے والے ہین اور جناب مولوی سید نذیر حسین صاحب محدث
کے شاگرد ہین اونھون سنے لکھنؤ مین مجھسے بیان فرمایا کہ سہارنپور مین ایک
صاحب علم کے معرفت مینے ایک جن سے ملاقات کی اونکا نام عبد الحق ہے
اونھون نے فرمایا کہ مینے جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی آنکھون سے دیکھا ہی
اور یہ حدیثین آپسے سنی ہین مولوی عبد المجید صاحب فرماتی تھی کہ آٹھ حدیثین
اونھون نے مجھسے بیان فرمائین یہ مولوی صاحب آسیب زدونکی علاج
مین بڑا دخل رکھتے ہین اونھون نے مجھسے یہ بھی فرمایا کہ دہلی مین ایک عورت پر

آسیب تھا اوس پر لال پری اور سبز پری آئین اور اوس آسیب کا چند روز
علاج کیا مگر وہ اچھی نہوئی تب اونہون نے فرمایا کہ یہ ہماری بس کا نہین ہے
تم سوی والونکے محلہ مین جاؤ وہان ایک مولوی صاحب رہتے ہین اونکا نام
عبد المجید ہے اور وہ اکثر قرآن کے مدرسہ مین ملتے ہین اونکو تم بلالاو اگر وہ اوسکے
دفع کرنے مین کوشش کرینگے تو ہم بھی ساتھ رہینگے بعد اوسکے
وہ لوگ مجکو بلاکے لے گئے جب مین گیا وہ دونون پریان اوسکے قالب مین
ظاہر ہوئین اور میری بہت تعظیم و تکریم کی اور کہا کہ اوسکو فلان فلان شخص
ستاتے ہین اور وہ ہماری قابو کی نہین ہین تم اسکا علاج کرو اور یہ بھی بتلایا
کہ فلان فلان اسکے لیے جلاؤ مین نے علاج کیا اللہ نے اون بلاؤنکو دفع کیا
اور حج سے دو تین اونہون نے مجکو بلاکے فرمایا کہ اب ہمارا ارادہ بیت اللہ کا ہے
حج سے دو تین تک ہمارا آنا نہوگا تم اسکے خبر رکھنا کہ شیاطین اسکے دشمن ہو رہے ہین
اور میں نے بعضے مسئلو مین اوسے گفتگو کی اور اونکو پکا مسلمان اور نہایت دیندار پایا
چنانچہ مین نے کہا کہ تم جو اپنا طبق دریا مین چھوڑوا تی ہو یہ نادرست ہے اونہون نے
کہا کہ اوسکو دریائی جانور کھاتے ہین یعنے یہ بھی باعث ثواب کا ہے مین نے کہا
کہ اگر یہ نیت ہے تو شرک تو نہین ہے مگر شرک والونکی کامونکے مشابہ ہے تب اونہون نے
اسپر بحث نہین کی اور کہا اچھا دریا مین نہ چھوڑواؤ مساکین کو صدقہ کھلادو
مولوی صاحب نے فرمایا کہ وہ مجھسے بہت خوش تھین اور بہت محبت رکھتی تھین

اور کہتی تھین کہ تم یہ بات بہت اچھی کرتی ہو کہ بد لوگونکا علاج کرتی ہو اور اونسے کچھہ لیتے نہین ہو اس کتاب کا لکھنے والا کہتا ہے کہ جیسا مولوی صاحب نے بیان فرمایا ایسی معاملے ایما ندار جنونکی بیبئے بھی بہت دیکھی ہین وہ لوگ ہمیشہ مظلوم ونکے مدد کرتے ہین اور کافرون اور ظالمونکی دفع کرنے مین مشغول رہتی ہین یہنی نسبتا امت محمدی ہین داخل ہین اونکا بہت لحاظ رکھتے ہین کیونکہ انسان رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی قوم کے لوگ ہین اگر انسان اونپر ظلم بھی کرے تو نہتی المقدور درگذر کرتے ہین جب کسی انسان کو کافرونکے یا ظالمونکے ہاتھہ مین گرفتار دیکھتی ہین اوسکے بچانی مین جہانتک ہو سکتا ہے بڑی بڑی محنتین کرتی ہین اونکے سایہ سے انسان کی روح اور دل اور بدن کو ہر طرح کی راحت پہنچتی ہے کلمہ اور درود اور اللہ کا کلام جب پڑھتے ہین اللہ اپنے نام کے اور اپنے کلام کی عجب عجب تاثیرین ظاہر کرتا ہے طرح طرح کی مریضون کو شفا دیتا ہے عورتین خوبصورت بد خصلت اور بدزبان ہوتی ہین اونکی سایہ کی برکت سے نیک خصلت اور رحم دل اور شوہر کے تابعدار ہو جاتی ہین یا اونکے بد خصلتونکا زور گھٹ جاتا ہے مگر افسوس کہ ملاؤن نے یہ قاعدہ جابجا پھیلا رکھا ہے کہ کسی ... سلمان جنون کا کام نہین یہہ کام تو پلید لوگ کرتے ہین نیک لوگ ایسا کام کیون کرنے لگے اس قاعدے کا نشہ ایسا چڑھا ہے کہ اللہ کے بناہ معتبر کتابون سے ثابت ہے کہ اگلی زمانہ مین فرشتونکا اور

پاک ارواحون کا ظہور انسانون سے بدنین ہوا ہے مگر اس زمانہ مین اپنی غلط قاعدے کے موافق ایمان دارجنون کو بے تحاشہ گالیان دیتے ہین اور بعضے جگہہ مار دھاڑ پر بھی مستعد ہو جاتے ہین اگر وہ لوگ صبر کرتے ہین تو یہ لوگ اور زیادہ دلیر ہوتے جاتے ہین اور اس ظلم کو اور گناہ کبیرہ کو بہت بڑا ثواب جانتے ہین اور یہ قاعدہ شریعت محمدی کا اس جگہہ پر بالکل بھول گئی ہین کہ جو شخص کسی پر ظلم کریگا اوسکا نماز روزہ قیامت کے دن اوس مظلوم کو دیدیا جاویگا اگر اس مین بدلہ پورا نہ ہوا تو اُس مظلوم کے کچھ گناہ اوسپر ڈال دی جاوینگی اور وہ آگ مین ڈال دیا جاویگا اور جس نے کسی بندہ کا گناہ کیا جبتک وہ بندہ معاف نکریگا اللہ بھی معاف نکریگا جسنے کسی پر ظلم کیا ہو اوسکو ضرور چاہیے کہ دنیا مین اوس سے معاف کروالیوے یہ قاعدے جو حدیثون مین آئے ہین اومین انسان اور جن دونو داخل ہین جن انسان پر ظلم کرے تو بھی اور انسان جن پر ظلم کرے تو بھی یہ سب سزائین ظالمون کے لیے طیار ہین اس زمانہ مین جنون کا ظلم بھی انتہا کو پہونچا ہے کہ بعض ظالم انسان اونسے آشنائی کر کے اونکو لوگون کے قتل کے لیے بھیجتی ہین کہین وہ خود انسانون کے قتل کے لیے آتے ہین جو جن کافر ہین جب کسی کے بدن مین گھستے ہین زبان کو بند کر دیتے ہین کلمے سے اور قرآن اور نماز سے روکتے ہین اور کلمے کفر کے بکتی ہین اور جو جن کہ مسلمان ہین وہ کلمہ بھی پڑھتے ہین اور مسلمانون کا خون بھی جابجا کرتے پھرتے ہین

اور اُس ظلم کو ایک کھیل اور تماشا سمجھتے ہین ایسی کافرون اور ظالمون کے دفع
کیواسطے جو ایمان دار جن محنت کرتے ہین یا اللہ اونکو اچھا بدلہ دی اور دشمنون
سے اون کو بچالے اور مسلمانون کو اونکی پہچان دی یا اللہ اب زمین ظلم اور ستم سے بہر گئی
اب امام مہدی علیہ السلام کو اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جلد امت محمدی کی مدد
کیواسطے بہیجدے آمین قصہ مہابھارت کا آرائش محفل مین لکھا ہے کہ ہنود
کے کتابون سے خصوصاً مہابھارت سے جو بڑی معتبر کتاب ہے یون ثابت
ہوتا ہے کہ پانڈون اور کورون کی باپ دادون مین راجہ بیچ برمنج بڑا عادل
تھا اوسکے اولاد دہرتراشٹ ۲ پانڈ ۳ بدر ہین پانڈ بادشاہ ہوا اوسکی اولاد
جدہشتر اور بہیم سین اور ارجن اور نکل اور سہدیو ہین یہ پانچون بہای حسن اور
بہادری مین بے نظیر تہے اور بہیکم پتامہ اونکے باپ کا چچا تھا اوسنی ان پانچون بچون
کو راجہ پانڈ کے بعد پرورش کیا دہرتراشٹ بڑا بہای تھا سلطنت ہستناپور کی
کرتا تھا اوسکے سو بیٹے ہوے سب مین بڑا جرجودہن تھا وہ ان پانچون
بہائیون کے قتل کے تدبیرین لگا دہرتراشٹ نے جدہشتر کو جانشین کیا
جرجودہن اوسکا دشمن ہو گیا آخر وہ پانچون بہائی فقیر ہو گئی پہر راجہ دہرتراشٹ
نے آدہا ملک جرجودہن کو دیا اور آدہا ملک راجہ پانڈ کی بیٹون کو حوالہ
کیا اور انکو حکم کیا کہ شہر اندرپرست مین جمنا کے کنارے جا رہین وہ دلی
کے مشہور ہوا جرجودہن ہستناپور مین تہا اوسنی جدہشتر کو ایسا تنگ کیا

کہ وہ بھائیون سمیت جنگل مین رہا بارہ برس سب جنگلون مین رہی آخر کو ادہر جرجودہن
کے ساتھ اودہر راجہ جدہشٹر کے ساتھ کروڑون پیادی لاکہون سوار جمع ہوے
اور کہیت کا میدان جو اب تہانیسر کرکے مشہور ہی وہان بڑی لڑائی ہوئی
جرجودہن بہیم سین کے ہاتہ سے مارا گیا پہر راجہ جدہشٹر اس لڑائی پر بہت
شرمندہ ہوا اور ہستناپور مین جرجودہن کا پرسادیا پہر وہ سات ولایت کا
حاکم ہوا پہر بیاس دیو کے بتلانے سے جگ اسمید کیا جگ اسمید اسکو کہتے
ہین کہ تمام دنیا کی عمل کرنے کے ارادے پر ایسا گہوڑا جسمین کتنی صفتین
ہون اوسکو اوسکے اختیار پر چہوڑ دیتی ہین اور ایک بڑا لشکر اوسکے پیچہی
مقرر کرتی ہین گہوڑا جدہر جدہر جاتا ہے پڑا پہری ہر شہر کا حاکم جو اوس سے خبردار
ہوا اوسکو چاہیے کہ پیشوائیکو نکلی اور کچہہ پیش کش دی اگر کہین کا حاکم ایسا
نکری اور پہر جاوی تو سردار فوج کو لازم ہی کہ گہوڑا وہین باندھکر اوسکو
تنبیہ فرارواقعی کرے حاصل یہ ہی کہ روی زمین کی حاکمون سے نعلبندی لیتا
ہوا اپنے مکان مین پہونچی لیکن یہ جگ اوسی ادا ہوجو سات ولایت کا حاکم
ہو سو راجہ جدہشٹر نے جگ اسمید کی گہوڑے پر ارجن کو بڑی فوج کے ساتہ
بہیجا جس ملک مین پہونچا وہان کا حاکم تابعدار ہوا ایک برس کے بعد ارجن
فوج سمیت تمام بادشاہون کو تابعدار کرکے حاضر ہوا راجہ نے تمام جہان کو
عدل و انصاف سے روشن کیا اور اپنی باپ سے زیادہ ایسی تابعداری کی

کہ اوسکے بیٹون نے بھی نہ کی تھی پھر سولہ برس کے بعد راجہ دہرتراشٹ اپنی بی بی
اور پانڈونکی مان کنتی کو ساتھ لیکر بچا سمیت جنگل کو چلا گیا اور عبادت اور ریاضت
مین مشغول ہوا بیاس دیو نے یہ سارا احوال بہت پہیلاؤ کے ساتھ لکھا ہے اس
کتاب کا نام مہابھارت رکھا ہے اور پانڈوا اور کورو راجہ بہرت کے اولاد ہین بیاس
دیو نے بیدون کو ترتیب دیا ہے کہتے ہین کہ پانڈون کا راج دواپر کے اخیر وقت مین
ہوا تھا راجہ جدہشٹر نے جب دیکھا کہ اشارہ کل جگ کی ظاہر ہوئی اور سری کشن
جی اور بہل بہدر کے مرنیکی خبر سنی سلطنت چہوڑ بیٹھا اور پریچیت بن ابہمن
بن ارجن کو جو پانچون بہائیون کے اولاد مین تھا ملک دیدیا محمدی بشارت
بعضی اور کتابون سے مولوی صیف اللہ صاحب نے گورکھپور مین سنہ ۱۳۰
مین مجھسے بیان فرمایا کہ ایک پنڈت مسلمان ہو گئی تہی اونہون نے مجکو یہ لفظین
بتائین اونکی زبانی لکہی گئین مولوی صاحب نے دو ورق مجکو دئے مینے اوسکی
نقل کر لی اور لفظون کو اون سے تحقیق کر لیا وہ لفظین یہ ہین اپسل پرگرن کتہا
کالکنے والا ہے اوسکی کرنت کے یعنے کتاب کے بال کانڈ مین یعنے شروع حصہ مین سے دواد
یعنے بارہ بین اوتہیار کی چہٹے درشٹ گونٹ مین لکہتا ہے اور یہ کتاب شمارہ برانون
مین سے ہے تکشن اوتاریئلے یعنے نجات کا دینیوالا اوتار جو ہے اوت پن نشتم سی
بدتم یعنے بیداہون کے اندہیری دور کرنے والے زمین کے بیچون بیچ مین اون
سنگبارتم یعنے دشمن کے مارنے والے بلونشت سورتم یعنے زور والے بڑے بہادر

پرتھوی ندہی یعنے زمین کی ناف سَرَبْ اُونما یعنی تعریف کیا گیا اونکا نام سرب
کے معنے عربی مین محمد ہین سَن گرام یعنے بذریعہ لڑائی کے دین پھیلا ینگے پرسَن
پرتِسُو تُھم یعنے آپس مین آدمی پاک دینون سے دیوتا دھنکراہت چھاک یعنے
مال زیادہ پانے والی گورُوردم سَن گرامِ تہ یعنے کوڑا کرنے والی تازیانہ مارنیوالے
لڑائی کے ساتھ لستیچہ بسہ تولین یعنے جہنم کے طرف ملینگے ممی ترہبا وُشِ یعنے ساتھ
مین شرطون کے گورُودہ تب بیُم یعنے لڑلیو ہیم پرتھوی نَدہ نگم یعنے پیداوار زمین
کی دیا کرو بہٹ کا گرش کرتب ہیم بچن ہمارے قبول کرلیو یعنے عقیدہ ہمارا
قبول کرلیو بَدیٹ نری بہتو گہم یعنے وہ عزت دار آدمی راجہ بڑی راجہ
اتیشارم پرتھوی بدنہ یعنے بڑی لوہی کے چلانے والے زمین کے بیچون بیچ نر
پاؤں پرہارنم یعنے بے وقوفی کے مٹانے والے گرک گرہ یعنے ہاتھ کے بجانے
والے اونٹ پن نرتم پرتھوی مدہی یعنے پیدا ہونگے زمین کے بیچون بیچ مین
سُرنتین سری پری پتر گھرانا اچھا دیوتا ونکا گھرانہ بے عیب پیارا بیٹا
چترنا بکم نارائن وکش دیال اونگت قدم پاک بین خدا کے رہی روح
بہت مدت تک اوتار وصاتم بدیٹ نری چرن کرنے کہتم اوس آنے
والی کی صفت یعنے نشانی جب وہ روح یا آدمی قدم چھوڑیگا خدا کا
پرم پراکت پرا ہتم آجاویگا سرحد مین پرانے گھر کے یعنے کعبہ کے
فائدہ اس بات کا مطلب یہ ہے کہ آپکی روح پاک بہت مدت تک اللہ کی

قدم مین یعنے حضور یمین رہی گی دنیا مین ظہور بہت مدت کی بعد ہوگا اور جب اللہ کے قدم چہوڑین گے یعنے اللہ کے حضور سے دنیا مین آئینگے اونکی نشانی یہ ہی کہ پرانی گہر کی یعنے کعبہ کی سرحد مین پیدا ہونگے کعبہ حضرت آدم کے وقت سی ہی اسلیے اوسکو پرانا گہر کہا اور کتاب بہا اور سمرت وسما اسکت جو ہ سم سمر تیو مین شامل ہی اور یہ کتاب کسی شخص کی بنای ہوی نہین اکاس بانی یعنے الہامی کتاب اونکے نزدیک ہی اوسمین لکہا ہی آؤرنی مدہی ردی رفودتیا ہی پشن تنگ ہرمی چنتدن زمین کے بیچون بیچ سورج کی طرح برے خاندان مین خدا کی طرف سے اوتار ہوگا گرنوکم پنکہ پوتنگ سنرمثول منی دفرق اور اوس ملک مین بتا یہ ہے کہ پتی وست لانی والی ہوگی اوس ملک کی لوگ بوسیلہ اونکی پاک ہونگے فائدہ یہ وہ پتی ہی جسکو سنا کہتے ہین جو مکہ مین ہوتی ہی شنبدہ گرت بکہپا پم حاصل کرینگی نجات گناہ کی مہا بہوی نبرنہ ہرنگ بہنپہری پوترین سمار سنتز پرنہ منسری گہنم پتترم نبی وہ بڑا دریا دنیا کا دامن اونکا پکڑکی جسکے پار اوترینگی اور اوس سرزمین کی جسمین پیارا بیٹا خدا کے قدمون کو چہوڑکر گریگا اون پہارون پر گہاس نہ ہوگی پنرتی وم ایتی سارتم بتر ہارنم کچہہ دیا کرو اور نہین تو لڑو ہمسے نہین تو ہماری بات مانو شنو دیہہ ہرئی پوزرنم اوزر خدا کا نام ہی اول پاس جائیگا ایک دفعہ اوتریگا کاشی والا گناہون کا

مولوی ضیف اللہ صاحب نے یہ بہی بیان فرمایا کہ وہ پنڈت جو مسلمان ہوگئے

اونہوں نے یہ بھی بیان کیا کہ اور کتابوں میں یہ بھی ہے کہ اس دسویں اوتار
کی پیدائش کے مقام کو جو کوئی جاوے تو سمندر اوسکو اوترنا نہ پڑیگا صرف
چھوٹے دریا پڑینگے اور کچھ شک نہیں کہ خشکی کی راہ ایران کے جانب سے جو کوئی
جاوے تو کعبہ سمندر کے اسی پار پڑتا ہے اوس پار نہیں پڑتا اور یہ بھی کہا کہ کسی
کتاب میں یہ بھی ہے کہ اوس چلنے کی پیٹھ پر گنگا پڑیگی سو کچھ شک نہیں کہ ایران
کی راہ جو کوئی جاوے تو گنگا پیٹھ پر پڑیگی پنڈت لوگ کہتے ہیں کہ وہ دسواں
اوتار سنبھل مراداباد میں پیدا ہوگا گنگا بشن پنڈت کی گھر سے اور سنبھل
مراداباد کو جو کوئی جاوی تو اسکی پیٹھ پر بھی گنگوتری پڑتی ہے اور گنگا سے
مراد یہاں گنگوتری ہے سو جواب اوسکا یہ ہے کہ اگرچہ دریا ایک ہی مگر جہاں سے
نام اوس گنگوتریکا گنگا پڑا ہی وہ سنبھل مراداباد کو جاتی ہوی پیٹھ پر نہیں پڑتا
اور کعبہ شریف کو جاتی ہوے گنگوتری اور گنگا پیٹھ پر پڑتی ہی اور سنبھل مراداباد
مین کوئی پتی دست آور اور گوڑی رگڑ کا چشمہ نہیں ہی جسکا ذکر دوسرے
پردوں میں ہی اور مکہ میں سنائی گئی ہی اور گوڑی رگڑ کا چشمہ زمزم ہی کہ
حضرت جبرئیل نے جہاں پاؤں رگڑا تھا وہاں چشمہ زمزم کا نکلا آتھرمن بید
کے اوپرپ دوم میں بسوامتر کا اور راجہ بھوج کا زمانہ ایک لکھا ہی اس سے
معلوم ہوا کہ یہ بسوامتر وہ ہی جو ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں
تھا کیونکہ راجہ بھوج نے چاند کا دو ٹکڑے ہونا اپنی آنکھوں سے دیکھا

اور ایمان لایا معلوم ہوا کہ مہابھارت مین موجود ہے اوس مین جہان لکھا ہے
کہ بسواستر کی دعا سے چاند کا ایک حصہ گر پڑا اور پھر مل گیا یہ معجزہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے جسکو بسواستر کے نام سے لکھدیا ہے مولوی صاحب کا
بیان ہے کہ شیخ امید علی جو موضع کولدو اماری ضلع اعظم گڑھ کے رہنے والے
تھے اونہون نے کہا کہ مین فتح خان تحصیلدار ضلع اعظم گڑھ کی یہان طالب
علمی کرتا رہا اونہون نے اپنی کتابخانہ کے نکھیانی سیری حوالہ کی تھی مینے
ایک روز انکی کتابون کو دیکھا تو اوسمین سے راجہ بھوج کے روزنامچہ
کا ترجمہ جو فیضی نے لکھا تھا وہ بھی نکل آیا اوسکو مینے جب پڑھا تو اوسمین اکروز
کی ذکر مین چاند کے دو ٹکڑی ہونیکا احوال بھی لکھا تھا وہ اصل پوتھی کا ترجمہ
تھا اور مولوی حسن رضا خان موضع سہسی ضلع بستی کے رہنے والی
ہین وہ مجھسے کہتے تھے کہ راجہ بھوج دو ہین ایک راجہ بھوج اول ایک
دوسرے مین دوسرے راجہ بھوج کی اولاد مین ہون وہ شہر دھار کا
رہنے والا ہے اور وہان کا راجہ تھا ایک روز اپنے کوٹھی پر بیٹھا ہوا
تھا ارانکو اونسنے اپنے آنکھون سے دیکھا کہ چاند دو ٹکڑی ہو گیا اوسنے
برہمنون کو جمع کیا برہمنون نے خبر دی کہ کوئی شخص ملک عرب مین پیدا
ہوئی ہین اونکا یہ معجزہ ہے راجہ نے ایک شخص کو حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس بھیجا کہ کوئی شخص ہماری پاس بھیجدیجئی کہ اپ کے دین کے

باتین ہمین سکھلاوے اپنے کسی صحابی کو بھیدیا اُنھون نے اُسکو مسلمان
کیا اور نام اُس راجہ کا عبداللہ رکھا اور جب وہ مسلمان ہوا سب لوگون
نے اُوسکو راج سے اوٹھادیا اور اُسکے بھائی کو راجہ بنایا اور وہ صحابی
جو آئی تھے وہ بھی اُسی شہر مین مر گئی جہان راجہ کی قبر ہی وہان اُنکی بھی
قبر ہے تمام ہوا بیان مولوی ضیف اللہ صاحب کا اب ہنود کی کتابون سے
یہ بیان ہی کہ ایک اللہ اِرواحون کا اور بدن کا اور زمانیکا
اور ہر چیز کا اکیلا بنانے والا ہے تیتری اونیکھد مین ہی کہ آفتاب
کی پیدایش کے پہلے زمانہ نہ تھا آفتاب کی پیدایش کے بعد زمانہ ہی تیتری
اونپکھد ججر بید مین ہی کہ بید کی سرتی ہی یعنے بید کا قول ہی کہ بعضی بی
وقوف آفتاب کو برہم سمجھتے ہین یعنے خدا سمجھتے ہین اس یہ سمجھاتا ہون
کہ سب سے پہلے فقط برہم یعنے اللہ تھا اوسوقت نہ پورب تھا نہ پچھم
نہ اونچائی تھے نہ نیچائی جو کچھ تھا فقط اللہ ہی تھا اسی طرح جب قیامت
ہو گی اور سب فنا ہو جاوینگے وہ اپنی اصلی حالت پر رہیگا جب وہ
اکیلا رہتا ہی کچھ اوداس نہین رہتا اتھرب بید مین ہی کہ وہ آفتاب سے
اور ہر قدیم سے بڑھکر قدیم ہی اوس قدیم سے سب وحین ظاہر ہوتی
ہین اتھرب بید کے صفحہ ۲۷۹ مین ہی کہ سب سے پہلے جو تھا اوسکا
نام نارائن ٹھہرایا گیا اسوقت نہ وقت نہ سمت تھا نہ اندھیرا تھا نہ نور تھا

اور جو کچھ تھا او سی تھا اوسکی خواہش سے تمام آسمان سے زمین تک اور برہما سے
چیونٹی تک مخلوق ہوئی فائدہ بیان تار ان اسم کا نام ہی اور بعضی جگہہ ایک
ایک دیوتا کا نام ہی اور یہ جو جر بید سے نقل کیا ہی کہ پرم آتما یعنے اللہ تعالے
اور جیو آتما یعنے روح دونون قدیم ہین اسکے یہ معنے ہین کہ روح اگرچہ پہلے نہ تھی
اللہ نے بنائی لیکن اور چیزون کی بہ نسبت قدیم ہی پھر اسکے بعد لکھا ہی کہ پرم آتما
یعنے اللہ تعالی کل کا جاننے والا ہی اور جیو آتما جز کا جاننے والا ہی پرم آتما صاحب
اختیار ہی اور جیو آتما صاحب اختیار نہین ہی اور جا بجا ہنود کی کتابون سے
ثابت ہی کہ فرشتہ اور انسان اور جن اور جانورونکے پیدا ہونے سے پہلے
برہما کے چار منھ سے چار بید نکلے پروردگار فرماتا ہی کہ میرے مہربانی سے چار منھ
والا پیدا ہوا اور مہابھارت فصل راج دہرم پرب بارہوین ہی کہ اعتقاد
بید کا یہ ہی کہ ذات بھگوان کی تین صفتین ہین اول اوسنے اس صفت سے
ظہور کیا کہ جہان کو نیست سے ہست کر دیا دوسری صفت قیوم کی ہی کہ
اپنی بنائی ہوئی چیزونکو تھامی ہوئی ہی تیسری صفت قہاری کی ہی کہ
جو کچھ پیدا ہوتا ہی پھر فنا ہو جاتا ہی ان سب باتون سے معلوم ہوا کہ
ہنود جو کہتے ہین کہ پیدایش کا اول اور آخر نہین ہی یہ بات اپنی کتابون
کے برخلاف کہتے ہین اور سانک شاستری لوگ جو کہتے ہین کہ معاذ اللہ
عالم خود بخود پیدا ہوا ہی وہ لوگ بھی بیدون کے برخلاف ہین بید بیاس جی

سنت اسر انکا مد مجر بید مین فرماتے ہین کہ بعضے نادان دانائی کا دعوے
کرکے کہتے ہین کہ عالم خود بخود پیدا ہوتا ہی بعضے کہتے ہین کہ اتفاق سے یعنے
اچانک سے پیدا ہوا ہی یہ دونو غلط سمجھے ہین **بیان تقدیر کا** سوط اسد الجبار
مین ہی کہ بید انتی لوگ تقدیر کے قائل ہین لیکن اونکے اہتر ین بید مین ہی
کہ اوس نور پاک سنے آگ سے پوچھا کہ تو کون ہی آگ نے کہا کہ مین سبکو جلاتی ہون
اوسنے کہا کہ اس گھاس کے انبار کو جلا کہ تیری قوت پر علم ہو آگ نے تا
بمقدور پر مارے دھوان بھی نکلا پھر ہوا کے موکل سے کہا کہ اس گھاس کو
اوڑا ہوا اسنے مقدور بہر سعے کی آخر عاجز ہوی آخر کار اندر کو یہ ظاہر ہوا
کہ وہ نور برہم تھا یعنے اللہ تعالی تھا اور دیوتا جو اس غرور مین تھی کہ ہمنے
فتح اسردن پر پائی اونکو بتانی آیا تھا کہ کرنے والا ہر کام کا مین ہون دوسرا
کوئی نہین تم کسبات پر غرور کرتے ہو اور اپنے طرف نسبت دیتی ہو تیسرے
اپنکھ مجر بید کا قول ہی کہ جو سبکا پیدا کرنے والا ہی وہ بھوت آتما سے یعنے
روح حیوانی سے کام کراتا ہی کرشن گیتا ادھیا پنجم مین ہی کہ برہم کا یعنے اللہ
تعالے اکا جاننے والا باآنکہ دیکھتا اور سنتا ہی اور چھوتا ہی اور چلتا ہی اور کھڑا
ہوتا ہی اور سانس لیتا ہی مگر سمجھتا ہی کہ مین کرنیوالا کسی کام کا نہین ہون
اور بشست جی کی تقریر کیا خوب ہی جو تیسرے ست برکرن مین ہی
سوال راجہ رام چندر جی مہاراج جب اللہ تعالے ظاہر ہی تو عقلمند لوگ

عقلمند لوگ اُسکے ثابت کرنے مین دلیل کے کیون محتاج ہوتے ہین جواب
پر کرت اور اُوپا ایک درخت ہی اور اُوسکی جڑ دل ہی اور اُوسکے پتے حواس
اور وہ ہوا جو اس درخت کو ہلاتی ہی وہ اللہ ہی دل صاحب دل کا جو اُسکا
ڈبتہ ہی دُبتے ہین جواہرات کا بہرنے والا اللہ ہی اور وہ شخص سب باتوں مین کامل ہی
جو جواہر کے بہرنے والے کو اور پتے کے ہلانیوالے کو دیکہتا ہی اور اپنی کامونکو
اپنے سے نسبت نہین کرتا اور ہلانے والے سے جانتا ہی اور بن پرب مہابہارت مین
لکہا ہی کہ سب عبادتون کے اصل یہ ہی کہ اللہ کی رضا پر راضی رہے اور اسی
پرب مین ہی کہ درو پدی راجہ جدہشتر سے کہنے لگی کہ جو کوئی کہی کہ یہ کام میںنے
کیا یہ مین کرتا ہون یہ بات غلط ہی بلکہ سب کچھ اللہ ہی کرتا ہی جدہشتر نے کہا
ای درو پدی تو سچ کہتی ہی اور جو کوئی بید پڑہ کر بات کہیگا تیری باتین پر کیسے
ہی مین مہابہارت فصل ۳ پرب ۱۲ سانت پرب مین ہی کوئی شخص آپسے
کوئی کام نہین کرسکتا جو کچھ تقدیر مین ہی بدل نہین ہوسکتا اور بل اور اندر
کے قصے مین ہی کہ تو کامون کو اپنے طرف نسبت دیتا ہی اور کہتا ہی کہ فلانا
کام میںنے کیا یہ غلط ہی جسنے آدمی کو پیدا کیا ہی اُسنے اُسکے کامونکو بھی
پیدا کیا ہی میرے اور تیرے ہاتھ سے کوئی کام نہین آتا سب کامون کا کرنیوالا
اللہ ہی مہابہارت فصل سوجہد ہرم مین ہی کہ اسجگہ نہ عقل کا دخل ہی
نہ سعی کا جو کچھ مقدر ہی وہی پیش آتا ہی اور بن پرب مین ہی کہ بندہ اللہ کے

منفیچہ راضی ہی نیکے اور بدی جو کچھ ہی سیاوسی کی طرف سے جاتی اور جحر بیدکی
اپنکلست برہ دارن مین ہی کہ وہی پیدا کرنیوالا خیر اور شرکا ہی اور خیر اور شر سے
اُسکا کیا نقصان ہی اور اودم پرب مین ہی کہ بیاس نے کہا کہ جو کچھ اللہ تعالی
نے مقدر کیا ہی ہم اور کوئی دوسرا اُسکو بدل نہین سکتا اوسی مین ہے
کہ مرد نیکی اور بدی کے کام مین اپنی ہاتھ مین اختیار نہین رکھتا لکڑی
کی تصویر کی طرح پر ہی کہ دوسرا اوسکو نچاتا ہی اور سانت پرب فصل
موچھہ دہرم مین ہی کہ نارد نے سکمدیو سے کہا کہ ایک شخص بڑا پے تک
پہونچتا ہی اور ہمیشہ خوش رہتا ہی اور دوسرا کم ازاری اور محنت مین عمر کاٹتا
ہے ایک شخص ایک جگہ رہا اور دل کی مراد پائی دوسرا تمام جہان مین پھرا
اور نہ پایا اور یہ سب تقدیر سے ہی بعضے پیدا ہوتی ہی مرجاتے ہین اور ایک
ماں سے بہت سے لڑکے پیدا ہوتے ہین بعضونکی عمر لنبی ہوتی ہی
بعضے جلد سے مرجاتے ہین یہ کیون ہوتا ہی اگر کہین کہ ساعت کے باعث سے
ہی تو اسی ساعت مین کتنے ہزار پیدا ہوتے ہین بعضے دولت والے
ہوجاتے ہین بعضے محتاج رہتے ہین اگر کہوگے کہ جو کچھ ہی تدبیر ہی پھر آدمی
کیون بیمار ہوتا ہی اور طبیب کیون مرجاتے ہین اور جنگلے جانور ہرگز
محتاج طبیب کے نہین ہوتے ہین آدمی سب ایک طرح پر پیدا ہوی ہین
بعضے پالکی پر سوار ہوتے ہین بعضے پالکی کو کندھے پر اوٹھاتے ہین

بعضے گھوڑون پر سوار ہوتے ہین بعضے جلو مین چلتے ہین ایک کو کئی تو بصورت عورتین
ملتے ہین ایک کو بدصورت لونڈی بھی نہین ملتی ای سکھدیو نیہ سب کارخانہ اللہ
کی حکمت کا ہی ہیان تدبیر کا کچھ دخل نہین جو کچھ مقدر مین ہی بدلا نہین جاتا اگر تدبیر سے
کام چلتا کوئی شخص محنت نہ اوٹھاتا مہابھارت انصل پوچھہ دہرم سانت پرب بیچ
کہ برہمانے اندر کو نصیحت کی کہ اگر تو بل سے ملاقات کرے تو اوسکو قتل مت کیجیو بلکہ
اوسکی باتین جو سچی ہین سنیو اور اوس سے پوچھیو اندر اوسی ملا اور برہما کی فرمانے کے
موافق باتین اوسی پوچھین بل نے کہا کہ جسنے آدم کو پیدا کیا ہی اوسنے اوسکے
کام بھی پیدا کیے ہین مجکو او تجکو کچھ اختیار نہین ہی میرے اور تیرے ہاتھ سے کچھ
کام نہین آتا کرنے والا سب کامونکا اللہ ہی ہی دہرم پرب مین لکھا ہی کہ بھیکم
پتامہ نے جدہشٹر سے کہا کہ سب کام اللہ تعالے کرتا ہی اور تو فقط بہانہ ہی او گیت
اُپنکھد اتھربن بید مین لکھا ہی کہ پیدا کرنے والی کے صفت اوسکے بنائی ہوئے
کو معلوم ہووے یہ محال ہی اور کہی اپنکھد اتہربن بید مین ہی کہ پرم آتما کی یعنی اللہ
کی تعریف نہین ہوسکتی جو سٹ جاوے آپ معلوم کرے وہ دیکھا ہوا نہین ہی
جو دیکھی ہوئی چیزون سے بیان کیا جاوے اندیشہ وہانتک نہین پہونچ سکتا
کرشن گیتا او ہیانون ین لشست کا قول لکھا ہی کہ آدمی اپنے خالق کی صفتون کو
نہین گھیر سکتا جیسے تصویر اپنے بنانے والی کی ارادی کو نہین پا سکتی اتہا
اُپنکھد اتہربن بید مین ہی کہ اوسکی قدرت بے حد اور بے کنار ہی اور آدمی کی عقل

مت ہی کہ راجہ جنمے جی جو راجہ پریچھت کا بیٹا تھا اوسنے بیاس دیو سے پوچھا کہ جب بزرگ اسقدر دانا اور بینا تھے کہ غیب کے بھید اونپر کھلے تھے اور یہ ایسا لڑکا جانتے ہی کہ دنیا مین ہمیشہ جینا نہین پھر ایسے لڑائیان کیون لڑے کہ ہزارون بھائی بندھ قتل ہوئے بیاس دیو نے کہا کہ اسکا ارادہ یون ہی تھا کہ یہ کام انکے ہاتون سے ہوئین پھر راجہ نے کہا پھر تدارک اوسکا کیون نکیا بیاس دیو بولا کہ کسکی قدرت ہی کہ اسکی لکھی ہوی تقدیر کو پھیرے اور کسکی مجال ہی کہ اوسے بچی ذکر فرشتونکا اور عنصری دیوتا و نکا مولانا عبد الرحمن چشتی رحمتہ اللہ علیہ کا قول اوپر ہو چکا کہ اوس زمانے مین فرشتونکو بھی دیوتا بولتے تھے اور جو لوگ آگ اور نور سے ملا کر اللہ نے اونکو بنایا تھا وہ بھی دیوتا کہلاتے تھے اونکی اولاد بھی ہوتی تھی تو وہ ایک قسم کے جن تھے اب سمجھنا چاہیے کہ جہان ہندونکی کتاب مین دیوتاؤنکے بری فعل لکھے ہین وہان فرشتونکا ذکر نہین ہے وہان اونہین دیوتاونکا ذکر ہی جو جنون کی قسم مین سے تھے اور جہان دیوتاؤنمین فرشتون کی سی خواص لکھے ہین وہان فرشتون کا ذکر ہی ظفر مبین مین ہی کہ دہیا ۸۰ بھاگوت اسکند دہم مین لکھا ہی کہ شیو اور برہما اور بشن تینون دیوتا پار برہم کا یعنے اللہ تعالے کا انش ہین برہما رجوگن روپ ہین بشن ستوگن شیو تموگن سروپ ہین اور برہما نرنکاران سے پرے ہی فائدہ یعنے یہ تین فرشتے اللہ تعالے کی تین صفتون کا نمونہ ہین اللہ کے صفت خلق کا پیدا کرنا اسکا نمونہ برہما

ہین کہ اللہ کے حکم سے چیزون کو بناتے ہین اللہ صفت ہی کہ وہ سبکو قائمی ہوئی ہے
اس صفت کا نمونہ بشن ہین ہی تیسری صفت ہی فنا کرنا اسکا نمونہ شیو ہین ہے
اور برہما نرنکار یعنی اللہ تعالی انسے بری ہی یعنے ان فرشتونکو کوئی اللہ نہ سمجھے جو اسکے
صفتونکے نمونے اوسکے حکم سے کام کرتے ہین بعضے کتابونین شیو کی جگہ مہیش
کا نام ہی شاید اوسے مراد ملک الموت علیہ السلام ہین شاید اونکو شیو بہی
کہتے ہون اور یہی نام بعضے دیوتاؤنکی بہی ہین جو ایک قسم کے جن ہین ہنود کی معتبر
کتابونین سرستے اور کشب اور بشسٹ کو بہی بیٹا برہما کا لکہا ہی یہ برہما اور ہی اور برہما
فرشتہ اور ہی آدی پرب مہابہارت مین ہی کہ راجہ ججاٹ نے اپنے بیٹے بشن سے
کہا کہ تونے میرا کہنا نامانا مین خدا سے چاہتا ہون کہ تیرے نسل عالم مین چلے
یہ بشن فرشتہ نہین ہی یہ راجہ ججاٹ کا بیٹا ہی پدم پران مین ایک قصہ لکہا ہے
کہ بشن سے ایک برا فعل ہوا اوس عورت کی بددعا سے بشن پتھر بن گیا جسکو
سالک رام کہتے ہین عقل سے خوب ظاہر ہی کہ یہان بشن کسی دیو کا نام ہے
کولنگ اپنشد رکہہ بید مین اوس شخص کا بیان ہی جو بدن سے جدا ہوتا ہی اوسکو برہمارندر
ہوکر اچہی راہ سے لے جاتا ہی پہلے آگ کے دیوتا کے گہر مین دوسرے ہوا کے دیوتا کے
گہر مین تیسرے پانی کے دیوتا کے گہر مین چوتہی سورج کے عالم مین پانچوین اندر
کے عالم مین چہٹے پرجاپت کے گہر مین ساتوین برہما کے عالم مین پہونچتا ہی درمیان
مین ان ساتون مقام کے ایک گہاٹ ہی اوسمین خواہش اور غصہ اور حرص

اور ڈاہ اور بیر اور غرور اور شہوت بھرا رہتا ہی اوسکے کناروں پر ریاضت کے
دو دیوتا روکنے کو مقرر ہین کہ کوئی پار ہونے پاوے جو کوئی ریاضت کرے وہ
پار ہو جاتا ہی اسکے آگے ایک ندی ہی اوسمین جو نہاوے جوان ہو جاتا ہی
پھر ایک درخت ہی تمام قسم کے میوے اسکے پھل ہین پھر ایک شہر ہی نہایت کشادہ
اسکے درمیان مین ایک مکان ہی اسکا نام ہی اپراجیت یعنے اوسپر کوئی فتح نہین پاسکتا
اسکے دو دربان ہین ایک اندر جو سب دیوتاؤنکا بادشاہ ہی دوسرا پرجاپت تمام لوگونکا
بادشاہ اوس مکانمین ایک چبوترہ ہی اوسپر ایک تخت بچھا ہی اوسکا نام اننت جوت
یعنے بہت روشنی اوس تخت پر ایک عورت بیٹھی ہی اوسکا نام باسنی ہی یعنے خواہش
پیدا کرنے والی اور وہ نہایت خوبصورت اور شرمیلی ہی اوس عورت کے گرد
کثرت سے اپچھرا یعنے حورین ہین اس مقام مین وہ پہونچتا ہی جسکا دل پاک ہوتا ہے
اور برہم سے یعنے اللہ تعالی سے مشغول رہتا ہی اس مقام مین دیوتا فرشتون کو
کہا ہی آگ کے اور ہوا کے اور جگہ جگہ کے فرشتونکا ذکر کیا ہی اندر بیان بہشت کے
دربان کو کہا ہی اور بھاگوت کے سواء اوسکے اور بھی ہنود کی کتابون سے
ظاہر ہی کہ اندر مینہہ کے برسانے پر اور اوگتی چیزون کے اوگانے پر مقرر ہین
اس جگہ اندر کسی فرشتے کا نام ہی جو اللہ کے حکم سے مینہہ وغیرہ کی تیاری کرتے
ہین ظاہرا یہ خطاب میکائیل علیہ السلام کا ہی اور بہت جگہ اندر دیوتون کا
کا نام ہوتا ہی مہابھارت مین ہی کہ ارجن اندر کا بیٹا ہی یہ اندر ارجن کا باپ

فرشتہ نہین ہوکی بت پرست کے تفسیر پراس مین لکھا ہی کہ راجہ اندر گوتم کی بی بی
پر ایسا عاشق ہوا کہ بادشاہی کامون کے بندوبست سے بھی غافل ہوگیا
ایک دن گوتم باہر گیا تھا وہ گوتم کی شکل بن کے گھر مین گھس گیا جب گوتم آیا
تو اندر بلی کی صورت بن گیا یہ اندر کوئی بادشاہ جنون کا تھا فصل سوم
دہرم مہابھارت مین ہی کہ جب اندر سنے دو برہمنون کو مارا تو اسکا لشکر اوسسے
جدا ہوگیا اور اندر ایک تالاب مین چھپ رہا پھر ایک اور اندر کو تخت
پر بٹھایا وہ پہلے اندر کی بیوی پر عاشق ہوا تو وہ بھی معزول ہوا پھر دیوتا اور
رکھیشر بشن پاس گئی کہ اندر اول کا قصور معاف ہوجاوے انھون نے فرمایا
کہ اسمید جگ کرو آخر اسنے جگ کیا اور پھر تخت پر بٹھایا گیا دیکھو یہان دو
بادشاہون کا نام اندر تھا ایک نام کے بہت لوگ ہوتے ہین اینکھنڈ ججر بید
مین ہی کہ برہسپت دیوتاون کا گرو ہی اوسنے اپنے صورت زہرہ کی بنائی
اور اسرونکو علم اودیا کی یعنے جہل کی تربیت کی اور اسرونکو سچ کو جھوٹ اور جھوٹ
کو سچ سمجھایا غرض کہ اس ترکیب سے اسر گمراہ ہوئی یہ برہسپت گمراہ کرنیوالے
دیوون مین سے ہین فرشتہ نہین ہی برہدارن اینکھنڈ ججر بید مین لکھا ہی کہ یہ جو
صورت انسانون کی ہین دیوتا ا[illegible] خدمت کیا کرتے ہین اور انھسے
ڈرتے رہا کرتے ہین اوسطرح جیسے تمام جانورونکی وضع سی دیوتاؤن کی خدمت
کرتے ہین جسطرح جیسے آدمی جانور ونکے خدمت سے کبھی شکر گذار نہین ہوتا

اور کبھی اونکی خدمت سے خوش ہوکر اونکی جان اور جسم پر رحم نہین کرتا بلکہ
اونکی اور انکی اولاد کے گوشت پوست پر دل لگا ئی رہتا ہی اور انکی ہڈی
اور ناخن اور بال اور چربی اور جہانتک سب چیز پر تصرف کرتا ہی دیوتا بھی کبھی آدمیکے
خدمت گزاری سے خوش نہین ہوتے اور جسطرحسے آدمی جانورونکو ناقص
العقل سمجھتے ہین اوسی طرح دیوتا پوجاریونکو بیوقوف اور الّو سمجھتے
ہین دیوتا کبھی ایسے آدمیون کو راہ نیک نہ بتاوینگے کیونکہ جب راہ
حقیقت کو پاوینگے اونکی خدمت نادانون کیطرح کیونکر کرینگے اپنی ہرج
اور تکلیف کو کوئی روا نہین رکھتا اور جال مین پھنسے ہوئی شکار کو صیاد
اپنی خوشی سے کب چھوڑیگا پس دیوتا ایسی خدمتگارون کو جو غلامون سے
زیادہ ہو وہ راہ کیون بتاوینگے جس سے یہ آزاد ہوجاوین اور اللہ کے پہچاننے
والے اور اللہ کے پوجنے والے ہوجاوین اور اونسے اپنے تئین اشرف خیال
کرین بلکہ ہمیشہ اس فکر مین رہتے ہین کہ اون جانور کی خصلت والونکو کوئی
اللہ کی پہچاننے کی راہ نہ بتاوے اور ہمارے خدمتگار ایسے نہ ہٹاوے
اور بید اور شاستر سے واقف نہ کردے اس جگہ دیوتا فرشتونکو ہرگز نہین
کہا ہی اونھین مین اور دیوتون کو کہا ہی جو خلق کو گمراہ کرتے ہین اللہ کے طرفسے
غافل کرکے اپنے تئین پوجواتے ہین بیان معنے اوتار کا ہندونکے [السیادہ]
معتبر کتابونسے ثابت ہی کہ اوتار کا لفظ اوس جگہ بولا جاتا تھا

یہ ایک شخص دوسرے شخص کا نمونہ ہو جیسے پشن کو لکھا ہی کہ اوتار دھرم کا ہے
یعنے بڑا دین دار ہے درجودہن کو لکھا ہی کہ کلجگ کا اوتار ہے یعنی بڑا
فسادی ہی رکمنی کو سیتا کا اوتار لکھا ہی یعنے بہت خوبصورت اور پاکدامن اور
شوہر کے ساتھ موافقت مین جانکی سے بہت مشابہ ہے بہاگوت کی اودہیائے
اول مین لکھا ہی کہ جنکا لوگ اوتار کہتے ہین یہ اوتار اس شخص کے ہین جو جبیر سمندر مین
سو رہی تھے اور وہ دیوتا ونمین سے ایک دیوتا ہین جنکا نام بشن ہی ساتت پرب
۲ مہابھارت مین لکھا ہی کہ دانو لوگ دیوتون پر ظلم بہت کرتے تھے بشن نے بارہ
شکل بن کر دانوون اور دیتیون کو ہلاک کیا مہابھارت کی بن پرب تیسری ۳
فصل مین ہی کہ اندر نے کہا کہ ارجن میرا بیٹا ہی اور نر نارائن کہ بدری پہاڑ
مین تھی اور برسون وہان اسکی بندگی کرتی تھے سو نر ارجن ہی اور نارائن
کشن ہین مہابھارت فصل موچہ دھرم مین ہی کہ ست جگ مین دہرم کے چار بیٹے
پیدا ہوے نر اور نارائن اور ہر اور کشن سو نر اور نارائن پراگ مین عبادت
مین مشغول ہوئی اور محنت سے ایسے دبلے ہوے کہ رگین دکہائی دینے
لگین مہابھارت کے آد پرب مین ہی کہ کرشن اوتار نرائن کا ہی کہ اوسکو بشن بھی
کہتے ہین وہ بس دیو سے پیدا ہوا جوگ بشست چھٹا زمان پر کہین لکھا ہی
کہ اللہ تعالے کی حکمت مین ظاہر ہونا ایک اوتار کا [illegible]
کی ظاہر ہوئین ایک پانڈو کے گھر مین اسکا نام ارجن ہوا دوسرا [illegible]

اوسکا نام کرشن ہوا یہان سے معلوم ہوا کہ ارجن بھی اوتار ہی فصل موجہ دہرم
سانت پرب مہابھارت مین ہی کہ جدہشتر نے کرشن کی طرف اشارہ کرکے
بھیکم پتامہ سے کہا کہ بشن شاید یہی شخص ہی اوسنے کہا کہ آٹھوان حصہ او
اوتار کا یہی شخص ہی اور سات حصے اوسکے تمام جہان کے عقلمند لوگ ہین
ان سب باتون سے معلوم ہوا کہ بشن اللہ کے بندون مین سے ہین
اور اوتار کے یہ معنے ہین کہ جن لوگون مین بشن کا نمونہ ہی اونکو اونکا اوتار کہا ہے
اور کرشن جی مین بشن کے کمال کا آٹھوان حصہ ہی پرب بارھوین فصل راج
دہرم مہابھارت مین ہی کہ نارد نے راجہ جدہشتر سے کہا کہ کرن عقل مین اور
رحم مین تیری مانند تھا اور لشکر کی نگہبانی مین کرشن کی مانند تھا جو کچھ ان
دونون بھائیون مین اور کرشن مین تھا وہ اوس اکیلے مین تھا اس سے معلوم
ہوا کہ نارد جی نے کرشن جی کو ہرگز خدا نہین سمجھا اسی فصل مین ہے
کہ جدہ گن کے بیٹی پرس رام سے کرن نے کہا کہ مین برہمن ہون پرس رام نے
اوسکو علم تیر کا سکہایا ایک مدت کے بعد معلوم ہوا کہ کرن برہمن نہین
تھا معلوم ہوا کہ پرس رام ہرگز خدا نہین ہی اسی فصل مین ہی کہ کہیشر دتا
نے سری کشن کو دعا دی کہ تمھاری قوت باہ زیادہ ہوے سبھا پرب
مہابھارت مین ہی کہ کرشن نے کہا جب جراسندہ نے ہمپر لشکر کہیچا مین
متھرا کو چھوڑکر دوارکا مین گیا جدہشتر نے کہا جب تم ایسا شخص

ون سے ڈرتا ہی تو ہم کہیا ہین باسی پرب مین ہی کہ کرشن جی سنے کہا کہ لڑائی
کے وقت ایک شخص اوگرسین کا بھیجا ہوا تھا اوسنے مجھسے کہا کہ سال نے
دوارکا مین جاکر آپ کی باپ بسدیو کو قتل کیا مین نہایت پریشان ہوا اور
لشکر کو لڑائی پر چھوڑ کر دوارکا کے طرف چلا راہ مین سوچا کہ میرا باپ میرے
جانے سے زندہ نہین ہوجائیگا مین پھر پلٹا اور سال سے لڑنا شروع کیا
اوسنے جادو سے میرے باپ کے لاش کو زمین پر پھینک دیا جب مین نے
اوسکو دیکھا کمان میرے ہاتھ سے گر پڑے اور مین بیہوش گیا فائدہ
جسکو اور ون کی دعا سے فائدہ ہوا اور وہ اپنے دشمنون سے ڈرے
اور جسکو دوسرے کے خبر دینے سے خبر پہونچی اور جو پہلے چلے اور پھر
سونچی کہ میرا جانا بیکار ہی اور جسکے ہاتھ سے کمان چھوٹ پڑے اور بیہوش
ہوجاوے اوسکو خدا سمجھنا عقل والون کا کام نہین ڈرون پرب مین ہے
کہ کرشن سنے کہا کہ جان میرے اور جان ارجن کی ایک ہی وہ میری بغیر
کچھ نہین اور میرا اوسکے بغیر یہے حال ہی دوسرے پرب مہابھارت مین ہی
کہ بھیکم پتامہ نے پرسرام کو نہایت زخمی کیا اور اوسکے ہاتھ سے کمان گر پڑے
اور وہ بیہوش ہوگیا پرسرام کے بزرگون نے کہا کہ بھیکم کے لڑائی سے
تو شرمندہ ہوگا اوسی مت لڑ پرسرام کو ہندو لوگ اللہ کا اوتار سمجھتی
ہین سو وہ ہرگز خدا نہین تھا بلکہ ایک بندہ عاجز تھا کرن پرب مہابھارت مین ہے

کہ پرس رام جو جمدگن کا بیٹا بہرک رکھیسر کا پوتا تھا اوس نے بڑی ریاضت سے
اور مہادیو کو راضی کیا مہادیو نے کہا اے پرس رام اپنے تئین پاک کر اور ایسی
لیاقت پیدا کر کہ ہتیارون کا منتر مین تجکو دون پرس رام نے نہایت
ریاضت کی فائدہ معلوم ہوا کہ پرس رام ہرگز خدا نہین مہابھارت مین ہی کہ
بعد فتح کے راجہ جدہشتر نے کہا کہ فتح خدا اور کرشن کی عنایت سے
ہوی تو ارجن جو بڑے دوست اور رفیق کرشن کے تھے اونکو یہ بات
بہت ناگوار ہوی کہ لڑین مرین تو ہم اور فتح مین نام کرشن کا ہو پس معلوم
ہوا کہ ارجن نے کرشن کو خدا نہین سمجھا کرن پرب مہابھارت مین ہے
کہ راجہ پانڈی کہ پانڈون کے لشکر مین تھا اپنے تئین بہیکم اور ارجن اور
کرشن سے کم نہین جانتا تھا معلوم ہوا کہ وہ بھی کرشن کو خدا نہین جانتا تھا
استری پرب مہابھارت مین ہی کہ راجہ جدہشتر نے کرشن سے کہا کہ تم آپکا
شکر ادا نہین کر سکتے کرشن جی نے کہا کہ میرے ہاتھ سے کچھ نہین ہوا
تم اللہ تعالے کا شکر بجا لاؤ کہ یہ سب اونکا فضل ہی مین کیا ہون کہ تم
میرا احسان مانتے ہو پہر سب لوگ اللہ تعالے کا شکر بجا لائے
بھاگوت مین لکھا ہی کہ برہمنون کی عورتین جو کرشن جی کو پوجنی کا ارادہ
رکھتی تھین اونسے فرمایا کہ تم مجکو مت کرو پرنام مین بھی نند مہر کا ست
سیام یعنے مجھکو مت پوجو مین فقط نند کا بیٹا ہون اور نام میرا سیام ہے

جو لوگ برہمنون کی عورتون سے اپنے تئین بچاتے ہین بیکلا کی نہین پاسکتے
مہابھارت کے بارھوین پرب سے ثابت ہی کہ سری کرشن جی کو ٹہانی مین
تلوی مین تیر لگا اس صدمے سے انکی روح قالب سے جدا ہوئی ہندو
لوگ جن لوگون کو اللہ کا اوتار نہین جانتے ہین انکے حق مین بھی لفظ اوتار
کا لکھا ہی فصل سوچہو دہرم مہابھارت مین لکھا ہی کہ کپل ایک وتار ہی [illegible]
پرب مین ہی کہ راجہ پرست جو راجہ ہن کا بیٹا ہی ایک وتار ہی بھاگوت کے
دوسرے اسکند مین جو چوبیس اوتارون کا حال لکھا ہی وہان صاف لکھا ہی
کہ برہما نے فرمایا کہ جس شخص کو گیان یعنے پہچان اسکی نہین ہی وہ ان چوبیس
اوتارون کا قصہ بیان کیا کری اور دھیان انکی صورت کا کیا کرے اور
یہ چوبیس اوتار مین نے اپنی سمجھ کے موافق بیان کئی ہین نہین تو جو کچھ مخلوق
دیکھائی دیتا ہی یہ سب سروپ یعنے قدرت کا ظہور نارائن کا ہی نارد بشن
اور برہما اور مہادیو بھی اوتار نارائن کے ہین کیونکہ نارائن نے انکو اپنی
قوت دی ہی دیکھو صاف فرما دیا کہ اللہ کے قدرت کا ظہور ہر شی مین ہی اسلیے
سب اسکا اوتار ہین اور جو خاص ہندی ہین انکا تصور جاننا نو سکھون کے
واسطے ہی جو اللہ کو اچھی طرح نہین پہچانتے ہین اور جو خوب پہچانتے ہین
وہ اوسی ذات پاک مین غرق رہتے ہین بیان اواگون کا مولانا
عبدالرحمن چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے رسالے مین چھاپا ہی [illegible]

اگرزمانہ کلجگ تک تمام ہوجاویگا وہان لکھتے ہین کہ مہادیو کے اس قول سے تناسخ
یعنے آواگون ڈالونکا قول رد ہوگیا کیونکہ اواگون کے کہین تمامی نہین ہی
اور سیاق زمانہ تمام ہوگیا یعنے اس قوم کی بحث کرنیوالے کم عقلے سے اواگون کے
قائل ہین اور بیاس جو اس قوم کے امام اور پیشوا ہین انھون نے اواگون کو لیلو نسے
رد کیا ہی اور لکھیسر ہے اونکی موافق ہین چنانچہ ترجمہ تینون اشلوک کا ہین لکھتا ہون
پہلا اشلوک یہ ہے کہ جو کتاب بہشت سمنا مین اوتار یعنے اواگون ثابت کرتا ہے
وہ یہ دلیل لاتا ہی کہ جہان مین ایک بادشاہ ہوتا ہی ایک غریب ایک اندھا ہوتا ہی ایک لنگڑا
ایک عاجز ہوتا ہی ایک طاقت والا پس ان باتون سے معلوم ہوتا ہی کہ جو کوئی دنیا مین جیسا
کام کرتا ہی اسکی موافق دوسری بار اوتار پاتا ہی تا کہ لوگ اپنا بدلا پاوین اور اگر یہ نہو تو خدا
تعالے پر ظلم ثابت ہوجاوے کہ بیگناہ بے تقصیر ایک کو بادشاہ کرتا ہی ایک کو غریب عاجز
کرتا ہی شنکرا چارج بیاس کے کلام کو دلیل لاتا ہی اور کہتا ہی کہ اوتار نہین ہی اور
جواب دیتا ہی کہ اللہ تعالے قدرت والا حکمت والا ہی جو چاہتا ہی سو کرتا ہے
تو نہین دیکھتا کہ بڑھی ایک درخت کے ایک لکڑے سے بادشاہ کا تخت اور
تابوت کا تختہ اور دروازیکا تختہ بناتا ہی اور کمہار ایک مٹی سے بادشاہ کا
پیالہ اور فقیر کا پیالہ بناتا ہی پھر اس لکڑی نے اور اس مٹی نے کیا نیکی اور بدی
کی تھی جسکا بدلہ پایا کہ وہ بادشاہ کا تخت ہوا اور اس لکڑے نے کیا بدی
کی تھی کہ تابوت کا تختہ اور دروازیکا تختہ ہوا اور اس مٹی نے کیا نیکی کی تھی کہ کوزہ بادشاہ

کا ہوا اور اس منے نے کیا بدی کی تھی کہ پیالہ فقیر کا ہوا اور اوس تخم نے کیا نیکی
اور بدی کی تھی جسکا بدلہ پایا اور یہ بھی کہتا ہی کہ اول پیدا ایش پن جب کوئی
موجود نہ تھا لوگون نے کیا نیکیان بدیان کین تھین کہ ایک انسان ہوا اور
ایک فرشتہ ایک جانور اس سے معلوم ہوتا ہی کہ ان اگرن اپنی عقل سے
کہتے ہین انکو کچھ خبر نہین ہی دوسرا اشلوگ کتاب کمانچال مین اوشنان چار چرن
کے بات کو رد کرتا ہی چرن کہتا ہی کہ ہم پیدا ہونا نہین جانتے روح ہمیشہ سے ہی
اوسکو کسینے پیدا نہین کیا ہی خود بخود آتے ہی اور جاتے ہی اوشنان چار چرن اسبات
کو رد کرتا ہی اور کہتا ہی کہ تو بولتا ہی مخلوق آتما اور پرم آتما سو مراد آتما
سے روح ہی اور پرم آتما سے مراد خدا ای قدیم ہی اور تو کہتا ہی کہ جہان
مین جو چیز ہے ظاہر مین ایک چیز سے پیدا ہوتے ہی اور ہمکو اور تمکو یہ قدرت نہین ہے
کہ تمام جہان کو یا اپنی تئین پیدا کرین اور اگر تو کہی کہ ہر چیز خود بخود پیدا ہوتے
ہے یہ بھی غلط ہی کیونکہ اگر خود بخود پیدا ہوتے کسی چیز کا حال بدل نہ جاتا ہر چیز
اپنے تئین قایم رکھتی اور فنا نہوتے اور جب اوسکا حال بدلتا ہی اور فنا ہوتے
ہی پس معلوم ہوا کہ ایک پیدا کرنے والا ہی کہ سبکو پیدا کرتا ہی اور فنا کرتا ہے
اگر تو کہی کہ ہر چیز کا بدلنا زمانے کے تاثیر سے ہی ہم کہتے ہین کہ جو شخص کہ
پیدا کرتا ہی اور فنا کرتا ہے اسکو علم اور قدرت چاہیے اگر زمانہ نہین
یہ بات نہین ہی تو وہ پیدا کرنے والا کیون ہوگا اور اگر ہے تو تو نے

نام مین غلطی کی ہی ہم اُسیکو پیدا کرنے والا کہتی ہین جسکو تو زمانہ کہتا ہی پس
اس سے ثابت ہوا کہ اوتار نہین ہے اشلوک تیسرا اگل جاپال رکھیسر اور بیاس کا بید انت مین
تیسرے چرن مین پایا جاتا ہی اور جین اور گوتم کا رد کرتا ہی یہ لوگ آواگون
والے ہین اوتار ثابت کرتے ہین اور کہتی ہین کہ بدلہ نیکی اور بدیکا دنیا مین
ہوتا ہی اس وجہ سے انہون نے مذہب آواگون کا اختیار کیا ہی اور جیپال
اور بیاس کہتی ہین کہ انھون نے غلط سمجھا ہی بدلا نیکی اور بدیکا سرگ اور نرگ ہی
یعنے بہشت اور دوزخ جب بدلا نیکی اور بدیکا وہان پاویگا تو اس جہان مین
اس روح کو دوسرے قالب مین آنا کسواسطے ہوگا یقین ہے کہ نیکی اور بدی
کا بدلا پانا بہشت اور دوزخ مین ہی جب وہان بدلا پایا تخم موقوف ہوگیا
اور بے تخم کوئی چیز نہین او کہتی ان باتون مین اواگون کو خوب رد کیا ہی
اور اونکی قوم مین بیاس اور جیپال مجتہد بہی سمجھے اور اللہ کے راہ کے
چلنے والے بہی تھی تمام ہوا کلام مولانا عبد الرحمٰن چشتی کا فائدہ جو
کوئی اواگون والا یون کہی کہ بدلہ نیکی اور بدیکا فقط دنیا ہی مین ہی بہشت
اور دوزخ کچھ نہین ہی وہ بیشک کافر ہی اور جو کوئی کہی کہ اواگون بہی
ہے اور پہر قیامت مین بہی بدلہ ملیگا تو یہ بات ہو سکتی ہی مرزا مظہر صاحب
نے اپنی مکتوب مین لکھا ہی کہ اواگون کے عقیدے سے کفر نہین لازم آتا ہے
جناب سید اشرف جہانگیر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مکتوب مین لکھا ہی کہ تناسخ

یعنے آواگون کے ثابت کرنے کی دلیلین کچی ہین اور اسکے انکار کرنے کی دلیلین بھی کچی ہین **فائدہ** قرآن اور حدیث مین آواگون کا کہین بیان نہین ہے اور صاف صاف انکار بھی نہین ہی اسکی حقیقت اللہ ہی جانے

بیان جہاد کا جا بال اپنکہد اتہربن بید مین ہی کہ چھتری کا کام ہی سپیشر باندہنا انکو واجب ہے کہ جو دشمن گیان کا ہوا ہے سے سنکہہ ہوکر جنگ کرے اور راستے اور حق کو کسی حالمین ہات سی نہ دے اسحالت مین جو زخم اوٹھاوے یا جان سے مارا جاوے سبب نجات کا ہی کرشن گیتا کے دوسرے ادہیا مین ہی کہ جب ارجن الفت اور شفقت سی چشم نم ہوا کرشن نے کہا کہ کدورت سے کمبختون کی یہ حالت ہوتی ہی ایسے سمجھ سے نہ بیکنہٹہ ملتا ہی نہ ایمان ہوتا ہی اگر اپنے دہرم کو نگاہ کرے وقت جنگ کے میدان مین پیٹ دکہانا بیجا ہے اسوقت تجھی بہشت بے طلب ملتی ہی غنیمت سمجھ اس فعل سے تنزل نہوگا اور نہ گنہگار ہوگا اور مرگ کے خوف سے آزاد ہوگا اور مہابھارت پرب بارہ ؟ مین حال مرتسہ کا لکھا ہی کہ ہوا سے دیوتون نے فریاد کی اور کہا کہ نام اسکا مرتسہ ہی اللہ کے حکم سے تجھکو زمین مین حکومت کرنا چاہیے کہ تو ظالمون کی شرکو دفع کرے اور خلق کو اللہ تعالی کی تابعداری کی راہ بتاوی اور جو کوئے اوسکے پوجنے سے موںہہ موڑے تو اسکا سر بدن سے اوتارے اوسی پرب مین ہی کہ راجہ بیرتہ کے باپ نے جب خدائے کا دعوی کیا اپنی تصویرین بناکر لوگونکو

کو دیدین کہ اون مورتون کو وہ پوجین ایک مدت کے بعد راجہ بہرتھ حاکم ہوا اپنی تمام خلق کو اللہ کے پوجنے کا حکم کیا اور جو کوئی اسبات کو نہ مانتا تھا اُنکو وہ قتل کرتا تھا اور فرمایا کہ اون تصویرونکو جہان پاوین توڑ ڈالین اور جلادین مہابھارت کے سانت پرب ہر وا زدہم مین لکھاہی کہ راجہ بہرتھ کو اللہ تعالے نے حکم عام دیا کہ لوگون کو میرے پوجنے کے لیے بلاؤ اور جو نمانے اُسے قتل کرو اور شنکراچارج جو بکرماجیت کے بعد ہوا اُسنے پوتھی مین صاف لکھاہی کہ توحید یعنے اللہ کا اکیلا ہونا اس بات کے نہ ماننے پر آدمیون کا مار ڈالنا درست ہی

بیان جانورون کے ذبح کا مہابھارت مین تیسری فصل سانت پرب ۱۲ مین لکھاہی کہ گوشت جانورونکا جسکے قتل کرتے وقت بید پڑہتے ہین وہ پاک ہی جو کوئی اُسکو کھاوے وہ اونمین داخل ہے جنہنے جانورونکا کھانا چھوڑ دیا اور جس جانور پر بید نہ پڑہا ہو اُسکا گوشت درست نہین ہی اسرب اونیکھدر کو بید مین ہی کہ جن جانورون کے تلے کے دانت ہین اور اوپر کے نہین وہ خوراک ہین جن جانورون کے دونون طرف کے دانت ہین وہ کھانے والے ہین مہابھارت اسمیدپرب مین ہی کہ راجہ جدہشتر نے اسمید جگ کیا تھا اُسکے منتم سری کشن جی تھے اونہونے بیاس جی کے مشورے سے اور بھی رکھیشرون کے مصلحت سے گھوڑا قتل کیا اور کباب بھونے اور کھائے اور

اور مہابھارت کی فصل تیسری پرب ۱۴ مین ہی کہ بھیکم پتامہ نے جانورونکا مارنا اور انکا
گوشت کھانا درست رکھا ہی بن پرب مہابھارت مین ہی کہ پانڈو لوگ جنگل
مین شکار کرتے تھے اور ہرن اور غیر گوشت اور دراج وغیرہ کو شکار کرتے تھے
اور پرب بارہ مہابھارت مین ہی کہ یہ جو لوگ کہتے ہین کہ جانورون کو ایذا دینا
منع ہی ایسا نہین ہی جو جانور جگ مین مارا جاتا ہی وہ جانور صاحب جگ کے
ساتھ سرگ مین جاتا ہی اور اجنبی عورت سے صحبت کرنا اور شراب کا پینا صاف
صاف بید مین حرام ہی مہابھارت پرب اول سے ثابت ہی کہ شراب پینا
اول اول برہمنون کے واسطے درست رہا شکر دیوتا نے اوسکو حرام کردیا
اور کہا کہ یہ شراب جو کوئی کھاتا ہی اوسکی عقل جاتی رہتی ہی بعد اسکے
جو برہمن شراب پی گا اُسکا کیا سب اکارت جائیگا اور وہ دوزخ مین جایگا
بیان نکاح کا کرشن جی نے میراسند سے نکاح کیا جو راجہ دہ دی کی بیٹی
تھی اور سورسین جو کرشن کا دادا تھا اُسکی بیٹی سے نکاح کیا اور ارجن نے کرشن
کے حکم سے سبھدرا سے نکاح کیا جو بس دیو کی بیٹی تھی جو ارجن کی مان کنتی کا حقیقی
بھائی تھا اور کرشن کے بیٹے پردمن نے کرشن کی حکم سے رکم کی بیٹی سے نکاح
کیا اور رکم رکمنی کا بھائی تھا اور رکمنی پردمن کی مان تھی اور دچھ
جو برہما کا بیٹا تھا اُسکی تیرہ بیٹیان کشب کے نکاح مین آئین جو مریچ
کا بیٹا برہما کا پوتا تھا یعنے چچازاد ون مین نکاح ہوا مہابھارت سے

بارہوین پرب فصل راج دہرم مین لکھا ہی کہ بادشاہ کو چاہیئے کہ اگر کوئی عورت
اپنے شوہر سے اچھے طرح گذران نہ کرے تو بادشاہ شوہر سے کہے کہ اُسکو چھوڑ دے
ادیوگ پرب مہابھارت مین ہی کہ بسوامتر نے گلہور اپنے شاگرد سے کہا کہ آٹھ
سو گھوڑے ایسے ایسے صفت کے لاؤ شاگرد نے سوچا اول راجہ ججات کے
پاس گیا جو جد بنسیون اور کورون اور پانڈون کے بڑے پردادا ہین اور
کرشن جی اُنکی اولاد مین ہین اونسے عرض کیا راجہ نے کہا کہ میرے پاس ایسے گھوڑے
نہین نہ اتنا خزانہ ہی مگر میرے ایک لڑکی خوبصورت ہی اوسکو راجہ ہرجس کے پاس
لیجاؤ اور گھوڑے اُسے لیکر اُسکے بدلے مین اوسکو دیدو گلہور نے یہی کیا
راجہ ہرجس کے پاس گیا اور یہ حال کہا راجہ کے طویلہ مین دو سو گھوڑے اسطرح کے
تھے راجہ سے اقرار ہوا کہ لڑکی کے عوض دو سو گھوڑے دے جب ایک لڑکا
پیدا ہو جاوے تب لڑکی کو پھیر دے راجہ ہرجس اس لڑکی کو نکاح مین
لایا اور ایک فرزند کے پیدا ہونے کے بعد اوسکو پھیر دیا گلہور نے دو سو
گھوڑے لیکر اور لڑکی کو لیکر راجہ دیوداس کے پاس گیا راجہ دیوداس سے بھی
وہی معاملہ ہوا پھر یہی معاملہ راجہ بھوج سے ہوا پھر چھ سو گھوڑے اور
لڑکی کو بسوامتر پاس لیے گیا بسوامتر نے چھ سو گھوڑے لے لیے اور باقی
دو سو گھوڑون کے بدلے اُس لڑکی سے اپنا نکاح کر لیا جب ایک لڑکا
پیدا ہوا تب لڑکی گلہور کو دے دی گلہور نے راجہ ججات کے پاس پہونچا دی

راجہ نے چاہا کہ کسی راجہ سے اوسکو بیاہ دے لڑکی نے قبول نکیا
اور کہا کہ مین نے چار شوہر کئی اب مین تنہائی مین بیٹھو رہونگی اور
مہابھارت سے ثابت ہی کہ یہ چارون شوہر اور چارون بیٹے جو اوس سے
پیدا ہوئے اور خود راجہ بچاٹ بڑے گیانی اور بیددان تھے دیکھو
یہ چھوڑ دینا طلاق تھا اور دو سو گھوڑے مہر تھا مہابھارت مین رام
اور راون کے قصہ مین لکھا ہے کہ جب راون سیتا سے صحبت کا
طلب گار ہوا تب سیتا نے جواب دیا کہ اگر میرا شوہر زندہ نہو
تب بھی غیر جنس ہونے کے باعث سے میرے اور تیرے صحبت
ٹھیک نسمجھی جاوے کہ رامچندر زندہ ہین اس بیان سے معلوم
ہوا کہ اوسوقت مین بھی شوہر کے مرنے کے بعد دوسرا شوہر کرنا
درست تھا اودیم پرب مہابھارت مین ہے کہ کنتی نے کرشن سے
کہا کہ مین سورسین کے گھر مین پیدا ہوئی اونھون نے مجھے راجہ کنتبوج کو دیا
وہان سے مین راجہ پانڈو کے گھر مین پہونچی پراسر جی کا ستیودری
سے نکاح ہوا اور بیاس جی اوس سے پیدا ہوئی اور مہابھارت
سے ثابت ہی کہ وہی ستیودری راجہ سنتنین کے نکاح مین آئی

کاملون کا آسمان پر جانا

مہابھارت پرب تیسرے مین ہے
کہ ارجن آسمان پر اور سرگ مین گئے اور فصل موجھ دہرم ہی کہ ایک برہمن نے

تھوری فرصت مین تمام ملک اور جہان کی سیر کی اور ایکدفعہ آفتاب
مین غوطہ لیا اور لکھا ہی کہ سکھدیو مُن نے اکاس کے سیر کی اور چشمہ
گنگ کا جو ہوا مین جاری ہے اُسکو طے کیا اور اسد تعالے تک پہونچا
آدپرب مین ہے کہ ایک برہمن تھا گنگم نام اگر ارادہ کرتا تھا
آسمان پر جاتا تھا جوگ بشست مین ہے کہ بشست سے کاک
بھسنڈ سے کہا کہ اب تمسے رخصت ہوتا ہون اور آسمان کو جاتا
ہون کاک بھسنڈ ایک جوجن راہ بشست کے ہمراہ پہونچانے
کو گئی یہان سے ہندؤن کا جواب ہوگیا جو ہماری محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کے معراج کو محال جانتے ہین

ذکر طوفان کا

مہابھارت کے بن پرب مین ہی کہ راجہ مُن اللہ کی عبادت مین
رہتے تھے ایکدن کسی پانی کے کنارے پر نہانے کو تشریف لیگئے ایک مچھلی
آئی اُسکا بڑا قصہ لکھا ہی اوسنے کہا کہ بڑے کشتی بناؤ ایک سال کے بعد
دنیا مین بڑا طوفان ہوگا راجہ من نے ہرجانور کا ایک جوڑا کشتی مین بیٹھا
لیا اور پودی درختون کے سات لیے لیے سانت پرب فصل
دہرم مین ہی کہ راجہ من وہ ہین جنکی نسل مین آدمی ہین دیکھو یہ
بیان صاف حضرت نوح علیہ السلام کا ہے کہ بعد طوفان کے یہ
انکے سوا کسی کی نسل باقی نہین رہی اب سب آدمی انھین کی

غسل ہین ہین قصہ راجہ رامچندر جی کا اس قصہ مین کئی مطالب
ہین بہت بڑا مطلب یہ ہی کہ ہندو لوگ دل کی آنکھین کھول کر دیکھین
کہ راجہ رام چندر اللہ کے بندے تھے خدائی کی کوئی بات انکین نہ
تھی کوئی بات جانتے تھے کوئی بات نہین جانتے تھے جو کام اللہ
اونکے ہاتھ سے لیتا تھا وہ کام کرتے تھے اور جو کام اللہ اونکے
سے نہین لیتا تھا اوس کام مین عاجز تھے ظفر مبین مین ہی کہ مہابھارت
درونہ پرب مین لکھا ہی کہ بیاس نے جدہشتر سے کہا کہ ایہن اگلی راجاؤن
سے کیا نسبت رکھتا تھا جب انکو اللہ نے دنیا مین نہین رکھا
تو اور کون رہ سکتا ہے اون راجاؤن مین سے راجہ رام ہین جنہنے
راون کو مارا سوط اللہ الجبار مہابھارت سے قصہ رام اور راون کا
یون لکھا ہے کہ راون نے ناریچ سے کہا کہ تو سونے کے ہرن کی صورت
بن جا جب وہ عورت یعنے سیتا تجکو دیکھیگی اپنے خاوند سے کہیگی کہ
اس ہرن کو پکڑ لے جب اسکا خاوند اسکے پاس سے جاویگا مین اوس وقت
اس عورت کو پکڑ لونگا ناریچ ہرن کے صورت بن کر سیتا کے سامنے گیا
سیتا نے رامچندر سے کہا کہ اس ہرن کو پکڑ کر مجھے دے رامچندر
لچھمن کو سیتا کی نگہبانی کے واسطے چھوڑا اور آپ ہرن کے پیچھے
روانہ ہوے ہرن نے فریاد کی اور نام سیتا اور لچھمن کا زبان سے لیا

اور فریاد سیتا اور لچھمن کے کان تک پہونچی سیتا نے لچھمن سے
کہا کہ اپنے بھائی کی خبر لو لچھمن نے کہا تھوڑا صبر کرو مگر عورتون پر نادانی
غالب ہے سیتا نے کہا اگر تم نہ جاؤگے تو مین اپنے تئین ہلاک کر ڈالونگی
لچھمن رام چندر کے ڈھونڈنے کو روانہ ہوئے اسی وقت راون ایک فقیر
کی صورت بنکر سیتا کے پاس آیا سیتا فقیر جان کر اُسکے پاس چلی گئی
اُسنے کہا کہ مین لنکا کا راون ہون اور اپنی اصلی صورت دکھلا کر فریب کی
باتین کہین سیتا نے کہا کہ اگر آسمان زمین ہو جاوے اور زمین آسمان ہو جاوے
تو بھی یہ نہین ہونا کہ مین رامچندر کے سوا کوئی اور خاوند کرون راون اوسکے
بال پکڑ کر اپنے کندھے پر ڈال کر لنکا کے طرف روانہ ہوا اتنے مین لچھمن
رامچندر سے ملے رامچندر نے اُنکو بہت ملامت کی کہ اس جنگل مین جو دیو
اور دیتون سے بھرا ہوا ہے سیتا کو تمنے اکیلا کیون چھوڑ دیا رامچندر
کے دل مین پریشانی اور بیقراری پڑی اور دل مین سوچا کہ سیتا پر
کچھ مصیبت پڑیگی جب منزل مین پہنچی سیتا کو نہ دیکھا لچھمن کو چہار کا
اور ہر طرف دیکھا ایک گدہ کو دیکھا اونکو گمان ہوا کہ شاید یہی گدہ
لیے گیا ہو اوس گدہ نے کہا کہ راون سیتا کو لے گیا اور مین اپنے طاقت
بھر اوسے لڑا اوسنے مجکو تلوار سے مارا اور یہ حال کر دیا جب رام اور
لچھمن آگے چلے بسواانس گندہرپ سے یعنے فرشتے سے ملی فرشتے

نے فرمایا کہ مین تمکو نصیحت کرتا ہون کہ آگے جو آپ جاتے ہین وہان ایک
تالاب ہے اور اوسکے پاس ایک پہاڑ ہے وہان ایک بندر ہے سکریو نام اوسکے
عورت کو اُسکا بھائی لے گیا ہے اوس بھائی کا نام بال ہے آپ اُسکے عورت کو
اسکے بھائی سے چھین کر اوسکو دیدیجیے اوسکے پاس زبردست بندرون کا
لشکر ہے وہ انکو بلا کر راون سے لڑیگا اور آپ کی بی بی کو چھوڑالیگا
رامچندر اور لچھمن دونون تالاب کی طرف روانہ ہوے رامچندر راستہ مین سیتا
کو یاد کرتے جاتے تھے اور روتے جاتے تھے جو درخت اور جو پہاڑ سامنے
آتا تھا اوس سے کہتے تھے بھلا سیتا یہان آئی ہوگی اوس پہاڑ اور اوس درخت
سے پوچھتے تھے کہ تجھکو کچھ سیتا کی خبر ہے لچھمن نے رامچندر سے کہا کہ آپ
راجہ جسرتھ کے بیٹے ہین اگر ان محنتون کی طاقت نہ رکھتے تو جسوقت بھرتھ
اور سب بزرگ آپ کو بلانے آئے تھے اوسوقت اونکی نصیحت ماننی چاہئے تھی اب
وقت بیطاقتی اور بیقراری کا نہین ہے جب آگے بڑھے سکریو آگے بڑھکر
لینے کو آیا اور بڑی تعظیم سے اپنے مکان پر لے گیا اور حال پوچھا رامچندر
بولے کہ میری بی بی سیتا کو راون لیگیا ہے مین چاہتا ہون لنکا مین جاؤن
اور اپنے بیوی کو چھوڑاؤن سکریو نے کہا کہ مجھکو بھی یہی حال پیش آیا ہے
میرے بی بی کو بھی میرا بھائی بال لیگیا ہے رامچندر بولے کہ مین تیری بی بی
کو بال سے چھوڑا لونگا سکریو نے کہا کہ اگر آپ یہ کام کرینگے تو مین بہارے لشکر سمیت

آپ کے ساتھ رہونگا کہ آپکی بی بی کو اوسکی چھڑاؤن جاسوسون نے
بال کو خبر پہونچائی کہ راچندر آئے ہین اور سگریو کو بادشاہ بنایا ہی سگریو
بال کے ساتھ لڑنے لگا آپسمین اتنے لڑے کہ خون مین ڈوب گئی راچندر
پہچانتے نتھے کہ بال کون ہے اور سگریو کون ہی جب ہنونت نے جانا
راچندر بال کو اور سگریو کو نہین پہچانتے ہین سگریو کے پاس اک کمند تھے
کہ وہ بال کی گردن مین ڈالدی اسوقت راچندر نے جانا کہ یہ بال ہے
ایک تیر بال کو مارا بال گر پڑا اسوقت وہ رام رام کہتا تھا اسوقت
راچندر کو معلوم ہوا کہ بال میری خالص دوستون مین سے تھا اوسکے
مار ڈالنے سے نہایت پشیمان ہوی پھر موسم برسات کے آجانے کے باعث
سے راچندر اور لچھمن وہان ٹھہرے رہے اور جب راون سیتا کو
لنکا مین لی گیا سیتا نہایت غم مین رہتے تھے سونا اور کھانا چھوڑ دیا تھا دیوون
کی عورتین سیتا سے کہتے تھین کہ تو راون سے کیون نہین راضی ہوتے
اور چین کیون نہین کرتے سیتا کہتے تھے کہ اپنے خوشی سے تو سوا راچندر کے
مین کسے سے راضی نہین ہونگی راون اچھی اچھی کپڑی پہن کر سیتا کے
سامنے آیا اور کہا کہ میری تمام عورتون کی سردار مندوری ہے اپنے
دل اور جان سے تجکو چاہتا ہون اگر تو تابعدار ہوجاوے تو تیرا رتبہ مندوری کے
سے زیادہ ہوجاویگا سیتا نے کہا کہ تیرا باپ میرے دادا نواسہ برہما کا ہے

اور زمانے کا پاکیزہ شخص ہے اور تیرا بھائی کبیر بھی نیک بخت ہے سبکو پاک نگاہ سے
دیکھتا ہی تو باپ اور بھائی کی راہ چھوڑکر مجھکو بُری نگاہ سے دیکھتا ہی پھر تو کس اوسی اپنے تئیں
حکومت والا کہتا ہی بھلا یہ درست ہے کہ بادشاہ لوگ اور لوگوں کی گھر والونکی
طمع کریں اوسوقت سیتا دامن کو منہہ پر رکھکر ہای ہای کرکر روئی اور فریاد اور شور
مچایا اس چار برس کی مدت مین راون ہر روز سیتا کو پیغام بھیجتا تھا اور اوسکو فریب
دیتا تھا کہ شاید تابعدار ہو جاوے وہ کیسطرح نہیں مانتے تھی بعد اوسکے ہنونت
سیتا کی تلاش میں لنکا مین پہونچا اور سیتا کے پاس آیا اور سیتا کو رامچندر اور لچھمن کی
اور لڑائی کے ارادے کی خبر پہونچائی سیتا نے اپنی پیشانی سے ایک لعل ہنونت
کو دیا کہ یہ لعل رامچندر کو دیجیو کہ میری نشانی رکھی پھر رامچندر نے بال کے
بیٹے کو ایلچی کر کے کیطور پر راون کے پاس بھیجا اور بال کے بیٹے نے راون
سے کہا کہ سیتا جو رامچندر کی بی بی ہے تو اسکو زور سے اور دغا سے لایا ہی
اگر تو سیتا کو بھیجدے تو مجھکو تجھسے کچھ کام نہیں ہی اور نہیں تو تجھکو اور تیرے لشکر کو
ہم تلوار سے قتل کرینگے جب راون سیدھی راہ پر نہ آیا دونوں طرف سے لڑائی
کی فوجیں درست ہوئیں لڑائی میں یکتا جو راون کا بیٹا تھا نگاہ سے
غائب ہو گیا اور ہوا میں چلا گیا وہاں سے رامچندر کے لشکر پر تیر پھینکتا تھا
رامچندر کی فوج میں سے بہتوں کو تیر لگا اوسکو کوئی نہیں دیکھتا تھا جب رامچندر
اور لچھمن پر بسیار طرف سے تیر برسے سکو ہوا اور بھیکن اور اور بھادر بندر اونکے

آس پاس ہوکر نگہبانی کرتے تھے اور جب انہونے رامچندر کو گھبرایا ہوا پایا سب
سرداروں نے رامچندر کو تسلی دی اتنے مین میگناد نے تیر پھینکا کہ سوا بھبکن کے سب
بیہوش ہو گئے بھبکن نے رامچندر سے کہا کہ تمکو کیا ہوا تم اوروں کی طرح نہین
ہو تم اپنے ہوش درست رکھو رامچندر اوسکی بات سے ہوش مین آئے جسطرح
کوئی سوتے سوتے جاگتا ہی بھبکن نے ایک تیر اوٹھایا کہ اس تیر مین یہ خواص تھا
کہ اگر اسکو پھینکین جو چیز چھپی ہو وہ ظاہر ہوجاوے رامچندر نے اوس تیر کو لیا
میگناد نے جب دیکھا کہ مین چھپا نہین رہ سکتا ہون اسجگہ سے پلٹ گیا
جب رات ہوے میگناد نے ایک نیزہ لچھمن کے سینہ پر پھینکا لچھمن بیہوش
ہوکر گر پڑے راجہ رامچندر نے لچھمن کا سر گودہ مین رکھکر رونا شروع کیا اور کہا کہ
مین اب مرتا ہون کیونکہ اوسکی جدائی سے مرجاونگا اور سیتا میرے فراق مین جان
دیگی اور یہ بندر پہاڑونمین اور مضبوط جگہونمین پناہ پکڑینگے افسوس بھبکن
پر کہ میرے واسطے اپنے رشتہ دارون سے جدا ہوا مجکو یہ غم ہی کہ اوسکا حال کیا
ہوگا دو شخص بندرون مین سے کہ علم طب سے خوب خبردار تھے اونہون نے
لچھمن کے پاس آکر کہا کہ ایک دوائی مرت سجیونی اگر اس رات مین سورج نکلنے سے
پہلے اسکو لاوین اور لچھمن کے زخم پر چھڑکین اوسی وقت بحال ہوجاوین ہنونت
اوسکو لایا اور لچھمن کے زخم پر چھڑکا لچھمن اوسیوقت زندہ ہوگئے رامچندر نے ہنونت
کی بہت تعریف کی بعد اسکے لچھمن اور میگناد مین بڑی لڑائی ہوئے

آخر کو لچھمن نے میگھناد کو مار ڈالا راون خود لڑنے کو آیا اور اپنے دونون بیٹون سے کہا
کہ یہ لوگ سیتا کے واسطے ہمسے لڑتے ہین اور سیتا کسیطرح تابعدار نہین ہوتی جو
تو ہم پہلے سیتا کو مار ڈالین تب وہ سیتا کے مار ڈالنے پر مستعد ہوا
سیتا مین یہ خواص تھا کہ جو کوئی بدنیت سے اوسکی آگے جاتا تھا جب اوسکو
دیکھتا تھا اوسکو اتنی طاقت نہین رہتی تھی کہ اوس سے بدی کرے راون
جب اوسکے نزدیک گیا اوسکا ہاتھ نہ چلسکا کہ اوسکو قتل کرے اندر دیو
نے راون سے کہا کہ سیتا صورت دیوتا کی ہے اوسنے اس عیش مین ظہور
کیا ہے تو ہرگز نادان اور بے عقل مت بن اگر تجھ مین کچھ مردانگی ہے تو اوسکے
خاوند کو قتل کر پھر تو جو چاہے اوس سے کر تب راون خود لڑنے کو آیا اور
دونون شہزادے خود لڑائی کے میدان مین آئے اور اپنی بہادری دکھلائی
اتنے مین اندر کا بیل بان اندر کے حکم سے ارابہ رامچندر کے پاس لے گیا رامچندر
نے سوچا کہ شاید یہ فریب راون کا ہو بھبیکن نے کہا مین سب کام راون کے
جانتا ہون یہ ارابہ اوسکا نہین ہے آپ اسپر سوار ہون پھر لڑائی مین
راون نے رامچندر پر ایسا تیر پھینکا کہ سردارون کے سوا سارا لشکر
رامچندر کا بھاگا آخر کار رامچندر نے ایک تیر راون کے سینہ پر مارا
تو اوسکو ارابہ اور تمام اسباب سمیت جلا دیا اور اوسکا کام تمام کیا جب
راجہ رامچندر راون کو قتل کرکے لنکا مین گئے سیتا کو دیکھا کہ میلے کپڑے پہنے

خاک مین بھری ہوے ہی نشانیون سے پہچانا کہ کسی نے اسمین دخل نہین
کیا ہے اور انند دیو سے بھی اوسکی پاکی کا حال سُنا مگر آزمانے کے واسطے
سیتا سے کہا کہ اگرچہ مین نے تیرے واسطے اتنے محنت کی اور اتنے لوگ
مارے گئے ہین مگر تو دیوون کے گھر مین گئی مجکو تجھسے کچھ کام نہین سیتا نے
جب یہ سنا بیہوش ہوکر گر پڑی پھر تھوڑا ہوش آیا اور اوٹھی اور کہنے لگی
کہ مین تمھارے سوا دوسرے کو نہین جانتی ہون رامچندر نے کہا کہ تیرے
اس کہنے سے میرے دلکو تسلی نہین ہوتی مگر یہ کہ تو قسم کھاوے کہ تو سچی ہے
سیتا اس بات سے خوش ہوئی اور کہا کون سے قسم کہانا چاہیے جسمین تمھارے
دلکو تسلے ہو رامچندر نے کہا کہ اگر تو آگ کے اندر جاوے اور آگ مجکو جلاوے
تب میرے دلکو تسلی ہو بعد اوسکے آگ بھڑکہ لی اور سیتا نے آگ کے کنارے
پر آکر کہا کہ ای سورج اور ای چاند اور ای رات اور دن اور ای آسمان اور
زمین اور ای وہ لوگون جو اسمین رہتے ہو میرے گواہ رہو اگر رامچندر کے
بعد مجکو کسیکا خیال آیا ہو تو مین تمسے چاہتی ہون کہ اللہ تعالے سے مانگو
کہ آگ مجکو جلا دے پھر وہ آگ کے اندر آئے آگ اسقدر سرد ہو گئی
کہ اوسکی سردی سے بندرون کو ایذا پہونچی اور سیتا آگ سے سلامت
نکلے رامچندر نے سر آگے ڈال لیا اور سنتی تھے کہ لوگ سیتا کو کیا کہتے
ہین سب انھہ سب کہہ رہے تھے کہ سیتا کی پاکی پر رحمت ہو بعد اسکے ہوا

آدمی کی صورت بنکر رامچندر کے پاس آئی اور کہا کہ سیتا جو کچھ کہتی ہے
اوسکی طرف سے کسی طرح پر دلمین برا خیال مت کرو کہ اللہ تعالیٰ کے درگاہ
مین گناہ گار ہو جاؤگے بعد اوسکے برن جو پانی کا موکل ہے اوسنے بھی حاضر
ہو کر سیتا کی پاکی پر گواہی دی پھر برہما حاضر ہوئی رامچندر اور جتنی
لوگ حاضر تھے سب تعظیم اور ادب سے اونکو کھڑے ہوئے برہمانے رامچندر سے
کہا کہ برا گمان سیتا پر مت لیجاؤ مینے اللہ تعالیٰ سے مانگا تھا کہ تمکو
اللہ تعالیٰ توفیق دیوے کہ راون کی شر کو اللہ کے بندون پر سے
دفع کرو اور سیتا کو راون میری دعا سے لے گیا تھا کہ لنکا مین تمھارے
آنیکا یہ باعث ہوگا اور راون طرح طرح کے عذاب سے مارا جاوے بعد اسکے
راجہ جسرت اپنی صورت مین آئے اور کہا مجکو پہچانتے ہو رامچندر نے
جب خوب طرح دیکھا اپنے باپ کو پہچانا بسبب باپ کے قدمون پر گر پڑے
راجہ جسرتھ نے کہا کہ اس عورت کی برکت سے کہ مجکو بہشت مین
لیگئے خبردار سیتا پر برا گمان مت کیجو مارکنڈی نے جب یہ قصہ تمام کیا
راجہ جدہشتر سے کہا کہ جو محنت راجہ رامچندر پر آئی ہے تم اوسکے نسبت
راحت اور فراغت مین ہو جان لو کہ محنت کے بعد راحت بھی ہے پھر لکھا
کہ رامچندر نے ایک شخص سے کہا کہ لوگ ہمکو کیا کہتے ہین وہ بولا کہ لوگ
ہین کہ سیتا کو راون پکڑ لے گیا اور رامچندر نے بے تحقیق پھر اسکو اپنے

گھر مین رکھ لیا یہ سنکر راجچندر نے سیتا کو نکالدیا وہ حمل سے تھے اوسکو
ایک جنگل مین چھوڑوادیا ایک درویش نے اوسکی خدمت کی اوسے
دو لڑکے جوڑوان پیدا ہوے اونکو سپاہ گری سکھلائی پھر جب
راجچندر نے اسمید جگ کیا تو جگ کا گھوڑا اوس جنگل مین ہو
گذرا وہان دونون شہزادے شکار مین مشغول تھے اونون نے
اوس گھوڑیکو پکڑ لیا اور تمام فوجکو شکست دے جب راجہ بھرتھ اور
لچھمن اور اور سردار اس گھوڑے کے لینے کے واسطے فوج لیکر آی اون
دونون بہادرون سے سامنا نہ کرسکے اور اونکے ہاتون سے قتل ہوگئے
اور راجہ راجچندر بھی اونکے ہاتون قتل ہوے اور فوج بھاگی آخر کو سیتا
نے دریافت کیا کہ بیٹون نے باپ ہی کو قتل کیا تو وہ بہت غمگین ہوئے
اور بیٹونکو ملامت کی وہ ٹھہرے جگر اون دونون بیٹون کا نام لوا اور کش
لکھا ہی پھر لکھا ہے کہ ایک رکھیشر نے دعا کے او پانی پڑھ کر سب لاشون پر چھڑکا
اوسکے دعا سے وہ زندہ ہوئی پھر اُن بزرگ نے راجچندر او سیتا مین صلح
کروانا چاہا سیتا کو نہایت رنج تھا وہ راضی نہ ہوئی تب اون بزرگ
نے فرمایا کہ اگر تو نہ ملنے گی تو ابھی تجھکو بد دعا دونگا لاچار ہوکر سیتا راضی
تب اون بزرگ نے فرمایا ای راجچندر یہ بات ہمکو بہت بری لگی تمھارے
عقل پر کیا آفت آئی تھی کہ تمنی سیتا کو بے قصور نکالدیا راجہ صاحب سمجھے

کر جیسے حرکت پیدا ہوئی سیتا کو نہایت عاجزی اور خوشامد سے منانے لگی اب سمجھنا چاہیے کہ اس قصہ مین ہر ہر جگہو پر ظاہر ہے کہ راجہ رامچندر کوئی بات جانتے تھے کوئی بات نہین جانتے تھے اور لوگون کے سمجھانے سے سمجھتے تھے بار بار بہت کامون مین عاجز ہو جاتے تھے جب قتل ہوئے دوسرے شخص کی دعا سے اللہ نے اونکو زندہ کیا بیشک وہ اللہ کے بندے تھے یا اللہ جو تیرے بندونکو تجھ سا سمجھتے ہین اور یہ سب نشانیان دیکھ بھال کر اپنی جہالت پر اڑے ہوئے ہین اونکو ہدایت دے اور دین محمدی کے راہ پر اونکو قایم کردے کہ تجکو اکیلا سبکا مالک جانین اور سبکو تیرا بندہ او غلام سمجھین یا اللہ ہمسبکو محمدی دین پر ثابت رکھو اور اسی دین پر دنیا سے اوٹھا

آمین یا ارحم الراحمین آمین

تمت

الحمد للہ کہ یہ کتاب بشارت احمدیہ یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارتین کتابون ہنود سے جناب مولوی عبد العزیز صاحب محدث لکھنوی نے جمع کی بتاریخ ۲۹ ماہ شعبان سنہ ۱۳۰۳ ہجری مقام لکھنؤ مین تمام ہو کر محلہ فراشخانہ وزیر گنج مین سید عابد علی کے اہتمام سے مطبع حسینی اثنا عشریہ مین چھپی

باسمہ سبحانہٗ

یہ کتاب بشارت احمدی اس بیان میں ہے کہ جناب سرور عالم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارتیں ہنود کی قدیم کتابوں میں موجود ہیں جہاں وید ہی جو حضرت آدم ؑ سے بہت پہلے تھے اونہوں نے اور اونکے سوا اور بڑے بڑے بزرگوں نے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پتے اور نشان تبلائے ہین وہ بشارتیں اس کتاب میں معتبر کتابوں سے لکھنے میں آئیں ہیں اور جناب میر عابد علی صاحب نے اپنے اہتمام سے اس کتاب کو چھپوایا ہے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ایسی کتابوں کے دیکھنے اور سمجھنے کا شوق عنایت فرمائے اور ظاہر اور باطن کا فیض اونکے دلوں میں پہونچاوے

آمین یارب العالمین۔

اور واضح ہو کہ حق تالیف اس کتاب کا میر صاحب ممدوح کو دیا گیا ہے بدون اجازت میر صاحب کے کوئی صاحب نہ چھاپیں فقط

العبد

حافظ عبد العزیز لکھنوی